

جو ان رانہا واس کے دینے و عرضی برآمدے میں ایک کری پر
خاموش یعنی سامنے جہازی سائز کے پھانٹ کو اس طرح دیکھ رہا تھا
جیسے اس کے پار دیکھ رہا ہو۔ جوزف اس کے قریب سے کئی بار گزرا
تمایکن جوانا کے ایکش میں کوئی تبدیلی نہ آئی تھی۔ ایک بار گزرتے
ہوئے جوزف نے رک کر کہا۔

کیا واپس ایکریمیا جانے کے بارے میں سوچ رہے ہو۔ ”جوزف
نے اس کے قریب رک کر کہا تو جوانا بے اختیار چوتاک پڑا۔
کیا کہہ رہے ہو۔ جوانا نے کہا۔ شاید اس نے جوزف کا فقرہ
پوری طرح نہ سنا تھا۔

”میں پوچھ رہا ہوں کہ کیا واپس ایکریمیا جانے کے بارے میں
سوچ رہے ہو۔ جوزف نے کہا تو جوانا بے اختیار ایک طویل
سانس لیا۔

الغاظ کا تعلق ہے تو یہ ایسے الغاظ ہیں جن کا ترجمہ اردو میں وہ تاثر پیدا
نہیں کرتا جو تاثر ان الغاظ سے اپنے طور پر پیدا ہوتا ہے اس لئے یہ
الغاظ نکھل دیتے جاتے ہیں کیونکہ جو تاثر ناٹنس کا ہے بے وقوف یا
احمق کا نہیں ہو سکتا۔ جہاں تک مشوروں کا تعلق ہے تو آپ فکر د
کریں جو یا مردوں کی بجائے فرشتوں کے درمیان رہتی ہے۔ جہاں
تک نادلوں کا شیلی ویجن پر فلمسی بنانے کا تعلق ہے تو جس ساز و
سامان کے ساتھ جہاں کے سشوڈیو ز آرستہ ہیں وہاں عمران اور اس
کے ساتھیوں کے کارناموں پر ایسی ہی فلمسی بنیں گی کہ شاید آپ
انہیں دیکھ کر سریش پر بجور ہو جائیں گے۔ اس لئے فی الحال جو تاثر
آپ کو پڑھنے سے ملتا ہے اسی پر اکتفا کریں۔ ایک درخواست میری
بھی ہے کہ آئندہ علیحدہ علیحدو خل لکھیں اور وہ بھی ذرا مختصر۔ شکریہ۔

اب اجازت دیجئے

والسلام

منظہر کلیم ایم اے

کہا۔
 "جوزف، مجھ تاؤ کہ کیا تمہیں افریقہ کے جنگل، وہاں کی خوفناک بارشیں، جانوروں کی آوازیں، اپنا قبیلہ کچھ یاد نہیں آتا۔..... جوانا نے کہا تو جوزف بے اختیار ہنس پڑا۔
 "مجھے سب کچھ یاد ہے جوانا۔ لیکن میں باس کا غلام، ہوں اور غلام کے لئے آقا کی خوشنودی دنیا کی تمام خوشیوں سے بڑی خوشی ہوتی ہے۔..... جوزف نے جواب دیا۔

"غلامی شاید تمہاری روح میں سرایت کر چکی ہے۔..... جوانا نے منہ بتاتے ہوئے کہا تو جوزف بے اختیار ہنس پڑا۔
 "تم شاید میری اس غلامی کو وہ غلامی سمجھ رہے ہو جو ایکریمیا کے سیاہ فاموں کا مقدار تھی۔ سنو جوانا، میں جب غلامی کی بات کرتا ہوں تو میرے مطلب اس غلامی سے نہیں ہوتا۔..... جوزف نے بڑے فرشیاں لججھ میں کہا۔

"تو پھر غلامی سے تمہارا کیا مطلب ہوتا ہے۔..... جوانا بھی شاید خاموش ہٹھے ہٹھے تھک کر اب سلسل گھنٹو پر آمادہ ہو چکا تھا۔
 "سنو، جب تمہیں کوئی پسندیدہ چیز نظر آتی ہے تو کیا تمہارے اندر مسرت کی کوئی بہر نہیں دوڑتی۔..... جوزف نے کہا۔
 "ہاں، دوڑتی ہے مگر..... جوانا نے جواب دیتے ہوئے کہا۔
 "میں اسے غلامی کہا جاتا ہے۔ میں باس کا غلام ہوں۔ باس سے ملاقات تو ایک طرف۔ باس کا تصور کرتے ہی میرے اندر مسرت کی

10
 "اب میں ایکریمیا میں جا کر کیا کروں گا۔ اب میں وہ جوانا نہیں ہوں جس کی دہشت سے ایکریمیا کے دردویوار کا پنتھ تھے۔ اب میں اس جوانا کی پرچھائیں بھی نہیں رہا جو انسانوں کی گرد نیں اس تیزی سے تو زدستا تھا کہ اس قدر تیز رفتاری سے پھانسی کا پھنڈہ بھی گرد نیں نہ توڑ سکتا ہوا۔..... جوانا نے لبے لبے سانس لیتے ہوئے کہا تو جوزف نے مر کر ایک طرف بڑی ہوتی دوسرا کری اٹھائی اور اسے جوانا کی کرسی کے ساتھ رکھ کر وہ اس پر بیٹھ گیا۔
 "میرا خیال ہے کہ اب مجھے باس سے درخواست کرتا پڑے گی کہ وہ تمہیں واپس ایکریمیا بخواہے۔ وہاں کچھ وقت گزارنے کے بعد تم خود بخود بچلتے والی حالت میں آجائو گے ورنہ اب لگتا ہے کہ تم کچھ عرصہ اور ہبھاں رہے تو کسی روز تمہاری مایوسی سے مجری لاش مجھے اٹھاتا پڑے گی۔..... جوزف نے کہا تو جوانا بے اختیار ہنس پڑا۔
 "مایوسی سے مجری لاش کا کیا مطلب ہوا۔..... جوانا نے ہستے ہوئے کہا۔

"افریقہ میں جب کوئی مایوس ہوتا تھا تو قبیلے کا بجارتی اسے چمک کرتا تھا اور اگر وہ سمجھتا کہ وہ آدمی مایوسی سے پوری طرح بھر چکا ہے تو وہ اسے لاش قرار دے داتا تھا اور قبیلے والے اسے بلاک کر کے کسی گھر میں پھینک دیتے تھے۔ اسے مایوسی سے مجری لاش قرار دے دیا جاتا تھا۔ جہارتی حالت بھی اب وہی ہوتی جا رہی ہے۔..... تم عنقریب مایوسی سے مجری لاش بن جاؤ گے۔..... جوزف نے جواب دیتے ہوئے

کاش یہ فقرہ تم نے ایکر بیمایا میں کہا ہوتا تو اب تک جھباری لاش وجود میں آچکی ہوتی۔ اب تو جوانا خود لاش بن چکا ہے کہ یہ فقرہ سننے کے باوجود خاموش اور بے حرکت یہ تھا ہوا ہے۔۔۔ جوانا نے اونچی آواز میں کہا یہاں جوزف نے یا تو اس کا فقرہ سنا نہیں یا پھر جان لو جو کہ اس نے اسے نظر انداز کر دیا تھا۔ تھوڑی در بعد وہ فون پیس اٹھائے کمرے سے باہر آیا اور سیدھا جوانا کی طرف بڑھتا چل گیا۔

یہ لو بس سے بات کرو۔۔۔ جوزف نے فون پیس جوانا کی طرف بڑھاتے ہوئے کہا تو جوانا نے ایک طویل سانس لیتے ہوئے فون پیس اس کے ہاتھ سے لے لیا۔

جو اتنا بول رہا ہوں ما سڑ۔۔۔ جانے جوزف نے آپ کو کیا کہہ دیا ہے۔ میں تو بس ولیے ہی خاموش یہ تھا ہوا تھا۔۔۔ جوانا نے مhydrat بھرے لجھے میں کہا۔

اس نے تو مجھے اتنا کہا ہے کہ تم مایوسی سے بھری لاش بننے جا رہے ہو اور تمہیں لاش بننے سے بچانے کے لئے کوشش کرنا پڑے گی اور یہ کوشش جوزف کے مطابق یہ ہو سکتی ہے کہ تمہیں کچھ عرصہ کے لئے ایکر بیما بخوبی دیا جائے۔۔۔ دوسری طرف سے عمران نے سمجھیدہ لجھے میں کہا۔

میں ایکر بیما جا کر کیا کروں گا ما سڑ۔۔۔ جوزف پر تو فلسفے کا بھوت سوار ہے۔ میں اللہ یہ تھا سوچ رہا تھا کہ مجھے کوئی نہ کوئی کام بہر حال کرنا ہو گا لیکن ایسا کوئی کام میری کچھ میں نہ آ رہا تھا۔۔۔ جوانا نے

ہمیں دوڑ جاتی ہیں اور روح میں جگنو چکنے لگتے ہیں اور یہی غلامی ہے۔۔۔ جوزف نے کہا تو جوانا بے اختیار ہنس پڑا۔

دوسرے لفظوں میں تم ما سڑ کے عاشق ہو۔ ما سڑ جھبارا محبوب ہے۔۔۔ جوانا نے کہا۔

عاشقی، محبوبی کو میں نہیں مانتا۔ میں تو آقا اور غلام کا رشتہ جاتتا ہوں اور ستو۔ تم بھی بس کی غلامی میں آ جاؤ پھر جھاری یہ ساری مایوسی خود بخود ختم ہو جائے گی۔۔۔ جوزف نے اسے مشورہ دیتے ہوئے کہا۔

اور غلامی کیا ہوتی ہے۔ جوانا یہاں یہ تھا مکھیاں مار رہا ہے۔ شراب جو کبھی اس کی زندگی ہوتی تھی وہ بھی اس نے پینا چوڑ دی ہے۔ اس کی انگلیاں جو ہر وقت گرد نہیں تو زنے کے لئے کھجلاتی رہتی تھیں اب اس قدر بے بس ہو چکی ہیں کہ جیسے ان میں جان ہی شرہی ہو۔ جوانا جو کبھی پارہ تحاب پتھر بن چکا ہے۔ اس سے زیادہ اور کیا غلامی ہو سکتی ہے۔۔۔ جوانا نے بھی اس بار فسفیا نہ لجھے میں جواب دیتے ہوئے کہا۔

یہ غلامی نہیں، مایوسی ہے اور تمہیں اس مایوسی سے نکانا ضروری ہے۔۔۔ ورنہ تم واقعی مایوسی سے بھری لاش بن جاؤ گے اور پھر مجبوراً مجھے تمہیں ہلاک کر کے کسی گندے جو ہڑ میں پھینکنا پڑے گا۔۔۔ میں بس سے بات کرتا ہوں۔۔۔ جوزف نے قدرے غصیلے لجھے میں کہا اور اٹھ کر تیری سے آگے بڑھ گیا۔

کہا۔ چہاراً مطلب سنیک کھر جیسے کام سے ہے۔ عمران کی سکراتی ہوئی آواز سنائی دی۔

”نہیں بس۔ یہ معاملہ بھی اب آگے نہیں چل سکتا۔ بیس پچھیں غندوں اور بد محاشوں کو ہلاک کرنا اور بس۔ میں تو کوئی ایسا کام چاہتا ہوں جس میں مستقل تحریل ہو۔ کوئی ایسا کام جو میرے جسم میں دوبارہ پارہ پھر دے۔ جوانا نے جواب دیتے ہوئے کہا۔

”اوے۔ تم بے فکر ہو۔ میں آج ہی پارہ سپلانی کرنے والی بڑی فرمونوں سے رابطہ کرتا ہوں۔ اب ظاہر ہے چہارے اندر تولہ دو تو لہ پارہ تو نہیں بھرا جا سکتا۔ اس کے لئے نہوں پارہ چاہئے ہو گا۔ بہر حال میں آرہا ہوں پھر بات ہو گی۔ دوسری طرف سے عمران نے کہا اور اس کے ساتھ ہی رابطہ ختم ہو گیا تو جوانا نے ساتھ کھڑے جو زف کو فون پیس واپس کر دیا۔

”مبارک ہو۔ چہارے لئے کام نکل آیا ہے چہاری مرضی کے مطابق۔ جو زف نے سکراتے ہوئے کہا۔ چونکہ فون پیس وہ لے آیا تھا اس لئے اس نے اس پر لاڈوڑ کا بٹن پھٹے ہی پر میں کر دیا تھا۔ اس لئے جو کچھ دوسری طرف سے عمران نے کہا وہ بھی جو زف نے سن لیا تھا۔

”کیا کہہ رہے ہو۔ ماشر نے تو مذاق کر کے بات مال دی ہے۔ جوانا نے لمبا سانس لیتے ہوئے کہا۔

”باس بغیر کسی مقصد کے بات نہیں کرتا۔ نہوں پارہ کی سپلانی کا مطلب ہے کہ تمہیں اب وہ کسی بڑے کام پر بھجوانے کا فیصلہ کر چکا ہے۔ جو زف نے کہا اور واپس اس کمرے کی طرف بڑھ گیا جہاں سے وہ فون پیس لے آیا تھا۔

”بس میں نے ہمیں یعنی یعنی میٹھے مرجانا ہے۔ یہی بلڈنگ جوانا کی قبر بننے گی۔ جوانا نے بڑھاتے ہوئے کہا۔ اس پر تینا پر یعنی کام کا حنت دورہ پڑا ہوا تھا۔

نہیں بلکہ بطور دواستعمال کی جاتی تھی اور اماں بی کے نزدیک ایک دوچالے سے زیادہ پیتا تو صہبائخود کشی کے مترادف تھا اور عمران کے پر اگر کسی کے سامنے جلتے تھے تو وہ صرف اس کی اماں بی تھیں۔ اس لئے اس وقت بھی عمران ہوتے یعنی خاموش یعنی رسلے کے مطالعہ میں معروف تھا۔ اسے چائے پینے ہوئے تقریباً ایک گھنٹہ ہو گیا تھا یعنی اسے معلوم تھا کہ اگر اس نے سلیمان سے جبراً چائے مانگنے کی کوشش کی تو اماں بی خوبیاں بن جائیں گی اور پھر قاہر ہے چائے تو ایک طرف عمران کو نجاتے اور کس کسی چیز سے محروم ہونا پڑتا۔ اس لئے وہ خون کے گھومت پیتا یعنی ہوا تھا۔ ایک بار اس کا دل چاہا کہ وہ انہ کردا نہ مزل چلا جائے کیونکہ وہاں بلکہ زیر اس کے ساتھ چائے پینے کا مشکل رہتا تھا۔ بلکہ زیر خود تو ہست کم چائے پیتا تھا یعنی عمران کو وہ جلد جلد چائے پلانے کی کوشش کرتا رہتا تھا اور خود بھی ساتھ ساق پیار رہتا تھا۔ لیکن غالباً ہے پھر مطالعہ نہیں ہو سکتا تھا اور مطالعہ کی عادت عمران کی عادت ثانیہ بن چکی تھی۔ اسے مطالعہ کرنے میں واقعی یہ مسرت ہوتی تھی۔ اسی لمحے فون کی گھنٹی نج اٹھی اور عمران نے رسیور اٹھا کر اپنے مخصوص انداز میں تعارف کرانا شروع کر دیا تو دوسرا طرف جو ذرف نے اسے جوانا کے بارے میں بتایا تو عمران نے جوانا سے بات کی اور پھر اسے یہ کہہ کر وہ آرہا ہے اس نے نہ صرف رسیور کھو دیا بلکہ اس نے باقاعدے میں پکڑے ہوئے رسالے کو بھی بند کر کے سامنے میز پر رکھ دیا۔ وہ واقعی جوانا کے

عمران اپنے فیلٹ میں یعنی ایک ساتھی رسالے کے مطالعہ میں صرف تھا۔ ان دونوں سیکرٹ سروس کے پاس کسی قسم کا کوئی کام نہ تھا۔ اس نے عمران کا زیادہ تر وقت مطالعہ میں ہی گزرتا تھا یعنی اس کی اس عادت سے سلیمان بے حد سُلگ تھا۔ اسے عمران کو مسلسل چائے پلانی کرنا پڑتی تھی۔ کیونکہ عمران کا قول تھا کہ چائے کی جب تک کچھ مقدار مدد میں موجود ہو۔ ساتھی تھیوریاں دماغ میں جگہ ہی نہیں بنائیں یعنی سلیمان نے آخر کار اس کا حل بھی نکال لیا تھا۔ اس نے اماں بی سے شکایت کر دی تھی اور اماں بی نے سارے دن میں دوچائے سے زیادہ عمران کو پلانے سے بھتی سے منع کر دیا تھا۔ عمران کی اماں بی ابھی تک اس کلپر میں رہ رہی تھیں جہاں گھروں میں چائے اس وقت بنائی اور پی جاتی تھی جب کسی کو نزل زکام یا بخار ہو جاتا تھا۔ دوسرے لفظوں میں چائے بطور مشروب

بارے میں سوچتا چاہتا تھا۔
سلیمان۔ جتاب آغا سلیمان پاشا صاحب۔ عمران نے اوپنی
آواز میں سلیمان کو پکارتا شروع کر دیا۔
سوری، مزید چائے شام سے بچتے نہیں مل سکتی۔ وورے
بی سلیمان کی آواز سنائی دی۔

میں چائے نہیں بلکہ ایک مشورہ یعنی چاہتا ہوں کیونکہ سرسلطان
کے خیال میں تم ہترین مشورہ دینے والے ہو۔ عمران نے اوپنی
آواز میں قدرے خوشاماد لجھ میں کہا تو چند لمحوں بعد سلیمان کرے
میں داخل ہوا۔ اس کے ہاتھ میں چائے کا کپ تھا۔
آپ نے چونکہ عرصے بعد ایک اچھی بات کی ہے اس لئے لیجئے
انعام کے طور چائے کا کپ۔ سلیمان نے مسکراتے ہوئے کہا۔
اس کا مطلب ہے کہ تم خود چائے حیار کر کے بینٹھے پی رہے تھے
ورہ اتنی جلدی تو تم چائے نہیں بنا سکتے۔ عمران نے آنکھیں
نکلتے ہوئے کہا۔

بڑی بیگم صاحبہ نے مجھے چائے چکھنے کی اجازت دی ہوئی ہے۔
اس لئے میں دو چار بیالیاں چکھ لیتا ہوں۔ سلیمان نے بڑے
معصوم سے لجھ میں کہا۔
”ہونہہ، میں ہمارا بیٹھا پڑھتا رہتا ہوں اور تم دو چار بیالیاں
صرف چکھتے ہو۔“ عمران نے عزاتی ہوئے کہا۔
”اس میں غصہ کھانے کا کوئی فائدہ نہیں۔ رکشے اور ویگنوں کے

یچھے لکھا ہوتا ہے کہ نصیب اپنا اپنا۔ لہس اس بات کو یاد رکھا
کریں۔..... سلیمان نے جواب دیا اور واپس مزگیا۔
”ارے ارے خوش نصیب صاحب۔ وہ میں نے تم سے ایک
مشورہ یعنی چیز یاد ہے کہ ایک بار ڈیڑی نے استخیفے دے دیا
تھا اور سرسلطان اور صدر صاحب سیست کسی کی بات نہیں مان رہے
تھے کہ تم نے مشورہ دیا تھا کہ انہیں بتا دیا جائے کہ ان کی جگہ مجھے
یعنی علی عمران ایم ایس سی۔ ذی ایس سی (اکسن) کو دی جا رہی ہے تو
وہ فوراً استخفہ واپس لے لیں گے اور ڈیڑی نے واقعی فوری استخفہ
واپس لے یا تھا۔ جب سے سرسلطان تمہارے مشوروں کے بڑے
قاںلیں انہوں نے تو مجھے کہی بارہ کہا ہے کہ تم آغا سلیمان پاشا کو
بادوی خانے تک محدود کر کے اس کا نیلنٹ فائٹ کر رہے ہو۔ اسے تو
ملک کا چیف ایڈوائزر ہونا چاہئے لیکن ظاہر ہے میں کہے یہ بروافت
کر سکتا تھا کہ تم ملک کے چیف ایڈوائزر بن جاؤ۔ اس لئے میں نے
انہیں کہا کہ سلیمان کو بادوی کی سیست جلیل پر اماں بی نے تعینات کیا
ہوا ہے۔ اگر سرسلطان میں ہمت ہو تو اماں بی سے پوچھ کر بے شک
اسے اس سیست سے ہٹا کر جس مرضی سیست پر لگادیں لیکن ظاہر ہے
سرسلطان سیکرٹری خارجہ اپنی جگہ انہیں بھی معلوم ہے کہ اماں
بی کے اکلوتے بیٹھے کے بادوی کو اس کی سیست سے ہٹایا جانا ناممکن
ہے۔ اس لئے وہ خاموش ہو گئے۔..... عمران نے مسلسل بولتے
ہوئے کہا۔

کہا۔

”آپ صحافیوں کی طرح اپنے الفاظ دوسروں کے منہ میں ڈالنے کی کوشش نہ کیا کریں۔“ سلیمان نے ترتیب جواب دیتے ہوئے کہا۔
”اچھا، اس کا فیصلہ بعد میں کریں گے کہ تم نے کیا کہا ہے اور اس کے کیا ممکنہ نتائج نکل سکتے ہیں۔“ میں یہ مشورہ چاہتا ہوں کہ جوانا کا کیا کیا جائے۔ وہ جس قسم کی زندگی ایکریمیا میں گزار رہا تھا اس کے بر عکس وہ ہمہاں بالکل فارغ ہو چکا ہے۔ یہ سمجھیک ہے اس کے خیالات میں زمین آسمان کا فرق آچکا ہے لیکن بہر حال اس کی بے حرکتی اس کے لئے ذپریشن کا باعث بن گئی ہے۔ ابھی جوزف نے مجھے فون کر کے بتایا ہے کہ وہ یہ مخالفوں میں گھور رہا ہے۔ میں نے اسے کہا ہے کہ میں تمہارے لئے کام تلاش کرتا ہوں لیکن مجھے کچھ سمجھی نہیں آرہا کہ اسے ایسا کیا کام دیا جائے۔“ عمران نے قدرے سنجیدہ لہجے میں کہا۔

”آپ نے واقعی اس کے ساتھ ظلم کیا ہے۔ اس کا قبضہ سیدھا کرتے کرتے اسے جسمانی طور پر ہی مغلوب کر دیا ہے۔“ سلیمان نے منہ بناتے ہوئے جواب دیا۔

”جوزف بھی تو اس کے ساتھ رہتا ہے۔ وہ کیوں ذپریں نہیں ہوا۔“ عمران نے کہا۔

”جوزف کی بات دوسری ہے۔ اس کی زندگی آپ کی زندگی کے ساتھ بندھی ہوئی ہے۔ وہ اسی بات میں خوش ہے کہ آپ نے اسے

”مجھے کیا ضرورت ہے چیف ایڈوائزر بننے کی۔ ایڈوائزر کی سہماں سنتا کون ہے۔“ ہر وزارت، ہر گلکے میں ایڈوائزر ہوتے ہیں لیکن بس بینچے ایڈوائزر دینے کا انتظار ہی کرتے رہ جاتے ہیں۔ سب کام ان سے بالا ہی بالا ہو جاتا ہے۔ بہر حال آپ کو مشورہ مفت مل سکتا ہے کیونکہ مجھے معلوم ہے کہ آپ مشورہ قیس وینے کی کمپیٹی میں ہی نہیں ہیں اور اگر میں نے صرف مشورہ قیس ہی بتا دی تو آپ غش کھا کر اگر پڑیں گے اور پھر مجھے ہی آپ پر غریج کرنا پڑے گا۔“ سلیمان نے منہ بناتے ہوئے کہا۔

”غش کھا جانے کے بعد غریج کیا ہوتا ہے۔“ بس تم مجھے پانی پلا دینا اور میں ہوش میں آجائوں گا۔“ عمران نے حیرت بھرے لمحے میں کہا۔

”وہ اور لوگ ہوتے ہیں جو اس قدر شریف ہوتے ہیں کہ ہانی سے ہی ہوش میں آ جاتے ہیں۔ آپ کو خالص چجزے کی بو سونگھے بغیر ہوش نہیں آ سکتا اور آج کل اول تو خالص چجزہ ملتا ہی نہیں ہے اور اگر سارے شہر کی جو قوتوں کی دکانوں پر تلاش کے دوران اگر کہیں سے مل بھی جائے تو پورے دو سال کا بجت اس پر غریج ہو جائے گا۔“ اس نے مجبوری ہے آپ کو مفت مشورہ ہی دینا پڑے گا۔“ سلیمان کی

زبان میر بھکی پینچی کی طرح حل رہی تھی۔

”چہار امطلب ہے کہ تم مجھے خالص چجزے کا جو تاسوں نگھا کر ہوش میں لاوے گے۔ کیوں۔“ عمران نے غصے سے آنکھیں نکلتے ہوئے

گھوی پا کیشیا کے خلاف ساز شیں کرتے ہیں۔ مجھے یقین ہے کہ وہ یہ کام زیادہ آسانی سے کر لے گا اور اس کی بے حرکتی اور اس کی وجہ سے پیدا ہونے والا پریشن بھی ختم ہو جائے گا۔..... سلیمان نے کہا۔
”گذ، تم واقعی اچھے ایڈواائز ہو۔ پلو آج سے بطور ایڈواائز تھیں وظیفہ دینے جانے کی میں سفارش کروں گا۔..... عمران نے کہا۔

”مجھ سے زیادہ آپ کو وظیفہ کی ضرورت ہے۔..... سلیمان نے منہ بنتا تے ہوئے جواب دیا اور واپس مڑ گیا۔

عمران کو واقعی اس کا یہ مشورہ پسند آیا تھا۔ وہ ابھی سوچ ہی رہا تھا کہ فون کی گھنٹی نجاحی تو اس نے باقتدار حکم کر دیا۔ سیور انھیلیا۔
”علی عمران ایم ایس سی۔ ذی ایس سی (اکسن) ابول رہا ہوں۔“

عمران نے اپنے مخصوص لجے میں کہا۔
”داور بول رہا ہوں۔ کیا تم فوری میرے پاس آسکتے ہو یا بارٹری میں۔..... دوسری طرف سے سرداور کی تشویش بھری آواز سناتی دی۔
کیا ہوا ہے۔ کوئی گزر ہے یا بارٹری میں۔..... عمران نے چونک کر پوچھا۔

”نہیں، اللہ تعالیٰ کا فضل و کرم ہے سہماں سب اوکے ہے۔ میں نے تم سے ایک اہم مشورہ کرنا ہے۔..... سرداور نے کہا۔

”مشورہ، تو پھر میں آغا سلیمان پاشا کو بھجوادیتا ہوں۔ وہ بہترین مشورہ دینے والا ہے۔..... عمران نے کہا۔
”سوری۔ میں نے خواہ نواہ تھیں فون کیا۔..... دوسری طرف

اپنے پاس رکھا ہوا ہے جبکہ جوانا کی طبیعت مختلف ہے۔ اس کی زندگی حرکت سے بندھی ہوئی ہے۔ نجانے اتنا عرصہ وہ کیسے تال گیا ہے۔
ورنہ اسے دوچار روز بعد ہی اس حالت میں پہنچ جانا چاہئے تھا۔ سلیمان نے جواب دیتے ہوئے کہا۔

”تو پھر مشورہ دو کہ اس کے بارے میں مجھے کیا کرنا چاہئے۔ کوئی مستقل حل بتاؤ۔..... عمران نے کہا۔

”آپ اسے ٹائیکر نمبر دو بنا دیں۔..... سلیمان نے جواب دیا تو عمران بے اختیار جو نک پڑا۔
”ٹائیکر نمبر دو۔ کیا مطلب۔..... عمران نے قدرے حیرت بھرے لجھ میں کہا۔

”جس طرح ٹائیکر انڈرورلڈ میں آزادانہ کام کرتا ہے اور آپ کے لئے بھی فائدہ مند ثابت ہوتا ہے اسی طرح جوانا کو بھی انڈرورلڈ میں آزادانہ کام کرنے دیں۔ وہ حرکت میں بھی رہے گا اور آپ کے لئے ٹائیکر سے بھی زیادہ فائدہ مند رہے گا۔..... سلیمان نے کہا۔

”بات تو تمہاری تھیک ہے یعنی اس کی طبیعت اگر جوش میں آگئی تو پھر معاملات وہی سنیک کفر جسیے ہو جائیں گے۔..... عمران نے کہا۔

”نہیں۔ اب اسے عقل آچلی ہوئی کہ یہ ایکریسا نہیں پا کیشیا ہے۔ البتہ آپ اسے کہہ دیں کہ وہ چھوٹے مولے سانپوں کی بجائے اڑو ہوں کی بوسونگھے اور خاص طور پر غیر ملکی اڑو ہوں کی۔ جو بھیشت

تیادہ عینہ ہیں۔ وہ شوگران میں کسی ایسے میراں پر کام کر رہے ہیں جن کی مدد سے خلائیں تیرتے ہوئے سلطنت کو فشادہ بنایا جاسکتا ہے اور وہ تقریباً کامیابی کے قرب تھی تھی ہیں۔ ان کی بھروسہ ہوا غوث ہو چکی ہے۔ ان کا ایک بیٹا ہے جس کا نام شوکانی ہے۔ وہ بھی ساتھمن ہے اور شوگران کی نیشنل روپور سفی میں بڑھاتا ہے۔ ابھی اس کی شادی نہیں ہوئی۔ کچھ روز بھتے اس انداز کر لیا گیا۔ ڈاکٹر چیانگ کو اطلاع ملی تو وہ بے صد پر بیان کرنے لگا۔ حکومت شوگران نے ڈاکٹر شوکانی کی تلاش شروع کر دی۔ پھر ڈاکٹر چیانگ کو فون پر دھمکی دی گئی۔ فون کرنے والے نے اپنا نام گست میں بتایا اور اس نے کہا کہ اس کا تعلق دیہا کے سب سے خطرناک مافیا سانگر ہے۔ ان کا بیٹا شوکانی ان کی تحفیں میں ہے اور اگر وہ اپنا سلطنت ٹھنڈیں فارمولہ اور ست ہے تو وہ شوکانی کو رہا کر دیں گے۔ اس کے لئے انہوں نے تین دن کی جملت دی ہے۔ تین دن بعد اگر ڈاکٹر چیانگ نہ مانا تو وہ شوکانی کا ایک باتیق کلائن سے کاث کر اس کو بیگوادیں گے اور اگر پھر بھی تین دن بعد ڈاکٹر چیانگ نہ مانا تو وہ سراپا بیتھا اور اس کے تین بعد اس کے جسم کے درسرے اعضا کاث کر کر اس کو بیگوادیں گے اور اگر پھر بھی ڈاکٹر چیانگ نہ مانا تو وہ اس کی بھی کو ہو شوگران کی ایک یونیورسٹی میں پڑھر بیتھا اگر کریں گے۔ انہوں نے فون پر ڈاکٹر چیانگ کی بات بھی شوکانی سے کہا ہے یعنی ڈاکٹر چیانگ نے ان کا

24
سے رجیدہ سے بچے میں کہا گیا اور اس کے ساتھ بھی رابطہ ختم ہو چکیا تو عمران بچہ گیا کہ سرداور ہے صدر پر بیان ہیں ورنہ وہ اس کی بات پر اس اندراز کا رد عمل تھا ہر دن کرتے۔ اس نے باقاعدہ بھاکر کریں دیا اور پھر ٹون آنے پر اس نے تیری سے نہیں ریکس کرنے شروع کر دیتے۔ دادو بولی رہا ہوں۔ دوسری طرف سے سرداور کی آواز سنائی دی۔

سرداور میں ماضر رہا ہوں۔ عمران نے ابھائی سنجیدہ سرداور کی طرف اڑی پلی جا رہی تھی۔ جہاں سرداور کام کر رہتے ہیں جا کر بیاس جدیں کیا اور پھر تھوڑی در بھا اس کی سپورنس کا رہنے پھر تقریباً دو حصے چھینے بعد وہ سرداور کے آفس میں داخل ہو رہا تھا۔ آئی ایم سوری سرداور۔ مجھے اندازہ نہ تھا کہ اپ اس قدر پر بیان ہوں گے۔ عمران نے سلام دھا کے بعد سنجیدہ بچے میں کہا۔ میں واقعی ہے صدر پر بیان ہوں۔ اپنے لئے نہیں اپنے ایک دوست کے لئے۔ سرداور نے جواب دیتے ہوئے کہا۔ دوست کے لئے۔ کس دوست کے لئے۔ پلیز مجھے تفصیل بتائیں۔ عمران نے جو نک کر کہا۔

مران بچی۔ شوگران میں ایک ساتھمن ہیں ڈاکٹر چیانگ۔ وہ میرے ساتھ یونیورسٹی میں بھی بڑھتے رہے ہیں۔ ان سے میری اس قدر دوست ہے کہ میرے خردیک وہ بچے میرے لئے بھائیوں سے بھی

فارمولان لوگوں کو حل بھیا تو وہ اس کا وہی نظام بیان کر دیں گے۔
اس طرح سب کچھ ختم ہو جائے گا۔ وہ اسے بھی ملک سے خارج کر گئے
ہیں۔ سردار نے جواب دیتے ہوئے کہا۔

“یہن مہلت بند ہے کہ ہے۔ اتنی مہلت میں تو کسی باغیا کے
خلاف کام نہیں ہو سکتا۔ کیا کسی طرح ڈاکٹر چیانگ مزید مہلت
نہیں لے سکتے۔ عمران نے کہا۔
“کتنی مہلت۔ سردار نے پوچھا۔

“اگر ایک ماہ کی مہلت مل جائے تو بہتر ہے۔ عمران نے
کہا۔

“نہیں، اتنی مہلت وہ نہیں دیں گے۔ البتہ سیر اخیال ہے کہ اگر
ڈاکٹر چیانگ مان جائیں تو ایک بیٹھتے کی مہلت لی جا سکتی ہے۔
سردار نے کہا۔

“انہیں ایک بیٹھتے دیکھیں پسرو دن کہیں۔ پسرو ایک بیٹھتے پر
ماہیں گے۔ عمران نے کہا۔

“یہن کیا تم ایک بیٹھتے میں ڈاکٹر چیانگ کو روند کرو گے۔
سردار نے دیے تھے میں کہا ہے انہیں اس بات پر تھیں نہ آپجا ہو۔

“مسئلہ صرف ڈاکٹر چیانگ کی برقراری کا نہیں سردار وہ ڈاکٹر
چیانگ کی بھی کو انداز کر لیں گے اور ڈاکٹر چیانگ کی کوئی دوبارہ انداز
کیا جائے گا اور بھی بہت کچھ کیا جا سکتا ہے۔ اصل مسئلہ یہ ہے کہ
اس گرد میں کافاہر کیا جائے اور اس باغیا کو جس نے یہ تسلیک دیا

مطابق تسلیم کرنے سے الکار کر دیا کیوں وہ محب وطن ہیں۔ ان کا
دیال ہے کہ انہوں نے قوی گران کے بے پناہ اخراجات اس فارمولے
پر کرائے ہیں۔ اس لئے اس پر حق صرف قوی گران کا ہے اور انہوں نے
حکومت ڈاکٹر چیانگ کو اخراج دے دی یہن حکومت باوجود کوشش کے
اس گرد میں یا سائلر ہائیکیا یا اس فون کال کا سرانع نہیں کا سکی۔
تین دن بعد ڈاکٹر چیانگ کی ایک انقلابی کات کر ایک ذہبی میں بند
گر کے ڈاکٹر چیانگ کو پہنچا دی گئی اور کہا گیا کہ یہ رعایت ہبھی ہاں
ہے۔ آنکھہ کوئی رعایت نہیں، ہوگی اور مزید تین دن دے دیئے گئے
ہیں۔ ڈاکٹر چیانگ کو ایک ساسی ہٹھن پر مشورہ کے لئے میں نے
لوں کی تو ڈاکٹر چیانگ نے یہ ساری بات مجھے بتا دی۔ مجھے فوراً جہارا
دیال آگئا۔ ہیں نے ان سے کہا ہے کہ وہ فکر نہ کریں ان کا بیٹھا یہ
سلامت برداشت کرایا جائے گا۔ میں نے اللہ تعالیٰ کے بعد جہارے اور
ہبروں کرتے ہوئے یہ دعا دیا ہے۔ دے میرا یہ پرستی کام ہے۔ تم
چاہو تو اللہ ہمیں کر سکتے ہو۔ سردار نے قدرے تھیں جس میں
لہلیں ہاتھے ہوئے کہا۔

“اپنہ انہیں ہو سکتا کہ ڈاکٹر چیانگ فارمولے کی ایک کالی انہیں
ذہبی دیتے۔ اس طرح وہ بھی ان کے بھیتے کو رہا کر دیں گے اور اصل
لارجو ۷۰۰۰ حکومت ڈاکٹر چیانگ کو دے دیں۔ عمران نے حد تک
لاروال رہنے کے بعد کہا۔
“انہیں ہیں لے ہات کی تھی یہن ڈاکٹر چیانگ کا کہنا ہے کہ

شوگران پا کیشیا کا دوست ہے اور ایسا بھی ہو۔ جب بھی آپ کا حکم میرے لئے ذیہی کے حکم سے بھی زیادہ اہمیت رکھتا ہے اور آپ بے قدر ہیں۔ اللہ تعالیٰ انسان، اللہ ہماری مدد کرے گا کیونکہ ہم حق پر ہیں۔..... عمران نے کہا تو سرداور نے بھی اہتمامی خلوص کے ساتھ انشاء اللہ کہہ دیا۔

”اگر ہو سکے تو ڈاکٹر چیانگ سے معلوم کر لیں کہ انہیں آخری کال کس وقت آئی تھی۔ اگر درست وقت کا پتہ چل جائے تو بڑی آسانی ہو جائے گی۔..... عمران نے اٹھتے ہوئے کہا۔

”تم یہ سخن میں معلوم کر لیتا ہوں۔..... سرداور نے کہا۔

”آپ معلوم کر لیں۔ میں آپ سے فون پر معلوم کر لوں گا۔“ عمران نے کہا اور پھر سلام کر کے وہ ان کے آفس سے باہر آگیا۔ تھوڑی در بعد اس کی کار راتا ہاوس جانے کی بجائے تیز رفتاری سے دانش میزل کی طرف اڑی چلی جا رہی تھی۔ اس کے بھرے پر گہری سنجیدگی طاری تھی۔

ہے اس کا خاتمہ کیا جائے اور ساختہ ہی ڈاکٹر چیانگ سے کہا جائے کہ وہ جلد از جلد یہ فارمولہ مکمل کر کے حکومت شوگران کے حوالے کر دیں۔ پھر حکومت شوگران خود ہی اس کی حفاظت کرتی رہے گی۔ جہاں تک میرے کام کرنے کا تعلق ہے تو میرا ہمیشہ بروہ سہ اللہ تعالیٰ پر رہا ہے۔ میں تو اپنی طرف سے کوشش کر سکتا ہوں۔ وہ میں کروں گا اور مجھے یقین ہے کہ اللہ تعالیٰ بھی میری مدد کرے گا۔..... عمران نے جواب دیتے ہوئے کہا۔

”اگر تم کہو تو میں چہاری بات ڈاکٹر چیانگ سے کراؤں۔“ سرداور نے کہا۔

”نہیں۔ انہیں اطلاع مل جانے کی اور میرا نام بدنام ہے۔ میرا نام سامنے آتے ہی وہ لوگ ہو سکتا ہے کوئی فائل ایکشن نہ لے لیں۔ البتہ ان کا فون نبیر مجھے دے دیں اور انہیں کہہ دیں کہ وہ کوشش کر کے زیادہ سے زیادہ مہلت حاصل کر لیں۔..... عمران نے کہا تو سرداور نے اسے ڈاکٹر چیانگ کا فون نمبر دے دیا۔

”عمران بیٹھے۔ یہ میں تم پر بوجھ ڈال رہا ہوں لیکن مجھے کیوں میرے ذہن میں چہار نام آیا تو مجھے یوں محسوس ہوا جیسے تم اس میں کامیاب رہو گے۔ اس لئے میں نے ڈاکٹر چیانگ سے وعدہ کر لیا۔ لیکن ان سے میں نے چہار نام نہیں لیا۔ صرف اتنا ہیا کہ میرا ایک بیٹا ہے جو یہ کام آسانی سے کر لے گا۔..... سرداور نے کہا۔

”سرداور، آپ بے قدر ہیں۔ ڈاکٹر چیانگ آپ کے دوست ہیں تو

"میں۔ گریٹ میں بول رہا ہوں۔"..... اس آدمی نے اس بار سرد
لنجھے میں کہا۔
"کیا راست رہا ذا کڑچیانگ کے کیس کا۔"..... دوسری طرف سے
کہا گیا۔

"وہ مان گیا ہے۔ لیکن اس نے پندرہ دن کی ہملت مانگی ہے تاکہ
وہ بکھرے ہوئے فارمولے کو ایڈ جست کر کے ہمیں بھجوانے کے لئے
شیار کر سکے لیکن میں نے اسے دس روز کی ہملت دی ہے۔ ویسے مجھے
یقین ہے کہ دس روز بعد فارمولہ ہمیں مل جائے گا۔"..... گریٹ میں
نے جواب دیتے ہوئے کہا۔

"لیکن مجھے ایک اور تشویشاں اطلاع ملی ہے۔"..... جان و کثر نے
کہا تو گریٹ میں نے اختیار جو نک پڑا۔

"تشویشاں اطلاع۔ کیا مطلب۔ کیسی اطلاع۔"..... گریٹ میں
نے حیرت بھرے لنجھے میں کہا۔

"میرے آدمی ڈاکٹر چیانگ کے گرد موجود ہیں تاکہ اس کا رو عمل
چھپ کیا جاسکے۔ مجھے اطلاع دی گئی ہے کہ پاکیشیا سے کسی
سانسکریتی سرداور کا فون آیا تو ڈاکٹر چیانگ نے جو سرداور کا دوست
ہے اسے ساری تفصیل بتادی اور پھر سرداور کے کہنے پر اس نے ہملت
طلب کی ہے۔"..... جان و کثر نے کہا۔

"تو اس میں تشویش کی کیا بات ہے۔"..... گریٹ میں نے من
بنا تھے ہوئے کہا۔

آفس کے انداز میں مجھے ہونے کرے میں میرے یہچے کرسی پر
ایک لبے قدر، دوہرے جسم اور پڑوڑے پھرے والا آدمی یہ مخا ہوا تھا۔
اس کے پھرے پر متھری سنجیدگی تھی۔ اس کے سامنے میں پر ایک فائل
موجود تھی اور وہ اسی فائل کو پڑھنے میں مصروف تھا کہ پاس پڑے
ہوئے فون کی مترجم حصی نجاحی تو اس نے فائل سے نظریں ہٹانے
 بغیر باقاعدہ کر سیور اٹھایا اور اسے کان سے لگایا۔

"میں۔"..... اس آدمی نے بھاری آواز میں کہا۔
"اکیر بیما سے جان و کثر کی کال ہے باس۔"..... دوسری طرف سے
ایک مترجم نسوانی آواز سنائی دی۔

"کراو بات۔"..... اس آدمی نے بدستور بھاری لنجھے میں کہا۔
"ہیلو۔ جان و کثر بول رہا ہوں۔"..... چند لمحوں بعد ایک اور
بھاری سی آواز سنائی دی۔

ایک بیسا کی سب سے حساس و جنپی کا چیف ہوں۔ میرے لمحنت بھی شوگران میں کام کرتے ہیں۔ میں چاہتا تو یہ سارا کام اپنے بھنوں کے ذریعے بھی کر سکتا تھا۔ تمہیں مشن من لئے دیا گیا ہے کہ تمہارے اور ہماری مافیا کے بارے میں شوگران والے کچھ نہیں جانتے۔ ایک بیسا میں تو ازانوں کے لمحنت کام کرتے ہوں گے۔ وہ انہیں اطلاع مہیا کر سکتے تھے لیکن جس شخص کا نام عمران ہے وہ دنیا کا خطرناک ترین لمحنت ہے۔ وہ اگر حرکت میں آگیا تو پھر تم روگے اور نہ ہی ہماری مافیا۔ اس لئے اس کا نام سامنے آنے پر مجھے تشویش ہوتی ہے۔ اور سنو اگر میں ایک بیسا کے اعلیٰ حکام کے سامنے یہ نام لے دوں تو وہ سرے سے ہی اس معاملے سے ہاتھ انھالیں گے۔ میں نے تمہیں فون اس لئے کیا ہے کہ تمہیں بتاؤں کہ تم نے اہتمائی محاط رہنا ہے۔ جان و کثرنے کہا تو تو گریٹ میں بنے اختیار ہنس پڑا۔

”جان و کثر، تمہیں معلوم ہے کہ سانگر کا ہمیہ کو اور ٹرکہاں ہے اور میں اس وقت کہاں موجود ہوں۔“ گریٹ میں نے کہا۔

”نہیں، مجھے نہیں معلوم اور یہ بھی بتاؤں کہ میں نے اپنے طور پر کوشش بھی کی تھی کہ فون کال کے ذریعے ہماری جگہ ٹریس کروں یعنی جدید آلات بھی اس معاملے میں ناکام رہے ہیں۔“ جان و کثر نے جواب دیا تو گریٹ میں فاتحاء انداز میں ہنس پڑا۔

”اس بات سے تم اندازہ لگا سکتے ہو کہ سانگر کس قدر طاقتور ہے۔“

تم کفر مت کرو۔ پوری دنیا مل کر بھی سانگر کا مقابلہ نہیں کر سکتی۔“

”تشویش کی بات آگے آرہی ہے۔“ جان و کثر نے کہا۔

”وہ کیا ہے۔“ گریٹ میں نے قدرے طنزیہ لجھے میں پوچھا۔

”یہ اطلاع ملنے پر میں نے پاکیشیا میں اپنے بھنوں کو سروادوڑ کے بارے میں معلومات حاصل کرنے کے لئے کہا اور مجھے ابھی ابھی جو اطلاع ملی ہے وہی تشویشناک ہے۔“ جان و کثر نے کہا۔

”اب بتاؤ بھی ہی کیا بات ہے۔“ تم نے تو باقاعدہ سپنچ پیدا کرنا شروع کر دیا ہے۔ گریٹ میں نے کہا۔

”سرادوڑ کے ایک ساتھی سائنسدان سے معلوم ہوا ہے کہ پاکیشیا کا خطرناک ترین لمحنت علی عمران سروادوڑ سے ان کی لیہبار ٹری میں آکر ملا ہے اور اس کے جانے کے بعد سروادوڑ نے شوگران میں ڈاکٹر چیانگ سے رابطہ کر کے اسے تسلی دی ہے۔“ جان و کثر نے کہا۔

”کیا تسلی دی ہے۔“ گریٹ میں نے ہونٹ چباتے ہوئے کہا۔ اس کے چہرے پر غصے کے تاثرات ابھر آئتے۔

”سہی تسلی کہ ان کا اور ان کے بیٹے کا کچھ نہیں بگزے گا۔“ جان و کثر نے کہا۔

”تو اس سے کیا فرق پڑ گیا۔ حکومت شوگران بھی تو اس معاملے پر کام کر رہی ہے۔ کرتی رہے۔ سانگر کو اس کی کیا پرواہ ہو سکتی ہے اور یہ سروادوڑ ہمارا کیا بگزار لے گا۔“ گریٹ میں نے اس بار حقیقتاً غصیلے لجھے میں کہا۔

”گریٹ میں تم میرے بارے میں اچھی طرح جانتے ہو کہ میں

گریٹ میں نے جواب دیا۔
ٹھیک ہے۔ بہر حال تم نے محاط رہنا ہے۔ جان و کثر نے
کہا۔

”ہم محاط ہیں۔ گریٹ میں نے جواب دیا اور اس کے ساتھ
ہی ایک جنکے سے اس نے رسیور کھو دیا اور پھر سائین پر بڑے ہوئے
انٹر کام کا رسیور انھا کراں نے کچے بعد دیگر دو بڑن پریس کر دیئے۔
”یہ بس۔ دوسری طرف سے ایک مردانہ آواز سنائی دی۔
”ریڈالٹ کا حکم دے دو اور جب تک میں شکھوں تک
ریڈالٹ رہے گا۔ گریٹ میں نے تھکنا دلچسپی میں کہا۔
”یہ بس۔ دوسری طرف سے کہا گیا تو گریٹ میں نے
رسیور کھو دیا اور ایک بار پھر فائل دیکھنے لگ گیا۔ اس کے چہرے پر
گہرے اطمینان کے تاثرات نمایاں تھے۔

عمران دانش منزل کے آپریشن روم میں داخل ہوا تو بلیک زردو
حسب عادت اخڑا مانگ کھدا ہوا۔
”بیٹھو۔ رسمی سلام دعا کے بعد عمران نے کہا اور خود بھی اپنی
محضوں کر سی پر بیٹھ گیا۔
”وہ سرخ ڈائری چجے دو۔ عمران نے اہتمائی سنبھیدہ لمحے میں کہا
تو بلیک زردو نے میز کی سب سے نچلی دراز کھول کر اس میں سے سرخ
جلد والی ایک ضخیم ڈائری لٹکال کر عمران کے سامنے رکھ دی۔
”کیا ہوا ہے عمران صاحب۔ آپ اس قدر سنبھیدہ کیوں ہیں۔
بلیک زردو نے کہا تو عمران نے تختہ طور پر اسے تفصیل بتا دی۔
”لیکن یہ کیس پا کیشیا سکرٹ سروس کا تو نہیں ہے۔ بلیک زر
نے کہا۔
”ہاں، یہ میرا ذاتی کیس ہے۔ سردار نے مجھ پر اعتماد کیا ہے اور

میں انشا۔ اللہ ان کے اعتماد پر پورا اتروں گا۔ عمران نے ڈائری
کھوئتے ہوئے کہا۔

تو کیا آپ اکلے اس پر کام کریں گے۔ آپ مجھے بھی ساتھ لے
جائیں۔ بلکہ زرور نے منت بھرے لجھے میں کہا۔

نہیں۔ جہاری ہماس موجودگی ملک و قوم کے مفاد کے لئے
اہمیتی ضروری ہے۔ میں جوزف، جوانا اور نائیگر کو ساتھ لے جاؤں
گا۔ عمران نے کہا اور پھر اس نے ڈائری کا ایک صفحہ کھولا اور
چونکہ پاہنچد گھوں تھک وہ اسے بخوردیکھتا رہا۔ پھر اس نے ڈائری
بند کر کے میز پر رکھی اور رسیور انھا کر اس نے تیزی سے نمبر پریس
کرنے شروع کر دیتے۔

ایں۔ گارشین کلب۔ رابطہ قائم ہوتے ہی ایک نسوانی آواز
سنائی دی۔

فریڈ سے بات کراو۔ میں پاکیشیا سے علی عمران بول رہا ہوں۔
عمران نے سخت لجھے میں کہا۔
سی آپ کی ان سے پہلی ملاقات ہے۔ دوسری طرف سے کہا
گیا۔

پہلی نہیں آخری۔ عمران نے جواب دیتے ہوئے کہا۔
اوکے۔ دوسری طرف سے کہا گیا اور اس کے ساتھ ہی لائن
پر خاموشی طاری ہو گئی۔ بلکہ زرور کے بھرے پر حیرت تھی۔ اس نے
یہی سمجھا تھا کہ عمران نے بچھلاہٹ میں آخری ملاقات کے القاظ کہے

ہیں لیکن ان الفاظ کا دوسرا طرف جو رد عمل ہوا تھا اس سے بلکہ
زرور سمجھا گیا تھا کہ یہ کوئی مخصوص کوڈ ہے۔

فریڈ بول رہا ہوں۔ پہنچ گھوں بعد ایک مردانہ آواز سنائی
دی۔ بچہ پات تھا۔

پاکیشیا سے علی عمران ایم ایس سی ڈی ایس سی (اکن) بول
رہا ہوں۔ عمران نے کہا۔

اوہ، اوہ آپ عمران صاحب۔ میں سوچ رہا تھا کہ آخر کس نے یہ
مخصوص کو ڈا استعمال کیا ہے۔ اب آپ کی ذگریاں سن کر مجھے یاد آگیا
ہے۔ آپ نے بڑے طویل عرصے بعد یاد کیا ہے۔ دوسری طرف
سے اس بار خاصے بے تکفان شے لجھے میں کہا گیا۔

اب میری ذگریاں صرف دوسروں کی یادداشت حال کرنے کے
کام کی رہ گئی ہیں۔ عمران نے کہا تو دوسری طرف سے فریڈ نے
اختیار ہنس دیا۔

آپ کی بات درست ہے عمران صاحب۔ آپ کی ذگریاں
یادداشت کو سمجھوڑ کر رکھ دیتی ہیں۔ بہر حال حکم فرمائیے۔ فریڈ نے
کہا۔

مجھے معلوم ہے کہ تم پوری دنیا میں کام کرنے والے مافیا سے
کسی نہ کسی انداز میں مشکل ہو۔ مجھے ایک مافیا کے بارے میں
فوری اور تفصیلی معلومات چاہئیں اور یہ سن لو کہ معلومات حتیٰ ہونی
چاہئیں کیونکہ معاملات اہمیتی نازک بھی ہیں اور ناپ ایک جنسی

بھی..... عمران نے کہا۔
”آپ نے ہجتے تو کبھی اس انداز میں بات نہیں کی۔ آپ بے فکر رہیں۔ فریڈ صرف صاف سخراکام کرتا ہے۔۔۔۔۔ فریڈ نے جواب دیتے ہوئے کہا۔

”ایک مافیا ہے جس کا نام سانگر ہے۔ اس کا کوئی ہیئت یا انجارج گھبٹ میں ہے۔ مجھے اس کے بارے میں معلومات چاہئیں۔“ عمران نے کہا۔

”سوری عمران صاحب۔ مجھے معلوم تو ہے لیکن میں اس بارے میں کچھ نہیں بتا سکتا کیونکہ یہ مافیا اس وقت پوری دنیا کے مافیا میں سب سے زیادہ طاقتور، مستلزم اور باخبر مافیا ہے اور میں چاہے جتنی بھی احتیاط کروں۔ انہیں بہر حال علم ہو جائے گا اور نہ پھر میں رہوں گا۔“
میرا لکب، نہ میرے رشتہ دار اور نہ ہی میرے دوست۔ وہ ان محاملات میں ہلاکو خان اور ہلکیخان سے بھی دو گناہ قائم واقع ہوئے ہیں۔۔۔۔۔ دوسری طرف سے فریڈ نے صاف جواب دیتے ہوئے کہا۔
”مجھے ہماری صاف گوئی بے حد پسند آئی ہے فریڈ اور یہی ہماری صاف گوئی ہے جو میں پسند کرتا ہوں۔ تم بے شک مجھے تفصیل نہ بتاؤ لیکن صرف استابتادو کہ اس کا ہیڈ کوارٹر کہاں ہے۔۔۔۔۔ عمران نے کہا۔

”ویری سوری عمران صاحب۔ میں اس سلسلے میں منہ سے بھاپ بھی نہیں نکال سکتا۔ آئی ایم سوری۔ گذبائی۔۔۔۔۔ دوسری طرف سے

کہا گیا اور اس کے ساتھ ہی رابطہ ختم ہو گیا تو عمران نے ایک طویل ساقی لیتھ ہونے رسیور کھو دیا۔
”نکال ہے یہ آدمی تو بے حد خوفزدہ محسوس ہو رہا تھا۔۔۔ بلیک زردو نے کہا۔

”اس سے معلوم ہوتا ہے کہ یہ لوگ کس انداز میں کام کرتے ہیں۔۔۔۔۔ عمران نے کہا اور ایک بار پھر رسیور اٹھا کر اس نے نمبر پریس کرنے شروع کر دیئے۔۔۔۔۔
”داور بول رہا ہوں۔۔۔۔۔ دوسری طرف سے سرداور کی آواز سناتی دی۔۔۔۔۔

”علی عمران بول رہا ہوں سرداور۔ ڈاکٹر چیانگ سے بات ہوئی ہے آپ کی۔۔۔۔۔ عمران نے کہا۔
”ہاں۔۔۔ ڈاکٹر چیانگ مجھ سے بات ہونے سے ہجتے ہی لپٹے طور پر ان لوگوں سے دس روز کی مہلت حاصل کرنے میں کامیاب ہو گئے ہیں۔۔۔ انہوں نے یہ مہلت اس خیال سے لی ہے کہ وہ ان دس دنوں میں دن رات کام کر کے یہ فارمولہ مکمل کر کے حکومت شوگران کو دے دیں گے۔۔۔ اس کے بعد ان کا بینا ہلاک ہوتا ہے یادہ خود، یہ بعد میں دیکھا جائے گا۔۔۔۔۔ سرداور نے کہا۔

”گذ، آپ کے دوستوں کو استاہی محب وطن ہونا چاہئے سرداور۔۔۔۔۔ اسے کہتے ہیں ملک و قوم کے لئے قربانی۔۔۔ بہر حال آپ بے فکر میں میں ان دس دنوں میں ان کے بیٹے کو انشاء اللہ اس مافیا کے چنگل سے صحیح

سلامتِ نکال لاؤں گا۔ عمران نے کہا۔

اگر ایسا ہو جائے تو میرا دل اور ضمیر دونوں مطمئن ہو جائیں گے۔ کیا کچھ معلوم ہوا ہے ان لوگوں کے بارے میں۔ سرداور نے امید بھرے لجھے میں پوچھا۔

کوشش جاری ہے۔ معلوم ہو ہی جائے گا۔ آپ نے ڈاکٹر چیناگ سے گفت میں سے ہونے والی آخری کال کے وقت کے بارے میں معلوم کیا ہے۔ عمران نے کہا۔

ہاں۔ سرداور نے جواب دیا اور پھر وقت بتا دیا۔

ٹھیک ہے شکریہ۔ عمران نے کہا اور رسیور کہ کراس نے ایک بار پھر سامنے پڑی ہوئی سرخ ڈائری اٹھائی اور اس کی ورق گردانی شروع کر دی۔

میں آپ کے لئے چائے لاتا ہوں۔ بلکہ زیر و نے مسکراتے ہوئے کہا تو عمران نے مسکراتے ہوئے صرف اشبات میں سرہلا دیا۔ تھوڑی ویر بعد اس نے ڈائری بند کر کے اسے واپس پیز پر رکھا اور رسیور اٹھا کر تیزی سے نہ پریس کرنے شروع کر دیے۔

تسائی کلب۔ رابط قائم ہوتے ہی ایک نسوائی آواز سنائی دی۔

پاکیشیا سے علی عمران بول رہا ہوں۔ موبو سے بات کرو۔

عمران نے کہا۔

میں سرسہ بولا کریں۔ دوسری طرف سے جواب دیا گیا۔

یہ، ہو۔ س رہا ہوں۔ چند لمحوں بعد ایک باریک مگر نہ ہے؟ سنائی دی۔

ہماری آواز سن کریوں لگتا ہے جیسے موبو کسی گویا کا نام ہو۔ سن جہیں دیکھ کر لگتا ہے کہ کسی باقی کا نام موبو رکھ دیا گیا ہے۔ عمران نے مسکراتے ہوئے کہا۔

موبو نہ گویا ہے اور نہ ہاتھی۔ موبو تو شیر ہے شیر۔ دوسری طرف سے قدرے غصیلے لجھے میں کہا گیا۔

چڑیا گھر کا شیر یا قالین کا شیر۔ عمران نے جواب دیا تو اس پار دوسری طرف سے موبو بے اختیار پہن پڑا۔

آپ سے باتوں میں کوئی نہیں جیت سکتا۔ بتائیں کیا حکم ہے۔ اس بار دوسری طرف سے نرم لجھے میں کہا گیا۔

تم نے ایک بار مجھے بتایا تھا کہ تم نے شوگران میں ایسے جدید ترین آلات نصب کر رکھے ہیں جن کی مدد سے شوگران اور دنیا کے دوسرے ممالک کے درمیان ہوتے والی فون کالز نہ صرف مائیز کی جاتی ہیں بلکہ ان کے منی بھی ٹریس کرنے جاتے ہیں۔ عمران نے کہا۔

میں نے نہیں بلکہ حکومت شوگران کے ایک خفیہ پر اجیکت کے تحت ایسا ہوتا ہے لیکن ان میں سے وہ کالیں چیک کی جاتی ہیں جن کے بارے میں حکومت کی طرف سے ہدایات موجود ہوتی ہیں۔ اس پر اجیکت کا انچارج میراپنا آدمی ہے۔ موبو نے کہا۔

یہ تو نئے نام میں شاید جعلی رکھے گئے ہیں۔ بہر حال میں آپ کی
یہت کا مقصد سمجھ گیا ہوں۔ آپ اس علاقے کو ٹریس کر کے وہاں اس
یہ کام کریں گے۔ تھیک ہے آپ دو گھنٹوں بعد مجھے دوبارہ کال کر
سے۔ موبو نے کہا۔

اپنا کاؤنٹ نمبر اور بنیک کے بارے میں بھی بتا دو اور معاوضہ
بھی۔ عمران نے کہا۔

ہمیں عمران صاحب۔ اگر آپ پاکیشیاں ہو کر شوگران کے لئے
کام کر رہے ہیں تو میں برآدمی ہی لیکن ہوں تو شوگرانی۔ میں کیسے
حروف لے سکتا ہوں۔ دوسری طرف سے کہا گیا اور اس کے
ساتھ ہی رابط ختم ہو گیا تو عمران نے رسیور رکھ دیا اور سامنے رکھی
جتنی چائے کی پیالی اٹھا کر بیوں سے لگائی۔ بلیک زیر دفون کے دوران
تھی چائے کی پیالی اس کے سامنے رکھ کر دوسری پیالی لے کر اپنی
خصوصی کرسی پر بینجھ چکا تھا۔

ومران صاحب، اگر یہ حکومت کا پر اجیخت ہے تو وہ آسانی سے
اس بارے میں معلوم کر سکتی تھی جس کے بارے میں آپ معلوم
گرتا چاہتے ہیں۔ بلیک زیر دفون نے کہا۔

انہوں نے یقیناً ایسا کیا ہوا گا لیکن میرا خیال ہے کہ فون کرنے
والے زیادہ جدید آلات استعمال کر رہے ہیں۔ اس لئے انہوں نے
جتنے بے باکانہ انداز میں بار بار کال کیا ہے۔ عمران نے کہا۔
تو پھر آپ کا انہیں ٹریس کرنے کا یہ طریقہ بھی تو کامیاب نہیں

جلوائیے ہی ہی۔ شوگران کے ساتھ سان ڈاکٹر چیانگ کا فون
نمبر میں بتا دیا ہوں۔ ڈاکٹر چیانگ کو شوگران کے وقت کے مطابق
وہ سچے صحیح گریٹ میں نامی ایک آدمی کی فون کال آئی ہے۔ میں
معلوم کرتا چاہتا ہوں کہ یہ کال کہاں سے کی گئی ہے۔ عمران
نے کہا۔

کیا یہ کام حکومت شوگران کا ہے یا آپ حکومت کے خلاف کام کر
رہے ہیں۔ موبو نے پوچھا۔

جمہیں معلوم ہے کہ پاکیشیا اور شوگران میں کس قدر گہرے
تعلقات ہیں۔ ڈاکٹر چیانگ کو کوئی پارٹی ایک اہم فارموں کے
سلسلے میں بلیک سیل کر رہی ہے۔ حکومت شوگران اس سلسلے میں
کوئی پیش رفت نہیں کر سکی۔ ڈاکٹر چیانگ کے ایک دوست
ساتھ سان پاکیشیا میں ہیں اور وہ میرے بزرگ ہیں۔ انہوں نے مجھے
حکم دیا ہے کہ میں اس پارٹی کو ٹریس کر کے اس کا خاتمہ کر دوں تاکہ
ڈاکٹر چیانگ کا فارموں والوں شوگران کے لئے محفوظ رہ سکے۔ عمران نے
تفصیل بتاتے ہوئے کہا۔

کیا اس پارٹی کا کوئی نام تھے معلوم نہیں ہو سکا۔ موبو نے
کہا۔

اس آدمی جس نے فون کیا ہے نے اپنا نام گریٹ میں بتایا ہے
اور اس کا تعلق کسی مافیا سے ہے جس کا نام سانگر بتایا گیا ہے۔
ومران نے کہا۔

سکرتے ہوئے کہا اور عمران نے اشیات میں سر ملاتے ہوئے رسیور
تحلیل اور تجزی سے نمبر پر میں کرنے شروع کر دیئے۔

“راتا ہاؤس۔۔۔ رابطہ قائم ہوتے ہی دوسری طرف سے جو زف
کی آواز سنائی دی۔۔۔

”عجی عمران بول رہا ہوں۔۔۔ تم اور جوانا دنوں نے تیار رہتا ہے۔۔۔
تم دنوں اور نائیگر نے ایک اہم اہم مشن پر میرے ساتھ ملک
سے باہر جاتا ہے۔۔۔ عمران نے کہا۔

”لیں بس۔۔۔ آپ کے حکم کی در رہے۔۔۔ ہم ہر وقت تیار رہتے ہیں۔۔۔
دوسری طرف سے کہا گیا اور عمران نے بغیر مزید کچھ بھے رسیور کے
دیبا۔۔۔ پھر دو گھنٹے بعد اس نے ایک بار پھر فون پر موبو سے رابطہ کیا۔
”کچھ معلوم ہوا ہے موبو۔۔۔ عمران نے کہا۔

”عمران صاحب۔۔۔ حکومت شوگران نے بھی ان کالوں کے بارے
میں چینگنگ کا حکم دے رکھا تھا لیکن کال کرنے والے شاید ایسے جدید
ترین آلات استعمال کر رہے ہیں کہ شوگرانی آلات اس کال کا منع
شک کرنے میں ناکام رہے ہیں۔۔۔ موبو نے جواب دیتے ہوئے
کہا۔۔۔

”جس آدمی نے چینگنگ کی ہے کیا اس سے میری براہ راست بات
و سختی ہے۔۔۔ عمران نے کہا۔

”پاں، کیوں نہیں۔۔۔ میں اسے فون کر کے کہ دستا ہوں۔۔۔ وہ آپ
سے کامل تعاون کرے گا۔۔۔ اس کا نام شواہجو ہے۔۔۔ میں آپ کو اس کا نمبر

رہے گا۔۔۔ بلیک زیر و نے کہا۔۔۔
”کچھ نہ کچھ تو معلوم ہو گا۔۔۔ اس کو مزید محنت کر کے آئے بھی تو
برھایا جا سکتا ہے۔۔۔ عمران نے کہا اور بلیک زیر و نے اشیات میں
سر ملا دیا تو عمران نے ٹرانسیسیٹر اٹھا کر سامنے رکھا اور پھر اس پر نائیگر کی
فریکونسی ایڈجسٹ کر کے اس نے ٹرانسیسیٹر آن کر دیا اور بار بار کال
و شا شروع کر دی۔۔۔

”میں بس۔۔۔ نائیگر ایڈنڈنگ یو۔۔۔ اوور۔۔۔ تھوڑی در بر بعد
ٹرانسیسیٹر سے نائیگر کی آواز سنائی دی۔۔۔
”کہاں ہو تم۔۔۔ اوور۔۔۔ عمران نے پوچھا۔
”ریڈیشن کلب میں بس۔۔۔ اوور۔۔۔ دوسری طرف سے جواب
دیا گیا۔۔۔

”میں کسی بھی وقت ایک مشن کے سلسلے میں ملک سے باہر جا
سکتا ہوں۔۔۔ اس مشن میں میرے ساتھ تم، جو زف اور جوانا ہوں گے۔۔۔
اس لئے تم تیاری کی حالت میں رہنا۔۔۔ اوور۔۔۔ عمران نے کہا۔
”کیا یہ کوئی غیر سرکاری مشن ہے بس۔۔۔ اوور۔۔۔ نائیگر نے
کہا۔۔۔

”ہاں۔۔۔ اوور ایڈنڈنگ۔۔۔ عمران نے کہا اور ٹرانسیسیٹر کر کے
اس نے اسے ایک طرف رکھ دیا۔۔۔
”نائیگر واقعی بے حد فیں ہے۔۔۔ شیم کے افراد کے نام سنتے ہی وہ
سمجھ گیا کہ یہ غیر سرکاری مشن ہی ہو سکتا ہے۔۔۔ بلیک زیر و نے

سے کہا گیا۔

”کیا یہ سیٹلات کال تھی۔۔۔۔۔ عمران نے پوچھا۔

”میں سر۔۔۔۔۔ لیکن یہ نامعلوم سیٹلات تھا۔۔۔۔۔ اس نے مزید کچھ معلوم نہیں، ہو سکا۔۔۔۔۔ شواجونے جواب دیا۔

”آپ کے آلات نے یہ تو چیک کیا ہو گا کہ یہ کال کس سمت سے اور کتنے فاصلے سے ہو رہی ہے اور کس میگاہر کر سے نشہ ہو رہی ہے۔۔۔۔۔ عمران نے کہا۔

”اوہ، بھی ہاں۔۔۔۔۔ آپ تو اس بارے میں کافی کچھ جانتے ہیں۔۔۔۔۔ دوسری طرف سے چونک کر حیرت پھرے لجئے میں کہا گیا۔

”آپ یہ تمام تکنیکی معلومات مجھے بتا دیں جو آپ کے آلات نے نوٹ کی ہیں۔۔۔۔۔ عمران نے کہا۔

”ٹھیک ہے۔۔۔۔۔ میں فاعل ملکوں ہوں۔۔۔۔۔ دوسری طرف سے کہا گیا اور اس کے ساتھ ہی لائن پر خاموشی طاری ہو گئی۔

”ہیلو سر۔۔۔۔۔ کیا آپ لائن پر ہیں۔۔۔۔۔ تھوڑی درکی خاموشی کے بعد شواجو کی آواز سنائی دی۔

”میں۔۔۔۔۔ عمران نے جواب دیا۔

”نوٹ کر لیجئے۔۔۔۔۔ دوسری طرف سے کہا گیا۔

”میں۔۔۔۔۔ کر لیئے نوٹ۔۔۔۔۔ عمران نے کہا تو دوسری طرف سے ٹھہرا ہو نے رک رک کر باقاعدہ لکھنا شروع کر دیا اور عمران نے بال پاؤں سے پینڈ پر لکھنا شروع کر دیا۔۔۔۔۔ آخر میں عمران نے جلد سوالات

بتابدا ہوں۔۔۔۔۔ آپ اسے پندرہ منٹ بعد اس نمبر کال کر لیں۔۔۔۔۔ موبو

نے کہا اور اس کے ساتھ ہی اس نے شواجو کا فون نمبر بتا دیا۔

”اوکے۔۔۔۔۔ شکریہ۔۔۔۔۔ عمران نے کہا اور رسیور کر دیا۔

”میری بات درست ثابت ہوئی۔۔۔۔۔ بلکی زر رونے کہا۔

”ہاں، مجھے بھی چہلے سے احساس تھا کہ ایسا ہی جواب ملے گا۔۔۔۔۔

عمران نے جواب دیتے ہوئے کہا اور پھر پندرہ منٹ بعد اس نے رسیور اٹھانے سے چہلے میز پر ڈاہوا پیڈ اٹھا کر سامنے رکھا اور ساتھ ہی ایک

بال پو اسٹ کھول کر رکھا۔۔۔۔۔ اس کے بعد اس نے رسیور اٹھا کر نمبر پریس کرنے شروع کر دیئے۔۔۔۔۔

”شواجوبول رہا ہوں۔۔۔۔۔ رابطہ قائم ہوتے ہی ایک مردانہ آواز سنائی دی۔

”علی عمران بول رہا ہوں۔۔۔۔۔ موبو نے ابھی میرے بارے میں بات کی ہو گی۔۔۔۔۔ عمران نے کہا۔

”میں سر۔۔۔۔۔ فرمائیے آپ کیا معلوم کرنا چاہتے ہیں۔۔۔۔۔ دوسری طرف سے اس بار مودود بان لجئے میں کہا گیا۔

”ڈاکٹر چینگ کو آنے والی فارن کال کے سلسلے میں تکمیل معلومات چاہئیں۔۔۔۔۔ عمران نے کہا۔

”میں نے چہلے بھی جتاب موبو کو بتایا ہے کہ ہمیں حکومت

”میں نے چہلے بھی جتاب موبو کو بتایا ہے کہ ہمیں حکومت طرف سے بھی اس کی مکمل چینگ کے احکامات ملے ہیں اور ہم چینگ بھی کی لیکن کچھ بھی معلوم نہیں ہو سکا۔۔۔۔۔ دوسری طرف

جان وکڑا ایک بیمیا کی ایک سرکاری یہیں اہتمائی خفیہ اور حساس بھنسی کا پچیف تھا۔ یہ بھنسی براہ راست وزارت دفاع کے تحت تھی اور اسے کوڈ میں بلیک شیڈ و کہا جاتا تھا۔ اس بھنسی کے تحت بھجنٹوں کا جال تقریباً پوری دنیا میں پھیلا ہوا تھا۔ اس کا کام صرف معلومات حاصل کرنا تھا۔ ایسی معلومات جن سے ایک بیمیا کے دفاع کو کسی طرح بھی نقصان پہنچ سکے۔ ایسی معلومات کے بارے میں وہ سیکرٹری دفاع سربراہیں کو رپورٹ کرتا تھا۔ شوگران میں اس کے بھجنٹوں نے اسے جب ڈاکٹر چینگ کے فارمولے کے بارے میں بتایا تو وہ چونک پڑا تھا کیونکہ اس کے نقطہ نظر سے زمین سے خلا میں کسی بیلٹنگ میراثی کے ذریعے کسی سیٹلاتمنٹ کو جہاہ کر دینا اہتمائی اہم بات تھی۔ اسے معلوم تھا کہ خلا میں جہاں بے شمار تجارتی اور مو اصلتی سیٹلاتمنٹ کام کر رہے ہیں وہاں ایک بیمیا کے لیے سیٹلاتمنٹ

کئے اور پھر شوہجو کا شکریہ ادا کر کے اس نے رسیدور رکھ دیا۔ واقعی اہتمائی جدید ترین آلات استعمال کئے جا رہے ہیں اور بہر حال کو شش کرنا فرض ہے۔ میں لاہوری پر اس پر کام کرنے جا رہا ہوں۔ عمران نے کہا اور پھر انھا کر تیز تیز قدم اٹھاتا ہوا یہاں پر کی طرف بڑھتا چلا گیا۔

پارٹی کو آگے لایا جائے جس کا کوئی تھاک ایکریمیا سے نہ ہو اور وہ اس قدر خاتور بھی ہو کہ شوگران کے مبحث اس کے خلاف کوئی کامیابی حاصل نہ کر سکیں۔ سچانچ جان و کڑ کے کہنے پر سانگر کو اس تاسک کے لئے منتخب کیا گیا۔ سانگر نام کی مافیا کو وجود میں آئے صرف جلد سال ہی ہوئے تھے لیکن اس نے اپنی کارکردگی سے پوری دنیا کے منشیات کے سعکروں پر کنٹرول حاصل کر لیا تھا۔ اس مافیا کا انچارج گریٹ میں نامی آدمی تھا جو جان و کڑ کا گہر ادوسٹ رہا تھا۔ لیکن اب جان و کڑ خود بھی نہ جانتا تھا کہ اس مافیا کا ہیڈ کوارٹر ہے اور گریٹ میں خود ہے، میں موجود ہوتا ہے۔ اس مافیا نے پوری دنیا کے سعکروں پر کنٹرول کر رکھا تھا اور اس کی مرضی کے بغیر دنیا بھر میں بھاری تعداد میں منشیات کی سکنگ ہوئی نہ سکتی تھی۔ یہ مافیا خود منشیات سکنگ نہ کرتی تھی بلکہ تمام دنیا کی سکنگ پارٹیوں اور مافیا سے حصہ وصول کرتی تھی اور انہیں تحفظ دیتی تھی۔ اور اگر کوئی اس کی مرضی کے خلاف کام کرے تو اس حقیقت نے وتابود کر دیا جاتا تھا۔ اس مافیا کا سب سے اہم کام اہتمائی جدید ترین الات کا استعمال تھا۔ ایسے الات کے کوئی اس مافیا کے ہیڈ کوارٹر تک بھی نہ پہنچ سکتا تھا اور پوری دنیا میں مجری کرنے والی تنظیموں اور گروپوں کو بھی یہ مافیا مسلسل چیک کرتا رہتا تھا۔ اگر اس کے خلاف کوئی معلومات مہیا کی جاتی تھیں تو اس مجنسی یا گروپ کا قلع قلع اہتمائی بے دردی سے کر دیا جاتا تھا۔ یہی وجہ تھی کہ یہ مافیا اور اس کا

بھی موجود ہیں جو اہتمائی خفیہ ہیں اور ان کا کام دفاعی نواعت کی معلومات حاصل کرنا ہے اور ایسے سیٹلٹس بھی ہیں جن کی مدد سے ایکریمیا ایسے ممالک کی دفاعی سیاریوں کے بارے میں بھی واقع ہوتا رہتا ہے جو اس کے دشمن تھے۔ کمی بار ایسے خفیہ سیٹلٹس کی معلومات کی بناء پر ایکریمیا ایسے ممالک پر قبضہ کر لینے میں کامیاب ہو گیا تھا۔ اسے معلوم تھا کہ ایکریمیا کے ساتھ دن خود بھی اس نائب کے فارمولے پر کام کر رہے ہیں جن کی مدد سے وہ سرے ممالک کے سیٹلٹس کو خلا میں تباہ کیا جاسکتا ہے لیکن ابھی تک ایکریمیا کے ساتھ دنوں کو اس میں خاطر خواہ کامیاب نہیں ہوئی تھی۔ لیکن ڈاکٹر چیانگ کے فارمولے کے بارے میں بتایا گیا تھا کہ وہ نوے فیصد کامیاب ہو چکا ہے اور اب صرف دس فیصد مزید کامیابی کے بعد حکومت شوگران ایسے پیلسک میراٹس بھاری تعداد میں سیار کر کے پوری دنیا کے سیٹلٹس کو آسانی سے نشانہ بنا سکتی ہے۔ سچانچ اس نے یہ روپورٹ سرداہس تک پہنچا دی اور پھر اس کی توقیع کے عین مطابق حکومت ایکریمیا نے اس کا فوری توٹ لیا اور پھر ایک اعلیٰ سطح کی میںگ میں یہ ملے ہوا کہ اس فارمولے کو کس طرح حاصل کیا جا سکتا ہے۔ حکومت ایکریمیا از خود اپنے ۴۵ جنگوں کے ذریعے یہ کام نہیں کر اتا چاہتی تھی کیونکہ اس طرح شوگران اور ایکریمیا کے درمیان ایک ختم نہ ہونے والی رسہ کشی شروع ہو جاتی جس سے ایکریمیا کو بھاری نقصان بھی اٹھانا پڑ سکتا تھا۔ اس لئے یہ ملے ہوا کہ کسی ایسی

ہیڈ کو اور ڈر خفیہ تھا۔ صرف دو نام لوگ جانتے تھے۔ ایک مافیا کا نام سانگر اور دوسرا اس کے چیف کا نام گریٹ مین اور بس۔

چنانچہ جان و کثر نے جب اعلیٰ حکومت مینٹنگ میں سانگر کا نام پیش کیا تو تھوڑی سی رو و قبح کے بعد اسے منظور کریا گیا اور یہ کام بلیک شیڈو کے ذمے لے گایا گیا کہ وہ گریٹ مین کو اس کام کے لئے کہے اور اس سے رابطہ رکھے۔ چنانچہ جان و کثر نے گریٹ مین سے رابطہ کیا اور بھر بھاری معاوضہ اور حکومتی سرپرستی کے وعدوں کی بناء پر گریٹ مین اس کام پر آمادہ ہو گیا۔ اس کے لئے جو طریقہ کار اختیار کیا گیا وہ بھی جان و کثر نے ہی تجویز کیا تھا۔ اسے معلوم تھا کہ اگر براہ راست ڈاکٹر چیانگ پر باتھ ڈالا گیا تو شوگران اور اس کے حمایتی ممالک کے بھنٹ ان کے خلاف حرکت میں آجائیں گے۔ چنانچہ ڈاکٹر چیانگ کو بلیک میل کر کے یہ فارمولہ حاصل کرنے کا پلان بنایا گیا۔ ڈاکٹر چیانگ کا ایک بینا شوکائی تھا اور ایک بینی شوانی تھی۔ شوکائی شوگران کی ایک یونیورسٹی میں پڑھاتا تھا جبکہ بینی یو سورنسی میں پڑھتی تھی۔ جان و کثر جانتا تھا کہ شوگرانی بھی باقی ایشیائیوں کی طرح الکوتے لڑ کے اور لڑکی کے انخواپر اہتمائی خندیدر و عمل کا انہصار کرتے ہیں۔ اس لئے اس نے پہلے ڈاکٹر چیانگ کے بینی شوکائی کو انخوا کرنے کا پلان بنایا اور سانگر نے یہ کام اہتمائی آسانی سے کریا اور اس طرح ڈاکٹر چیانگ کو بلیک میل کیا گیا۔ اب ڈاکٹر چیانگ نے فارمولہ ترجیب دینے اور ایڈجسٹ کرنے کے لئے دس روز کی مہلت مانگی تھی اور جان و کثر

مطمئن تھا کہ وہ لازماً اپنے مقصد میں کامیاب ہو جائیں گے لیکن پھر اسے ایک ایسی اطلاع ملی جس نے اسے چونکا دیا تھا کہ ڈاکٹر چیانگ پاکیشی میں کوئی دوست سائنسدان سرداور ہے۔ ڈاکٹر چیانگ اور سرداور کے درمیان اس محاذے میں بات ہوئی ہے اور پھر سرداور نے پاکیشی کے خطرناک بھجنٹ عمران سے بھی ملاقات کی ہے۔ چنانچہ اس نے گریٹ مین کو اس خطرے سے اگاہ کر دیا لیکن گریٹ مین نے بورڈ میل ظاہر کیا تھا اس سے جان و کثر بھجو گیا کہ اسے عمران کے خطرے کا سرے سے اور اس کی نہیں ہے۔ لیکن ظاہر ہے وہ صرف اسے اختیاط کرنے کا ہی کہہ سکتا تھا لیکن اسے سلسل یا احساس ہو رہا تھا کہ اگر عمران سانگر کے خلاف حرکت میں آگیا تو وہ لازماً اس کے لئے خطرہ بن سکتا ہے۔ لیکن ساقی ہی اس بات سے تسلی ہو جاتی تھی کہ آج تک پوری دنیا سانگر کا ہیڈ کو اور ڈر معلوم نہیں کر سکی تو عمران کو صرف دس دن میں کیسے معلوم ہو سکتا ہے اور وہ کیسے اسے تباہ کر سکتا ہے۔ لیکن بہر حال یہ احساس پتھوکی طرح اسے سلسل ڈنک مار رہا تھا۔ اس نے بلیک شیڈو میں آنے سے بچتے ایکریمیا کی ناپ سیکرٹ ڈیجنسیوں میں کام کیا تھا۔ اس نے وہ عمران اور پاکیشی سیکرٹ سروس کی کار کردگی سے بخوبی واقف تھا۔ ابھی وہ یہ مٹاہی بھی باقی سوچ رہا تھا کہ پاس پڑے ہوئے فون کی مترجم گھنٹی بیج اٹھی تو اس نے باتھ بڑھا کر رسیور اٹھایا۔

”یہ..... جان و کثر نے رسیور اٹھا کر کان سے لگاتے ہوئے

کہا۔

و لنگلن سے سختہ آپ سے بات کرنا چاہتا ہے۔ دوسری طرف سے مودباد لجھے میں کہا گیا۔

”کراو بات۔ جان و کڑنے کہا۔ وہ مجھے گیا تھا کہ سختہ اسے کوئی خصوصی رپورٹ دینا چاہتا ہے۔ کیونکہ و لنگلن میں بلکہ شیڈو کے بھائشوں اور محبوں کا انچارج سختہ ہی تھا۔

”ہیلو بس۔ میں سختہ بول رہا ہوں و لنگلن سے۔ چند لمحوں بعد ایک مودباد آواز سنائی دی۔

”یہ، کیوں کال کی ہے۔ جان و کڑنے کہا۔

”باس مجھے مصدقہ اطلاع ملی ہے کہ گارشین کلب کے فریڈ کو پاکیشیا سے علی عمران نے کال کی ہے اور اس سے سانگر اور گرمٹ میں کے بارے میں معلومات حاصل کرنے کی کوشش ہی ہے۔ لیکن فریڈ نے اسے صاف جواب دے دیا۔ عمران نے اس سے پوچھنے کی بے حد کوشش کی لیکن فریڈ نے اسے کوئی اشارہ بھی نہیں دیا اور فون بند کر دیا۔ سختہ نے کہا تو جان و کڑنے اختیار چونکہ پڑا۔

”کیا فریڈ اس بارے میں کچھ جانتا ہے۔ جان و کڑنے پوچھا۔

”یہ بس۔ اس نے اس عمران سے بھی یہی کہا ہے کہ وہ جانتا ہے لیکن بتا نہیں سکتا۔ ویسے بھی اس کا سپیشل فیلڈ ہی مافیاز کے بارے میں معلومات حاصل کر کے اسے آگے فروخت کرنا ہے۔ مافیاز کے لوگ ایک دوسرے کے خلاف معلومات حاصل کرنے کے لئے

”اس کی خدمات حاصل کرتے ہیں۔ سختہ نے جواب دیتے ہوئے کہا۔

”تم اس فریڈ کو انداز کر کے ہر صورت میں اس سے معلوم کرو کر سانگر کا ہیڈ کوارٹر کہا ہے۔ بعد میں اسے ہلاک کر دینا۔ کیونکہ عمران آسانی سے اس کا پتچا نہیں چھوڑے گایا وہ کوئی دوسرا طریقہ استعمال کرے گا۔ اس لئے میں چاہتا ہوں کہ جہاں بھی سانگر کا ہیڈ کوارٹر ہو۔ وہاں ہم بھی باہر ایک خفاظتی شیڈ قائم کر دیں تاکہ اگر عمران وہاں پہنچے بھی ہی تو وہ سانگر تک پہنچنے سے ہجھے ہمارے آدمیوں کے ہاتھوں ختم ہو جائے۔ جان و کڑنے کہا۔

”یہ بس۔ دوسری طرف سے کہا گیا۔

”جیسے ہی یہ معلومات ملیں۔ تم نے مجھے فوراً آگاہ کرنا ہے۔ جان و کڑنے کہا۔

”یہ بس۔ دوسری طرف سے کہا گیا اور جان و کڑنے دسیور رکھ دیا۔

”وہی ہوا جس کا مجھے ذر تھا۔ عمران اس معاملے میں حرکت میں آگیا ہے۔ اب اس کا راستہ نہیں روکنا ہو گا۔ سانگر اس قابل نہیں ہے کہ سیکرٹ بھائشوں کا مقابلہ کر سکے۔ یہ لوگ نشیش کے سکردوں پر تو قابو پا سکتے ہیں تربیت یافتہ خطرناک بھائشوں پر نہیں۔ جان و کڑنے بڑراستے ہوئے کہا۔ پھر وہ اپنے روشنی کے کاموں میں مسروف ہو گیا۔ کئی بھائشوں بعد اسے سختہ کی کال آئی۔

اس سے پوچھو کہ وہ اس ہیڈ کوارٹر کا دورہ کر چکا ہے یا نہیں اور کیا انہیں ایسی جگہ ہے جہاں کسی کو انزوا کر کے رکھا جائے۔ جان وکٹرنے اشتیاق دکھنے کہا۔

میں سر میں نے پوچھا ہے اس نے بتایا ہے کہ وہ صرف ایک بار وہاں گیا تھا کیونکہ گریٹ میں اس کا رشتہ دار ہے۔ اس نے یہ بھی بتایا ہے کہ گریٹ میں لپنے علاوہ اور کسی اجنبی کو اس جزیرے پر نہیں رکھتا۔ اس کے لئے ساتھ ہی ایک دوسرا جزیرہ ہے جو اس سے چھوٹا ہے۔ وہاں بھی گئے جنگلات ہیں۔ اس کے نیچے اڑے جزیرے سے چھوٹا ہے۔ اسیں اور وہاں سانگر کے انتہائی تربیت یافتہ افراد رہتے ہیں۔ اس دوسرے جزیرے کا نام راہق آئی یہ ہے۔ بظاہری خالی اور دران جزیرہ ہے۔ سمحتہ نے تفصیل سے جواب دیتے ہوئے کہا۔

جنوبی ایکریمیا کے کس علاقے سے ان جزیروں پر ہنچا جا سکتا ہے۔ جان وکٹرنے پوچھا۔

باس۔ جنوبی ایکریمیا کی مشورہ بذرگاہ لوپاک سے ان جزیروں کا فاصلہ تین سو نات ہے اور یہ بھی معلوم ہوا ہے کہ ان دونوں جزیروں کے قریب سے کوئی سمندری راستہ نہیں گزرتا۔ اس لئے یہ دونوں جزیرے تقریباً نظر انداز کر دیئے گئے ہیں۔ چار ڈالانچ کے ذریعے وہاں ہنچا جا سکتا ہے اور بس۔ لیکن فریڈ نے بتایا ہے کہ ان جزیروں پر ایسے آلات در خود پر نصب ہیں کہ کسی بھی لائن کو تو کیا کسی بڑے بھی جزیری جہاز کو بھی ایک لمحے میں جاہ کیا جا سکتا ہے۔ سمحتہ نے کہا۔

”یہ۔ کیا معلوم ہوا ہے سمحتہ۔ جان وکٹر نے اشتیاق بھرے لمحے میں کہا۔

باس۔ فریڈ نے بتایا ہے کہ سانگر کا ہیڈ کوارٹر جنوبی ایکریمیا کے قریب ایک بڑے لیکن دران جزیرے پر ہے۔ یہ جزیرہ خاصاً دیسی ہے اور سرکاری طور پر اس جزیرے کا نام پاسافٹن ہے۔ لیکن اسے عرف عام میں داخل آئی یہ یہاں جاتا ہے۔ اس پورے جزیرے پر انتہائی گھٹا اور خطرناک جنگل ہے۔ زمین ولدی ہے کیونکہ یہاں بارشیں کثرت سے ہوتی ہیں۔ جنگل میں قدیم دور کا ایک قبیلہ رہتا چلا آرہا ہے جس کا نام ٹینا قبیلہ ہے۔ یہ قبیلہ جدید دور سے بہت یہچے ہے۔ یہ قبائلی انتہائی خونخوار اور خطرناک لوگ ہیں جو اس جزیرے پر کسی اجنبی کا وجود برداشت نہیں کرتے۔ اس جزیرے کے اندر قدرتی طور پر ایک جھوٹی پہاڑی ہے۔ اس پہاڑی کے نیچے سانگر نے اپنا ہیڈ کوارٹر بنایا ہوا ہے لیکن اس ہیڈ کوارٹر میں صرف جدید ترین آلات نصب ہیں اور گریٹ میں اس ہیڈ کوارٹر میں بیٹھ کر پوری دنیا میں پھیلے ہوئے لپنے نیٹ ورک کو کنٹرول کرتا ہے۔ یہ قبیلہ اس کو دیوتا سلیم کرتا ہے اور اس کے احکامات پر بے ہوں وہر اعمل کرتا ہے۔ دوسرے لفظوں میں یہ آپریشنل ہیڈ کوارٹر ہے۔ سمحتہ نے اسے تفصیل بتاتے ہوئے کہا۔

”فریڈ زندہ ہے یا مر چکا ہے۔ جان وکٹر نے پوچھا۔
”ابھی زندہ ہے باس۔ دوسری طرف سے کہا گیا۔

"ٹھیک ہے۔ پھر ہمیں اس بندراگاہ پر اپنے آدمی رکھنے ہوں گے۔ اوکے..... جان و کڑنے کہا اور کریڈل دبا کر اس نے ایک بن پریس کر کے فون کو ڈائریکٹ کیا اور پھر تیری سے نمبر پریس کرنے شروع کر دیئے۔

"یہ۔ بلیک سن کلب"..... رابطہ قائم ہوتے ہی ایک نسوانی آواز سنائی دی۔

"اسکات سے بات کرو۔ میں جان و کڑ بات کر رہا ہوں"۔ جان و کڑ نے تیز لمحے میں کہا۔
"سوری۔ وہ موجود نہیں ہیں"..... دوسری طرف سے کہا گیا۔
"وہ ریڈایرو میں موجود ہو گا۔ وہاں اس سے رابطہ کراؤ"۔ جان و کڑ نے کہا۔

"اوہ، یہ سر ہولڈ کریں سر"..... دوسری طرف سے بولنے والی کا ہجہ یگفت اہتمامی مودباد ہو گیا تھا اور جان و کڑ بے اختیار سکرا دیا۔ کیونکہ اسے معلوم تھا کہ ریڈایرو مخصوص کوڈ ہے۔ اسکات ایکریمیا کی ایک ایسی بجنسی کا چیف تھا جس کا تعلق بھریہ سے تھا۔ اس کی بجنسی سمندروں اور بندراگاہوں پر ایکریمیا کے دشمن بجنٹوں کا قلع قلع کرنے پر تعینات تھی۔ اس نے اس بجنسی کا نام فیضی تھا۔ اسکات جان و کڑ کا بڑا گہرا دوست تھا اور وہ دونوں اکثر اکٹھے تفریحات کرتے رہتے تھے۔ اسکات بھی اس کی طرح ایکریمیا کی کئی فیڈ بجنسیوں میں کام کر چکا تھا اور اب اسے فیضی کا چیف بنا دیا

لی تھا۔

"اسکات بول رہا ہوں"..... چند لمحوں بعد اسکات کی مخصوص تحریک دی آواز سنائی دی۔
"جان و کڑ بول رہا ہوں"..... جان و کڑ نے کہا۔
"اوہ تم خیریت۔ آفس نام میں کال کی ہے تم نے"۔ دوسری طرف سے چونکہ کرپو چھا گیا۔
"سرکاری اور قومی کام تو آفس نام میں ہی کیا جاسکتا ہے"۔ جان و کڑ نے کہا۔
"اچھا، بتاؤ ایسا کیا کام ہے جس کے لئے تم پریشان نظر آ رہے ہو"۔ اسکات نے کہا۔
"پاکیشیا سکریٹ سروس کے لئے کام کرنے والے مجہنت عمران کو چلتے ہو"..... جان و کڑ نے کہا۔
"ہاں۔ بہت اچھی طرح جانتا ہوں لیکن جھبڑا اس سے کیا تعلق ہے گیا ہے"..... اسکات نے حیرت بھرے لمحے میں کہا۔
"تعلق بتا تو نہیں لیکن خدا شہ ہے کہ بن سکتا ہے۔ اس نے حفظ مقدم کے طور پر تمہیں کال کیا ہے"..... جان و کڑ نے جواب دیا۔
"کیا مطلب۔ کھل کر بات کرو"..... اسکات نے کہا۔
"بھلے یہ بتاؤ کہ سائنس فیکا اور اس کے ہمیں کوارٹر کے بارے میں کچھ بجا تھے ہو تم"..... جان و کڑ نے کہا۔
"ارے نہیں۔ میری بجنسی کا مجرموں یا سارگروں سے کوئی تعلق

جنی سے معلوم کیا تو اس نے بتایا کہ سانگر کا ہمیڈ کو امرز جنوبی ایکریمیا کی پندرگاہ لوپاک سے تین سو نٹ کے فاصلے پر واقع دو غیر آباد ویران جیروں پر ہے۔ جن میں سے ایک کا نام واجل ہے اور دوسرے کا نام راتھ ہے۔..... جان و کڑنے کہا۔

- اس نے جھوٹ بولا ہے۔ میں نے دونوں جیروں کی چینگنگ کرائی ہوئی ہے۔ ان دونوں جیروں پر کھنے جنگلات ہیں۔ زمین دلدلی ہے، جنگل اہتمامی گھنے اور خطرناک ہیں۔ وہاں ایک قدیم دور کا قبیلہ بھی رہتا ہے اور یہی صورت دوسرے جیروں کی بھی ہے۔ اسکا

نے فوراً ہی جواب دیتے ہوئے کہا۔

- صحیک ہے۔ ایسا ہی ہو گا لیکن ہمیں بہر حال دس روز کے لئے اہتمامی محاط رہنا ہو گا۔ اول تو اس عمران کو سانگر کے ہمیڈ کو امرز کا سرے سے علم ہو ہی نہیں سکے گا اور اگر ہو بھی جائے تب بھی وہ اس خواشندہ نوجوان کو چھڑوانے کے لئے ان جیروں پر ہی آئے گا اور اس کے لئے اسے لامحالہ لوپاک پندرگاہ سے کوئی لافخ و غیرہ حاصل کرنا ہو گی۔ تم نے صرف دس روز کے لئے وہاں اہتمامی سخت نگرانی کرائی ہے۔ اگر عمران یا اس کے ساتھی وہاں آئیں تو تم نے ان کا خاتمہ کر دستا ہے اور اگر نہ آئیں تو تب بھی تم نے مجھے اطلاع دینی ہے۔۔۔ جان کڑنے کہا۔

- کیا وہ اصل جیروں میں آئیں گے۔..... اسکا نے پوچھا۔

- نہیں۔ وہ لازماً میک اپ میں ہوں۔ لیکن ان کے ذہن میں یہ

نہیں ہے۔ ہمارا کام صرف بھریہ سے تعلق رکھنے والے دشمن سرکاری بھجنٹوں کو ٹریس کر کے ان کا خاتمہ کرنا ہوتا ہے۔..... اسکا نے جواب دیا۔

- جنوبی ایکریمیا کی مشہور پندرگاہ لوپاک پر جھبڑا نیٹ ورک موجود ہے یا نہیں۔..... جان و کڑنے پوچھا۔

- ہاں۔ اچھا خاصا نیٹ ورک ہے کیونکہ وہاں بے حد آمد و رفت رہتی ہے۔ تم صرف سوالات ہی کے جاؤ گے یا تفصیل بھی بتاؤ گے۔

اسکا نے اس بار غصیلے لمحے میں کہا۔

- یہ بنا پ سیکرت معاملہ ہے۔ اس لئے تمہیں مختصر طور پر بتا دیتا ہوں کہ حکومت ایکریمیا نے شوگران کے ایک سائنسدان سے دفاعی نویعت کا اہم فارمولہ حاصل کرنے کے لئے ایک جرم تنظیم سانگر کو آگے بڑھایا ہے۔ اس سائنسدان کے نوجوان لڑکے کو اغوا کر کے سانگر نے گہیں قید کر دیا ہے اور اس شوگرانی سائنسدان سے کہا ہے کہ اگر وہ فارمولہ دے دے گا تو اس کا بیان زندہ سلامت مل جائے گا ورنہ اسے ہلاک کر کے پھر اس سائنسدان کی بھی کو اغوا کریا جائے گا اور سائنسدان مان گیا ہے اور اس نے دس روز کی ہملت طلب کی ہے تاکہ فارمولے کو سمیت کرایہ جست کر سکے لیکن یہ اطلاع ملی ہے کہ پاکیشیانی نجٹ عمران اس معاملے میں دلچسپی لے رہا ہے اور اس نے ایک آدمی سے سانگر کے بارے میں معلومات حاصل کرنے کی کوشش کی ہے۔ لیکن اس آدمی نے کچھ نہیں بتایا البتہ ہم نے اس

نہیں ہو گا کہ ان کا مقابلہ کسی تربیت یافتہ بھنسی سے ہو سکتا ہے۔
اس لئے وہ اس قدر محاط نہیں، ہوں گے جس قدر وہ ہو سکتے ہیں۔

جان و کڑنے جواب دیتے ہوئے کہا۔

”بہاں بذرگاہ پر اہمیٰ رش رہتا ہے۔ تقریباً ساری دنیا کے لوگ
بہاں آتے جاتے رہتے ہیں کیونکہ بہاں دنیا کے خوبصورت ترین جگہ اور
ہیں۔ جہاں سارا سال دنیا بھر سے سیاح آتے جاتے رہتے ہیں۔ اگر تم
کسی طرح پاکیشی میں اس عمران کی نگرانی کرو اور ان کی بہاں آمد
کے بارے میں پیشگی علم ہو جائے تو پھر آسانی سے سارا کام ہو سکے
گا۔..... اسکاٹ نے کہا۔

”میں کوشش کروں گا کہ ایسا ہو جائے لیکن اگر کسی وجہ سے
ایسا نہ ہو سکا تو تم نے الٹ رہتا ہے۔ صرف دس یوم کی بات ہے
ورثہ ایکر بیساکے مفادات کو ناقابل تلقی لفستان؟ بخ جائے گا۔“ جان
و کڑنے کہا۔

”تم بے فکر ہو۔ میں وہاں اپنے تمام آدمیوں کو اس بارے میں
ریڈ الٹ کر دیتا ہوں۔“..... اسکاٹ نے کہا۔

”اوکے، تھیں کیوں۔ کوئی بات ہو تو مجھے فون کر دینا۔“..... جان
و کڑنے اطمینان بھرے لجئے میں کہا۔

”اوکے۔“..... دوسری طرف سے کہا گیا اور اس کے ساتھ ہی رابط
ختم ہو گیا تو جان و کڑنے بھی اطمینان بھرے انداز میں نیک طویل
سانس لیتے ہوئے رسیور رکھ دیا۔

عمران جب لاہوری سے واپس آیا تو اس کے چہرے پر ہلکی سی
تحکماں کے آثار نمایاں تھے۔

”کیا ہو اغمran صاحب۔ کوئی کامیابی ہوتی ہے۔“..... بلیک زردو
نے احتراماً ٹھکرے ہوتے ہوئے بے چین سے لجئے میں کہا۔

”ہاں۔ میں نے معلوم کر لیا ہے کہ یہ کال ایک خفیہ اسرائیلی
سیستلات کے ذریعے کی گئی ہے۔ اسرائیلی حکومت کا سرکاری
سیستلات نہیں ہے بلکہ اسرائیلی ہمودیوں کا خفیہ سیستلات ہے اور
خاید اس سائکر کا تعلق بھی ہمودیوں سے ہے۔ اس لئے اسے اس
سیستلات سے رابطہ کیا گیا ہے اور اسی وجہ سے شوگرانی اسے نہیں
ہیں کر سکے۔“..... عمران نے کہا۔

”تو کیا سانگر کا ہیڈ کوارٹر اسرائیل میں ہے۔“..... بلیک زردو نے
حیرت بھرے لجئے میں کہا۔

"ارے نہیں۔ جہاں تک میں نے معلوم کیا ہے یہ کال جنوبی ایکریمیا سے مشرق کی طرف تین سو ناٹ کے فاصلے سے کی گئی ہے اور وہاں ایک زیران جزیرہ ہے جس کا اصل نام تو کچھ اور ہے البتہ اسے واجل آئی یمنہ کہتے ہیں۔ کہا جاتا ہے کہ یہ جزیرہ اہمیٰ ولدی، گھنے اور خطرناک جنگلات پر مبنی ہے اور اس جزیرے پر قدیم دور سے ایک قبیلہ جو ابھی تک نیم و حشی ہے اور جسے فینا ہم کہا جاتا ہے، رہتا ہے۔ اس کے ساتھ ہی ایک دوسرا اس سے چھوٹا مگر غیر آباد جزیرہ ہے جسے راجح آئی یمنہ کہتے ہیں۔ عمران نے کہا۔

"لیکن ان جزیروں پر اس سائلہ کا ہمیڈ کوارٹر کیے ہو سکتا ہے۔ ولدی زمین میں تو اندر گراونڈ عمارتیں بھی نہیں بن سکتیں۔ بلکہ زیر دنے کہا۔

"ابھی تو صرف حساب کتاب کی بات ہے۔ اب ہمیلے تصدیق کرنا پڑے گی۔ عمران نے کہا۔

"وہ کیسے۔ بلکہ زیر دنے چونک کر پوچھا۔

"فریڈ سے بات کرتے ہیں۔ اس کے سامنے جب ان جزیروں کی بات ہو گی تو اس کا رد عمل بتا دے گا کہ اندازو درست ہے یا نہیں۔ عمران نے کہا اور بلکہ زیر دنے اخبارات میں سرہلا دیا۔ عمران نے رسیور اٹھایا اور نمبر پر لیں کرنے شروع کر دیئے۔

"ہمار شین کلب" رابطہ قائم ہوتے ہی ایک نسوانی آواز سنائی دی۔

"میں پاکیشیا سے علی عمران بول رہا ہوں۔ فریڈ سے بات کراؤ۔" عمران نے کہا۔

"سوری سر۔ باب فریڈ کو ہلاک کر دیا گیا ہے۔ آپ ان کے بیٹے برٹ کے بات کر لیں۔ دوسری طرف سے ہمایا گیا تو عمران کے ساتھ ساتھ سامنے پہنچا ہوا بلکہ زرد بھی بے اختیار چونک پڑا۔ ہمیلے، میں برٹ کو بول رہا ہوں۔" چند لمحوں بعد ایک مردانہ آواز سنائی دی۔

"میں پاکیشیا سے علی عمران بول رہا ہوں۔ فریڈ میرا گہرہ ادوات تھا۔ مجھے یہ سن کر بے حد افسوس ہوا ہے کہ اسے ہلاک کر دیا گیا ہے۔ عمران نے کہا۔

"آپ کا شکریہ جتاب۔" دوسری طرف سے قدرے غزہ لجھ میں کہا گیا۔

"ہوا کیا ہے۔ کوئی لا ای وغیرہ ہوئی ہے۔" عمران نے پوچھا۔

"می نہیں۔ ڈیڑی کو جربراں کے آفس سے اخوا کیا گیا اور پھر ان کی لاش ایک ہائی وے پر بڑی طلی ہے۔ ان پر اہمیٰ ہمیماہ انداز میں تشدد کیا گیا ہے۔ ایسا لگتا تھا جیسے تشدد کرنے والے ڈیڑی سے کوئی معلومات زردستی حاصل کرنا چاہتے تھے۔" برٹ نے جواب دیتے ہوئے کہا۔

"ان کے بارے میں کچھ معلوم ہوا ہے کہ وہ کس ناٹ پ کی معلومات یمنا چاہتے تھے۔" عمران نے کہا۔

"صرف اتنا معلوم ہو سکا ہے کہ اس میں ایک سرکاری "جنگی بلیک شیڈ کے آدمی شامل تھے لیکن ظاہر ہے ہم تو کسی سرکاری "جنگی سے نہیں رُکتے۔ اس نے خاموش ہو گئے ہیں۔" دوسری طرف سے کہا گیا۔

"اوکے۔ بہر حال مجھے فریڈ کی موت پر اتنا یہ افسوس ہوا ہے۔

"گذبائی۔"..... عمران نے کہا اور سیور کہ دیا۔

"اس کا مطلب ہے کہ میں نے فریڈ کو جوفون کال کی تھی وہ مرتیس ہو گئی ہے۔"..... عمران نے بڑاتے ہوئے کہا۔

"لیکن آپ نے تو معلومات سانگر کے بارے میں پوچھی تھی۔

"سانگر کا اس بلیک شیڈ سے کیا تعلق۔"..... بلیک زیرونے کہا۔

"میرا خیال ہے سانگر کو آگے کیا گیا ہے۔ اس کے بیچے اصل "جنگی بلیک شیڈ ہی ہے کیونکہ بلیک شیڈ و دفاعی معاملات کے لئے کام کرتی ہے اور اس فارمولے کا تعلق بھی دفاع سے ہے۔"..... عمران نے کہا۔

"تو پھر براہ راست بلیک شیڈ بھی تو کام کر سکتی تھی۔"..... بلیک زیرونے کہا۔

"ایکریبا شوگران کے مقابلے پر براہ راست نہ آتا چاہتا ہو گا۔ بہر حال اس بات کی بھی تصدیق کی جا سکتی ہے۔ تم وہ سرخ ڈائری مجھے دو۔"..... عمران نے کہا تو بلیک زیرونے میر کی نجی دراز سے سرخ جلد والی ڈائری نکال کر عمران کی طرف بڑھا دی۔ عمران نے اسے کھولا اور

بیجس کی ورق گردانی میں صروف ہو گیا۔ تھوڑی درست ایک صفحے کو خور سے دیکھنے کے بعد اس نے ڈائری بند کر کے واپس میں پر رکھی۔ بھوپھر سیور انداز کر تیزی سے نمبر ٹیک کرنے شروع کر دیئے۔

"مارشل کلب۔"..... رابطہ قائم ہوتے ہی ایک مردانہ آواز سنائی۔

"مارشل سے بات کر۔"..... میں پاکیشا سے علی عمران بول رہا ہوں۔

"..... عمران نے سرد بھجے میں کہا۔

"ہولڈ کریں۔"..... دوسری طرف سے کہا گیا اور پھر لائن پر خاموشی طاری ہو گئی۔

"ہیلو۔ مارشل بول رہا ہوں۔"..... چند لمحوں بعد ایک بھاری سی آواز سنائی دی۔

"علی عمران بول رہا ہوں پاکیشا سے۔"..... عمران نے کہا۔

"یہ۔ فرمائیے کیا خدمت کر سکتا ہوں۔"..... دوسری طرف سے سمجھیدے بھجے میں کہا گیا۔

"ایک ما فیا ہے جس کا نام سانگر ہے اور اس کے چیف کا نام گرست میں ہے۔ کیا تم جانتے ہو اس بارے میں۔"..... عمران نے کہا۔

"ہاں۔"..... لیکن صرف اتنا کہ وہ اس وقت پوری دنیا کی منشیات سانگر پر چایا ہوا ہے۔ پوری دنیا کے ایسے تمام ما فیا ز جو منشیات کی سانگر میں ملوث ہیں اس کے تحت آچکے ہیں لیکن وہ خود یہ کام نہیں

کرتا۔ صرف حصہ وصول کرتا ہے اور بس۔..... مارشل نے جواب دیا۔

”اس کا ہیڈ کو اڑکاں ہے۔“..... عمران نے پوچھا۔

”سوری۔ آج تک باوجود کوشش کے کسی کو معلوم نہیں ہو سکا۔ صرف اس کا نام چلتا ہے اور بس۔“..... مارشل نے جواب دیا۔

”ایک بیشنہ بھنسی بلیک شیڈ میں چہار کوئی آدمی ہے۔“..... عمران نے پوچھا۔

”ہاں ہے۔“..... مارشل نے جواب دیا۔

”محاوضہ اپنی مرضی سے لینا یعنی کام میری مرضی کا کرو۔“..... عمران نے کہا۔

”کام بتاؤ۔ مجھے معلوم ہے کہ تم محاوضہ دینے میں احتیاط فراخ دل ہو۔“..... مارشل نے کہا۔

”شوگران کے ایک سائنسدان ڈاکٹر چیانگ کو سائگر کا چیف گرینڈ میں بلیک میل کر رہا ہے تاکہ اس سے احتیاط اہم سائنسی فارمولہ حاصل کر سکے۔ میرا خیال ہے کہ اس کی پشت پر بلیک شیڈ وہ کیونکہ سائگر کا سائنسی فارمولوں سے کوئی تعلق نہیں ہو سکتا۔ میں اس کی تصدیق چاہتا ہوں۔“..... عمران نے تفصیل بتاتے ہوئے کہا۔

”ایک لاکھ ڈالر ز محاوضہ ہو گا۔“..... مارشل نے جواب دیا۔

”ٹھیک ہے۔ بنیک اور اکاؤنٹ کی تفصیل بتاؤ۔“..... عمران

69.

تے کہا تو دوسری طرف سے تفصیل بتادی گئی جو حسب دستور سلمت ہے۔

”یعنی ہوئے بلیک زیر دنے لکھی۔

”ایک گھنٹے بعد فون کرنا۔“..... مارشل نے کہا۔

”کیا ایک گھنٹے میں کام ہو جائے گا۔“..... عمران نے حیرت بھرے ہے۔

”کام تو شاید دس منٹ میں ہو جائے۔ میں نے تو احتیاط ایک گھنٹہ کہا ہے۔ بلیک شیڈ کے چیف جان و کثر کی پرشنل سیکرٹری میری لمبنت ہے۔“..... مارشل نے کہا۔

”اوکے۔“..... عمران نے کہا اور سیور کھ دیا۔

”اس کو ایک لاکھ ڈالر ز بھجواؤں۔“..... بلیک زیر دنے کہا۔

”ولنگن میں لمبنت سے کہہ دو وہ بھجوادے گا کیونکہ اس اکاؤنٹ میں رقم سرکاری نہیں ہے۔“..... عمران نے مسکراتے ہوئے کہا تو بلیک زیر دنے ایجادات میں سر ہلا دیا۔

”آپ کے پاس جتنا وقت کم ہے آپ اتنا ہی زیادہ وقت لے رہے ہیں۔“..... بلیک زیر دنے فارمن لمبنت کو فون کر کے اسے بنیک اور اکاؤنٹ کی تفصیل بتا کر ایک لاکھ ڈالر ز فوری ٹرانزفر کرنے کے احکامات دے کر رسیور کھتے ہوئے کہا۔

”اس لئے تو میں نارگٹ کی حقیقی تصدیق چاہتا ہوں ورنہ وہاں جا کر بعد میں اگر معلوم ہوا کہ نارگٹ درست نہیں ہے تو پھر ہمارے پاس مزید وقت نہیں ہو گا۔“..... عمران نے جواب دیا اور بلیک زیر د

نے اشبات میں سرطادیا۔ پھر ایک گھنٹے بعد اس نے دوبارہ مارشل سے رابطہ کیا۔

”معاونہ بچ گیا مارش..... عمران نے کہا۔

”ہاں۔ ابھی چند لمحے مجھے بینک کی طرف سے اطلاع دی گئی ہے۔ شکریہ۔“..... مارشل نے سرت بھرے لمحے میں جواب دیتے ہوئے کہا۔

”کیا پورٹ ہے۔“..... عمران نے پوچھا۔

”تمہارا خیال درست ہے عمران۔ سانگر کو یہ کام جان و کرنے ہی سرکاری طور پر دلایا ہے اور ٹھگرانی سائنسدان کا بینا بھی سانگر کے قبضے میں ہے۔ یہاں ہیں ہے۔ یہ کسی کو معلوم نہیں ہے۔“..... مارشل نے جواب دیا۔

”اور کوئی بات۔“..... عمران نے پوچھا۔

”ہاں، ایک اور بات بھی بتائی گئی ہے۔ جان و کرنے والوں کے کسی فریڈ پر تشدد کر کے اس سے سانگر کے ہیڈ کوارٹر کے بارے میں معلومات حاصل کی ہیں۔ تفصیل کا تو علم نہیں، ہوسکا البتہ اتنا معلوم ہوا ہے کہ جنوبی ایکریمیا کی مشہور بندراگاہ لوپاک سے تین سو نات کے فاضلے پر دو غیر آباد جگہ ہے ہیں۔ وہیں کہیں سانگر ما فی کا ہیڈ کوارٹر ہے اور جان و کرنے ایک اور ”جنگی ٹیپ سی“ کے چھیف اسکات کو کہہ کر لوپاک بندراگاہ پر انتہائی ہفت ٹھگرانی کرنا شروع کر دی ہے۔ ٹیپ سی کے محبثت وہاں کام کر رہے ہیں۔ اس کے ساتھ ساتھ

اسکات کے کچھ پر جان و کرنے پا کیشیانی دار الحکومت میں بھی کسی کو تمہاری نگرانی پر لگا دیا ہے تاکہ تمہارے بارے میں وہ اسے اطلاعات حاصل ہے۔“..... مارشل نے کہا۔

”گذشتہ مارشل۔ تم نے واقعی کام کیا ہے۔ میں ایکریمیا آیا تو تم سے براہ راست مطاقت کر کے بھی تمہارا شکریہ ادا کر دو گا۔“..... عمران نے سرت بھرے لمحے میں کہا۔

”ایسی کوئی بات نہیں۔ تم نے بھی تو دل کھول کر معاونہ دیا ہے۔“..... دوسری طرف سے کہا گیا۔

”بہر حال اپنا خیال رکھتا۔ ایسا ہے ہو کہ جان و کرنے والوں کے ہیچ خادی جانے اور پھر تم بھی فریڈ کی طرح ہلاک ہو جاؤ۔“..... عمران نے کہا۔

”ایسی بات نہیں ہے۔ میں ان معاملات میں بے حد محاط رہتا ہوں۔“..... مارشل نے جواب دیا۔

”اوکے۔ گذشتہ بانی۔“..... عمران نے کہا اور سیور رکھ دیا۔ مارشل نے سکرین پر چھائی ہوئی ساری دھنڈ صاف کر دی ہے۔“..... عمران نے سرت بھرے لمحے میں کہا۔

”فریڈ نے تو آپ کو کچھ بتانے سے انکار کر دیا تھا۔ پھر اسے کیوں ہلاک کیا گیا ہے۔“..... بلیک زرو نے کہا۔

”اس کا یہ فقرہ کہ وہ جانتا ہے یہاں بتانے لگا نہیں۔ اس کے لئے ہلاکت کا باعث بن گیا۔ یقیناً جان و کرنے کو بھی اس کا علم نہیں ہو گا۔

گھر میں اپنے مخصوص آفس میں یہ خالپنے روشن کے کاموں میں معروف تھا۔ اس کا یہ آفس راتھ جریرے میں اندر گراونڈ بنانا ہوا تھا۔ یہ خاصا بڑا یا تھا جس میں اس کے ساتھ اس کے دس افراد بھی رہتے تھے۔ جن میں چار خوبصورت عورتیں بھی تھیں۔ اس ہیڈ کوارٹر میں ہر جگہ اہمیتی جدید ترین آلات نصب تھے جن کی وجہ سے جریرے کے چاروں طرف دور دور تک سلسل اور جو بیس گھنٹے چینگ ہوتی رہتی تھی۔ ویسے چونکہ یہ سمندری راستہ تھا اس لئے کبھی کبھی کوئی بھولا بھکتا جہاز اس طرف آنکھا تھا تو اسے اندر سے ہی خصوصی مشینزی کے ذریعے چیک کر لیا جاتا اور اگر کوئی خطرہ ہوتا تو یہر جم کے ایک ہی فائز سے بڑے سے بڑا جہاز را کہ ہو جاتا تھا۔ راتھ جریرہ چھوٹا تھا اور اس کے قریب دوسرا بڑا جریرہ داخل تھا۔ داخل کے درمیان میں ایک پہاڑی کے نیچے بھی چند غنیمہ کرے بننے تھے۔ یہن ان

اس نے اس نے فریڈ پر تشدد کر کے اس سے معلوم کر لیا اور اسی بناء پر اس نے ٹپ سی چینگی کو لوپاک بذرگاہ پر ہماری چینگ کے لئے لگا دیا۔ وہ تربیت یافتہ آدمی ہے اس نے تربیت یافتہ انداز میں سوچے گا۔..... عمران نے کہا۔

یہن ان جریروں کے بارے میں آپ کو معلومات نہیں ہیں۔

بلیک زرو نے کہا۔

”جو زف اور جوانا میرے ساتھ ہیں۔ پھر نائگر بھی ہے۔ پوری جنگل کی ہی شیم ہے۔“..... عمران نے کہا تو بلیک زرو بے اختیار ہنس پڑا۔

کروں میں کوئی رہتا تھا بلکہ وہاں بھی اپنائی جدید ترین آلات نصب تھے جن کی مانیزرنگ مشینی بھی اس جریئے را تھے پر تھی۔ وہاں ہیڈ کوارٹر میں موجود تمام مشینی کام انجارج رابرت تھا البتہ ہیڈ کوارٹر میں اس کا نائب فریڈرک تھا اور جب گریٹ مین را تھے جریئے سے بیرونی دنیا جاتا تھا اس کے پاس ہیڈ کوارٹر کے اندر ایک ہیلی کا پڑھ موجود تھا۔ جس سے وہ بندرگاہ لوپاک میں واقع اپنی شاندار حوالی میں پہنچ جاتا اور پھر وہاں سے جہاں چاہتا تھا تک جاتا تھا یعنی اس حوالی کی حد تک وہ گریٹ مین تھا۔ حوالی کے باہر اس کا نام بدلتا تھا۔ اس کا نام جارج باکرڈ تھا۔ وہ اپنے آپ کو جنوبی ایکریمیا کا لارڈ کہلوتا تھا۔ چونکہ دولت کی اسے کی نہ تھی۔ جارج باکرڈ کے نام سے پوری دنیا کے بڑے بڑے بنیکوں میں بھاری رقمات مسلسل جمع ہوتی رہتی تھی۔ اس لئے اسے دولت کی پرواہ نہ تھی۔ اس نے اب تک شادی نہ کی تھی کیونکہ اس کے نقطہ نظر سے شادی ایک پابندی ہے اور کسی قسم کی پابندی وہ برداشت ہی نہ کر سکتا تھا۔

واجہ جریئے پر موجود نیم و شش قبیلے کا سردار تھا کوئی اس کا ماتحت تھا اور اس نے اس جریئے کی حفاظت کی تمام ذمہ داری سردار تھا کوئی پر ڈال رکھی تھی۔ ویسے بھی اس جریئے میں ایسی کوئی بات نہ تھی کہ اوامر کوئی آتا یعنی اگر کوئی شامت کا مار آجھی نکلتا تو سردار تھا کوئی اور اس کا قبیلہ اسے ہلاک کر دیتا تھا اور پھر اس کی لاش اس وقت تک درخت پر لکھی رہتی جب تک پرندے اور درندے اسے

چھٹ نہ کر جاتے۔ اس کے ساتھ ساتھ اس نے سردار تھا کوئی کو باقاعدہ فائرنگ آلات کی فایرنگ دلوائی تھی اور جنگل میں اس نے ایسے خفیہ آلات بھی نصب کر لئے تھے کہ اگر سردار تھا کوئی چاہتا تو ان آلات کی حد سے بھی پوری فوج کو ہلاک کر دیتا۔ اس نے وہ ہر لحاظ سے مطمئن تھا۔ ویسے اس نے شوگرانی سائنسدان کے جوان بیٹے کو وہاں لپنے ہیڈ کوارٹر میں شر کھا تھا کیونکہ وہ اپنے ہیڈ کوارٹر کے بارے میں بے حد حساس تھا۔ یہی وجہ تھی کہ دنیا بھر میں چند لوگ ہی تھے جنہیں اس ہیڈ کوارٹر کا علم تھا اور انہیں بھی صرف اتنا علم تھا کہ ہیڈ کوارٹر دا جل جریئے پر ہے حالانکہ وہ دا جل کی بجائے را تھے جریئے سے پر تھا۔ اس لئے ایک لحاظ سے بیرونی دنیا کو اصل ہیڈ کوارٹر کا سرے سے علم ہی ش تھا۔ وہ یہ مخالف پس کام میں مصروف تھا کہ پاس پڑے ہوئے فون کی مترجم گھنٹی نج اٹھی۔
”لیں۔۔۔۔۔ گریٹ مین نے رسیور اٹھا کر کہا۔

”جان و کرذ کاں ہے بآس۔۔۔۔۔ دوسری طرف سے ایک نوافی آواز سنائی دی۔

”کرااؤ بات۔۔۔۔۔ گریٹ مین نے منہ بناتے ہوئے کہا۔
”ہیلو۔۔۔۔۔ جان و کرذ بول رہا ہوں۔۔۔۔۔ چند لمحوں بعد جان و کرذ مخصوص آواز سنائی دی۔

”لیں، گریٹ مین بول رہا ہوں۔۔۔۔۔ کیا ہوا ہے۔۔۔ کوئی خاص بات۔۔۔۔۔ گریٹ مین نے بڑی مشکل سے اپنے آپ کو کرذوں میں

ہوں۔۔۔۔۔ گریٹ مین نے بڑاتے ہوئے کہا اور پھر ایک خیال کے تحت اس نے چونک کر اندر کام کار سیور اٹھایا اور یک بعد دیگرے تین نمبر پریس کر دیئے۔

"رابرٹ بول رہا ہوں۔۔۔۔۔ رابطہ قائم ہوتے ہیں دوسری طرف سے آواز سنائی دی۔

"رابرٹ، پاکیشیا سیکرٹ سروس کے کچھ افراد شاید واجل یا راٹھ پر آئیں۔ تم نے دونوں جنرلوں کی طرف سے پوری طرح ہوشیار رہنا ہے۔ اگر یہ لوگ واصل جائیں تو انہیں جانے دینا اور سردار تاگوئی کو حکم دے دینا کہ انہیں عبرت ناک موت مار دے اور اگر ان کا راخ راٹھ کی طرف ہو تو انہیں سمندر میں ہی نکل دے نکل دے کر دینا۔"

گریٹ مین نے تھکنا لیجے میں کہا۔

"یہ چیف۔ حکم کی تعلیم ہو گی۔۔۔۔۔ دوسری طرف سے کہا گیا تو گریٹ مین نے اطمینان بھرے انداز میں رسیور کھو دیا۔

کرتے ہوئے کہا ورنہ حقیقت یہ تھی کہ اسے جان و کمر کے بار بار کال کرنے پر اب بے طرح غصہ آنے لگ گیا تھا۔

"تمہارے ہیڈ کوارٹر کے بارے میں اس پاکیشیائی عمران کو علم ہو گیا ہے اور اب وہ لازماً تمہارے ہیڈ کوارٹر پر یہ کرے گا۔ لیکن میں نے لوپاک بندراگاہ پر ایکریمیا کی ایک سرکاری ہجنسی کو الٹ کر دیا ہے۔ وہ انہیں وہیں ختم کر دیں گے لیکن اس کے باوجود یہ لوگ حد درجہ خطرناک، مکار، عیار اور شاطر ہیں اس نے تمہیں ہر طرح سے محاط رہنا چاہئے۔۔۔۔۔ جان و کمر نے کہا تو گریٹ مین بے اختیار ہنس پڑا۔

"تم مجھے بار بار اس طرح فون کرتے ہو جسے میں دو دھپٹا پچھ ہوں۔ جسے چند پاکیشیائی آکر بھلا پھسلا کر اٹھا کر لے جائیں گے اور یہ بھی بتا دوں کہ جہاں اگر پوری فوج بھی آجائے تب بھی میرا بال بیکا نہیں ہو سکتا اور دوسری بات یہ کہ شوگرانی سائنسدان کا بیٹا جہاں میرے پاس نہیں ہے اور شہی میں اسے جہاں رکھ سکتا تھا لیکن وہ جہاں بھی ہے ہر طرح سے محفوظ ہے اور تیسری بات یہ کہ میرے ہیڈ کوارٹر کا کوئی تعلق لوپاک بندراگاہ سے نہیں ہے اور آخری بات یہ کہ اب اس وقت تک مجھے فون نہ کرنا جب تک کہ اس سائنسدان کا فارمولہ تم تک نہ پہنچ جائے۔۔۔۔۔ گریٹ مین نے کہا اور اس کے ساتھ ہی اس نے ایک جھٹکے سے رسیور کھو دیا۔

"نا لنسن۔۔۔۔۔ یہ سمجھتا ہے کہ میں احمد ہوں۔۔۔۔۔ نادان ہوں، بچہ

لوپاک بندرگاہ سے طھڑ بڑے شہر گولڈ کوئین کے ایک ہوٹل میں
عمران لپنے ساتھیوں نائگر، جوزف اور جوانا کے ہمراہ موجود تھا۔ وہ
پاکیشی سے بذریعہ بھری چھار پہنچے کافرستان گئے تھے اور پھر کافرستان
سے انہوں نے برادر راست جنوبی ایکریمیا کے دارالحکومت کی فلاٹ لی
تھی۔ عمران اور نائیگر دونوں اس وقت ایکریمیم سیک اپ میں تھے
جبکہ جوزف اور جوانا دونوں اپنی اصل صورتوں میں ہی تھے۔
دارالحکومت سے وہ گولڈ کوئین پہنچے اور پھر ہبھاں ایک ہوٹل میں
انہوں نے کمرے حاصل کر لئے۔ عمران کے سامنے ایک نقش پھیلا
ہوا تھا اور وہ اس نقشے پر کافی درست جھکا ہوا تھا۔ جبکہ اس کے ساتھی
خاموش پہنچے ہوئے تھے۔

ماسر، آپ تو اس طرح چیختے پھر رہے ہیں جیسے، شمن آپ کے
بچے لگے ہوئے ہوں۔ اچانک جوانا نے کہا تو عمران سیست سب

جیونگ پڑے۔

”تم اپنی بات میں معمولی سی جدیلی کرو تو ہماری بات درست
ہو جائے گی۔..... عمران نے سکراتے ہوئے کہا۔
”کوئی جدیلی ماسڑ۔..... جوانا نے خیران ہو کر پوچھا۔
سمی کہ، ہم اس نے چیختے پھر رہے ہیں کہ دشمن ہمارے بچے د
گل سکیں۔..... عمران نے جواب دیتے ہوئے کہا۔
”ماسر، اس طرح چیختے سے کوئی فرق نہیں پڑتا۔ آپ محل کر
سکتے آئیں۔ میں دیکھتا ہوں کہ کون آپ کے مقابل آتا ہے۔۔۔ جوانا
نے منہ بناتے ہوئے کہا۔
”باس چیختے نہیں پھر رہے۔ کوئی ایسا راست نہیں کر رہے جس
کے ذریعے وہ بغیر کسی رکاوٹ کے شکار تک پہنچ سکیں کیونکہ باس کے
پاس وقت کم ہے۔..... جو دف نے منہ بناتے ہوئے جوانا کو جواب
دیا۔
”باس۔ لوپاک میں لازماً اپنے لوگ موجود ہوں گے جو ان
جریروں کے بارے میں کافی کچھ جانتے ہوں گے۔..... خاموش پہنچے
ہوئے نائیگر نے کہا۔
”اصل منکر یہ ہے کہ ہمارے پاس وقت بے حد کم ہے اور
دوسری بات یہ کہ میری چھپی حس کہ رہی ہے کہ ڈاکٹر چیانگ کا پیٹا
ڈاکٹر شوکائی ان جریروں پر نہیں رکھا گیا ہو گا اور پھر لوپاک میں ہماری
چینگ، ہو رہی ہے۔ لا محالہ ہم نے جیسے ہی کوئی لائق ان جریروں پر

طرف سے ایک نسوانی آواز سنائی دی۔

”کرائیں بات..... عمران نے کہا اور اس کے ساتھ ہی اس نے فون پیس کے نیچے موجود ایک بٹن پر میں کر دیا۔
”و سن بول رہا ہوں لوپاک سے..... چند لمحوں بعد ایک مردانہ آواز سنائی دی۔

”یہ مسڑو سن۔ مائیکل بول رہا ہوں۔ کیا رپورٹ ہے۔“

عمران نے اسی ایکریمنٹن لجھے میں کہا۔

”مسڑ مائیکل، ڈپ سی کا آفس یہاں موجود نہیں ہے البتہ لوپاک میں ایک کلب ہے جسے ریڈ ڈراؤن کلب کہا جاتا ہے۔ اس کا مالک اور جزل پیغمبر چیف ماسٹر کہلاتا ہے۔ وہ لوپاک میں ڈپ سی کا انچارج ہے۔ ویسے عام حالات میں وہ لوپاک کا معروف لینکسٹر ہے اور ریڈ ڈراؤن بھی لوپاک کا بدنام ترین کلب ہے۔“ دوسرا طرف سے کہا گیا۔

”یہن ڈپ سی تو سرکاری بھنسی ہے۔“ عمران نے کہا۔

”جی ہاں۔ سبھی بات تو پر دے کا کام کرتی ہے۔ کسی کو تصور بھی نہیں ہو سکتا کہ چیف ماسٹر ڈپ سی کا انچارج ہو سکتا ہے۔ پھر یہ لوگ چونکہ بذات خود بد محاش ہیں اس لئے ان کے رابطے بھی تمام بد محاشوں سے ہیں۔ اس طرح یہ لوگ زیادہ آسانی سے اپنا سرکاری کام اس آؤ میں کر لیتے ہیں۔“ و سن نے جواب دیتے ہوئے کہا۔

”ٹھیک ہے۔ شکریہ۔“ عمران نے جواب دیا اور اس کے

جانے کے لئے بک کی یہ لوگ چونک پڑیں گے کیونکہ ان جگہوں پر کوئی نہیں آتا جاتا۔“..... عمران نے کہا۔
”ہم کسی ہیلی کاپڑ کے ذریعے بھی تو وہاں پہنچ سکتے ہیں۔“ مائیکل نے کہا۔

”ہاں پہنچ تو سکتے ہیں۔ یہن جو تنظیم اس قدر جدید آلات مواصلات کے سلسلے میں استعمال کر رہی ہے کہ شوگران جسی حکومت بھی ان جدید آلات کو چیک نہیں کر سکتی۔ اس نے اپنے ہیئت کو اور ڈریکی خفاقت کے لئے لا محال احتیاطی جدید ترین آلات نصب کر رکھے ہوں گے۔ اس لئے یہ بھی ہو سکتا ہے کہ ہمارے ہیلی کاپڑ کو فضائیں یا جہر سے پر احتیاط ہی نشانہ بنادیا جائے۔“..... عمران نے تفصیل سے جواب دیتے ہوئے کہا۔

”آپ مجھے اجازت دیں بس۔ میں لوپاک جا کر وہاں سے ضروری معلومات حاصل کر لیتا ہوں۔“..... مائیکل نے کہا۔

”نہیں، ہم نے اکٹھے وہاں جانا ہے۔ مجھے ایک کال کا انتظار ہے۔“ عمران نے کہا اور اس کے ساتھ ہی اسی نے میں پر پھیلا ہوا نقشہ سیست دیا۔ پھر تقریباً چند رہ منٹ بعد فون کی گھنٹی نج اٹھی تو عمران نے ہاتھ بڑھا کر رسیور اٹھایا۔

”یہں، مائیکل بول رہا ہوں۔“..... عمران نے ایکریمنٹن لجھے میں

کہا۔ ”لوپاک سے مسڑو سن کی آپ کے لئے کال ہے۔“ دوسرا

ساختہ ہی اس نے رسیور رکھ دیا۔

”بھیں اس چیف ماسٹر کو کور کرنا ہو گتا کہ اس سے ٹیپ سی کے آدمیوں کو اپنی مگرائی سے ہٹایا جائے۔“ عمران نے کہا۔

”یہ کام آپ میرے سپرد کردیں ماسٹر۔“ جوانا نے کہا۔

”میں جوزف اور تمہارے ساتھ وہاں جاؤں گا۔ جبلہ نائیگر اس دوران وہاں ایسے کسی آدمی کو شریں کرے گا جس سے داخل اور راتھ بھیروں کے بارے میں تفصیلی معلومات حاصل ہو سکیں۔“ عمران نے کہا۔

”میں بھاں۔ میں یہ کام آسانی سے کر لوں گا۔“ نائیگر نے کہا۔

”بھاں سے ہر گھنٹے بعد شل فلاست لوپاک جاتی ہے۔ تم ہوٹل چھوڑ کر پہلی فلاست سے چلے جاؤ۔ تم اگلی فلاست پر وہاں پہنچیں گے۔ زیروفا یہ تو رانسیٹ تمہارے پاس ہے۔ اس سے رابطہ ہو جائے گا۔“ عمران نے کہا۔

”میں بھاں۔“ نائیگر نے کہا اور انھیں کھوا ہوا اور پھر سلام کر کے وہ مڑا اور کمرے سے باہر چلا گیا۔

”ماسٹر، آپ بھیں اجازت دیں۔ ہم بھی پہلی فلاست سے جا کر اس چیف ماسٹر منت لیتے ہیں۔ آپ اطمینان سے وہاں آجائیں۔“ جوانا نے بے چین سے لجھ میں کہا۔

”مجھے معلوم ہے کہ تم ہاتھ پیر دیں کو محکت دینے کے لئے بے چین ہو رہے ہو یعنی یہ عام مشن نہیں ہے۔ اہتمائی اہم اور نازک

شہ ہے۔ ہمیں بہت سوچ کجھ کر آگے بڑھتا ہے۔ تم دونوں لپٹے کر دیں میں جاؤ اور کچھ در آرام کرو۔“ عمران نے قدرے سرد لجھ سے کہا۔

”میں ماسٹر۔“ جوانا نے کہا اور انھیں کھوا ہوا۔ اس کے انھتے ہی جوزف بھی انھا اور پھر وہ دونوں مزکر کمرے سے باہر چلے گئے تو عمران نے فون کا رسیور انھیا اور فون پیس کے نیچے لگے ہوئے سفید رنگ کے بین کو پریس کر کے اس نے فون کو ڈائریکٹ کیا اور پھر انکو اتری کے نمبر پریس کر دیئے۔

”انکو اتری پلیز۔“ رابطہ تمام ہوتے ہی ایک نسوی آواز سنائی دی۔

”بھاں سے لوپاک کا رابطہ نمبر دیں۔“ عمران نے کہا تو دوسری طرف سے نمبر بتا دیا گیا۔ عمران نے کریڈل وبا یا اور پھر فون آنے پر نمبر پریس کرنے شروع کر دیئے۔

”انکو اتری پلیز۔“ رابطہ تمام ہوتے ہی ایک نسوی آواز سنائی دی۔

”ریڈ ڈرائگون کے چیف یونیورسٹی نمبر دیں۔“ عمران نے کہا تو دوسری طرف سے نمبر بتا دیا گیا۔ عمران نے کریڈل وبا یا اور پھر نمبر پریس کرنے شروع کر دیئے۔

”ریڈ ڈرائگون۔“ رابطہ تمام ہوتے ہی ایک بیجھتی ہوئی آواز سنائی دی۔

"لارڈ البرٹ بول رہا ہوں ولنگٹن سے۔ چیف ماسٹر سے بات کرو۔"..... عمران نے بھج بدل کر قدرے تھکنا دے لجئے میں کہا۔
"ہولڈ کریں۔"..... دوسری طرف سے اس بار قدرے نرم لجئے میں کہا گیا۔

"چیف ماسٹر بول رہا ہوں۔"..... چند لمحوں بعد ایک سخت اور سرد آواز سنائی دی۔

"ولنگٹن سے لارڈ البرٹ بول رہا ہوں چیف آف بلیک آجنسی۔".....
ہمیں اطلاع ملی ہے کہ اہتمائی خطرناک پاکیشیائی مہجنت لوپاک ڈینج رہے ہیں اور آپ کو ان کی چینگ پر بطور اخراج قبضہ سی نکایا گیا ہے۔"..... عمران نے کہا۔

"تھی ہاں آپ کی اطلاع درست ہے۔"..... دوسری طرف سے اسی طرح سخت اور سخت ہبرے ہونے لجئے میں کہا گیا۔

"یہ اہتمائی خطرناک ترین مہجنت ہیں۔ اس لئے اگر آپ چاہیں تو لوپاک میں بلیک آجنسی کے اہتمائی تربیت یافتہ مہجنت آپ کی مدد کریں۔"..... عمران نے کہا۔

"سوری لارڈ۔ ہمیں یہاں کسی مدد کی ضرورت نہیں ہے۔ ان لوگوں نے واجل جیزیرے پر جانا ہے اور ہم نے بندرگاہ کے ارد گرد باقاعدہ ناکہ بندی کر رکھی ہے۔ اس لئے یہ لوگ کسی صورت نج کر نہیں جا سکتے۔"..... چیف ماسٹر نے کہا۔

"اوکے۔ بہر حال آپ محاط رہیں۔"..... عمران نے کہا اور پھر

رسید رکھ دیا۔ وہ دراصل ولسن کی اس اطلاع کو کنفرم کرنا چاہتا تھا اور اب وہ کنفرم ہو گیا تھا کہ ولسن کی اطلاع درست ہے اور یہ بھی سے معلوم ہو گیا تھا کہ ان لوگوں نے چینگ کا کیا طریقہ اپنار کھا چکے۔ اب وہ آسانی سے انہیں کو رکر سکتا تھا۔ ویسے اول تو اسے یقین سے تھا کہ چیف ماسٹر لارڈ البرٹ کی کال کی تصدیق کرائے گا لیکن اگر سیاہوں بھی ہی تسبیبی اس سے کوئی فرق نہیں پڑتا تھا کیونکہ لارڈ البرٹ واقعی ان دونوں بلیک آجنسی کا چیف تھا۔

"ہاں، میں ونگٹن سے آیا ہوں"..... نائیگر نے کہا اور بوڑھے کے ساتھ واں کری پر بیٹھ گیا۔
"کسی خاص جگہ میں ہو"..... بوڑھے نے اسے غور سے دیکھتے ہوئے کہا۔

"ہاں۔ خاص ہی کجھ لو۔ میری پارٹی واجل اور راٹھ جزیروں پر قبضہ کرتا چاہتی ہے اور میں نے اس بارے میں تفصیلی معلومات حاصل کرنی ہیں"..... نائیگر نے جیب سے ایک بڑی مالیت کا نوت کھال کر بوڑھے کی طرف بڑھاتے ہوئے کہا۔

"اوہ، اوہ گذ۔ ویری گذ۔ مجھے تو واقعی اس کی بے حد ضرورت تھی"..... بوڑھے نے اہمائی صرت بھرے لہجے میں کہا اور ساتھ ہی اس نے نوت کو بھلی کی تیزی سے اپنی جیب میں منتقل کریا۔

"سنو، دھوکہ دینے کی کوشش نہ کرتا ورنہ تمہاری یہ بوڑھی بذریان آسانی سے توڑی جا سکتی ہیں"..... نائیگر کا بچہ یک لفٹ بدلت گیا۔
"ایسا نہیں، ہو گائیں" میں۔ اولڈ سکھ نے دنیا دیکھی ہے۔ وہ جانتا ہے کہ جو لوگ بھاری رقم دیتے ہیں وہ اور بھی ہست کچ کر سکتے ہیں۔
میں تو وہاں کبھی نہیں گیا البتہ میں تمہیں ایک ایسے آدمی کی مپ دے سکتا ہوں جو وہاں نہ صرف جاتا رہتا ہے بلکہ وہاں کے سردار کا خاص مہمان بن کر رہتا ہے۔ اب چونکہ وہ ہست بوڑھا ہو گیا ہے۔
اس لئے اب وہ صرف اپتنے کمرے تک ہی محدود رہتا ہے اور جس طرح مجھے رقم کی ضرورت ہے اسی طرح اسے بھی بھاری رقم کی ضرورت

نائیگر لوپاک بندرگاہ پر ایک ہوٹل ریڈراؤز میں داخل ہوا۔ ہبھاں مابھی گیروں کی بھرمار تھی۔ یوں لگتا تھا کہ جیسے یہ ہوٹل بندرگاہ پر کام کرنے والے مابھی گیروں کا پسندیدہ ہوٹل ہے۔ ہاں کافی بڑا تھا اور دہاں ہر طرف مرد اور عورتیں بھری ہوئی تھیں۔ سقی شراب کی تیزبو اور سنتے نش جبے ہبھاں مار جو فین کہا جاتا تھا کے غلظی دھوئیں نے پورے ہاں کو گھیر کرata تھا۔ نائیگر کچہ در تک کھدا ہاں کا جائزہ لیتا رہا۔
پھر وہ تیز تیز قدم اٹھاتا ایک کونے میں بیٹھے ہوئے ایک بوڑھے آدمی کی طرف بڑھتا چلا گیا۔ یہ بوڑھا اپنی میزبر آکیلا بیٹھا تھا اور مار جو فین پینے میں مصروف تھا اور سقی شراب کی دو خالی بوتلیں اور ایک بھری ہوئی بوتل اس کے سامنے موجود تھی۔
نائیگر نے کہا تو بوڑھا چونکہ کیا میں ہبھاں بیٹھے سکتا ہوں"..... نائیگر نے کہا تو بوڑھا چونکہ پڑا۔
ہاں بیٹھو۔ اجنبی دکھانی دیتے ہو"..... بوڑھے نے کہا۔

"ان کی تعداد کتنی ہے۔"..... نائیگر نے پوچھا۔

"وہ پانچ سو سے زائد ہیں۔ ان میں آدھی عورتیں ہیں۔" بوزٹھے فرانک نے جواب دیا۔

"کیا وہ بس بہتے ہیں۔"..... نائیگر نے پوچھا۔

"ہاں، وہ بس بھی بہتے ہیں اور ان کے پاس جدید اسلج بھی ہے۔ یعنی بس اسلج کی حد تک۔ ورنہ ان کا رہنا سہنا اور انداز سب قدیم دور کا ہے۔"..... فرانک نے جواب دیا۔

"آپ کے بارے میں بتایا گیا ہے کہ آپ وہاں چھ سال تک رہے ہیں۔"..... نائیگر نے کہا۔

"ہاں، میں اپنی جان کے خوف سے وہاں گیا تو ان کا بوزٹھا سردار ان دونوں بیمار تھا۔ میں نے بھی اپنی زندگی میں جرمی بوئیوں سے علاج کا تحریر کیا ہوا تھا۔ میں نے اس بوزٹھے سردار کا علاج کرنے کا کہہ دیا اور پھر وہیں کی جرمی بوئیوں سے میں نے اس کا علاج کیا اور میری خوش قسمتی کہ وہ سردار صحت یاب ہو گیا جس پر اس نے مجھے اپنا بھائی قرار دے دیا اور اب قبیلے کے افراد مجھے ہلاک نہ کر سکتے تھے۔ میں وہاں چھ سال تک ان کا مہمان بن کر رہا۔"..... فرانک نے جواب دیا۔

"کیا اب بھی وہ سردار آپ کا بھائی ہے۔"..... نائیگر نے پوچھا۔

"نہیں، وہ بوزٹھا سردار اس وقت فوت ہو گیا تھا جب میں واپس آ رہا تھا۔ اب اس کا بینا تاکوئی سردار، ہو گا اور وہ اہتمامی سخت مزاج اور غلام آدمی ہے۔"..... فرانک نے جواب دیتے ہوئے کہا۔

انہیں حکومت سے خریدنے کے لئے بات جیت کر سکیں۔"..... نائیگر نے کہا اور اس کے ساتھ ہی اس نے جیب سے بڑی مایسٹ کے دونوں نکال کر بوزٹھے فرانک کے رزتے ہوئے ہاتھ پر رکھ دیے۔

"اوہ، اوہ یہ کیا ہے۔ یہ تو بڑی رقم ہے۔"..... بوزٹھے فرانک نے اہتمامی حریت بھرے لیچے میں کہا۔ اس کا کانپتا ہوا ہاتھ پہلے سے زیادہ زور سے ہلنے لگ گیا تھا۔

"یہ کم ہیں۔ اتنے ہی اور ملیں گے۔ اگر آپ مجھے جریروں کے بارے میں تفصیل بتا دیں۔"..... نائیگر نے سکراتے ہوئے کہا۔

"یکن میں گذشتہ چند سالوں سے وہاں نہیں گیا البتہ چھٹے کے بارے میں تمہیں سب کچھ بتا سکتا ہوں۔"..... فرانک نے کہا۔ اس نے نوٹ جیب میں ڈال لئے تھے اور اس کی آنکھوں میں اب تیز چمک آ گئی تھی۔

"آپ وہی کچھ بتا دیں۔"..... نائیگر نے کہا تو فرانک نے جریروں کے لوپاک بندراگاہ سے فاصلے سے لے کر وہاں کے بارے میں تفصیلات بتانا شروع کر دیں۔ اس نے بتایا کہ وہاں ایک نیم وحشی قبیلہ رہتا ہے۔ جس کا نام پاسافٹا ہے۔ یہ اس معنی میں نیم وحشی ہے کہ جدید دور کا کوئی اندازانہوں نے نہیں اپنایا۔ بس وہ آدم خور نہیں ہے یکن وہ کسی اجنبی کو ایک لمحے کے لئے بھی برداشت نہیں کرتے۔ اسے فوری ہلاک کر دیتے ہیں اور اس کی لاش درخت سے باندھ دیتے ہیں۔"..... فرانک نے کہا۔

سے سوالات کر کے اس سے اپنے مطلب کی تمام تفصیل معلوم کر لی تو اس نے دو اور بڑے نوٹ نکال کر بوڑھے کے ہاتھ میں دیئے اور اس کا شکریہ ادا کر کے وہ اپنے کر مرزا اور دروازہ کھول کر باہر آگیا۔ اس نے دروازہ بند کر دیا تھا۔ پھر وہ سیزھیاں اترتا ہوا جیسے یہ یقین بال میں ہمچنانچا۔ اچانک وہاں کادنٹر کے قریب کھڑے دلبے ترکے اور میوں نے جو ٹونک کر اسے دیکھا اور وہ اس کے یقینے گیت کی طرف چل پڑے۔ ان دونوں کے ہاتھ ان کی چیزوں میں تھے۔

"ایک لمحے میں گولی مار دیں گے۔ سامنے سیاہ کار میں بیٹھو۔ ان دونوں نے نائیگر کے دائیں بائیں آتے ہوئے اہمابی کرخت لجھ میں کھا۔

”کہاں لے جانا چاہتے ہو مجھے“..... نائیگر نے حیرت بھرے لہجے میں کہا۔

"خاموش رہو اور بیٹھ جاؤ ورنہ " ایک آدمی نے عزاتے ہوئے کہا تو نائیگر اشیات میں سرپلٹا ہوا کار کے اندر بیٹھ گیا۔ وہ دونوں اس کے دامنیں بیٹھ گئے۔ ذرا یونگ سینٹ پر ایک آدمی بیٹلے سے موجود تھا۔ اس نے ایک حصے سے کار آگے بڑھا دی۔

چو اب تو پچھے بنا دا کہ کون ہو تم اور کہاں لے جا رہے ہو مجھے۔
تائیگر نے کہا۔

..... خاموش بیٹھے رہو۔ مزمل پر ہجخ کر تمیں سب کچھ بتا دیا جائے گا۔..... ان میں سے ایک نے چلتے سے زیادہ سرد لبجھ میں کہا تو تنا نیگر

اسکے انہیں کس نے دیا ہے نائیگر نے پوچھا۔
میں نے سردار سے پوچھا تھا تو اس نے بتایا کہ دواجنہی ایک لاخ
میں وہاں آئتے تھے۔ ہم نے انہیں بلاک کرنا چاہا تو انہوں نے ہمارے
دو آدمی اس اسلیحے سے بلاک کر دیتے۔ ہم خوفزدہ ہو گئے۔ پھر ہم نے
انہیں امان دے دی۔ انہیں اپنا بھائی بتایا۔ انہوں نے ہمیں اس
اسلحے کو چلانا سکھایا اور نشانہ بازی کی مشق کرائی۔ ان کے پاس لاخ
میں بہت سا اسلیحہ تھا۔ وہ اسلیحہ انہوں نے ہمیں دے دیا۔ پھر وہ واپس
چلے گئے۔ رب سے ہم یہ اسلحہ چلاتے ہیں لیکن اس وقت جب اس کے
سو اور کوئی چارہ نہ ہو۔ ورنہ ہمیں اس کی ضرورت نہیں پڑتی۔
فرانک نے تفصیل بتاتے ہوئے کہا۔
”ستا ہے وہاں کسی یافیانے قبضہ کر رکھا ہے نائیگر نے

کہا۔ میں نے تو نہیں سنا۔ ہو سکتا ہے کریا ہو۔ لیکن اس جزیرے پر
گھنا اور اہمی خطرناک جنگل ہے اور وہاں کا سارا علاقہ ولدی ہے۔
خوفناک چھوٹی بڑی ولدیں ہر جگہ موجود ہیں اور ان پر جھاڑیاں ہیں۔
اس لئے تپ بھی نہیں چلتا اور انسان ولد میں گر کر عرق ہو جاتا
ہے۔ صرف پاسائیں قبیلے کے لوگ ان سے واقف ہیں۔ بارشیں بھی
وہاں بے پناہ ہوتی ہیں۔ المتین جزیرے کے درمیان ایک قدرتی پہاڑی
ہے اور شمال مغربی طرف ہمارا میدان ہے۔ جس میں قبیلے والوں نے
جو زمیان بنائی ہوئی ہیں۔ فرانک نے کہا اور پھر تائیگ نے بہت

گیا اور جیسے ہی وہ کرسی پر بیٹھا۔ کھلاک کی آواز کے ساتھ ہی اس کے جسم کے گرد فولادی کلارے لگئے۔

"اس کا خیال رکھنا، میں ابھی آہتا ہوں..... اس آدمی نے جس نے اسے کرسی پر بٹھانے کا کہا تھا، کہا اور تیری سے مزکر کمرے سے باہر چلا گیا۔ اس کے بیچے ہی ایک اور آدمی بھی باہر چلا گیا اور اب کرے میں صرف دو آدمی تھے۔ ان میں سے ایک وہ تھا جو اسے ہوتل سے لے آیا تھا اور دوسرا وہ جو بیٹلے سے وہاں موجود تھا۔ نائیگر نے کرسی کے راڑز نمودار ہوتے ہی سمجھ یا تھا کہ کرسی سادہ انداز کی ہے اور اس کے راڑز کھولنے کے لئے عقی طرف بن ہے۔ کرسی پر جب بھی وزن پڑتا تو راڑز نمودار ہو جاتے تھے اور پھر بین پریس کر کے انہیں کھولا جا سکتا تھا۔ اس نے اپنی نائیگر کو اس انداز میں موڑا کہ جیسے نائیگر تھک گئی ہو اور وہ اسے حرکت دے رہا ہو۔ دوسری نائیگر کو اس نے ساتھ ہی موڑ دیا تھا تاکہ سامنے موجود دونوں افراد کو شکنہ پڑے اور بعد گوں بعد جب اس نے کرسی کے عقب پائے میں موجود بین کو چھک کر دیا تو اس نے نائیگر کو واپس سامنے کی طرف کر دیا۔ اب وہ جب چاہتا پھر سیکنڈز میں نائیگر موڑ کر راڑز کھول سکتا تھا۔

تمہوڑی در بعد دروازہ کھلا اور ایک بلے قدر بھاری جسم کا سخت چڑے والا آدمی اندر داخل ہوا تو وہاں موجود سب افراد میکفت الٹ چک گئے اور پھر ایک آدمی نے جلدی سے ایک کرسی اٹھا کر اس کے بیچے کھدی اور آئنے والا بڑے فاخر انداز میں کرسی پر بیٹھ گیا۔ نائیگر

اس طرح سرپلاکر خاموش ہو گیا جیسے بچے استاد کا کہا مان لیتے ہیں۔ ویسے وہ سمجھ گیا تھا کہ ان لوگوں کا تعلق لازماً نسبتی سی سے ہی ہو گا۔ انہیں کسی طرح یہ اطلاع مل گئی ہو گی کہ وہ وابس جیسے کے بارے میں پوچھتا پھر رہا ہے لیکن جس طرح وہ اسے دیکھ کر جوئے تھے اور فوری اس کے بیچے آئے تھے اس سے اندازہ ہوتا ہے کہ انہیں باقاعدہ اس کا حلیہ بتایا گیا ہے اور پھر ان کا گاہنہ ہوتل پہنچتا بتا رہا تھا کہ یہ کام ریڈر ورنہ ہوتل میں موجود اولاد سستھ کا ہی ہو سکتا ہے۔ لیکن یہ بات اس کی سمجھ میں نہ آرہی تھی کہ اگر اولاد سستھ نے بتایا ہوتا تو وہ فوری پتائے۔ اس نے اتنی در کیوں لگائی کہ اس دوران وہ صرف فرائک سے مل بھی یا بلکہ اس کے ساتھ وہ کافی دیر تک رہا بھی۔ یہ سب خیالات اس کے ذہن میں آ رہے تھے کہ کاریکلت ایک جمنے سے مزدی اور اس کے ساتھ ہی نائیگر عمارت پر لگے ہوئے ریڈر اگون کلب کا بورڈ پڑھ کر بے اختیار مسکرا دیا کیونکہ اس کا خیال دوست ثابت ہوا تھا۔ کار کو عمارت کی بائیں طرف لے جا کر روک دیا گیا اور پھر وہ دونوں نائیگر کو ساتھ لے کر ایک برائے سے ہوتے ہوئے ایک کرے میں داخل ہوئے۔ وہاں دو اور سلسلہ افراد بھی موجود تھے۔ انہوں نے وہاں نائیگر کی بڑی تفصیلی تلاشی لی اور اس کی جیب میں موجود روفایسٹر انسسٹر اور مشین پیش نکال دیا۔ اسے کرسی پر بٹھا دو..... ان میں سے ایک نے کہا تو نائیگر کو سامنے دیوار کے ساتھ پڑی ہوئی کرسیوں میں سے ایک کرسی پر بٹھا دیا

سچ رہا تھا کہ کیا یہ ریڈ ڈراؤن کا چیف ماسٹر ہے یا اس کا کوئی
اسٹنٹ ہے۔

”تم پاکیشیائی ہو۔ آنے والے نے کرخت اور قدرے جھوکتے
ہوئے لجھ میں کہا۔

”میں ایکریمن ہوں۔ میں تمہیں کس طرف سے پاکیشیائی نظر آ
رہا ہوں۔“ نائیگر نے من بناتے ہوئے کہا۔

”اس کامیک اپ واش کروتا کہ اس کی اکو ختم ہو۔“ اس
آدمی نے اپنے آدمی سے کہا۔

”باس، آپ حکم دیں۔ یہ ابھی پہنچ لوگوں میں اصل بات بک دے
گا۔“ ایک آدمی نے خوشامد اش لجھ میں کہا۔

”جو میں کہہ رہا ہوں وہ کرو۔ یہ تربیت یافتہ لوگ ہیں اور میں
اے فوری طور پر فائع نہیں کرنا چاہتا۔“..... باس نے سخت لجھ میں
کہا تو وہی آدمی جس نے بات کی تھی تیری سے مڑا اور کمرے کے کونے
میں موجود ایک الماری کی طرف بڑھ گیا۔ اس نے الماری کھول کر
اس میں موجود ایک جدید میک اپ واشر نکالا اور الماری کی سائینے پر
موجود ایک ثرالی پر رکھ کر وہ ثرالی دھکیلتا ہوا نائیگر کے قریب لے
آیا۔ نائیگر کو معلوم تھا کہ اس نے پیشل میک اپ کیا ہوا ہے اس
لئے یہ واشر اس کامیک اپ کی صورت واش نہ کر سکے گا۔ اس نے
وہ غمینان سے بیٹھا ہوا تھا اور پھر وہی ہوا۔ تھوڑی وہ بعد جب واشر
ہٹایا گیا تو سامنے موجود افراد کے ہمراوں پر ابھر آنے والے تاثرات دیکھ

کہی نائیگر سمجھ گیا کہ اس کا پیشل میک اپ واش نہیں ہوا۔
”تو تم واقعی ایکریمن ہو۔“..... باس نے ہونٹ چھاتے ہوئے
قدارے حریت بھرے لجھ میں کہا۔

”ہاں، میرا نام مارشل ہے اور میں ولنگن سے آیا ہوں۔“ نائیگر
نے ہڑے اعتماد بھرے لجھ میں کہا۔

”تم نے اولاد سکھے سے فرانک کے بارے میں معلومات حاصل کی
تھیں اور اسے بھاری رقم دی تھی۔“..... باس نے کہا۔

”ہاں، کیا سکھ نے تمہیں اس بارے میں اطلاع دی ہے۔“ نائیگر
نے اپنے ذہن میں ابھر آنے والے خدشے کے تحت پوچھا۔

”نہیں، اس کے پاس بھاری دولت ہونے کا کوئی امکان نہیں تھا
لیکن اس نے بڑا بھاری جو اکھیلہ تو اس سے اس دولت کے بارے میں
پوچھ گئے کی گئی تو اس نے تمہارے بارے میں بتایا۔ جس پر ہم سمجھ
گئے کہ تم پاکیشیائی مجہنت ہو۔ اس لئے تمہیں سہماں لانے کے لئے
آدمی بھیجے گئے۔“..... اس بار باس نے پوری تفصیل بتا دی۔

”پاکیشیائیوں سے تمہیں کیا خطرہ ہے۔“..... نائیگر نے اپنے لجھ
میں حریت پیدا کرتے ہوئے کہا۔

”پہلے تم بتاؤ کہ تم داخل ہیزیرے کے بارے میں کیوں پوچھتے پر
رہے ہو۔“..... باس نے کہا۔

”میرا تعقیل بلکہ ہارڈ سینٹریکیٹ سے ہے۔ بلکہ ہارڈ یہ دونوں
ہیزیرے حکومت سے فرید ناچاہتی ہے۔ اس لئے مجھے ہمارا بھیجا گیا ہے۔

تاکہ میں معلوم کروں کہ ان جزیروں کی کیا پوزیشن ہے اور یہ ان کے
کام کے ہیں یا نہیں۔ میں کسی ایسے آدمی کے بارے میں جاتا چاہتا تھا
جو وہاں رہا ہو۔ تاکہ اس سے تفصیلی معلومات حاصل کر کے خود
جزیروں پر جاؤں اور پھر سینڈیکیٹ کو تفصیلی روپورث دوں۔ ”نائگر
نے بڑے اعتماد بھرے لمحے میں جواب دیتے ہوئے کہا۔
”اوہ، پھر تو تم پر غلط ہاتھ ڈالا گیا ہے۔ تم ہمارے کام کے آدمی
نہیں ہو اور تمہیں ہم زندہ بھی نہیں چھوڑ سکتے۔ اس لئے تمہیں
بہر حال مرنا ہو گا۔“ باس نے یقینت ایک جھٹکے سے اٹھتے ہوئے
کہا۔

”ایک منٹ رک جاؤ۔ میری بات سنو۔“ نائگر نے قدرے
پریشان سے لمحے میں کہا یعنی اس کے ساتھ یہ اس کی نائگ تیزی سے
مزکر کریں کے عقبی پائے کی طرف بڑھ گئی تھی۔
”سوری مسٹر مارشل۔ البتہ تمہیں پانچ منٹ دے رہا ہوں۔ تم
مرنے سے پہلے جو عبادت کرنا چاہو کرو اور یہ بھی اس لئے کہ تم بے
گناہ مارے جا رہے ہو۔“ اس باس نے گردن موڑ کر نائگر کی
طرف دیکھتے ہوئے کہا۔

”اتھی ہمہ ربانی کر رہے ہو تو اپنا نام بھی بتا دو تاکہ میں مرنے سے
پہلے چہار اشکریہ ادا کر سکوں۔“ نائگر نے کہا۔
”میرا نام مار کوئی ہے۔“ اس آدمی نے کہا اور پھر وہ اپنے
آدمیوں سے مخاطب ہو گیا۔

”میرے جانے کے پانچ منٹ بعد اسے گولی مار کر اس کی لاش
برقی بھی میں ڈال کر راکھ کر دیتا۔“ مار کوئی نے اپنے ساتھیوں
سے کہا اور تیزی سے مزکر کرے سے باہر چلا گیا۔ اس کے ساتھ ہی
آنے والے دو افراد بھی چل گئے۔ اب کمرے میں صرف وہی دو آدمی رہ
گئے تھے جو نائگر کے سہماں آنے سے پہلے موجود تھے۔

”کیا یہ مار کوئی چیف ماسٹر ہے۔“ نائگر نے ان دونوں سے
مخاطب ہو کر کہا تو وہ دونوں بے اختیار اچھل پڑے۔

”تم کیسے جانتے ہو چیف ماسٹر کو۔“ ان میں سے ایک نے
حیرت بھرے لمحے میں کہا گیا تو نائگر بے اختیار پس پڑا۔
”میرا تعلق سینڈیکیٹ سے ہے۔ کیا تم بھول گئے ہو۔“ نائگر
نے کہا۔

”اچھا، ٹھیک ہے۔ بہر حال مار کوئی چیف ماسٹر کا غیر ہو ہے۔
چیف ماسٹر تو صرف احکامات دیتا ہے۔ اصل کام مار کوئی ہی کرتا
ہے۔“ اس آدمی نے جواب دیا۔

”کیا وہ بھی سہماں ریڈ ڈراؤن میں بیٹھتا ہے۔“ نائگر نے
پوچھا۔

”نہیں، اس کا آفس الگ ہے اور اب خاموش ہو جاؤ اور جس کام
کے لئے باس نے تمہیں مہلت دی ہے وہ کر لو۔“ اس آدمی نے
کہا۔

”تمہار کیا نام ہے اور اپنے ساتھی کا نام بھی بتا دو۔“ نائگر نے

کہا۔

"خاموش رہو"..... اس آدمی نے اس بار جھرکتے ہوئے کہا اور اس کے ساتھ ہی اس نے کلائی پر بندھی ہوئی گھڑی کی طرف دیکھا۔ "بس تین منٹ باقی رہ گئے ہیں"..... اس آدمی نے سر اٹھا کر نائیگر کی طرف دیکھتے ہوئے کہا۔

"اچھا، میرا خیال تھا کہ دو منٹ رہ گئے ہوں گے"..... نائیگر نے مسکراتے ہوئے کہا تو سامنے کھڑے وہ دونوں اس طرح حیرت سے نائیگر کو دیکھتے گئے جیسے انہیں اس آدمی کی بھج نہ آرہی ہو۔ جو یقینی موت کے سامنے اس انداز میں بات کر رہا تھا اور اس کے پیڑے پر کہرا اطمینان تھا اور ابھی ان کے پیڑوں پر حیرت کے تاثرات موجود تھے کہ یکلٹ کھنک کی آواز کسی بہم کے دھماکے کی طرح گونجی اور اس سے چھٹے کہ وہ دونوں اس آواز کے بارے میں کچھ مجھتے۔ نائیگر کسی پرندے کی طرح اڑتا ہوا ان کی طرف آیا اور اس کے ساتھ ہی کہہ ان دونوں کے حلق سے لکھنے والی بے اختیار چیزوں سے گونج اٹھا۔ وہ دونوں چونکہ ساتھ ساتھ کھڑے تھے اس لئے نائیگر کے دونوں ہاتھوں نے ان کے سینوں پر زور دار ضربیں لگا کر انہیں پشت کے بل اچھال دیا تھا جبکہ نائیگر قلا بازی کھا کر سیدھا ہوا اور پھر اس سے چھٹے کہ وہ دونوں اٹھتے نائیگر نے ایک زور دار جھپ لگایا اور کونے کی میز پر بڑے ہوئے اپنے مشین پیش کیا اور کوئی نہ چھٹ پیا۔ اسی لمحے اس نے یکلٹ چھلانگ لگائی اور گویاں عین اس جگہ پریں جہاں پلک جھپکنے سے چھٹے

ناٹک موجود تھا۔ یہ وہی آدمی تھا جس نے اس سے بات کی تھی۔ اس نے نیچ گر کر اٹھتے ہوئے جیب سے مشین پیش نہ صرف نکال یا تھا بلکہ نائیگر پر فائز بھی کھول دیا تھا لیکن نائیگر تو پارہ بتا ہوا تھا۔ اس نے دوسرے صرف وہ نیچ گیا بلکہ اس نے دوسری جگہ قدم نکرانے سے چھٹے ہی خوابی فائز کھول دیا اور دوسرا آدمی جو نہ صرف اٹھ کر کھدا ہو گیا تھا بلکہ اس کے ہاتھ میں بھی مشین پیش نظر آنے لگا تھا۔ گویاں کھا کر تھجھ چھٹے آدمی پر گرا ہوا ایک بار پھر ہاتھ گھما کر نائیگر پر فائز کرنا چاہتا تھا میکن دوسرے آدمی کے اچانک گرنے سے اس کے ہاتھ سے مشین پیش نکل کر ذرا فاصلے پر جا گرا۔ یہ سب کچھ واقعی پلک جھپکنے کے عرصے سے چھٹے ہی ہو گیا تھا۔ چھٹے آدمی نے تریپ کر اپنے اپر گرنے والے دوسرے آدمی کو ایک طرف اچھلا کی تھا کہ نائیگر کے مشین پیش سے ایک بار پھر فائز ہوا اور اٹھنے کی کوشش کرتا ہوا اپنلا آدمی چھتتا ہوا نیچ گرا۔ گویاں اس کے سینے پر بڑی تھیں اور پھر جلد لمحے بری طرح تریپ کے بعد ساکت ہو گیا۔ جبکہ دوسرा آدمی چھٹے ہی ختم ہو چکا تھا۔ نائیگر دروازہ کھلنے اور بند ہونے کی آواز سن کر ہی بھج گیا تھا کہ کمرہ ساؤنڈ پروف ہے۔ اس نے اس نے بے دریغ فائز نگ کر دی تھی۔ دیسے اسے ایک بار تو یہ سوچ کر ہی جھر جھری ہی آگئی تھی کہ وہ بھی فائز نگ کی زد میں آنے سے بس بال ہی بچا ہے۔ اس نے آگے بڑھ کر میز پر ڈا ہوا اپنا زر و فایو ٹرانسیور اٹھا کر جیب میں ڈالا اور پھر دروازے کی طرف بڑھ گیا۔ اب اس کے لئے ہمارا نہ لکنا سمند

سیسے ریڈی میڈی میک اپ باکس تھیزروں میں کام کرنے والوں کے
تھے بنائے جاتے تھے تاکہ وہ جلد از جلد مختلف بہر و پ بھر کر کام کر
سکے۔ میک اپ باکس اور بیاس خرید کر وہ ایک قرعی ریستوران
تھے گیا اور اس کے واش روم میں جا کر اس نے نہ صرف بیاس تبدیل
کیا بلکہ بہرے اور گردن پر ریڈی میک اپ چڑھایا اور دونوں ہاتھوں
سے اسے مخصوص انداز میں ٹھپٹھپتا کر اس نے اسے اچھی طرح
انداخت کیا۔ پھر پرانے بیاس کی جیبیوں سے سارا سامان اور ریڈی
سیسے میک اپ باکس بھی اس نے نئے بیاس میں منتقل کیا۔ پرانا بیاس
ٹھپٹہ میں ڈال کر وہ جب واش روم سے باہر آیا تو وہ یکسر مختلف آدمی
بن چکا تھا۔ ریستوران سے باہر آ کر وہ اس کے عقبی طرف چلا گیا۔ اب
اس نے سوچا کہ وہ بیاس عمران کو اب تک کی روپورٹ دے دے لیں
پھر اس نے ارادہ بدل دیا کیونکہ عمران نے اگر مار کوئیں کے بارے
میں پوچھتا تو وہ جواب نہ دے سکے گا۔ اس لئے یہ روپورٹ ادھوری رہتی
اور عمران کو ادھوری روپورٹ سے سخت پڑتھی۔ اس لئے نائیگر نے
مار کوئیں کو سماش کرنے کے بعد روپورٹ دینے کا فیصلہ کیا اور پھر
زرو فایو ٹرائنسیز جیب میں ڈال کر وہ اس ریستوران کی عقبی طرف
سے باہر سڑک پر آیا اور وہاں ایک خالی یونیورسٹی سے نظر آگئی۔

"ریڈ ڈرائگن چلو"..... نائیگر نے یونیورسٹی کا دروازہ کھول کر اندر
بیٹھتے ہوئے کہا تو ڈرائیور نے اسے ایک لمحے کے لئے حیرت پھری
ٹھرلوں سے دیکھا اور پھر کانڈے اچکاتے ہوئے یونیورسٹی آگے بڑھا دی۔

تحا۔ اس کی اصل کوشش تو یہی تھی کہ ان میں سے ایک آدمی کو
زندہ رکھ کر وہ کریں پر جکڑ کر اس سے اس جگہ کے بارے میں معلوم
کرے جہاں مار کوئیں یعنی تھا کیونکہ اسے اس بات کا اندازہ ہو گیا
تھا کہ چیف ماسٹر کی بجائے اگر مار کوئیں کو فوری طور پر پاکیشاویوں کے
جائے تو ٹیپ سی کے آدمیوں کو زیادہ موثر طور پر پاکیشاویوں کے
خلاف کارروائی کرنے سے روکا جاسکتا تھا۔ لیکن بھاں حالات ہی ایسے
ہو گئے تھے کہ اسے فوری دونوں کا خاتمہ کرنا پڑا۔ ورنہ اس کی اپنی
زندگی کو بھی یقینی خطرہ لاحق ہو سکتا تھا۔ باہر جانا اس کے لئے کوئی
مسئلہ نہ تھا کیونکہ اسے جب بھاں لایا گیا تھا تو اس کی آنکھیں کھلی
ہوئی تھیں اور یہ اہتمامی شارت کٹ تھا۔ وہ دراصل فوری طور پر
مار کوئیں کو کو کرنا چاہتا تھا۔ بہر حال بھاں سے باہر جا کر ہی وہ کچھ
کر سکتا تھا۔ اس لئے اس نے مشین پیسل اور زروفا ٹرائنسیز جیب
میں ڈالا اور دروازے کی طرف بڑھ گیا۔ اس کرے سے ٹھٹ دوسرا گردہ
خالی تھا۔ اس کا دروازہ کھول کر وہ باہر برآمدے میں آگیا اور پھر
برآمدے سے وہ ریڈ ڈرائگن کلب کی عمارت کی سانینڈ پر پہنچ گیا۔ اس
دوران اس سے کوئی آدمی بھی نہ نکل رکا تھا۔ وہ اٹھینا سے چلتا ہوا
کپاونڈ گیٹ سے باہر پہنچ گیا۔ اس نے خالی یونیورسٹی روکی اور اسے میں
مار کیتے چلنے کا کہہ دیا۔ تھوڑی در بعد وہ میں مار کیتے پہنچ چکا تھا۔ بیاس
سے اس نے اپنے ناپ کا نیا بیاس خریدا اور اس کے ساتھ ہی ایک
ڈپارٹمنٹل شور سے اس نے میک اپ ریڈی میڈی باکس بھی خرید

کی اور نیکسی آگے بڑھا لے گیا اور نائیگر مرکز کے کپاؤنڈ گیٹ سے اندر دخال۔ تو وہاں آنے جانے والے افراد کو دیکھ کر وہ سمجھ گیا کہ یہ کب بھی جرام پیشہ افراد کی آمادگاہ ہے۔ لیکن نائیگر سید حافظ کی طرف بڑھ گیا۔ کاؤنٹر ایک ہلکا آدمی کھدا تھا جبکہ سروس دینے والی دو نیم عربان بس میتھے مقامی لڑکیاں تھیں جن کے پھرے بتا رہے تھے کہ وہ ایسے ماحول کی عادی ہیں۔

کیا نام ہے تمہارا۔ نائیگر نے کاؤنٹر کے قریب پہنچ کر بدمعاشوں کے مخصوص جھٹکے دار لجھ میں کہا تو وہ آدمی چونک کہ نائیگر کو دیکھنے لگا۔

مسٹر مارکو نیس سے کہو کہ سرکاری ہجنسی بلیک شیڈ کا جیکب آیا ہے۔ ایک خاص پیغام دینا ہے اسے۔ نائیگر کو چونکہ ان کی فطرت کا بخوبی اندازہ تھا اس لئے اس نے اپنا اندازان کی نفیات کے مطابق ہی رکھا تھا۔

سرکاری ہجنسی بلیک شیڈ۔ اس آدمی کے پھرے پر قدرے مرجوہ بیت کے تاثرات نہ دار ہوئے۔

تم کچھ نہیں جانتے کجھے۔ تمہارا مسٹر سب جانتا ہے۔ بات کرو اس سے۔ نائیگر نے اور زیادہ اکٹے ہوئے لجھ میں کہا تو اس آدمی نے انجات پر سرطاتے ہوئے سامنے پڑتے ہوئے فون کار سیور اٹھایا اور کیے بعد دیکھ دو بن پریس کر دیئے۔

کاؤنٹر سے سانزا بول رہا ہوں بس۔ ایک آدمی سہماں آیا ہے۔

تم کچھ کہنا چاہتے تھے۔ نائیگر نے نرم لجھ میں کہا۔
آپ شکل و صورت سے کوئی تاجر لگتے ہیں۔ ریڈ ڈراؤن میں تو آپ ل جائیں گے۔ وہ لوپاک کی سب سے خطرناک جگہ ہے۔
ڈرائیور نے آہستہ سے کہا۔
اوہ، مجھے تو مارکو نیس سے ملتا تھا جو چیف ماسٹر کا استنٹ ہے۔ سنا ہے کہ وہ ریڈ ڈراؤن میں ہی بیٹھتا ہے۔ نائیگر نے کہا۔

نہیں جتاب۔ آپ کو جس نے یہ بتایا ہے غلط بتایا ہے۔
مارکو نیس تو بلیک استنٹ کلب کا انچارج ہے۔ نیکسی ڈرائیور نے جواب دیتے ہوئے کہا۔

اوہ، پھر تم مجھے دہیں لے چلو۔ تمہارا شکر یہ۔ نائیگر نے سرت بھرے لجھ میں کہا اور نیکسی ڈرائیور نے انجات میں سرطان دیا۔ تمہوڑی در بعد نیکسی ایک دو منزلہ کلب کے کپاؤنڈ گیٹ سے در آگے رک گئی۔

اندر نیکسی نہیں جا سکتی جتاب۔ لیکن یہ بھی بتا دوں کہ سہماں کا ماحول بھی ریڈ ڈراؤن سے مختلف نہیں ہے۔ نیکسی ڈرائیور نے کہا۔

بے قدر ہو۔ میں نے صرف چند پیغامات پہنچانے ہیں۔ نائیگر نے کہا اور پھر اس نے کرایہ کے علاوہ اسے بھاری رقم میں کے طور پر بھی دے دی تو ڈرائیور کا بھرہ کھل اٹھا۔ اس نے نائیگر کو سلام

بھی مصافی کے لئے اس کی طرف ہاتھ نہ بڑھایا تھا۔
”کیا پیغام ہے۔۔۔۔۔ ماسٹر مار کو نیس نے اسے غور سے دیکھتے
ہوئے کہا۔۔۔۔۔

”صرف اتنا کہ تم ذی سی کے ادمیوں کو الٹ کر دو کیونکہ چف
کو اطلاع ملی ہے کہ پاکستانی ہجت لوپاک پنج پکے ہیں۔۔۔۔۔ نائیگر
نے بڑے پر اعتماد لجھ میں کہا۔۔۔۔۔

”یہ بات تو وہ فون پر بھی کر سکتے تھے اور یہ بات انہیں میری
بجائے چیف ماسٹر سے کہنی چاہئے تھی۔۔۔۔۔ مجھے تو وہ جانتے ہی نہیں۔۔۔۔۔
مار کو نیس نے کہا۔۔۔۔۔

”چیف سرکاری ”جنیس کے چیف ہیں مجھے۔۔۔۔۔ اس نے وہ سب کچھ
جانتے ہیں۔۔۔۔۔ انہیں معلوم ہے کہ عملی اخراج تم ہو چیف ماسٹر نہیں
اور پھر اہمیتی خطرناک ”جنیسوں کی موجودگی میں فون پر بات نہیں کی
جاسکتی۔۔۔۔۔ نائیگر نے جواب دیا تو مار کو نیس بے اختیار بھس پڑا۔
”تمہیں یہاں کا پتہ کس نے بتایا ہے۔۔۔۔۔ مار کو نیس نے
سکراتے ہوئے کہا۔۔۔۔۔

”ایک بیکسی ڈرائیور نے۔۔۔۔۔ نائیگر نے جواب دیا۔۔۔۔۔
”یہ بتاؤ کہ تم مجھے احمد کجھتے ہو۔۔۔۔۔ نیا بیس تبدیل کر کے اور
سینی میڈ میک اپ کر کے تم کجھتے ہو کہ میں تمہیں پہچان نہیں
سکوں گا۔۔۔۔۔ مار کو نیس نے یہ لفظ دانت نکالتے ہوئے کہا اور پھر اس
سے پہلے کہ نائیگر کوئی رد عمل ظاہر کرتا، پھلک کی آواز کے ساتھ ہی

اس کا نام جیکب ہے اس کا کہنا ہے کہ وہ سرکاری ”جنیس بلیک شیڈ“ کا
آدمی ہے اور آپ کو کوئی خصوصی پیغام بھچانا چاہتا ہے۔۔۔۔۔ کاؤنٹر
میں نے موڈ بائس لجھ میں کہا۔۔۔۔۔

”میں باس۔۔۔۔۔ اوکے باس۔۔۔۔۔ دوسری طرف سے کچھ سن کر اس
نے کہا اور رسیور رکھ دیا۔۔۔۔۔

”دوسری منزل کے آخر میں باس کا آفس ہے۔۔۔۔۔ طے جاؤ۔۔۔۔۔ کاؤنٹر
میں نے کہا تو نائیگر نے اشتباہ میں سر بلایا اور رسیور میں کی طرف بڑھ
گیا۔۔۔۔۔ تھوڑی دیر بعد وہ دوسری منزل پر موجود تھا لیکن وہاں مشین گنوں
سے سلک چار افراد موجود تھے۔۔۔۔۔

”آپ کی جیب میں اسلوچ ہو تو وہ ہمیں دے جائیں۔۔۔۔۔ واپسی پر مل
جائے گا۔۔۔۔۔ ان میں سے ایک آدمی نے بڑے ہذب لجھ میں کہا تو
نائیگر نے اشتباہ میں سر بلاتے ہوئے جیب سے مشین پشل کال کر
اس کے حوالے کر دیا۔۔۔۔۔

”ٹکری ہے۔۔۔۔۔ آپ جا سکتے ہیں۔۔۔۔۔ اس آدمی نے مشین پشل
لے کر کونے میں موجود دروازے کی طرف اشارہ کرتے ہوئے کہا اور
نائیگر سر بلاتا ہوا آگے بڑھ گیا۔۔۔۔۔ اس نے دروازے کو دبایا تو دروازہ
کھل گیا اور نائیگر اندر داخل ہوا تو سامنے ہی ایک بڑی سی آفس پیش
کے مجھے ہی مار کو نیس پہنچا تھا جس نے اس کی بلاکت کا حکم دیا تھا۔۔۔۔۔
”میرا نام جیکب ہے اور میرا اتعلق بلیک شیڈ سے ہے۔۔۔۔۔ نائیگر
نے کہا جو نکل مار کو نیس اس کی آمد پر اٹھا بھی نہ تھا اس نے نائیگر نے

چھت سے سرخ رنگ کی تیرروشنی اس پر پڑی اور اس کے ساتھ ہی اس کا ذہن جیسے تاریک دلدل میں ڈوبتا چلا گیا۔ اللہ تعالیٰ ذہن کے تاریک ہونے سے پہلے آخری احساس نائیگر کے ذہن میں یہی ابھرا تھا کہ باوجود اپنی ہمارت کے وہ بار کوئی نہیں جیسے عام سے آدمی سے مار کھا گیا ہے۔

میکسی ریڈ ڈراؤن کلب سے کچھ فاصلے پر رک گئی۔

"بھتاب۔ میکسیوں کو کلب کے اندر یا قریب لے جانے سے منع کیا گیا ہے۔ اگر خلاف ورزی کی جائے تو میکسی تباہ کر دی جاتی ہے۔" ڈایسور نے قدرے خوفزدہ سے لجھے میں کہا۔

"کوئی بات نہیں۔ ہم یہیں اتر جاتے ہیں۔"..... عمران نے کہا اور میکسی سے نیچے اتر گیا۔ عقینی سیٹ سے جوزف اور جوانا بھی نیچے اتر آئے۔ جوزف نے ڈایسور کو کرایہ اور بیب دی۔ عمران ایکری میمن سیک اپ میں تھا جبکہ جوزف اور جوانا دونوں اپنے اصل چہروں میں تھے۔ ان دونوں نے گھرے نیلے رنگ کے سوتھنے ہوئے تھے جبکہ عمران نے ہلکے نیلے رنگ کا سوتھنے ہوا تھا۔

"ماسر آپ صرف تاشہ دیکھیں گے۔"..... جوانا نے میکسی کے لئے بہت سے ہی کہا۔

لوپاک بندرگاہ سے طھڑ بڑے شہر گولڈ کوئین کے ایک ہوٹل میں
عمران لپنے ساتھیوں نائگر، جوزف اور جوانا کے ہمراہ موجود تھا۔ وہ
پاکیشی سے بذریعہ بھری چھار پہنچے کافرستان گئے تھے اور پھر کافرستان
سے انہوں نے برادر راست جنوبی ایکریمیا کے دارالحکومت کی فلاٹ لی
تھی۔ عمران اور نائیگر دونوں اس وقت ایکریمیم سیک اپ میں تھے
جبکہ جوزف اور جوانا دونوں اپنی اصل صورتوں میں ہی تھے۔
دارالحکومت سے وہ گولڈ کوئین پہنچے اور پھر ہبھاں ایک ہوٹل میں
انہوں نے کمرے حاصل کر لئے۔ عمران کے سامنے ایک نقش پھیلا
ہوا تھا اور وہ اس نقشے پر کافی درست جھکا ہوا تھا۔ جبکہ اس کے ساتھی
خاموش پہنچے ہوئے تھے۔

ماسر، آپ تو اس طرح چیختے پھر رہے ہیں جیسے، شمن آپ کے
بچے لگے ہوئے ہوں۔ اچانک جوانا نے کہا تو عمران سیست سب

جیونگ پڑے۔

”تم اپنی بات میں معمولی سی جدیلی کرو تو ہماری بات درست
ہو جائے گی۔..... عمران نے سکراتے ہوئے کہا۔
”کوئی جدیلی ماسڑ۔..... جوانا نے خیران ہو کر پوچھا۔
سمی کہ، ہم اس نے چیختے پھر رہے ہیں کہ دشمن ہمارے بچے د
گل سکیں۔..... عمران نے جواب دیتے ہوئے کہا۔
”ماسر، اس طرح چیختے سے کوئی فرق نہیں پڑتا۔ آپ محل کر
سکتے آئیں۔ میں دیکھتا ہوں کہ کون آپ کے مقابل آتا ہے۔۔۔ جوانا
نے منہ بناتے ہوئے کہا۔
”باس چیختے نہیں پھر رہے۔ کوئی ایسا راست نہیں کر رہے جس
کے ذریعے وہ بغیر کسی رکاوٹ کے شکار تک پہنچ سکیں کیونکہ باس کے
پاس وقت کم ہے۔..... جو دف نے منہ بناتے ہوئے جوانا کو جواب
دیا۔
”باس۔ لوپاک میں لازماً اپنے لوگ موجود ہوں گے جو ان
جریروں کے بارے میں کافی کچھ جانتے ہوں گے۔..... خاموش پہنچے
ہوئے نائیگر نے کہا۔
”اصل منکر یہ ہے کہ ہمارے پاس وقت بے حد کم ہے اور
دوسری بات یہ کہ میری چھپی حس کہ رہی ہے کہ ڈاکٹر چیانگ کا پیٹا
ڈاکٹر شوکائی ان جریروں پر نہیں رکھا گیا ہو گا اور پھر لوپاک میں ہماری
چینگ، ہو رہی ہے۔ لا محالہ ہم نے جیسے ہی کوئی لائق ان جریروں پر

طرف سے ایک نسوانی آواز سنائی دی۔

”کرائیں بات..... عمران نے کہا اور اس کے ساتھ ہی اس نے فون پیس کے نیچے موجود ایک بٹن پر میں کر دیا۔
”و سن بول رہا ہوں لوپاک سے..... چند لمحوں بعد ایک مردانہ آواز سنائی دی۔

”یہ مسڑو سن۔ مائیکل بول رہا ہوں۔ کیا رپورٹ ہے۔“

عمران نے اسی ایکریمنٹن لجھے میں کہا۔

”مسڑ مائیکل، ڈپ سی کا آفس یہاں موجود نہیں ہے البتہ لوپاک میں ایک کلب ہے جسے ریڈ ڈراؤن کلب کہا جاتا ہے۔ اس کا مالک اور جزل پیغمبر چیف ماسٹر کہلاتا ہے۔ وہ لوپاک میں ڈپ سی کا انچارج ہے۔ ویسے عام حالات میں وہ لوپاک کا معروف لینکسٹر ہے اور ریڈ ڈراؤن بھی لوپاک کا بدنام ترین کلب ہے۔“ دوسرا طرف سے کہا گیا۔

”یہن ڈپ سی تو سرکاری بھنسی ہے۔“ عمران نے کہا۔

”جی ہاں۔ سبھی بات تو پر دے کا کام کرتی ہے۔ کسی کو تصور بھی نہیں ہو سکتا کہ چیف ماسٹر ڈپ سی کا انچارج ہو سکتا ہے۔ پھر یہ لوگ چونکہ بذات خود بد محاش ہیں اس لئے ان کے رابطے بھی تمام بد محاشوں سے ہیں۔ اس طرح یہ لوگ زیادہ آسانی سے اپنا سرکاری کام اس آؤ میں کر لیتے ہیں۔“ و سن نے جواب دیتے ہوئے کہا۔

”ٹھیک ہے۔ شکریہ۔“ عمران نے جواب دیا اور اس کے

جانے کے لئے بک کی یہ لوگ چونک پڑیں گے کیونکہ ان جگہوں پر کوئی نہیں آتا جاتا۔“..... عمران نے کہا۔
”ہم کسی ہیلی کاپڑ کے ذریعے بھی تو وہاں پہنچ سکتے ہیں۔“ مائیکل نے کہا۔

”ہاں پہنچ تو سکتے ہیں۔ یہن جو تنظیم اس قدر جدید آلات مواصلات کے سلسلے میں استعمال کر رہی ہے کہ شوگران جسی حکومت بھی ان جدید آلات کو چیک نہیں کر سکتی۔ اس نے اپنے ہیئت کو اور ڈریکی خفاقت کے لئے لا محال احتیاطی جدید ترین آلات نصب کر رکھے ہوں گے۔ اس لئے یہ بھی ہو سکتا ہے کہ ہمارے ہیلی کاپڑ کو فضائیں یا جہر سے پر احتیاط ہی نشانہ بنادیا جائے۔“..... عمران نے تفصیل سے جواب دیتے ہوئے کہا۔

”آپ مجھے اجازت دیں بس۔ میں لوپاک جا کر وہاں سے ضروری معلومات حاصل کر لیتا ہوں۔“..... مائیکل نے کہا۔

”نہیں، ہم نے اکٹھے وہاں جانا ہے۔ مجھے ایک کال کا انتظار ہے۔“ عمران نے کہا اور اس کے ساتھ ہی اسی نے میں پر پھیلا ہوا نقشہ سیست دیا۔ پھر تقریباً چند رہ منٹ بعد فون کی گھنٹی نج اٹھی تو عمران نے ہاتھ بڑھا کر رسیور اٹھایا۔

”یہں، مائیکل بول رہا ہوں۔“..... عمران نے ایکریمنٹن لجھے میں

کہا۔
”لوپاک سے مسڑو سن کی آپ کے لئے کال ہے۔“..... دوسرا

ساختہ ہی اس نے رسیور رکھ دیا۔

”بھیں اس چیف ماسٹر کو کور کرنا ہو گتا کہ اس سے ٹیپ سی کے آدمیوں کو اپنی مگرانی سے بٹایا جائے۔“ عمران نے کہا۔

”یہ کام آپ میرے سپرد کردیں ماسٹر۔“ جوانا نے کہا۔

”میں جوزف اور تمہارے ساتھ وہاں جاؤں گا۔ جبلہ نائیگر اس دوران وہاں ایسے کسی آدمی کو شریں کرے گا جس سے داخل اور راتھ بھیروں کے بارے میں تفصیلی معلومات حاصل ہو سکیں۔“ عمران نے کہا۔

”میں بھاں۔ میں یہ کام آسانی سے کر لوں گا۔“ نائیگر نے کہا۔

”بھاں سے ہر گھنٹے بعد شل فلاست لو پاک جاتی ہے۔ تم ہوٹل چھوڑ کر ہبھلی فلاست سے چلے جاؤ۔ تم اگلی فلاست پر وہاں پہنچیں گے۔ زیروفا یہ تو رانسیٹ تمہارے پاس ہے۔ اس سے رابطہ ہو جائے گا۔“ عمران نے کہا۔

”میں بھاں۔“ نائیگر نے کہا اور انھیں کھوا ہوا اور پھر سلام کر کے وہ مڑا اور کمرے سے باہر چلا گیا۔

”ماسٹر، آپ بھیں اجازت دیں۔ ہم بھی ہبھلی فلاست سے جا کر اس چیف ماسٹر منت لیتے ہیں۔ آپ اطمینان سے وہاں آجائیں۔“ جوانا نے بے چین سے لجھ میں کہا۔

”مجھے معلوم ہے کہ تم ہاتھ پیر دیں کو حركت دینے کے لئے بے چین ہو رہے ہو یعنی یہ عام مشن نہیں ہے۔ اہتمائی اہم اور نازک

شہ ہے۔ ہمیں بہت سوچ کجھ کر آگے بڑھتا ہے۔ تم دونوں لپٹے کر دیں میں جاؤ اور کچھ در آرام کرو۔“ عمران نے قدرے سرد لجھ سے کہا۔

”میں ماسٹر۔“ جوانا نے کہا اور انھیں کھوا ہوا۔ اس کے انھتے ہی جوزف بھی انھا اور پھر وہ دونوں مزکر کمرے سے باہر چلے گئے تو عمران نے فون کا رسیور انٹھایا اور فون پیس کے نیچے لگے ہوئے سفید رنگ کے بین کو پریس کر کے اس نے فون کو ڈائریکٹ کیا اور پھر انکو اتری کے نمبر پریس کر دیئے۔

”انکو اتری پلیز۔“ رابطہ تمام ہوتے ہی ایک نسوی آواز سنائی دی۔

”بھاں سے لوپاک کا رابطہ نمبر دیں۔“ عمران نے کہا تو دوسری طرف سے نمبر بتا دیا گیا۔ عمران نے کریڈل وبا یا اور پھر فون آنے پر نمبر پریس کرنے شروع کر دیئے۔

”انکو اتری پلیز۔“ رابطہ تمام ہوتے ہی ایک نسوی آواز سنائی دی۔

”ریڈ ڈرائگون کے چیف یونجر کا نمبر دیں۔“ عمران نے کہا تو دوسری طرف سے نمبر بتا دیا گیا۔ عمران نے کریڈل وبا یا اور پھر نمبر پریس کرنے شروع کر دیئے۔

”ریڈ ڈرائگون۔“ رابطہ تمام ہوتے ہی ایک تجھنی ہوئی آواز سنائی دی۔

"لارڈ البرٹ بول رہا ہوں ولنگٹن سے۔ چیف ماسٹر سے بات کرو۔"..... عمران نے بھج بدل کر قدرے تھکناہ لجھ میں کہا۔
"ہولڈ کریں۔"..... دوسری طرف سے اس بار قدرے نرم لجھ میں کہا گیا۔

"چیف ماسٹر بول رہا ہوں۔"..... چند لمحوں بعد ایک سخت اور سرد آواز سنائی دی۔

"ولنگٹن سے لارڈ البرٹ بول رہا ہوں چیف آف بلیک "بجنی۔" ہمیں اطلاع ملی ہے کہ اہتمائی خطرناک پاکیشیائی مہجنت لوپاک ڈینج رہے ہیں اور آپ کو ان کی چینگ پر بطور اخراج قبض سی لگایا گیا ہے۔"..... عمران نے کہا۔

"مجی ہاں آپ کی اطلاع درست ہے۔"..... دوسری طرف سے اسی طرح سخت اور سُبھرے ہونے لجھ میں کہا گیا۔

"یہ اہتمائی خطرناک ترین مہجنت ہیں۔ اس لئے اگر آپ چاہیں تو لوپاک میں بلیک "بجنی کے اہتمائی تربیت یافتہ مہجنت آپ کی مدد کریں۔"..... عمران نے کہا۔

"سوری لارڈ۔ ہمیں یہاں کسی مدد کی ضرورت نہیں ہے۔ ان لوگوں نے واجل جیزیرے پر جانا ہے اور ہم نے بند رگاہ کے ارد گرد باقاعدہ ناکہ بندی کر رکھی ہے۔ اس لئے یہ لوگ کسی صورت نج کر نہیں جا سکتے۔"..... چیف ماسٹر نے کہا۔

"اوکے۔ بہر حال آپ محاط رہیں۔"..... عمران نے کہا اور پھر

رسید رکھ دیا۔ وہ دراصل ولسن کی اس اطلاع کو کنفرم کرنا چاہتا تھا اور اب وہ کنفرم ہو گیا تھا کہ ولسن کی اطلاع درست ہے اور یہ بھی سے معلوم ہو گیا تھا کہ ان لوگوں نے چینگ کا کیا طریقہ اپنار کھا چکے۔ اب وہ آسانی سے انہیں کو رکر سکتا تھا۔ ویسے اول تو اسے یقین سے تھا کہ چیف ماسٹر لارڈ البرٹ کی کال کی تصدیق کرائے گا لیکن اگر سیاہوں بھی ہی تسبیبی اس سے کوئی فرق نہیں پڑتا تھا کیونکہ لارڈ البرٹ واقعی ان دونوں بلیک "بجنی کا چیف تھا۔

"ہاں، میں ولگن سے آیا ہوں"..... نائیگر نے کہا اور بوڑھے کے ساتھ واٹی کر سی پر بیٹھ گیا۔
"کسی خاص جگہ میں ہو"..... بوڑھے نے اسے غور سے دیکھتے ہوئے کہا۔

"ہاں۔ خاص ہی کجھ لو۔ میری پارٹی واجل اور راتھے جزیروں پر قبضہ کرتا چاہتی ہے اور میں نے اس بارے میں تفصیلی معلومات حاصل کرنی ہیں"..... نائیگر نے جیب سے ایک بڑی مالیت کا نوت کھال کر بوڑھے کی طرف بڑھاتے ہوئے کہا۔

"اوہ، اوہ گذ۔ ویری گذ۔ مجھے تو واقعی اس کی بے حد ضرورت تھی"..... بوڑھے نے اہمائی صرفت بھرے لیچ میں کہا اور ساتھ ہی اس نے نوت کو بخلی کی تیزی سے اپنی جیب میں منتقل کر دیا۔

"سنو، دھوکہ دینے کی کوشش نہ کرتا ورنہ تمہاری یہ بوڑھی بذریان آسانی سے توڑی جا سکتی ہیں"..... نائیگر کا بچہ یک لفٹ بدلت گیا۔
"ایسا نہیں، ہو گائیں" میں۔ اولڈ سکھ نے دنیا دیکھی ہے۔ وہ جانتا ہے کہ جو لوگ بھاری رقم دیتے ہیں وہ اور بھی ہست کچ کر سکتے ہیں۔
میں تو وہاں کبھی نہیں گیا البتہ میں تمہیں ایک ایسے آدمی کی مپ دے سکتا ہوں جو وہاں نہ صرف جاتا رہتا ہے بلکہ وہاں کے سردار کا خاص مہمان بن کر رہتا ہے۔ اب چونکہ وہ ہست بوڑھا ہو گیا ہے۔
اس لئے اب وہ صرف اپتنے کمرے تک ہی محدود رہتا ہے اور جس طرح مجھے رقم کی ضرورت ہے اسی طرح اسے بھی بھاری رقم کی ضرورت

نائیگر لوپاک بند رگاہ پر ایک ہوٹل ریڈراؤز میں داخل ہوا۔ ہبھاں مابھی گیروں کی بھرمار تھی۔ یوں لگتا تھا کہ جیسے یہ ہوٹل بند رگاہ پر کام کرنے والے مابھی گیروں کا پسندیدہ ہوٹل ہے۔ ہاں کافی بڑا تھا اور دہاں ہر طرف مرد اور عورتیں بھری ہوئی تھیں۔ سقی شراب کی تیزبو اور سنتے نش جبے ہبھاں مار جو فین کہا جاتا تھا کے غلظی دھوئیں نے پورے ہاں کو گھیر کرata تھا۔ نائیگر کچہ در تک کھدا ہاں کا جائزہ لیتا رہا۔
پھر وہ تیز تیز قدم اٹھاتا ایک کونے میں بیٹھے ہوئے ایک بوڑھے آدمی کی طرف بڑھتا چلا گیا۔ یہ بوڑھا اپنی میزبر آکیلا بیٹھا تھا اور مار جو فین پینے میں مصروف تھا اور سقی شراب کی دو خالی بوتلیں اور ایک بھری ہوئی بوتل اس کے سامنے موجود تھی۔
نائیگر نے کہا تو بوڑھا چونکہ کیا میں ہبھاں بیٹھے سکتا ہوں"..... نائیگر نے کہا تو بوڑھا چونکہ پڑا۔
ہاں بیٹھو۔ اجنبی دکھانی دیتے ہو"..... بوڑھے نے کہا۔

"ان کی تعداد کتنی ہے۔"..... نائیگر نے پوچھا۔

"وہ پانچ سو سے زائد ہیں۔ ان میں آدھی عورتیں ہیں۔" بوزٹھے فرانک نے جواب دیا۔

"کیا وہ بس بہتے ہیں۔"..... نائیگر نے پوچھا۔

"ہاں، وہ بس بھی بہتے ہیں اور ان کے پاس جدید اسلج بھی ہے۔ یعنی بس اسلج کی حد تک۔ ورنہ ان کا رہنا سہنا اور انداز سب قدیم دور کا ہے۔"..... فرانک نے جواب دیا۔

"آپ کے بارے میں بتایا گیا ہے کہ آپ وہاں چھ سال تک رہے ہیں۔"..... نائیگر نے کہا۔

"ہاں، میں اپنی جان کے خوف سے وہاں گیا تو ان کا بوزٹھا سردار ان دونوں بیمار تھا۔ میں نے بھی اپنی زندگی میں جرمی بوئیوں سے علاج کا تحریر کیا ہوا تھا۔ میں نے اس بوزٹھے سردار کا علاج کرنے کا کہہ دیا اور پھر وہیں کی جرمی بوئیوں سے میں نے اس کا علاج کیا اور میری خوش قسمتی کہ وہ سردار صحت یاب ہو گیا جس پر اس نے مجھے اپنا بھائی قرار دے دیا اور اب قبیلے کے افراد مجھے ہلاک نہ کر سکتے تھے۔ میں وہاں چھ سال تک ان کا مہمان بن کر رہا۔"..... فرانک نے جواب دیا۔

"کیا اب بھی وہ سردار آپ کا بھائی ہے۔"..... نائیگر نے پوچھا۔

"نہیں، وہ بوزٹھا سردار اس وقت فوت ہو گیا تھا جب میں واپس آ رہا تھا۔ اب اس کا بینا تاکوئی سردار، ہو گا اور وہ اہتمامی سخت مزاج اور غلام آدمی ہے۔"..... فرانک نے جواب دیتے ہوئے کہا۔

انہیں حکومت سے خریدنے کے لئے بات جیت کر سکیں۔"..... نائیگر نے کہا اور اس کے ساتھ ہی اس نے جیب سے بڑی مایسٹ کے دونوں نکال کر بوزٹھے فرانک کے رزتے ہوئے ہاتھ پر رکھ دیے۔

"اوہ، اوہ یہ کیا ہے۔ یہ تو بڑی رقم ہے۔"..... بوزٹھے فرانک نے اہتمامی حریت بھرے لیچے میں کہا۔ اس کا کانپتا ہوا ہاتھ پہلے سے زیادہ زور سے ہلنے لگ گیا تھا۔

"یہ کم ہیں۔ اتنے ہی اور ملیں گے۔ اگر آپ مجھے جریروں کے بارے میں تفصیل بتا دیں۔"..... نائیگر نے سکراتے ہوئے کہا۔

"یکن میں گذشتہ چند سالوں سے وہاں نہیں گیا البتہ چھٹے کے بارے میں تمہیں سب کچھ بتا سکتا ہوں۔"..... فرانک نے کہا۔ اس نے نوٹ جیب میں ڈال لئے تھے اور اس کی آنکھوں میں اب تیز چمک آ گئی تھی۔

"آپ وہی کچھ بتا دیں۔"..... نائیگر نے کہا تو فرانک نے جریروں کے لوپاک بندراگاہ سے فاصلے سے لے کر وہاں کے بارے میں تفصیلات بتانا شروع کر دیں۔ اس نے بتایا کہ وہاں ایک نیم وحشی قبیلہ رہتا ہے۔ جس کا نام پاسافٹھا ہے۔ یہ اس معنی میں نیم وحشی ہے کہ جدید دور کا کوئی اندازانہوں نے نہیں اپنایا۔ بس وہ آدم خور نہیں ہے یکن وہ کسی اجنبی کو ایک لمحے کے لئے بھی برداشت نہیں کرتے۔ اسے فوری ہلاک کر دیتے ہیں اور اس کی لاش درخت سے باندھ دیتے ہیں۔"..... فرانک نے کہا۔

سے سوالات کر کے اس سے اپنے مطلب کی تمام تفصیل معلوم کر لی تو اس نے دو اور بڑے نوٹ نکال کر بوڑھے کے ہاتھ میں دیئے اور اس کا شکریہ ادا کر کے وہ اٹھ کر مردا اور دروازہ کھول کر باہر آگیا۔ اس نے دروازہ بند کر دیا تھا۔ پھر وہ سیزھیاں اترتا ہوا جیسے یہ یقین بال میں آئچا۔ اچانک وہاں کاؤنٹر کے قریب کھڑے دلبے ترکے اور میوں نے جو ٹونک کر اسے دیکھا اور وہ اس کے یقینے گیت کی طرف چل پڑے۔ ان دونوں کے ہاتھ ان کی چیزوں میں تھے۔

"ایک لمحے میں گولی مار دیں گے۔ سامنے سیاہ کار میں بیٹھو۔ ان دونوں نے نائیگر کے دائیں بائیں آتے ہوئے اہمابی کرخت لجھ میں کھا۔

"کہاں لے جانا چاہتے ہو مجھے"..... نائیگر نے حیرت بھرے لہجے میں کہا۔

"خاموش رہو اور بیٹھ جاؤ ورنہ " ایک آدمی نے عزاتے ہوئے کہا تو نائیگر اشیات میں سر ہلاتا ہوا کار کے اندر بیٹھ گیا۔ وہ دونوں اس کے دامنیں بیٹھ گئے۔ ڈرائیور نگ سیٹ پر ایک آدمی بیٹھنے سے موجود تھا۔ اس نے ایک جھٹکے سے کار آگے بڑھا دی۔

چلواب تو کچھ بتاؤ کہ کون ہو تم اور ہماس لے جا رہے ہو مجھے۔
ٹانگر نے کہا۔

..... خاموش بیٹھے رہو۔ مزمل پر چک کر تمیں سب کچھ بتا دیا جائے گا۔..... ان میں سے ایک نے ہپٹے سے زیادہ سرو لبجھ میں کہا تو ناٹکیگر

کہا۔ میں نے تو نہیں سنا۔ ہو سکتا ہے کریا ہو۔ لیکن اس جزیرے پر
گھٹنا اور اہمیتی خطرناک جنگل ہے اور وہاں کا سارا علاقہ ولدی ہے۔
خوفناک چھوٹی بڑی ولدیں ہر جگہ موجود ہیں اور ان پر جھاڑیاں ہیں۔
اس لئے تپ بھی نہیں چلتا اور انسان ولد میں گر کر عرق ہو جاتا
ہے۔ صرف پاسائیں قبیلے کے لوگ ان سے واقف ہیں۔ بارشیں بھی
وہاں بے پناہ ہوتی ہیں۔ المتین جزیرے کے درمیان ایک قدرتی پہاڑی
ہے اور شمال مغربی طرف ہمارا میدان ہے۔ جس میں قبیلے والوں نے
جو زمینیں بنائی ہوئی ہیں۔ فرانک نے کہا اور پھر تائیگ نے بہت

گیا اور جیسے ہی وہ کرسی پر بیٹھا۔ کھلاک کی آواز کے ساتھ ہی اس کے جسم کے گرد فولادی کلارے لگئے۔

"اس کا خیال رکھنا، میں ابھی آہتا ہوں..... اس آدمی نے جس نے اسے کرسی پر بٹھانے کا کہا تھا، کہا اور تیری سے مزکر کمرے سے باہر چلا گیا۔ اس کے بیچے ہی ایک اور آدمی بھی باہر چلا گیا اور اب کرے میں صرف دو آدمی تھے۔ ان میں سے ایک وہ تھا جو اسے ہوتل سے لے آیا تھا اور دوسرا وہ جو بیٹلے سے وہاں موجود تھا۔ نائیگر نے کرسی کے راڑز نمودار ہوتے ہی سمجھ یا تھا کہ کرسی سادہ انداز کی ہے اور اس کے راڑز کھولنے کے لئے عقی طرف بن ہے۔ کرسی پر جب بھی وزن پڑتا تو راڑز نمودار ہو جاتے تھے اور پھر بین پریس کر کے انہیں کھولا جا سکتا تھا۔ اس نے اپنی نائیگر کو اس انداز میں موڑا کہ جیسے نائیگر تھک گئی ہو اور وہ اسے حرکت دے رہا ہو۔ دوسری نائیگر کو اس نے ساتھ ہی موڑ دیا تھا تاکہ سامنے موجود دونوں افراد کو شکنہ پڑے اور بعد گوں بعد جب اس نے کرسی کے عقب پائے میں موجود بین کو چھک کر دیا تو اس نے نائیگر کو واپس سامنے کی طرف کر دیا۔ اب وہ جب چاہتا پھر سیکنڈز میں نائیگر موڑ کر راڑز کھوں سکتا تھا۔

تمہوڑی در بعد دروازہ کھلا اور ایک بلے قدر بھاری جسم کا سخت چڑے والا آدمی اندر داخل ہوا تو وہاں موجود سب افراد میکفت الہت ہو گئے اور پھر ایک آدمی نے جلدی سے ایک کرسی اٹھا کر اس کے بیچے کھوڑی اور آئنے والا بڑے فاخر انداز میں کرسی پر بیٹھ گیا۔ نائیگر

اس طرح سرپلاکر خاموش ہو گیا جیسے بچے استاد کا کہا مان لیتے ہیں۔ ویسے وہ سمجھ گیا تھا کہ ان لوگوں کا تعلق لازماً نسبتی سی سے ہی ہو گا۔ انہیں کسی طرح یہ اطلاع مل گئی ہو گی کہ وہ وابد جزیرے کے بارے میں پوچھتا پھر رہا ہے لیکن جس طرح وہ اسے دیکھ کر جوئے تھے اور فوری اس کے بیچے آئے تھے اس سے اندازہ ہوتا ہے کہ انہیں باقاعدہ اس کا حلیہ بتایا گیا ہے اور پھر ان کا گاہنہ ہوتل پہنچتا بتا رہا تھا کہ یہ کام ریڈر ورنہ ہوتل میں موجود اولاد سستھ کا ہی ہو سکتا ہے۔ لیکن یہ بات اس کی سمجھ میں نہ آرہی تھی کہ اگر اولاد سستھ نے بتایا ہوتا تو وہ فوری پتائی۔ اس نے اتنی در کیوں لگائی کہ اس دوران وہ صرف فرائک سے مل بھی یا بلکہ اس کے ساتھ وہ کافی دیر تک رہا بھی۔ یہ سب خیالات اس کے ذہن میں آ رہے تھے کہ کاریکلت ایک جمنے سے مزدی اور اس کے ساتھ ہی نائیگر عمارت پر لگے ہوئے ریڈ ڈراؤن کلب کا بورڈ پڑھ کر بے اختیار مسکرا دیا کیونکہ اس کا خیال رہا اور ثابت ہوا تھا۔ کار کو عمارت کی بائیں طرف لے جا کر روک دیا گیا اور پھر وہ دونوں نائیگر کو ساتھ لے کر ایک برائے سے ہوتے ہوئے ایک کرے میں داخل ہوئے۔ وہاں دو اور سلسلہ افراد بھی موجود تھے۔ انہوں نے وہاں نائیگر کی بڑی تفصیلی تلاشی لی اور اس کی جیب میں موجود روفایسٹر انسپیکٹر اور مشین پیش نکال دیا۔ اسے کرسی پر بٹھا دو..... ان میں سے ایک نے کہا تو نائیگر کو سامنے دیوار کے ساتھ پڑی ہوئی کرسیوں میں سے ایک کرسی پر بٹھا دیا

سچ رہا تھا کہ کیا یہ ریڈ ڈراؤن کا چیف ماسٹر ہے یا اس کا کوئی
اسٹنٹ ہے۔

”تم پاکیشیائی ہو۔ آنے والے نے کرخت اور قدرے جھوکتے
ہوئے لجھ میں کہا۔

”میں ایکریمن ہوں۔ میں تمہیں کس طرف سے پاکیشیائی نظر آ
رہا ہوں۔“ نائیگر نے من بناتے ہوئے کہا۔

”اس کامیک اپ واش کروتا کہ اس کی اکو ختم ہو۔“ اس
آدمی نے اپنے آدمی سے کہا۔

”باس، آپ حکم دیں۔ یہ ابھی پہنچ لوگوں میں اصل بات بک دے
گا۔“ ایک آدمی نے خوشامد اش لجھ میں کہا۔

”جو میں کہہ رہا ہوں وہ کرو۔ یہ تربیت یافتہ لوگ ہیں اور میں
اے فوری طور پر فائع نہیں کرنا چاہتا۔“..... باس نے سخت لجھ میں
کہا تو وہی آدمی جس نے بات کی تھی تیری سے مڑا اور کمرے کے کونے
میں موجود ایک الماری کی طرف بڑھ گیا۔ اس نے الماری کھول کر

اس میں موجود ایک جدید میک اپ واشر نکالا اور الماری کی سائینے پر
موجود ایک ثرالی پر رکھ کر وہ ثرالی دھکیلتا ہوا نائیگر کے قریب لے
آیا۔ نائیگر کو معلوم تھا کہ اس نے پیشل میک اپ کیا ہوا ہے اس
لئے یہ واشر اس کامیک اپ کی صورت واش نہ کر سکے گا۔ اس نے

وہ غمینان سے بیٹھا ہوا تھا اور پھر وہی ہوا۔ تھوڑی وہ بعد جب واشر
ہٹایا گیا تو سامنے موجود افراد کے ہمراوں پر ابھر آنے والے تاثرات دیکھ

کہی نائیگر سمجھ گیا کہ اس کا پیشل میک اپ واش نہیں ہوا۔
”تو تم واقعی ایکریمن ہو۔“..... باس نے ہونٹ چھاتے ہوئے
قدارے حریت بھرے لجھ میں کہا۔

”ہاں، میرا نام مارشل ہے اور میں ولنگن سے آیا ہوں۔“ نائیگر
نے ہرے اعتماد بھرے لجھ میں کہا۔

”تم نے اولاد سکھ سے فرانک کے بارے میں معلومات حاصل کی
تھیں اور اسے بھاری رقم دی تھی۔“..... باس نے کہا۔

”ہاں، کیا سکھ نے تمہیں اس بارے میں اطلاع دی ہے۔“ نائیگر
نے اپنے ذہن میں ابھر آنے والے خداشے کے تحت پوچھا۔

”نہیں، اس کے پاس بھاری دولت ہونے کا کوئی امکان نہیں تھا
لیکن اس نے بڑا بھاری جو اکھیلہ تو اس سے اس دولت کے بارے میں
پوچھ گئے کی گئی تو اس نے تمہارے بارے میں بتایا۔ جس پر ہم سمجھ
گئے کہ تم پاکیشیائی محبثت ہو۔ اس لئے تمہیں سہماں لانے کے لئے

آدمی بھیجے گئے۔“..... اس بار باس نے پوری تفصیل بتا دی۔

”پاکیشیائیوں سے تمہیں کیا خطرہ ہے۔“..... نائیگر نے اپنے لجھ
میں حریت پیدا کرتے ہوئے کہا۔

”پہلے تم بتاؤ کہ تم داخل ہیزیرے کے بارے میں کیوں پوچھتے پھر
رہے ہو۔“..... باس نے کہا۔

”میرا تعقیل بلکہ ہارڈ سینٹریکیٹ سے ہے۔ بلکہ ہارڈ یہ دونوں
ہیزیرے حکومت سے فرید ناچاہتی ہے۔ اس لئے مجھے ہمارا بھیجا گیا ہے۔

تاکہ میں معلوم کروں کہ ان جزیروں کی کیا پوزیشن ہے اور یہ ان کے
کام کے ہیں یا نہیں۔ میں کسی ایسے آدمی کے بارے میں جاتا چاہتا تھا
جو وہاں رہا ہو۔ تاکہ اس سے تفصیلی معلومات حاصل کر کے خود
جزیروں پر جاؤں اور پھر سینڈیکیٹ کو تفصیلی روپورث دوں۔ ”نائگر
نے بڑے اعتماد بھرے لمحے میں جواب دیتے ہوئے کہا۔
”اوہ، پھر تو تم پر غلط ہاتھ ڈالا گیا ہے۔ تم ہمارے کام کے آدمی
نہیں ہو اور تمہیں ہم زندہ بھی نہیں چھوڑ سکتے۔ اس لئے تمہیں
بہر حال مرنا ہو گا۔“ باس نے یقینت ایک جھٹکے سے اٹھتے ہوئے
کہا۔

”ایک منٹ رک جاؤ۔ میری بات سنو۔“ نائگر نے قدرے
پریشان سے لمحے میں کہا یعنی اس کے ساتھ یہ اس کی نائگ تیزی سے
مزکر کریں کے عقبی پائے کی طرف بڑھ گئی تھی۔
”سوری مسٹر مارشل۔ البتہ تمہیں پانچ منٹ دے رہا ہوں۔ تم
مرنے سے پہلے جو عبادت کرنا چاہو کرو اور یہ بھی اس لئے کہ تم بے
گناہ مارے جا رہے ہو۔“ اس باس نے گردن موڑ کر نائگر کی
طرف دیکھتے ہوئے کہا۔

”اتھی ہمہ ربانی کر رہے ہو تو اپنا نام بھی بتا دو تاکہ میں مرنے سے
پہلے چہار اشکریہ ادا کر سکوں۔“ نائگر نے کہا۔
”میرا نام مارکو نیس ہے۔“ اس آدمی نے کہا اور پھر وہ اپنے
آدمیوں سے مخاطب ہو گیا۔

”میرے جانے کے پانچ منٹ بعد اسے گولی مار کر اس کی لاش
برقی بھی میں ڈال کر راکھ کر دیتا۔“ مارکو نیس نے اپنے ساتھیوں
سے کہا اور تیزی سے مزکر کرے سے باہر چلا گیا۔ اس کے ساتھ ہی
آنے والے دو افراد بھی چل گئے۔ اب کمرے میں صرف وہی دو آدمی رہ
گئے تھے جو نائگر کے سہماں آنے سے پہلے موجود تھے۔

”کیا یہ مارکو نیس چیف ماسٹر ہے۔“ نائگر نے ان دونوں سے
مخاطب ہوا کہا تو وہ دونوں بے اختیار اچھل پڑے۔

”تم کیسے جانتے ہو چیف ماسٹر کو۔“ ان میں سے ایک نے
حیرت بھرے لمحے میں کہا گیا تو نائگر بے اختیار پس پڑا۔
”میرا تعلق سینڈیکیٹ سے ہے۔ کیا تم بھول گئے ہو۔“ نائگر
نے کہا۔

”اچھا، ٹھیک ہے۔ بہر حال مارکو نیس چیف ماسٹر کا غیر ٹو ہے۔
چیف ماسٹر تو صرف احکامات دیتا ہے۔ اصل کام مارکو نیس ہی کرتا
ہے۔“ اس آدمی نے جواب دیا۔

”کیا وہ بھی سہماں ریڈ ڈراؤن میں بیٹھتا ہے۔“ نائگر نے
پوچھا۔

”نہیں، اس کا آفس الگ ہے اور اب خاموش ہو جاؤ اور جس کام
کے لئے باس نے تمہیں مہلت دی ہے وہ کر لو۔“ اس آدمی نے
کہا۔

”تمہار کیا نام ہے اور اپنے ساتھی کا نام بھی بتا دو۔“ نائگر نے

کہا۔

"خاموش رہو"..... اس آدمی نے اس بار جھرکتے ہوئے کہا اور اس کے ساتھ ہی اس نے کلائی پر بندھی ہوئی گھری کی طرف دیکھا۔ "بس تین منٹ باقی رہ گئے ہیں"..... اس آدمی نے سر اٹھا کر نائیگر کی طرف دیکھتے ہوئے کہا۔

"اچھا، میرا خیال تھا کہ دو منٹ رہ گئے ہوں گے"..... نائیگر نے مسکراتے ہوئے کہا تو سامنے کھڑے وہ دونوں اس طرح حیرت سے نائیگر کو دیکھتے گئے جیسے انہیں اس آدمی کی بھج نہ آرہی ہو۔ جو یقینی موت کے سامنے اس انداز میں بات کر رہا تھا اور اس کے پیڑے پر کہرا اطمینان تھا اور ابھی ان کے پیڑوں پر حیرت کے تاثرات موجود تھے کہ یکلٹ کھنک کی آواز کسی بہم کے دھماکے کی طرح گونجی اور اس سے چھٹے کہ وہ دونوں اس آواز کے بارے میں کچھ مجھتے۔ نائیگر کسی پرندے کی طرح اڑتا ہوا ان کی طرف آیا اور اس کے ساتھ ہی کہہ ان دونوں کے حلق سے لکھنے والی بے اختیار چیزوں سے گونج اٹھا۔ وہ دونوں چونکہ ساتھ ساتھ کھڑے تھے اس لئے نائیگر کے دونوں ہاتھوں نے ان کے سینوں پر زور دار ضربیں لگا کر انہیں پشت کے بل اچھال دیا تھا جبکہ نائیگر قلا بازی کھا کر سیدھا ہوا اور پھر اس سے چھٹے کہ وہ دونوں اٹھتے نائیگر نے ایک زور دار جھپ لگایا اور کونے کی میز پر بڑے ہوئے اپنے مشین پیش کیا اور کوئی نہ چھٹ پیا۔ اسی لمحے اس نے یکلٹ چھلانگ لگائی اور گویاں عین اس جگہ پریں جہاں پلک جھپکنے سے چھٹے

ناٹک موجود تھا۔ یہ وہی آدمی تھا جس نے اس سے بات کی تھی۔ اس نے نیچ گر کر اٹھتے ہوئے جیب سے مشین پیش نہ صرف نکال یا تھا بلکہ نائیگر پر فائز بھی کھول دیا تھا لیکن نائیگر تو پارہ بتا ہوا تھا۔ اس نے دوسرے صرف وہ نیچ گیا بلکہ اس نے دوسری جگہ قدم نکرانے سے چھٹے ہی خوابی فائز کھول دیا اور دوسرا آدمی جو نہ صرف اٹھ کر کھدا ہو گیا تھا بلکہ اس کے ہاتھ میں بھی مشین پیش نظر آنے لگا تھا۔ گویاں کھا کر بھجن چھٹے آدمی پر گرا ہوا ایک بار پھر ہاتھ گھما کر نائیگر پر فائز کرنا چاہتا تھا میکن دوسرے آدمی کے اچانک گرنے سے اس کے ہاتھ سے مشین پیش نکل کر ذرا فاصلے پر جا گرا۔ یہ سب کچھ واقعی پلک جھپکنے کے عرصے سے چھٹے ہی ہو گیا تھا۔ چھٹے آدمی نے تریپ کر اپنے اپر گرنے والے دوسرے آدمی کو ایک طرف اچھلا کی تھا کہ نائیگر کے مشین پیش سے ایک بار پھر فائز ہوا اور اٹھنے کی کوشش کرتا ہوا اپنلا آدمی چھتتا ہوا نیچ گرا۔ گویاں اس کے سینے پر بڑی تھیں اور پھر جلد لمحے بری طرح تریپ کے بعد ساکت ہو گیا۔ جبکہ دوسرा آدمی چھٹے ہی ختم ہو چکا تھا۔ نائیگر دروازہ کھلنے اور بند ہونے کی آواز سن کر ہی بھج گیا تھا کہ کمرہ ساؤنڈ پروف ہے۔ اس نے اس نے بے دریغ فائز نگ کر دی تھی۔ دیسے اسے ایک بار تو یہ سوچ کر ہی جھرم جھری ہی آگئی تھی کہ وہ بھی فائز نگ کی زد میں آنے سے بس بال ہی بچا ہے۔ اس نے آگے بڑھ کر میز پر ڈا ہوا اپنا زر و فایو ٹرانسیور اٹھا کر جیب میں ڈالا اور پھر دروازے کی طرف بڑھ گیا۔ اب اس کے لئے ہمارا نکلا مندر

سیسے ریڈی میڈی میک اپ باکس تھیزروں میں کام کرنے والوں کے
تھے بنائے جاتے تھے تاکہ وہ جلد از جلد مختلف بہر و پ بھر کر کام کر
سکے۔ میک اپ باکس اور بیاس خرید کر وہ ایک قرعی ریستوران
تھے گیا اور اس کے واش روم میں جا کر اس نے نہ صرف بیاس تبدیل
کیا بلکہ بہرے اور گردن پر ریڈی میک اپ چڑھایا اور دونوں ہاتھوں
سے اسے مخصوص انداز میں ٹھپٹھپتا کر اس نے اسے اچھی طرح
انداخت کیا۔ پھر پرانے بیاس کی جیبیوں سے سارا سامان اور ریڈی
سیسے میک اپ باکس بھی اس نے نئے بیاس میں منتقل کیا۔ پرانا بیاس
ٹھپٹہ میں ڈال کر وہ جب واش روم سے باہر آیا تو وہ یکسر مختلف آدمی
بن چکا تھا۔ ریستوران سے باہر آ کر وہ اس کے عقبی طرف چلا گیا۔ اب
اس نے سوچا کہ وہ بیاس عمران کو اب تک کی روپورٹ دے دے لیں
پھر اس نے ارادہ بدل دیا کیونکہ عمران نے اگر مار کوئیں کے بارے
میں پوچھتا تو وہ جواب نہ دے سکے گا۔ اس لئے یہ روپورٹ ادھوری رہتی
اور عمران کو ادھوری روپورٹ سے سخت پڑتھی۔ اس لئے نائیگر نے
مار کوئیں کو سماش کرنے کے بعد روپورٹ دینے کا فیصلہ کیا اور پھر
زرو فایو ٹرائنسیز جیب میں ڈال کر وہ اس ریستوران کی عقبی طرف
سے باہر سڑک پر آیا اور وہاں ایک خالی یونیورسٹی سے نظر آگئی۔

"ریڈ ڈرائگن چلو"..... نائیگر نے یونیورسٹی کا دروازہ کھول کر اندر
بیٹھتے ہوئے کہا تو ڈرائیور نے اسے ایک لمحے کے لئے حیرت پھری
ٹھرلوں سے دیکھا اور پھر کانڈے اچکاتے ہوئے یونیورسٹی آگے بڑھا دی۔

تحا۔ اس کی اصل کوشش تو یہی تھی کہ ان میں سے ایک آدمی کو
زندہ رکھ کر وہ کریں پر جکڑ کر اس سے اس جگہ کے بارے میں معلوم
کرے جہاں مار کوئیں یعنی تھا کیونکہ اسے اس بات کا اندازہ ہو گیا
تھا کہ چیف ماسٹر کی بجائے اگر مار کوئیں کو فوری طور پر پاکیشاویوں کے
جائے تو ٹیپ سی کے آدمیوں کو زیادہ موثر طور پر پاکیشاویوں کے
خلاف کارروائی کرنے سے روکا جاسکتا تھا۔ لیکن بھاں حالات ہی ایسے
ہو گئے تھے کہ اسے فوری دونوں کا خاتمہ کرنا پڑا۔ ورنہ اس کی اپنی
زندگی کو بھی یقینی خطرہ لاحق ہو سکتا تھا۔ باہر جانا اس کے لئے کوئی
مسئلہ نہ تھا کیونکہ اسے جب بھاں لایا گیا تھا تو اس کی آنکھیں کھلی
ہوئی تھیں اور یہ اہتمامی شارت کٹ تھا۔ وہ دراصل فوری طور پر
مار کوئیں کو کوکرنا چاہتا تھا۔ بہر حال بھاں سے باہر جا کر ہی وہ کچھ
کر سکتا تھا۔ اس لئے اس نے مشین پسل اور زروفا یو ٹرائنسیز جیب
میں ڈالا اور دروازے کی طرف بڑھ گیا۔ اس کرے سے ٹھٹ دوسرا گہر
خالی تھا۔ اس کا دروازہ کھول کر وہ باہر برآمدے میں آگیا اور پھر
برآمدے سے وہ ریڈ ڈرائگن کلب کی عمارت کی سانینڈ پر پہنچ گیا۔ اس
دوران اس سے کوئی آدمی بھی نہ نکل رکا تھا۔ وہ اٹھینا سے چلتا ہوا
کپاونڈ گیٹ سے باہر پہنچ گیا۔ اس نے خالی یونیورسٹی روکی اور اسے میں
مار کیتے چلنے کا کہہ دیا۔ تھوڑی در بعد وہ میں مار کیتے پہنچ چکا تھا۔ بیاس
سے اس نے اپنے ناپ کا نیا بیاس خریدا اور اس کے ساتھ ہی ایک
ڈپارٹمنٹل شور سے اس نے میک اپ ریڈی میڈی باکس بھی خرید

کی اور نیکسی آگے بڑھا لے گیا اور نائیگر مرکز کے کپاؤنڈ گیٹ سے اندر دخال۔ تو وہاں آنے جانے والے افراد کو دیکھ کر وہ سمجھ گیا کہ یہ کب بھی جرام پیشہ افراد کی آمادگاہ ہے۔ لیکن نائیگر سید حافظ کی طرف بڑھ گیا۔ کاؤنٹر ایک ہلکا آدمی کھدا تھا جبکہ سروس دینے والی دو نیم عربان بس میتھے مقامی لڑکیاں تھیں جن کے پھرے بتا رہے تھے کہ وہ ایسے ماحول کی عادی ہیں۔

کیا نام ہے تمہارا۔ نائیگر نے کاؤنٹر کے قریب پہنچ کر بدمعاشوں کے مخصوص جھٹکے دار لجھ میں کہا تو وہ آدمی چونک کہ نائیگر کو دیکھنے لگا۔

مسٹر مارکو نیس سے کہو کہ سرکاری ہجنسی بلیک شیڈ کا جیکب آیا ہے۔ ایک خاص پیغام دینا ہے اسے۔ نائیگر کو چونکہ ان کی فطرت کا بخوبی اندازہ تھا اس لئے اس نے اپنا اندازان کی نفیات کے مطابق ہی رکھا تھا۔

سرکاری ہجنسی بلیک شیڈ۔ اس آدمی کے پھرے پر قدرے مرجوہ بیت کے تاثرات نہ دار ہوئے۔

تم کچھ نہیں جانتے کجھے۔ تمہارا مسٹر سب جانتا ہے۔ بات کرو اس سے۔ نائیگر نے اور زیادہ اکٹے ہوئے لجھ میں کہا تو اس آدمی نے انجات پر سرطاتے ہوئے سامنے پڑتے ہوئے فون کار سیور اٹھایا اور کیے بعد دیکھ دو بن پریس کر دیئے۔

کاؤنٹر سے سانزا بول رہا ہوں بس۔ ایک آدمی سہماں آیا ہے۔

تم کچھ کہنا چاہتے تھے۔ نائیگر نے نرم لجھ میں کہا۔
آپ شکل و صورت سے کوئی تاجر لگتے ہیں۔ ریڈ ڈراؤن میں تو آپ ل جائیں گے۔ وہ لوپاک کی سب سے خطرناک جگہ ہے۔
ڈرائیور نے آہستہ سے کہا۔
اوہ، مجھے تو مارکو نیس سے ملتا تھا جو چیف ماسٹر کا استنٹ ہے۔ سنا ہے کہ وہ ریڈ ڈراؤن میں ہی بیٹھتا ہے۔ نائیگر نے کہا۔

نہیں جتاب۔ آپ کو جس نے یہ بتایا ہے غلط بتایا ہے۔
مارکو نیس تو بلیک استنٹ کلب کا انچارج ہے۔ نیکسی ڈرائیور نے جواب دیتے ہوئے کہا۔

اوہ، پھر تم مجھے دہیں لے چلو۔ تمہارا شکر یہ۔ نائیگر نے سرت بھرے لجھ میں کہا اور نیکسی ڈرائیور نے انجات میں سرطان دیا۔ تمہوڑی در بعد نیکسی ایک دو منزلہ کلب کے کپاؤنڈ گیٹ سے در آگے رک گئی۔

اندر نیکسی نہیں جا سکتی جتاب۔ لیکن یہ بھی بتا دوں کہ سہماں کا ماحول بھی ریڈ ڈراؤن سے مختلف نہیں ہے۔ نیکسی ڈرائیور نے کہا۔

بے قدر ہو۔ میں نے صرف چند پیغامات پہنچانے ہیں۔ نائیگر نے کہا اور پھر اس نے کرایہ کے علاوہ اسے بھاری رقم میں کے طور پر بھی دے دی تو ڈرائیور کا بھرہ کھل اٹھا۔ اس نے نائیگر کو سلام

بھی مصافی کے لئے اس کی طرف ہاتھ نہ بڑھایا تھا۔
”کیا پیغام ہے۔۔۔۔۔ ماسٹر مار کو نیس نے اسے غور سے دیکھتے
ہوئے کہا۔۔۔۔۔

”صرف اتنا کہ تم ذی سی کے ادمیوں کو الٹ کر دو کیونکہ چھف
کو اطلاع ملی ہے کہ پاکستانی ہجت لوپاک پنج پکے ہیں۔۔۔۔۔ نائیگر
نے بڑے پر اعتماد لجھ میں کہا۔۔۔۔۔

”یہ بات تو وہ فون پر بھی کر سکتے تھے اور یہ بات انہیں میری
بجائے چیف ماسٹر سے کہنی چاہئے تھی۔۔۔۔۔ مجھے تو وہ جانتے ہی نہیں۔۔۔۔۔
مار کو نیس نے کہا۔۔۔۔۔

”چیف سرکاری ”جنیس کے چیف ہیں مجھے۔۔۔۔۔ اس نے وہ سب کچھ
جانتے ہیں۔۔۔۔۔ انہیں معلوم ہے کہ عملی اخراج تم ہو چیف ماسٹر نہیں
اور پھر اہمیتی خطرناک ”جنیسوں کی موجودگی میں فون پر بات نہیں کی
جاسکتی۔۔۔۔۔ نائیگر نے جواب دیا تو مار کو نیس بے اختیار بھس پڑا۔۔۔۔۔
”تمہیں یہاں کا تپ کس نے بتایا ہے۔۔۔۔۔ مار کو نیس نے
سکراتے ہوئے کہا۔۔۔۔۔

”ایک بیکسی ڈرائیور نے۔۔۔۔۔ نائیگر نے جواب دیا۔۔۔۔۔
”یہ بتاؤ کہ تم مجھے احمد کجھتے ہو۔۔۔۔۔ نیا بیس تبدیل کر کے اور
سینی میڈ میک اپ کر کے تم کجھتے ہو کہ میں تمہیں پہچان نہیں
سکوں گا۔۔۔۔۔ مار کو نیس نے یہ لفظ دانت نکالتے ہوئے کہا اور پھر اس
سے پہلے کہ نائیگر کوئی رد عمل ظاہر کرتا، پھلک کی آواز کے ساتھ ہی

اس کا نام جیکب ہے اس کا کہنا ہے کہ وہ سرکاری ”جنیس بلیک شیڈ“ کا
آدمی ہے اور آپ کو کوئی خصوصی پیغام بھچانا چاہتا ہے۔۔۔۔۔ کاؤنٹر
میں نے موڈ بائس لجھ میں کہا۔۔۔۔۔

”میں باس۔۔۔۔۔ اوکے باس۔۔۔۔۔ دوسری طرف سے کچھ سن کر اس
نے کہا اور رسیور رکھ دیا۔۔۔۔۔

”دوسری منزل کے آخر میں باس کا آفس ہے۔۔۔۔۔ طے جاؤ۔۔۔۔۔ کاؤنٹر
میں نے کہا تو نائیگر نے اشتباہ میں سر بلایا اور رسیور میں کی طرف بڑھ
گیا۔۔۔۔۔ تھوڑی دیر بعد وہ دوسری منزل پر موجود تھا لیکن وہاں مشین گنوں
سے سلک چار افراد موجود تھے۔۔۔۔۔

”آپ کی جیب میں اسلوچ ہو تو وہ ہمیں دے جائیں۔۔۔۔۔ واپسی پر مل
جائے گا۔۔۔۔۔ ان میں سے ایک آدمی نے بڑے ہذب لجھ میں کہا تو
نائیگر نے اشتباہ میں سر بلاتے ہوئے جیب سے مشین پشل کال کر
اس کے حوالے کر دیا۔۔۔۔۔

”ٹکری یہ سر۔۔۔۔۔ آپ جا سکتے ہیں۔۔۔۔۔ اس آدمی نے مشین پشل
لے کر کونے میں موجود دروازے کی طرف اشارہ کرتے ہوئے کہا اور
نائیگر سر بلاتا ہوا آگے بڑھ گیا۔۔۔۔۔ اس نے دروازے کو دبایا تو دروازہ
کھل گیا اور نائیگر اندر داخل ہوا تو سامنے ہی ایک بڑی سی آفس پیش
کے مجھے ہی مار کو نیس پہنچا تھا جس نے اس کی بلاکت کا حکم دیا تھا۔۔۔۔۔
”میرا نام جیکب ہے اور میرا اتعلق بلیک شیڈ سے ہے۔۔۔۔۔ نائیگر
نے کہا جو نکل مار کو نیس اس کی آمد پر اٹھا بھی نہ تھا اس نے نائیگر نے

چھت سے سرخ رنگ کی تیرروشنی اس پر پڑی اور اس کے ساتھ ہی اس کا ذہن جیسے تاریک دلدل میں ڈوبتا چلا گیا۔ اللہ تعالیٰ ذہن کے تاریک ہونے سے پہلے آخری احساس نائیگر کے ذہن میں یہی ابھرا تھا کہ باوجود اپنی ہمارت کے وہ بار کوئی نہیں جیسے عام سے آدمی سے مار کھا گیا ہے۔

میکسی ریڈ ڈراؤن کلب سے کچھ فاصلے پر رک گئی۔

"بھتاب۔ میکسیوں کو کلب کے اندر یا قریب لے جانے سے منع کیا گیا ہے۔ اگر خلاف ورزی کی جائے تو میکسی تباہ کر دی جاتی ہے۔" ڈایسور نے قدرے خوفزدہ سے لجھے میں کہا۔

"کوئی بات نہیں۔ ہم یہیں اتر جاتے ہیں۔"..... عمران نے کہا اور میکسی سے نیچے اتر گیا۔ عقینی سیٹ سے جوزف اور جوانا بھی نیچے اتر آئے۔ جوزف نے ڈایسور کو کرایہ اور بیب دی۔ عمران ایکری میمن سیک اپ میں تھا جبکہ جوزف اور جوانا دونوں اپنے اصل چہروں میں تھے۔ ان دونوں نے گھرے نیلے رنگ کے سوتھنے ہوئے تھے جبکہ عمران نے ہلکے نیلے رنگ کا سوٹھنے ہوا تھا۔

"ماسر آپ صرف تاشہ دیکھیں گے۔"..... جوانا نے میکسی کے لئے بہت سے ہی کہا۔

مسرکنامہ بیان بلکہ اسے کوڑا مار دیا ہو۔

"اوہ، اوہ اچھا"..... اس عورت نے اہتمائی گھبرائے ہوئے بچے سیں کہا اور اس کے ساتھ ہی وہ اتنی تیزی سے گیٹ کی طرف بڑھ گئی جسے اس کے یچھے پاگل کتے لگ گئے ہوں۔ عمران مسکراتا ہوا آگے بڑھا چلا گیا۔ پھر تھوڑی بعد جب وہ ہال میں داخل ہوئے تو وہاں دھوئیں کے ساتھ ساتھ سستی شراب کی تیزیوں ہر طرف چھائی ہوئی تھی۔ اس کے ساتھ ساتھ عورتوں اور مردوں کے بے ہنگم مقابیتے بھی سنائی دے رہے تھے۔ سجدہ تھوڑی تھیں پڑا جبکہ جوزف خاموش رہا تھا۔ ماہول پوری طرح نظر آیا اور وہ بڑے سے کاؤنٹری طرف بڑھ گئے۔ کاؤنٹری پر چار طیم تھیں آدمی موجود تھے جن میں سے تین سروس دینے میں صروف تھے جبکہ ایک فون سننے میں صروف تھا۔ عمران ایک لمحے کے لئے کاؤنٹری پر رکا، دوسرے لمحے اس نے اس آدمی کے ہاتھ سے رسیور چھینا اور اسے ایک جھٹکے سے کر پیش پر رکھ دیا۔

"چھٹے ہماری بات سنو مسز۔ ہم ہماری فون کال ختم ہونے کا انتظار نہیں کر سکتے"..... عمران نے اہتمائی سرد بچے میں کہا اور وہ آدمی پھند لمحے تو حیرت بھری نظروں سے عمران اور اس کے یچھے کھڑے ہوئے جوزف اور جوانا کو دیکھا رہا۔ پھر ایک جھٹکے سے انھوں کر کھدا ہو گیا۔

"جیسیں معلوم ہے میں کون ہوں۔ میرا نام سا کہ ہے سا کہ۔ دو انگوں میں ہاتھیوں کو مسل دتا ہوں۔ کچھے"..... اس آدمی نے

"یعنی میرا کام صرف تایاں بجانا ہو گا لیکن تالی تو سنائے ہے کہ دونوں ہاتھیوں سے بھتی ہے۔ اس لئے کیا یہ بہتر نہیں ہے کہ تم اور جوزف مل کرتا یاں بجاو"..... عمران نے آگے بڑھتے ہوئے جواب دیا۔ "خاموش رہ جوانا۔ زیادہ بے تاب ہونے کی ضرورت نہیں ہے۔ جیسے موقع ہو گا ویسے ہی کیا جائے گا"..... جوزف نے منہ بنا کر جوانا سے کہا۔

"واہ، جوزف کو تو تعلیم بالغات کے سکول کا ہیئتہ ماسٹر ہونا چاہئے۔ عمران نے کہا تو جوانا بے اختیار ہنس پڑا جبکہ جوزف خاموش رہا تھا۔ اس نے کوئی جواب نہ دیا تھا۔ تھوڑی زیر بعد وہ کپاڈوں گیٹ میں داخل ہوئے تو واقعی وہ ایک نئی دنیا میں آگئے تھے۔ کلب میں آنے اور جانے والے تمام مرد اور عورتیں اپنے انداز اور بیاسوں سے ہر اُنم پیش ہی وکھانی دے رہے تھے۔ جبکہ عمران، جوزف اور جوانا تینوں ان سے متفروض نظر آرہے تھے۔ ہی وجہ تھی کہ عورتیں بڑی پسند یہ نظروں سے ان تینوں کو دیکھ رہی تھیں۔ خاص طور سے آگے جاتا ہوا عمران تو ان کی نظروں کا مرکز تھا۔

"میرا نام سوتی ہے۔ مجھ سے دستی کرو گے۔ خوش کر دوں گی۔" اچانک ایک عورت نے آگے بڑھ کر بڑے لاڑ بھرے لمحے میں عمران سے مخاطب ہو کر کہا۔ "چیف ماسٹر سے پوچھنا پڑے گا"..... عمران نے مسکرا۔ ہوئے جواب دیا تو وہ عورت اس طرح بد کی جیسے عمران نے چیف

یکٹ غصے سے کاؤنٹر رکھا رتے ہوئے کہا۔ وہ واقعی طیم شحیم جسم کا
مالک تھا لیکن ابھی اس کا فقرہ ختم نہیں ہوا تھا کہ کاؤنٹر کے بالکل
قریب کھڑے عران کا بازو بھلی کی سی تیزی سے گھوما اور اس کے ساتھ
ہی ساکہ چھٹا ہوا اچھل کر کاؤنٹر کھڑے باقی تینوں آدمیوں پر جا
گرا۔ پھر پلت کر کاؤنٹر کے نیچے گر گیا۔ پورا ہال تھپر کی زور دار آواز اور
ساکہ کے چھٹے کی وجہ سے یکٹ خاموش ہو گیا۔

” یہ تم نے کیا سکا۔ ساکہ تو اہتاں ماهر لڑاکا ہے۔“
کاؤنٹر موجود ایک آدمی نے حریت کی شدت سے ہلاکتے ہوئے کہا
اور اسی لمحے جیسے کوئی آتش فشاں اچانک پھٹتا ہے اور اس میں سے
ایک زور دار جھٹکے سے لاوا بہرا بلتا ہے اس طرح چھٹا ہوا ساکہ اچھل
کر کھڑا ہوا ہی تھا کہ عران کا ہاتھ ایک بار پھر حرکت میں آیا اور اس
بار طیم شحیم ساکہ چھٹا ہوا ہو امیں تلا بازی کھا کر کاؤنٹر کے اوپر سے اڑتا
ہوا ایک زور دار دھماکے سے خالی جگہ پر جا گرا۔ اس کے ساتھ ہی
خاموش کھڑے ہوانے قدم بڑھا کر پیر اس کے پینے پر رکھ دیا۔

” خبردار۔ اگر حرکت کی تو چیونی کی طرح مسل دوں گا۔“ جوانا
نے عراتے ہوئے کہا اور اس کے ساتھ ہی ساکہ نے جو انھنے کی
کوشش کر رہا تھا۔ جوانا کے پیر کے ایک ہی چھٹے سے یکٹ ڈھیلابڑ
گیا۔

” پڑے رہو۔“..... جوانا نے عراتے ہوئے کہا۔ پورے بال؛
موت کا ساسکوت طاری تھا۔

” چیف ماسٹر کہاں یتھا ہے۔ اسے کہو کہ سائنسر سے رو نالہ آیا
سے کہو اسے۔“..... عران نے عراتے ہوئے لمحے میں کہا تو ایک
سائنس پر لکھا ایک آدمی تیزی سے دوڑتا ہوا سیر ہیاں چڑھ گیا۔
چھوڑ دوائے۔ اب اگر اس نے کوئی غلط حرکت کی تو زندہ قبر میں
الد دوں گا۔ میں نہیں چاہتا کہ چیف ماسٹر کا کوئی آدمی میرے ہاتھوں
ساخت ہو۔“..... عران نے اپنی آواز میں جوانا سے کہا۔

” میں ماسٹر۔“..... جوانا نے موڈ بادشاحے میں جواب دیا اور اس کے
ساتھ ہی اس نے پیر پچھے ہٹایا۔ لیکن ساکہ نے چند لمحوں تک کوئی
حرکت نہ کی۔ پھر اس نے اس انداز میں حرکت کرنا شروع کی جیسے
کسی فلم کا کروار سلو موشن میں حرکت کرتا ہے۔ دل پر پڑنے والے
دیباخانے اس کے اعصاب کو جیسے بخوبی دیا تھا۔ پھر اس سے پہلے کہ
” اخٹھا سیر ہیوں پر سے اس طرح دھم کی آوازیں سنائی دیں جیسے
کوئی بڑا رول سیر ہیاں اڑ رہا ہو۔“ دوسرے لمحے ایک دیو قامت آدمی
جس کی ایک آنکھ غراب تھی جیزرا اور جیکٹ ہٹھنے نیچے ہو چکا۔ اس کے
چھرے کے اعصاب نئے کی شدت سے تھر تھر ارہتے تھے۔ الکتری آنکھ
جسی سرفی جیسے تھوپ دی گئی تھی۔ اس کے پیچے میشین گن بردار دو
تھیں۔ یکل آدمی تھے۔

” یہ کیا ہو رہا ہے۔“ ساکہ کو کیا ہوا ہے۔ یہ نیچے گرا پڑا ہے۔
” اس کو کیا ہار دو۔“..... اس آنے والے نے یکٹ چھٹتے ہوئے کہا اور پھر
اس سے پہلے کہ اس کا فقرہ ختم ہوتا۔ جو تواہٹ کی آواز کے ساتھ ہی

"اے۔ اے۔ آور نانڈا یے کیرے مکوڑے تو مرتے ہی رہتے ہیں۔ آ۔ چیف ماسٹر نے بڑے لابر وہ سے لجے میں کہا اور واپس سیز ٹھیوں کی طرف بڑھ گیا۔ عمران نے جوزف اور جوانا کو پہنچے آئے کا اشارہ کیا اور پھر تھوڑی دری بعد عمران، جوزف اور جوانا سمیت ایک دینع کرے میں موجود تھا۔ اس کرے کو آفس کے انداز میں سجا یا گیا تھا لیکن دیواروں پر ہر طرف نیم عربیاں لڑکوں کی بڑی بڑی تصویریں لگی ہوئی تھیں۔ ایک بڑی تصویر میں دو جنگلی سانڈوں کو لڑتے ہوئے دکھایا گیا تھا۔

"بیٹھو اور بتاؤ کیا پیٹھو گے۔ میرے پاس تین سو سال پرانی شراب بھی ہے۔" چیف ماسٹر نے انہیں صوف پر بیٹھنے کا اشارہ کرتے ہوئے کہا اور خود وہ ساتھی سے گھوم کر بڑی سی آفس پیبل کے پہنچے ریوالونگ کری پر بیٹھ گیا۔

"کچھ نہیں۔ رونالڈ اور اس کے ساتھیوں نے شراب چھوڑ دی ہے۔ کیا تمہیں واقعی اس کی اطلاع نہیں تھی حالانکہ دنیا کے تمام براعظموں میں یہ بریکنگ نیوز کی طرح پھیل گئی تھی۔"..... عمران نے کہا۔

"اچھا۔ حریت ہے ساری دنیا جانتی ہے اور مجھے اس کا علم نہیں ہے۔ بہر حال بتاؤ کیے آتا ہوا۔" چیف ماسٹر نے آگے کی طرف بیٹھتے ہوئے کہا۔

"ہمیں معلوم ہے کہ تمہاں ایک سرکاری ہمجنی فہرست کے

حکمت کرتا ہوا ساکہ جیختا ہوا واپس گرا اور چد لمحے ترپنے کے بعد ساکت ہو گیا۔

"تم ہو چیف ماسٹر۔"..... عمران نے بڑے سرد لمحے میں کہا۔ "ہاں، تم کون ہو اور تم نے کیسے ساکہ کو زیر کر لیا۔" تم لگتے تو پڑھنا جتنہ ہو۔"..... اس نے غور سے عمران کو دیکھتے ہوئے کہا۔

"تمہیں بتایا نہیں گیا کہ ہمارا تعلق سائبرس سے ہے اور میرا نام رونالڈ ہے۔ کبھی نہیں سنارونالڈ کا نام۔ ہمارے ایکریمیا کے ریڈ ڈاگز بھی رونالڈ کا نام سنتے ہی اپنی دمیں مانگوں میں دبایتے ہیں۔"..... عمران نے سرد لمحے میں کہا اور ریڈ ڈاگز کا نام سن کر چیف ماسٹر کے اختیار اچھل پڑا۔

"اوہ، اوہ تو تم ہو وہ مشہور زمانہ رونالڈ۔ اوہ، اوہ اچھا اچھا۔" ہمارے بارے میں تو کہا جاتا ہے کہ سانڈ بھی تم سے کترناکر نکل جاتا ہے۔ اوہ آؤ۔ میرے ساتھ آؤ۔ ویکلم رونالڈ ویکلم۔"..... چیف ماسٹر نے یکفت سرت بھرے لمحے میں کہا۔ اس کا سارا غصہ یکفت ختم ہو گیا تھا۔

"میرا ساتھی چاہتا تو ذرا سا جھنکا دینے سے اس ساکہ کا دل پھٹ جاتا اور میں چاہتا تو کاؤنٹر کے پہنچے سے اس کے آگے گرنے کے دوران اس کی گردن ثوٹ چکی ہوتی یہکن میں ہمارا آدمی نہیں مارنا چاہتا تھا۔ اب بھی تم نے اسے مروالیا ہے۔"..... عمران نے آگے بڑھتے ہوئے کہا۔

لوگ مجھے ہٹ جائیں تاکہ ہم اپنا شکار کھیل سکیں۔..... عمران نے
جواب دیتے ہوئے کہا۔
”سوری مسٹر رونالڈ، ایسا ممکن ہی نہیں ہے۔ چیف نے مجھے حکم
دیا ہے اور میں نے چیف کا حکم ہر حالت میں بجالانا ہے۔..... چیف
ماسر نے کہا۔
”سوچ لو۔ میں تو اس لئے خود چل کر ہبھاں آیا ہوں ورنہ رونالڈ
سے ملنے کے لئے تو لوگ سالوں اپنی باری کا انتظار کرتے رہتے
ہیں۔..... عمران نے کہا۔
”یعنی اگر وہ تم سے مارے نے گئے تب۔..... چیف ماسر نے کہا۔
”یہ بات دوبارہ مت منہ سے نکانا۔ جس طرح تیرفتار گھوڑے
کو چاپک مارنے سے وہ بدک جاتا ہے اس طرح جہاری یہ بات مجھے
چاپک کی طرح لگی ہے۔ بہر حال آئندہ یہ بات منہ سے نہ نکانا۔ وہ
لوگ ہبھاں قدم رکھتے ہی دوسرا سانس بھی نہ لے سکیں گے۔۔۔ عمران
نے منہ بناتے ہوئے کہا۔ پھر اسی سے پہلے کہ چیف ماسر کوی جواب
دتا۔ سامنے پڑے ہوئے فون کی گھنٹی بجھی اور چیف ماسر نے باختہ
بڑھا کر رسیور انخایا۔
”میں۔..... چیف ماسر نے کہا اور پھر دوسری طرف سے بات سن
کروہ بے اختیار جو نک پڑا۔
”ٹھیک ہے۔ یہ کام میں خود کروں گا۔ تم اسے فوری طور پر
کلب کے بلیک روم میں ہبھاڑو۔..... چیف ماسر نے کہا اور رسیور

انچارج بھی ہو اور اس سلسلے میں ہم آئے ہیں۔..... عمران نے کہا تو
چیف ماسر بے اختیار جو نک پڑا۔
”کیا مطلب۔ جہار اکی تعلق ہے کسی سرکاری ہجنسی سے۔۔۔
چیف ماسر نے حیرت بھرے لمحے میں کہا۔
”ہمارا کسی سرکاری ہجنسی سے کوئی تعلق نہیں ہو سکتا۔ یعنی
جن لوگوں کو ہلاک کرنے کا ناٹک تھیں دیا گیا ہے یعنی پاکیشیانی
ہجتوں کا وہ ہمارا بھی نارگز ہیں اور انہیں ہم نے ہلاک کرنا ہے۔
تم نے نہیں۔..... عمران نے کہا۔
”پاکیشیانی ہجتوں سے جہار اکی تعلق ہو سکتا ہے۔..... چیف
ماسر کے لمحے میں شدید حیرت تھی۔
”رونالڈ سینڈیکیٹ کو انہوں نے دھوک دیا ہے اور رونالڈ سب کچھ
معاف کر سکتا ہے یعنی دھوکے معاف نہیں کر سکتا۔..... عمران نے
کہا۔
”اگر جہار ا مقصد انتقام لینا ہے تو چاہے وہ ہمارے ہاتھوں ہلاک
ہوں یا جہارے ہاتھوں۔ اس سے کیا فرق پڑتا ہے۔..... چیف ماسر
نے کہا۔
”فرق پڑتا ہے چیف ماسر، بہت زیادہ فرق پڑتا ہے۔۔۔ رونالڈ اپنا
انتقام خود لیتا ہے کجھے۔۔۔ البتہ یہ ہو سکتا ہے کہ جیسیں ان کی لاشیں
مل جائیں گی اور جیسیں تو پچھی ان کی ہلاکت سے ہی، ہو گی ان سے تو
نہیں۔ اس لئے تم اپنے آدمیوں کو فون کر کے منع کر دو۔۔۔ جہارے

رکھ دیا۔
”ایک آدمی تو پکڑا گیا ہے باقی بھی پکڑے جائیں گے۔۔۔۔۔ چیف
ماستر نے بڑے فخر یہ لمحے میں کہا۔
”کیا وہ زندہ ہاتھ آیا ہے۔۔۔۔۔ عمران نے سرد لمحے میں پوچھا۔

”ہاں، میرے نمبر نومار کو نئیں کافون تھا۔ میں تو ہمہاں رہتا ہوں
اور صرف احکامات صادر کرتا ہوں۔ کام مار کو نئیں کرتا ہے۔ اس نے
محبے بتایا گیا ہے کہ یہ آدمی اس کے آفس پر چک گیا یعنی وہ اسے ہچان گیا
تو اس نے اسے بے ہوش کر دیا۔ وہ اسے ہلاک کر دیا یعنی میں نے
حکم دیا ہو اتحاک کہ چھٹے ایسے آدمی کی تصدیق ہوتا ضروری ہے۔ اس نے
محبے بتایا کہ وہ ایکریمین میک اپ میں ہے لیکن اس کا میک اپ واش
نہیں ہوا رہا۔ ویسے جب وہ مار کو نئیں کے آفس میں ہچخا تو اس نے
ریڈی میڈی میک اپ کر رکھا تھا اور مار کو نئیں خود ریڈی میڈی میک
اپ کا ماہر ہے۔ اس نے وہ فوری ہچان گیا کہ یہ آدمی ریڈی میڈی میک
اپ میں ہے۔۔۔۔۔ چیف ماستر نے کہا۔

”ٹھیک ہے۔ ہم بھی اسے چیک کریں گے۔ تم اس مار کو نئیں کو
کہہ دو کہ وہ اب باقی پاکیشیاں یوں کو چیک نہ کرے۔۔۔۔۔ عمران نے
کہا۔

”تم چھٹے اس گرفتار آدمی سے مل لو۔ پھر یہ بات بھی ہو جائے
گی۔۔۔۔۔ چیف ماستر نے کہا۔
”ٹھیک ہے۔۔۔۔۔ عمران نے جواب دیا یعنی اس کا فقرہ ختم

ہی ہوا تھا کہ چھٹ سے چٹک چٹک کی تیز آوازیں سنائی دیں اور اس
کے ساتھ ہی سرخ رنگ کی تیز روشنی کا دھارا عمران اور اس کے
ساتھیوں پر پڑا اور عمران کو یوں محسوس ہوا کہ جیسے وہ کرسی سمیت
نیچے کہیں بہت نیچے اترتا چلا جا رہا ہو۔ البتہ آخری احساس ختم ہونے
سے پہلے اس کے ذہن میں چیف ماستر کا بلداہنگ قہقہہ گونج رہا تھا۔

جس دے تھے جبکہ ایک زنجیر ایک کڑے سے نکل کر اس کے سے جسم سے گرد گھوم کر اس کی پتندیوں کے قریب دیوار میں موجود کڑے سے مسلک تھی۔ لیکن اس کی پتندیاں اور پیر کروں سے آزاد تھے۔ گودہ بے ہوش، ہونے کی وجہ سے لپٹنے بازوؤں اور اپنی نانگوں کے بل پر کھڑا ہوا تھا اور اب ہوش آنے پر سیدھا ہوا تھا لیکن اس کے باوجود اس کے بازوؤں میں درد کی بھریں موجود تھیں۔ اس کی وجہ کروں کا زیادہ اور ہوتا شے تھا۔ یہ ایک خاصاً بڑا کمرہ تھا جس میں شارپنگ کا تمام سامان موجود تھا۔ لیکن کمرے میں کوئی اور آدمی موجود نہ تھا۔ البتہ کمرے کا انکو تار و رازہ بند تھا۔ نائیگر ہوش میں آنے کے بعد صرف اس بات پر حیران تھا کہ مار کوئی نہیں نے اسے زندہ کیوں رکھا تھا۔ بہر حال اس نے لپٹنے ہاتھ کروں پر پھریرنے شروع کر دیتے۔ زنجیریں چونکہ قدرے ڈھیلی تھیں اس نے اسے کروں کو چیک کرنے میں بے حد آسانی محسوس ہو رہی تھی اور پھر جلد لمحوں بعد اس نے انگلیوں کی مدد سے کروں میں موجود بہن چیک کر لئے لیکن اس سے چلتے کہ وہ انہیں پریس کر کے ہاتھ نکلنے کی کوشش کرتا۔ دروازے کے باہر سے تیز اور بھاری قدموں کی آوازیں سنائی دیں تو نائیگر نے آنکھیں بند کر لیں اور جسم کو اس طرح ڈھیلنا چھوڑ دیا جسے وہ ابھی تک بے ہوش، ہو۔ کیونکہ اسے یہ تو حسوم تھا کہ اسے ریز کے فائز سے بے ہوش کیا گیا ہے اور ایسا آدمی ان سڑکاں نئی نجکش کے بغیر، ہوش میں نہ آتا تھا۔ یہ دوسری بات تھی کہ نائیگر، عرمان سے سیکھی ہوئی ذہنی

نائیگر کی آنکھیں کھلیں تو چلتے چل لمحے تک تو اسے یوں محسوس ہوا جسیے اس کا ذہن اور اعصاب دونوں بیک وقت بخند ہو گئے ہوں لیکن پھر جسیے اچانک اندر ہیرے میں بھلی چمکتی ہے اس طرح اس کے ذہن میں بھی روشنی کی بھریں ابھریں اور اس کے ساتھ ہی اس کے ذہن میں بے ہوش ہو جانے سے چلتے کے تمام مناظر فلی مناظر کی طرح گھوم گئے۔ اسے یاد آگیا کہ وہ ریڈی میڈ سیک اپ کر کے مار کوئی نہیں کے آس گیا تھا کہ اچانک چمٹ سے چلک کی آواز کے ساتھ ہی اس پر سرخ رنگ کی روشنی کا دھار اس پردا اور اس کے ساتھ ہی اس کا ذہن گہری تاریکی میں ڈوبتا چلا گیا تھا۔ اس نے آنکھیں کھول کر اوہم اوہم دیکھا اور اس کے ساتھ ہی وہ یہ دیکھ کر چونکہ پڑا کہ وہ کسی بڑے کمرے میں دیوار کے ساتھ زنجیروں میں جکڑا ہوا موجود ہے۔ اس کے دونوں بازو اور کر کے دیوار کے ساتھ کروں میں

ورزشیں روزانہ باقاعدگی سے کرتا تھا اور یہ انہی ذہنی ورزشوں کا کمال تھا کہ اسے از خود ہوش آگیا تھا لیکن وہ اپنے ہوش کو فوری طور پر ظاہر نہ کرنا چاہتا تھا جس حد تک بھروسے بعد فولادی دروازہ ایک دھماکے سے کھلا اور ماں نیگر جو بند آنکھوں کے درمیان معمولی سی جھری سے دروازے کی طرف دیکھ رہا تھا ذہنی طور پر بے اختیار چونکہ پڑا۔ کیونکہ آنے والے کافی تعداد میں تھے اور انہوں نے تین افراد کو اس طرح اٹھایا، ہوا تھا کہ جیسے بے ہوش افراد کو اٹھا کر لے جایا جاتا ہے اور پھر جیسے ہی وہ اندر آئے ماں نیگر اچھلے سے اپنے آپ کو بمشکل روک سکا کیونکہ وہ انہیں دیکھتے ہی، بہچاں گیا تھا۔ آنے والے عمران، جو زف اور جوانا تھے۔ عمران کو دواؤ میوں نے اٹھایا، ہوا تھا جبکہ جو زف اور جوانا کو تین قوی ہیکل افزادے علیحدہ اٹھایا ہوا تھا۔ پھر ان تینوں کو بھی ماں نیگر کے ساتھ ہی زنجیروں میں جکڑ دیا گیا۔

چیف ماسٹر نے انہیں زندہ کیوں رکھا ہوا ہے۔۔۔۔۔ ایک آدمی نے قدرے جھنگھلانے ہوئے لجے میں کھانا۔۔۔۔۔ یہ روتالہ دنیا کا سب سے خطرناک لینگنگسٹر سمجھا جاتا ہے۔۔۔۔۔ چیف ماسٹر کو ابھی شبہ ہے کہ یہ اصل آدمی نہیں ہے لیکن وہ اب چیک کرا رہے ہیں۔۔۔۔۔ اگر یہ اصل نکلا تو شاید چیف ماسٹر باقاعدہ جوڑ کر اس سے معافی مانگ لیں۔۔۔۔۔ دوسرے آدمی نے جواب دیتے ہوئے کہا۔۔۔۔۔

”ٹھیک ہے۔۔۔۔۔ پھر چلیں۔۔۔۔۔ دوسرے نے کہا اور جھلے نے اشبات میں سر ملا دیا۔۔۔۔۔

”ہم میں سے ایک دو کوہاں رہنا چاہتے ہیں۔۔۔۔۔ اچانک ایک آدمی نے کہا۔۔۔۔۔

”یہ ہے، ہوش ہیں اور بغیر انجکشن لگائے، ہوش میں نہیں آسکتے اور اگر آبھی جانیں تھے بھی زنجیروں میں جکڑے ہوئے ہیں سچیف ماسٹر کو تھانے تصدیق کرنے میں کتنا وقت لگے۔۔۔۔۔ اس نے کہاں کھوئے ہو کر تم صرف بورہ ہی ہوں گے۔۔۔۔۔ دوسرے آدمی نے کہا اور پھر سب نے ہی اس کی بات کی تائید کر دی اور وہ سب ایک دوسرے کے بیچے پیسے ہوئے کمرے سے باہر چلے گئے اور فولادی دروازہ ان کے عقب سے بند ہو گیا اور اس کے ساتھ ہی ناٹیگن کرنے میں صرف آنکھیں کھول دیں بلکہ وہ سیدھا کھڑا ہو گیا۔۔۔۔۔ اس کی انگلیاں تیری سے کروں پر جکٹ کرنے لگیں اور چند لمحوں بعد یہ محوس کر کے اس کے ذہن کو تصوردار جھٹکا لگا کہ اس کے کروں کے بٹنوں کو باقاعدہ پریس کر کے پھیلایا گیا ہے اور اب سوائے ان کروں کے کامنے کے اور رہائی کی کوئی صورت نہ تھی۔۔۔۔۔ وہ سوچنے لگا کہ صرف اس کے ساتھ ہی ایسا کروں کیا گیا ہے کیونکہ اس کے سامنے ہی عمران اور اس کے ساتھیوں کو زنجیروں میں جکڑا گیا تھا۔۔۔۔۔ لیکن ان کے کروں کے بٹنوں کو پریس کر کے نہیں پھیلایا گیا تھا اور پھر جس طرح بھلی کا جھماکا ہوتا ہے اس قریب اس کے ذہن میں بھی اس کی وجہ بھی آگئی۔۔۔۔۔ اس نے جوونکہ کرسی کروں کے بٹنوں کو پریس کر کے پھیلایا تھا۔۔۔۔۔ اس نے ہاتھوں کو

سکیر کر کروں سے نکلنے کی کوشش کی یعنی اس کو شش کا کوئی نتیجہ نہ نکلا تو اس نے بے اختیار طویل سانس لیا۔ اب اس کے پاس سوائے انتظار کرنے کے اور کوئی راستہ نہ تھا۔ اب تو یہی ہو سکتا تھا کہ عمران ہوش میں آئے اور ان زنجیروں سے خود بھی آزادی حاصل کرے اور پھر باقی ساتھیوں کو بھی آزاد کرائے یعنی اس کے ذہن میں بار بار یہ خیال آرہا تھا کہ عمران اور اس کے ساتھیوں کی حالت دیکھ کر اندازہ ہوتا تھا کہ انہیں بھی ریزائیک سے بے ہوش کیا گیا ہے اور یہ ریزائیک تھوڑی در پہلے کیا گیا ہے۔ اس نے عمران صاحب کی ذہنی متنقتوں کے باوجود انہیں ہوش میں آنے میں بہر حال کافی وقت چلے ہے تھا اور جو گلخانوں نے انہیں لے آنے والوں کی سکنی تھی اس سے اسے یہ اندازہ ہوتا تھا کہ کسی بھی لمحے وہ لوگ ہمہاں آکر ان کا خاتمه کر سکتے ہیں اور نائیک یہ برداشت نہ کر پا رہا تھا کہ اس کے سامنے عمران اور اس کے ساتھی بے بھی کی موت مر جائیں سچتا نہ اس نے ایک بار پھر طنزیہ بھی کروں کے بیٹوں کو پریس کرنے کی کوششیں شروع کر دیں لیکن اس کی تمام کوششیں بے سود ثابت ہو رہی تھیں اور جیسے جیسے وقت گزرتا جا رہا تھا اس کی بھملاتہ بڑھتی جا رہی تھی لیکن وہ حقیقت بے بس سا ہو کر رہ گیا تھا۔ اس کی بھجھ میں نہ آرہا تھا کہ وہ کیا کرے اور کس طرح آزادی حاصل کرے کہ اسے دروازے کی دوسری طرف قدموں کی آواز سنائی دی اور اس کا جسم تن گیا۔ اس نے اب بے ہوش رہنے کی ایکنگ ختم کرنے کا فیصلہ کرایا تھا کہ وہ آنے والوں

لے گئے۔ عمران اور اس کے ساتھیوں کو ختم کرنے آرہے ہیں، اپنی جست حجج کر کے مزید وقت لے لے کے سجدہ کوں بعد دروازہ کھلا اور سے گھوں سے سلسلہ دو افراد اندر داخل ہونے۔
کے چھین ہوش آگیا۔ کیسے..... ان میں سے ایک نے ہوش کو ہوش میں دیکھ کر حیرت بھرے لجھے میں کہا۔
جیسے ہمہاں لے آنے والا کون تھا..... نائیک نے سخت لجھے میں کھا تو وہ دونوں ہی طرزیہ انداز میں ہش پڑے۔
اس سے تمہیں کوئی فرق نہیں پڑے گا مسٹر۔ کیونکہ تم سب کی سوت کا حکم دیا جا چکا ہے۔ اس نے موت کے لئے خیار ہو جاؤ۔ ان کے سے ایک نے ہوتے یہ چیختے ہوئے کہا۔
بھرے ساتھیوں کو پانی پلا کر ہوش میں لے آؤ۔ پھر بے شک ہم سب کو گولی مار دیتا۔..... نائیک نے کہا تو وہ دونوں ایک بار پھر طرزیہ کھا لیں ہش پڑے۔
ہم کیوں اتنی تکلیف کریں۔ جبکہ تم سب کو بے ہوشی کے لئے ان ہی گولی مارنے کا حکم دیا گیا ہے۔..... اس آدمی نے کہا اور اس کے ساتھ ہی اس نے کاندھ سے لٹکی ہوئی مشین گن اتار لی جبکہ سر پہلے ہی مشین گن ہاتھوں میں لئے ہوئے تھا۔
وقت مت ضائع کرو کا لگر۔ واپس جا کر چیف ماسٹر کو پورٹ بھی کرنی ہے۔..... دوسرے آدمی نے جواب تک سوائے دو بارہ بیٹے کے خاموش رہا تھا، منہ بناتا ہوئے کہا۔

"یہ شخص میری کجھ میں نہیں آ رہا جی۔ یقینی موت کو سامنے دیکھ کر بھی اس کے چہرے پر خوف کے مسموی سے اثرات بھی نہیں ہیں۔ حالانکہ میں نے ایسے وقت میں بڑے بڑے بہادر وون کارٹنگ زرد ہڑتے ہوئے دیکھا ہے"..... کالگر نے جواب دیتے ہوئے کہا۔

"یہ لوگ تربیت یافتہ ہوتے ہیں اور موت زندگی ان کے لئے کھلی سے زیادہ اہمیت نہیں رکھتی۔ نجانے اس آدمی کے ہاتھوں کتنے افراد بلاک ہو چکے ہوں گے۔ اب اگر اس کی موت آگئی ہے تو اس کو کیا فرق پڑتا ہے۔ دوسرے آدمی جی نے جواب دیتے ہوئے کہا اور عین اسی لمحے نائیگر کے ذہن میں یقین۔ جھما کا ساہوا۔ اے گمراں کی بات یاد آگئی تھی کہ جب کروں کے بٹنوں کو پریس کر دیا جائے تو انہیں اپر سے نیچے دبانے کی بجائے داسیں دبایا جائے تو بٹنوں کے نیچے موجود میکنہم ہر کرت میں آ جاتا ہے۔

"تحمینک یو کالگر۔ تم واقعی بہادر آدمی ہو۔ بہر حال مرنے سے ہٹ جانور کو بھی پانی پلا دیا جاتا ہے۔ اگر تم مجھے چار گھونٹ پانی پلا دو تو کوئی قیامت نہیں ٹوٹ پڑے گی۔"..... نائیگر نے فوراً ہی الگیوں کی مدد سے بٹنوں کو داسیں دبانے کی کوشش کرتے ہوئے کہا۔

"تم نے جہنیں موت کے گھاث اتارا تھا کیا انہیں پانی پلا دیا تھا"..... کالگر نے کہا۔

"نہیں، انہوں نے پانی ماٹکا ہی نہیں تھا"..... نائیگر نے منہ بنتا ہوئے جواب دیا اور وہ دونوں اس کے جواب پر بے اختیار نہیں

پڑے۔

اوکے، پھر تمہیں مل گئے کے باوجود پانی نہیں مل سکتا۔..... کالگر نے کہا اور مشین گن کو سیدھی کرنے ہی لگا تھا کہ یقین کھراہست کی آوازیں سنائی دیں اور اس کے ساتھ ہی نائیگر کے نہ صرف دونوں ہاتھ کروں سے باہر آگئے بلکہ اس کے بھرم کے گرد موجود زنجیر بھی کھڑ کھڑا تھا، ہوئی ایک دھماکے سے نیچے فرش پر جا گئی تھی۔

"یہ، یہ کیا"..... ان دونوں کے منہ سے نکل ہی تھا کہ نائیگر کسی بھوکے عقاب کی طرح ان پر جھپٹ پڑا اور اس کے ساتھ ہی تیز فائز نگ اور ایک انسانی بیچ سنائی دیں لیکن ابھی فائز نگ ختم نہیں ہوئی تھی کہ ایک بار پر فائز نگ، ہوئی اور دوسرا انسانی بیچ سنائی دی۔

"تمہیں بھی پانی پسے بغیر منا پڑے گا"..... نائیگر نے ٹریگر سے انٹکی ہٹاتے ہوئے کہا۔ ہمیلی فائز نگ جی نے کی تھی۔ یہ وہ لمحہ جب نائیگر کالگر کے ہاتھوں سے مشین گن جھپٹ کر سانیڈی پر ہوا تھا اور کالگر اس سے مشین گن واپس لیتے کے لئے تیزی سے گھوما تھا اور عین اسی لمحے کھراہست میں مزر کر جی نے فائر کھول دیا تھا لیکن اس کا نشانہ نائیگر نہیں بلکہ کالگر بن گیا تھا اور کالگر کی چیخ اور نیچے گرنے سے جی بو کھلایا ہی تھا کہ نائیگر نے اس پر فائر کھول دیا اور اب وہ دونوں فرش پر پڑے ترپ رہے تھے۔ جی کے ہاتھوں سے مشین گن نکل کر کچھ دور جا گئی تھی۔ نائیگر تیزی سے آگے بڑھا اور اس نے دروازے کو اندر سے لاک کر دیا۔ دروازہ کھلنے اور بند ہونے کی آواز سن کر وہ چھٹے ہی اندازہ کر

- تائیگر تم، یہ کون سی جگہ ہے۔ عمران نے حیرت بھرے
شکار میں ادھر ادھر دیکھتے ہوئے کہا۔ اسی لمحے جو زف اور جوانا بھی
بھٹ میں آنے لگے۔ تائیگر نے دونوں ہاتھ اٹھا کر عمران کے
گھس کے عام سے بیٹوں کو پریس کیا تو کھو کھراہست کی آواز کے ساتھ
تھے۔ صرف عمران کے ہاتھ کڑوں سے آزاد ہو گئے بلکہ اس کے جسم
کے گرد موجود زنجیر بھی کھو کھراہتی ہوئی نیچے فرش پر گر گئی اور تائیگر،
عمران کی طرف سے بے قلہ ہو کر جو زف اور جوانا کی طرف بڑھ گیا اور
بھٹ گھوں بعد وہ دونوں بھی زنجیروں سے آزادی حاصل کر چکتے۔

- یہ کون سی جگہ ہے اور یہ لوگ کیسے مرے ہیں۔ عمران نے
آگے بڑھ کر جی کے ہاتھوں سے نکل کر ایک طرف گری ہوئی میشین
گن اٹھاتے ہوئے کہا تو تائیگر نے محض طور پر اسے ساری بات بتا
دی۔

- اس کا مطلب ہے کہ اصل آدمی مار کوئی نہیں ہے۔ اسے کور کرنا
چاہئے۔ عمران نے کہا۔
میں نے اسے کور کر دیا تھا۔ لیکن تائیگر کہتے کہتے رک
گیا۔

”پریشان ہونے کی ضرورت نہیں ہے۔ ہم بھی ہماری طرح سزا کا
شکار ہوئے ہیں۔ عمران نے سکراتے ہوئے کہا۔
”باس، اس چیف ماسٹر کا خاتمه بھی ضروری ہے۔ جوانا نے
منہ بناتے ہوئے کہا۔

چکا تھا کہ کہہ ساؤنڈ پروف ہے۔ ویسے بھی نار جنگ کے لئے استعمال
ہونے والے کمرے ساؤنڈ پروف ہی بنائے جاتے تھے۔ پھر اس نے
میشین گن کا نندھے سے نکالی اور تیزی سے کونے میں موجود لوہے کی
الماری کی طرف بڑھ گیا۔ اس نے الماری کھولی تو اس کی آنکھوں میں
چمک آگئی۔ اس کی توقع کے عین مطابق الماری کے نچلے حصے میں پانی
کی بوتلیں کافی تعداد میں موجود تھیں۔ نار جنگ کے دوران چونکہ شکار
کو اگر زندہ رکھنا مقصود ہوتا سے وقفے وقفے سے پانی پلاتا ضروری
ہوتا ہے۔ اس نے نار جنگ روم میں پانی کی بوتلیوں کا ذخیرہ لازماً رکھنا
پڑتا ہے۔ اس نے تائیگر کو توقع تھی کہ اس الماری میں پانی کی بوتلیں
موجود ہوں گی اور اس کی توقع پوری ہوئی تھی۔ اسے معلوم تھا کہ رہ
کا ایک توڑ سا وہ پانی بھی ہے اس نے ایک بوتل انھا کر اس کا
ڈھکن کھولا اور تیزی سے عمران کی طرف بڑھ گیا اور عمران کا سر انھا کر
پانی کی بوتل کا دہاش جبرا اس کے منہ میں ڈال کر بوتل کو اوپر کر دیا۔
چند لمحوں کی کوشش کے بعد عمران کے حلق سے کچھ پانی نیچے اتر گیا تو
تائیگر نے بوتل ہٹا لی اور پھر جو زف اور جوانا کی طرف بڑھ گیا۔ اس
نے ان دونوں کو بھی باری باری پانی پلاتا۔ اسی لمحے عمران کے جسم
کے گرد موجود زنجیر کی کھو کھراہست سنائی وی اور وہ عمران کی طرف مز
گیا۔ عمران ہوش میں آنے کی کیفیت سے گور رہا تھا۔

”عمران صاحب۔ عمران صاحب۔ تائیگر نے قریب جا کر کہا
تو عمران ایک جھٹکے سے سیدھا ہوا اور اس کی آنکھیں کھل گئیں۔

"ہاں، اگر نائیگر ہے میں موجود نہ ہوتا اور ہوش میں نہ آتا تو ہم یعنوں موت کا شکار ہو چکے ہوتے۔ بہر حال اللہ تعالیٰ نے کرم کیا اور ہمیں اس یقینی موت کے منہ سے نکال لیا۔"..... عمران نے کہا۔
"باس، میرا خیال ہے کہ ان دونوں کی جیبوں میں پیٹلز موجود ہیں۔"..... نائیگر نے کہا۔

"تلاشی لو۔ ہمیں بہر حال اسلحہ کی ضرورت ہے۔"..... عمران نے کہا تو جوزف اور جوانانے آگے بڑھ کر فرش پر مردہ پڑے، ہونے کا گلر اور جنی کی جیبوں کی تلاشی لی اور چند لمحوں بعد وہ مشین پیٹلز برآمد کر لینے میں کامیاب ہو گئے۔

"آؤ۔"..... عمران نے کہا اور دروازہ کی طرف بڑھ گیا۔ اس کے ساتھی اس کے بیچے تھے۔ دوسری طرف ایک راہداری تھی اور پھر وہ یہ دیکھ کر واقعی حیران رہ گئے کہ وہ اس راہداری سے گزر کر کلب کی عقبی گلی میں پہنچ گئے تھے۔ شاید یہ خفیہ راستہ تھا۔

"میں اور نائیگر مارکو نیس کے پاس جا رہے ہیں۔ تم دونوں اس چیف ماسٹر کا خاتمہ کر کے بندراگاہ پر موجود ہو مل گرین لائس پہنچ جانا۔ وہاں کا ذنس ثر تم ماسٹر ڈیاں کا نام لو گے تو ہمیں ہو مل کے مالک اور جزل پیغمبر ماسٹر ڈیاں تک پہنچا دیا جائے گا۔ ہمارے پہنچنے تک تم نے وہیں رہنا ہے۔"..... عمران نے کہا تو جوزف اور جوانانے اشتباہات میں سر ہلا دیا۔

بلکہ شیڈ و کاچیف جان و کڑ اپنے آفس میں موجود تھا اور سامنے رکھی قائل پڑھنے میں مصروف تھا یعنی درحقیقت اس کا ذہن سلسل سانگر کے لیے کیس کی طرف ہی متوجہ تھا۔ وہ دن رات اس فکر میں ہستا رہتا تھا کہ کسی طرح سانگر کا میاب ہو جائے اور وہ ڈاکٹر چیجانگ کا کار مولا سانگر کے ذریعے سیکر ٹری و فائی تک بہنچا دے تاکہ اس کا ہاتھ اوپنجار ہے کیونکہ اس لیے کو سانگر کے حوالے اسی نے ہی کرایا تھا۔ اس نے اب سانگر کی کامیابی اس کی اپنی کامیابی تھی اور سانگر کی تباہی بہر حال اس کے کھاتے میں ہی پڑے گی۔ ویسے تو اسے کسی اور طرف سے کوئی خدشہ نہ تھا کیونکہ اسے معلوم تھا کہ شوگرانی مجنت چاہے لاکھ کو شش کر لیں یعنی اس کی طرح بھی سانگر تک نہیں پہنچ سکتے یعنی ان اسے اصل خدشہ پا کیشیاں مجنت عمران سے تھا۔ عمران کے بارے میں اسے پا کیشیاں سے ہی اطلاع ملی تھی کہ عمران اچانک

پاکیشیا سے غائب ہو گیا ہے۔ جبکہ وہ نہ ایرپورٹ پر ہنچا تھا اور نہ ہی اسے چارڑہ ایرپورٹ پر دیکھا گیا تھا۔ اس کے باوجود وہ پاکیشیانی دار الحکومت میں موجود نہ تھا اور اس کے باویجی کا بیان ہمی تھا کہ عمران کسی مشن کے سلسلے میں ملک سے باہر گیا ہوا ہے لیکن باویجی یہ شبہ سکتا تھا کہ وہ کہاں گیا ہے اور اسے معلوم تھا کہ عمران جسمی آدمی کیسے اپنے باویجی کو بتا کر جاسکتا ہے کہ وہ کہاں جا رہا ہے۔ اس نے لوپاک میں ٹیپ سی کو ارث کرایا تھا کیونکہ اس نے اس کے مطابق معلوم تھا کہ اگر عمران سانگر کے لیچے ہے اور اپنی شہرت کے مطابق اگر عمران نے سانگر کا سراغ نکالیا ہے تو بہر حال اسے ہر صورت میں لوپاک آتا ہی پڑے گا اور لوپاک سے وہ کسی لانچ کے ذریعے ہی داخل آئی یعنی پر ہنچ سکتا تھا کیونکہ ہمازوں کا وہ روٹ نہ تھا اور ہیلی کا پڑ کو داخل پر موجود خالقی انتظامات کے ذریعے فضامیں ہی جاہ کر دیا جائے تھا۔ اس کے ساتھ ساتھ اس نے سانگر کے چیف گرینڈ میں کو بھی ریڈ ارٹ کر دیا گیا تھا۔ اپنے ان انتظامات کی وجہ سے وہ کافی حد تک مطمئن تھا لیکن اس کے باوجود جیسے جیسے وقت گزرتا جا رہا تھا اس کے اندر ایک نامعلوم سی بے چینی بڑھتی جا رہی تھی۔ لیکن وہ اس نے خاموش تھا کہ بار بار اسکات یا گرینڈ میں کو فون کر کے خدشات اظہار کرنے سے اس کی پوزیشن میں فرق پڑ سکتا تھا۔ اس نے وہ فائل پڑھنے کے ساتھ ساتھ عمران اور سانگر کے بارے میں سوچ رہا تھا اور دل ہی دل میں سلسلہ دعائیں مانگ رہا تھا کہ دس روز گزر جائیں۔

..... قار مولا سانگر کے ذریعے اسے مل جائے لیکن ظاہر ہے دس روز پر لئے ہیں تو نہیں گزر سکتے تھے۔ اچانک پاس پڑے ہوئے فون کی حیثیت اُمی تو وہ اپنے خیالات سے چونک پڑا اور ہاتھ بڑھا کر رسیور تھیں۔

سک۔ جان و کثر نے سخت لیچے میں کہا۔
لوپاک سے اگسٹس کی کال ہے باس۔ دوسری طرف سے سکی پر سٹل سیکر ٹری کی موڈ باند آواز سنائی دی۔

لوپاک سے۔ اوہ ملاو فوراً۔ جان و کثر نے چونک کر کہا۔
سک اس کا آدمی تھا جسے اس نے لوپاک بھجوایا تھا تاکہ وہ ٹیپ سی کو کر دی گئی کے بارے میں اسے روپر میں بھجوتا رہے اور جب سے وہ ہیں گیا تھا آج اس کی ہیلی کال آئی تھی۔ اس نے جان و کثر کا خیال تھا کوئی خاص بات ہوئی ہے اور ظاہر ہے یہ خاص بات ہی ہو سکتی ہے کہ ٹیپ سی کے آدمیوں نے پاکیشیانی بجنگنوں کو ٹریس کر کے لیے کھانا ترکر دیا ہے۔

سک۔ اگسٹس بول رہا ہوں۔ چند لمحوں بعد ایک مردانہ آواز سنائی دی۔

سک۔ جان و کثر بول رہا ہوں۔ کیا پورٹ ہے اگسٹس۔ جان و کثر نے تیز لیکن اشتیاق بھرے لیچے میں کہا۔

باس، ہمہاں ٹیپ سی کے آدمیوں پر قیامت نوٹ پڑی
..... دوسری طرف سے کہا گیا تو جان و کثر بے اختیار اچھل پڑا۔

"کیا۔ کیا کہہ رہے ہو۔ جان و کثر نے تیز لمحے میں کہا۔
 "باس۔ لوپاک میں ڈسپ سی کا انچارج مہماں کا بہت بڑا گینگھر
 چیف ماسٹر ہے جو لوپاک کے بدنام ترین کلب ریڈ ڈرائگون کا مالک
 اور جنل یونجر ہے۔ اس کا نائب مار کوئیس ہے جو عملی طور پر مہماں
 ڈسپ سی کا انچارج ہے۔ وہ بھی ایک کلب بلیک استف کا مالک اور
 جنل یونجر ہے اور مشہور بد معاشر بھی ہے۔ اس لئے لوپاک میں ڈسپ
 سی کا بڑا رعب و دبدبہ اور اثرور سوچ ہے۔ کوئی ان کی طرف آنکھ اٹھا
 کر بھی نہیں دیکھ سکتا۔ پھر مجھے اطلاع ملی کہ مار کوئیس نے ایک آدمی
 کو پاکیشیانی یونجنٹ کے طور پر پکڑا ہے اور اسے چیف ماسٹر کے حکم پر
 ریڈ ڈرائگون کلب کے ٹارچنگ روم میں بھجوادیا گیا ہے تاکہ چیف
 ماسٹر اس سے پوچھ گھے کر سکے۔ ادھر یہ بھی اطلاع ملی کہ چیف ماسٹر کے
 پاس تین آدمی سائرس کے رونالڈ گروپ کے افراد بن کر پہنچے یعنی
 چیف ماسٹر کو ان پر شک پڑ گیا اور اس نے انہیں بے ہوش کر کے
 ٹارچنگ روم میں بھجوادیا۔ پھر چیف ماسٹر نے سائرس میں رونالڈ
 معلومات حاصل کیں تو تو پتہ چلا کہ رونالڈ یا اس کے گروپ کا کوئی
 آدمی لوپاک نہیں گیا۔ چنانچہ چیف ماسٹر کنفرم ہو گیا کہ یہ لوپاک
 پاکیشیانی یونجنٹ ہیں اس لئے ان سب کو بے ہوشی کے دورانی
 ہلاک کرنے کا حکم دے دیا۔ یعنی پھر اطلاع ملی کہ مار کوئیس و
 اور چیف ماسٹر کو ملنے والے تینوں آدمی ٹارچنگ روم سے فارغ
 چکے ہیں جبکہ چیف ماسٹر کے دوآدمیوں کی لاشیں ہیاں پڑی ہیں۔ اسی
 بات کی وجہ سے اس کوئیس کی پھری رہ گئیں۔ اسے یوں

جبکہ یہ سب لوگ ریزاٹریک سے بے ہوش تھے اور بغیر اینٹی انجکشن
 کے انہیں، ہوش نہ آ سکتا تھا اور ان میں سے دو آدمی جو چیف ماسٹر کے
 پاس آئے تھے، ریڈ ڈرائگون کلب کے سامنے بخودار ہوئے۔ یہ دونوں
 ہوشی تھے۔ ایک افریقی ہوشی تھا اور ایک ایکری میں ہوشی۔ ان دونوں
 نے ریڈ ڈرائگون پر پلک جھپکنے میں پھاسیوں خوفناک اور اہمی
 طاقتور میزانیل فائز کے اور پھر غائب ہو گئے۔ ریڈ ڈرائگون بری طرح
 ہلکہ مکمل طور پر تباہ و برباد ہو گیا اور اس میں موجود چیف ماسٹر سمیت
 تقریباً ساڑھے تین سو افراد ہلاک ہو گئے۔ ان سب کے جسموں کے
 پیٹھے اٹ گئے۔ اردو گرد کی عمارتیں بھی تباہ ہو گئیں۔ بے حد خوفناک
 ہی ہوئی ہے۔ دوسری طرف دو آدمی مار کوئیس کے کلب بلیک
 اسکے پہنچنے اور وہ کافی درستک مار کوئیس کے آفس میں رہے۔ پھر ہیاں
 لکھل گئے اور بعد میں معلوم ہوا کہ مار کوئیس کی لاش اس کے
 آفس میں پڑی ہوئی ہے اور پھر یہ اطلاع بھی ملی کہ مار کوئیس کے حجت
 ٹارچنگ کے انحصارہ آدمی جو شہر میں پاکیشیانی یونجنٹوں کو تلاش کر
 میں تھے انہیں مار کوئیس نے اپنے ایک اڈے پر فوری اکٹھے ہونے کا
 اعلان کیا۔ انحصارہ آدمی ہیاں اکٹھے ہونے تو اس عمارت پر دو آدمیوں
 کیا اور یہ انحصارہ کے انحصارہ آدمی ہلاک کر دیئے گئے۔ اس لحاظ
 میں ڈسپ سی کا مکمل صفائیا کر دیا گیا ہے اور یہ چاروں آدمی
 اور چیف ماسٹر کو ملنے والے تینوں آدمی ٹارچنگ روم سے فارغ
 ہیں جبکہ چیف ماسٹر کے دوآدمیوں کی لاشیں ہیاں پڑی ہیں۔ اسی

تھا۔ ثابت نہیں ہو گی جس طرح فیپ سی ثابت ہوئی ہے۔ تموزی
یہ محققون کی گھنٹی نج اٹھی تو اس نے ہاتھ بڑھا کر رسیور اٹھایا۔
”میں..... جان وکرنے کہا۔

”مسز اسکات سے بات کیجئے باس۔..... دوسری طرف سے
یہ سل سیکر ٹری کی موڈ باند آواز سنائی دی۔

”ہیلو۔ اسکات بول رہا ہوں۔..... چند لمحوں بعد فیپ سی کے
چیف اسکات کی آواز سنائی دی۔

”اسکات تمہیں لوپاک میں ہونے والی واردات کا علم ہوا
ہے۔..... جان وکرنے کہا۔

”ہاں، مجھے ابھی ابھی روپورٹ ملی ہے۔ میرا وہاں مکمل سیٹ اپ
ی ختم کر دیا گیا ہے۔..... اسکات نے جواب دیا۔

”کیا تمہارے آدمی اس قدر غیر تربیت یافتہ تھے کہ چار آدمی ان
سے نہیں منجھا لے گئے۔..... جان وکرنے قدرے تیز لجھے میں ہما۔

”میرے آدمیوں سے ایک غلطی ہوئی ہے کہ وہ انکو اتری کے چکر
میں پڑ گئے اور انہوں نے ان کا فوری خاتمہ نہیں کیا ورنہ میرے
آدمیوں نے ان چاروں کو بے ہوش کر کے زنجیروں میں جکڑ دیا
تھا۔..... اسکات نے قدرے تیز لجھے میں ہما۔

”ہاں۔ واقعی یہ ان کی ہمہ لک غلطی تھی۔ کیا اب وہاں تمہارا
فوری طور پر کوئی اور سیٹ اپ ہے جو ان پاکیشیوں کو نہیں کر
سکے۔..... جان وکرنے کہا۔

محوس ہو رہا تھا جیسے اس کے اپنے اور قیامت ثوث بڑی ہو۔
”کیا، کیا تم درست کہہ رہے ہو۔..... جان وکرنے رک رک کر
کہا۔

”میں باس، میں پوری تحقیق کے بعد آپ کو روپورٹ دے رہا
ہوں۔..... اکش نے جواب دیتے ہوئے کہا۔
”اوہ، ویری بیٹھ۔ اس کا مطلب ہے کہ یہ فیپ سی ان کے مقابل
رسٹ کی دیوار ثابت ہوئی ہے۔ ویری بیٹھ۔ یہ لوگ لازماً بے وابل
آنی لینڈ جائیں گے اور لامحالہ کسی لاخ پر ہی جائیں گے۔ تم بند رگاہ پر
اس جگہ کی ٹنگرائی کرو جہاں سے لا نچیں ہائز کی جاتی ہیں۔..... جان
وکرنے اپنے آپ کو سنبھالتے ہوئے کہا۔

”میں باس۔..... دوسری طرف سے کہا گیا تو جان وکرنے
کریڈل دبایا اور پھر ٹون آنے پر اس نے کیے بعد دیگرے تین نمبر
پر میں کر دیتے۔

”میں باس۔..... دوسری طرف سے اس کی پرستی سیکر ٹری کی
آواز سنائی دی۔

”فیپ سی کا چیف اسکات جہاں بھی ہو میری اس سے بات
کراؤ۔..... جان وکرنے کہا اور اس کے ساتھ ہی رسیور رکھ کر اس
نے بے اختیار دونوں ہاتھوں سے اپنا سر پکڑ دیا۔ اس کے ذہن میں جو
خدشات تھے وہ درست ثابت ہو رہے تھے لیکن اسے بہر حال اتنا
اطمینان ضرور تھا کہ سانگر پاکیشیوں کے لئے اس طرح

"نہیں۔ فی الحال تو نہیں ہے۔"..... اسکاٹ نے جواب دیا۔
اوکے۔ پھر میں کوئی اور انظام کرتا ہوں۔ گذبائی۔"..... جان
وکڑنے کہا اور اس کے ساتھ ہی اس نے ہاتھ بڑھا کر کریڈل دبایا۔
پھر فون پیس کے نیچے موجود بیشن پر میں کر کے اس نے اسے ڈائریکٹ
کیا اور پھر تیزی سے نمبر پر میں کرنے شروع کر دیتے۔ کافی درستک۔
نمبر پر میں کرتا رہا پھر دوسرا طرف گھنٹی بجتے کی آواز سنائی دی۔
"لیں۔"..... ایک مردانہ آواز سنائی دی۔

"چیف آف بلیک شیڈ جان وکڑنے تیز لمحے میں کہا۔
بات کرو۔"..... جان وکڑنے تیز لمحے میں کہا۔

"یہ، ہولڈ کریں۔"..... دوسری طرف سے کہا گیا۔
ہسلو، گھست میں بول رہا ہوں۔"..... چند لمحوں بعد گھست میں
کی بھاری آواز سنائی دی۔

"گھست میں۔ پاکیشیانی محنت اس وقت لوپاک میں موجود ہیں
اور وہ کسی بھی لمحے داخل آئی یعنی پر ڈیکھ سکتے ہیں۔"..... جان وکڑنے
کہا۔

"آپ کو کیسے اطلاع مل گئی ہے۔"..... دوسری طرف سے گھست
میں نے کہا۔

"میں نے وہاں سرکاری آجنسی ٹسپ سی کی ڈیوٹی نکالی تھی یہیں
امبی ابھی مجھے روپورٹ ملی ہے کہ چار آدمی لوپاک ہنچے اور انہوں نے
ریڈر اگون کلب کی ایسٹ سے ایسٹ بجا دی ہے اور لوپاک میں ٹسپ

جی کے انچارج چیف ماسٹر کو ہلاک کر دیا۔ اس کے نائب مارکو نہیں
اس کے اٹھا رہا اور میں کو بھی ہلاک کر دیا گیا ہے۔"..... جان وکڑ
تے جواب دیتے ہوئے کہا۔
"مجھے یہی روپورٹ ملی ہے کہ لوپاک میں ریڈر اگون کلب کو
یہ توں سے تباہ کر دیا گیا ہے۔ بہر حال آپ بے قکر رہیں۔ وہ اگر
بھر کارخ کریں گے تو ان کی موت یقینی ہے۔ سانگر اپنی اور اپنے
توں کی حفاظت کرنا جانتی ہے۔"..... گھست میں نے کہا۔
"یہ تو مجھے معلوم ہے ورنہ میں حکومت ایکریمیا کو سانگر کا نام ہی
دےتا۔ مجھے قکر صرف اس بات کی ہے کہ وہ سائنسدان ڈاکٹر جیانگ
کے بیٹے کو نہ چھڑوا کر لے جائیں۔"..... جان وکڑنے کہا۔
"یہ کیسے ممکن ہے۔ ایسا قطعی ممکن ہی نہیں ہے۔"..... دوسری
حرف سے بڑے قطعی لمحے میں کہا گیا۔
اوکے، بہر حال کوئی بھی خلاف متحمل بات ہو تو تم نے مجھے
اطلاع دیتی ہے اور ہاں۔ یہ بھی سن لو کہ ان لوگوں کو معمولی ساد و فند
بھی نہیں ملتا چاہئے ورنہ یہ لوگ چومنش بدلتے کے ماہر
ہیں۔"..... جان وکڑنے کہا۔
آپ قطعی بے قکر رہیں۔ سانگر اپنا کام بھی سرانجام دے
گی۔"..... دوسری طرف سے کہا گیا اور اس کے ساتھ ہی رسیور رکھ دیا
گیا تو جان وکڑنے ایک طویل سانس لیتے ہوئے رسیور رکھ دیا۔ ظاہر
ہے اب اس سے زیادہ وہ کر بھی کیا سکتا تھا۔

جیسے کس طرح کھل کر تعریف کی تھی..... جوزف نے کہا۔
”پاں، نائگر واقعی ماسٹر کا شاگرد ثابت ہو رہا ہے۔ وہ واقعی ماسٹر
کے نقش قدم پر چل رہا ہے۔“..... جوانا نے کہا۔

”میرا خیال ہے کہ یہاں سے واپسی پر تمہیں اب نائگر کے نقش
تمہیں بدلنا ہے گا۔“..... جوزف نے کہا تو جوانا بے اختیار اچھل پڑا۔
”کیا مطلب۔ کیا مجھے نائگر کا شاگرد بنایا جا رہا ہے۔ ایسا نہیں، ہو
سکتا۔“..... جوانا نے لفکت غصیلے لمحے میں کہا۔

”تم نائگر کی بات کر رہے ہو۔ مجھے اگر باس حکم دے تو میں
سلیمان کا شاگرد بننے کے لئے میخار ہوں۔ میرے نزدیک باس کا حکم
کھل ہوتا ہے۔“..... جوزف نے جواب دیا۔

”جیمارے اور میرے درمیان فرق ہے جوزف۔ تم جو کچھ کر سکتے
ہو وہ میں نہیں کر سکتا۔ تم واقعی ماسٹر کے حکم پر سلیمان کے شاگرد
بن سکتے ہو میں نہیں۔“..... جوانا نے منہ بناتے ہوئے کہا تو جوزف
بے اختیار اپنے پڑا۔

”تمہیں شاید معلوم نہیں ہے کہ باس خود سلیمان کا شاگرد
ہے۔“..... جوزف نے کہا تو جوانا اس طرح اچھل پڑا جیسے کری میں
چانک ہائی وویچ ایکٹر کرنٹ آگیا ہو۔

”کیا، کیا کہ رہے ہو۔ یہ کیسے مکن ہے۔ سلیمان بخشن بادوسی
ہے۔“..... جوانا نے کہا۔

”وہ محلى کام نہیں کرتا یہکن اس کا ذہن بے حد کام کرتا ہے۔ جب

گرین لائس ہول کے ایک تہہ خانے میں جوزف اور جوانا بیٹھے
ہوئے تھے۔ وہ ابھی یہاں بیٹھے تھے۔ انہوں نے عمران کی ہدایت کے
مطابق کاؤنٹر ماسٹر ڈیاں کا نام یا تھا تو انہیں فوراً ماسٹر ڈیاں کے
آفس پہنچا دیا گیا جہاں ٹیم ٹھیم ماسٹر ڈیاں نے بڑے گریجو شانہ انداز
میں ان کا استقبال کیا اور پھر انہیں عمران کی آمد تک آرام کرنے کے
لئے اس تہہ خانے میں پہنچا دیا گیا تھا۔

”تمارا ذپریشن کچھ دور ہوا ہے یا نہیں۔“..... جوزف نے سکراتے
ہوئے جوانا سے کہا تو جوانا بے اختیار اپنے پڑا۔

”پریشن کیا دور ہونا ہے۔ ماسٹر یہ سارے کام بھجو پر چھوڑ دیتا تو ذرا
پاٹھ مزید کھل جاتا۔“..... جوانا نے سکراتے ہوئے کہا۔

”اگر نائگر ہمت نہ کرتا تو ہم دونوں اس وقت کسی گزر میں
لاشوں کی صورت میں تیر رہے، ہوتے۔ تم نے دیکھا نہیں کہ باس نے

خواتین کریں گے اور میں ان کا خاتمہ کروں گا۔ جوانا نے
سرت پر ہرے لبجے میں کہا۔
اس کے ساتھ ساتھ تمہیں ایک اور کام بھی کرنا ہو گا۔ جوزف
لے کہا۔

”کیا۔ جوانا نے جونک کر پوچھا۔
اور یہی وہ اصل کام ہے جس کے لئے تمہیں اندرورلڈ میں بھیجا
جائے گا۔ جوزف نے کہا۔

”کوئی کام۔ کچھ بتاؤ بھی ہی۔ جوانا نے قدرے بھلانے
لئے لجے میں کہا۔

”جو کام اندرورلڈ میں رہ کر ناٹیگر کرتا ہے۔ وہ پارٹیوں سے رابطہ
رکھتا ہے اور جیسے ہی اسے کسی ایسی سازش یا الیے کسی اقدام کا پڑے
یہاں ہے کہ جس کے ذریعے پاکیشیا کے مجموعی مفادات کو نقصان پہنچ
سکتا ہو۔ تو وہ اس بارے میں باس کو اطلاع دستا ہے اور باس فوری
قدام کر کے اس سازش کا خاتمہ کر دستا ہے۔ جوزف نے کہا۔

”اوہ، پھر تو میں وہ کام نہیں کر سکتا جو میں نے پہلے بتایا ہے۔ ورنہ
تو ووگ مجھ سے رابطہ ہی نہ رکھیں گے۔ بہر حال نھیک ہے میں
یہ سجن گا کہ اندرورلڈ میں میری کیا جگہ بنتی ہے۔ جوانا نے کہا
کہ پھر اس سے پہلے کہ مزید کوئی بات ہوتی۔ کرے کا دروازہ کھلا اور
تران اور اس کے یتھچے ناٹیگر اندر داخل ہوئے تو جوزف اور جوانا
توں اٹھ کر ہوئے۔

باس کسی مسئلے پر بھنس جاتا ہے اور اسے کوئی راستہ بکھر میں نہیں آتا
تو وہ سلیمان سے مشورہ کرتا ہے اور میں نے خود دیکھا ہے کہ سلیمان
کا مشورہ ایسا کامیاب اور عملی ہوتا ہے کہ بس کی ساری بھنسیں دور
ہو جاتی ہیں۔ جوزف نے جواب دیا۔

”ماستر سلیمان سے مشورہ کرتا ہے اور اس پر عمل بھی کرتا ہے۔
حیرت ہے۔ جوانا نے کہا۔

”اصل میں بس کا ذہن بے حد کھلا ہے۔ اس کی نظریں سیٹوں کی
کوئی اہمیت نہیں آدمیوں کی اہمیت ہے۔ سلیمان باوسمی ہے تو کیا
ہوا۔ بس اس کے ذہن کا قائل ہے۔ جوزف نے جواب دیا۔
”تم یہ کیا کہہ رہے تھے کہ مجھے ناٹیگر کے نقش قدم پر چلتا ہو گا۔
کیا مطلب ہوا اس کا۔ جوانا نے کہا۔

”مشورہ بھی سلیمان نے بس کو دیا ہے کہ تم واقعی بے حرکت
ہو کر رہ گئے ہو۔ اس لئے تمہیں ناٹیگر کی طرح اندرورلڈ میں کھل کر
اور اپنی مرضی سے کام کرنے کا موقع دیا جائے۔ جوزف نے کہا۔
”تمہیں کس نے بتایا ہے۔ جوانا نے بے اختیار ہو کر پوچھا۔

”ماستر نے خود بتایا تھا جب ہم مندری رئستے سے کافرستان جا
رہے تھے اور میں نے سلیمان کے مشورے کی تائید کی تھی۔ جوزف
نے جواب دیا تو جوانا بے اختیار مسکرا دیا۔

”واقعی مشورہ تو اچھا ہے۔ میں ایک لکب بناوں گا جس میں ایسے
لوگوں کا باقاعدہ گروپ بناؤں گا جو اندرورلڈ میں بڑے بڑے اڑیوں

"تم دونوں نے براز بر دست ہنگامہ کیا ہے۔ پورا لکب ہی زمین
بوس کر دیا ہے۔"..... عمران نے ایک کرسی پر بیٹھتے ہوئے کہا۔
"وہ لوگ تو اس سے بھی زیادہ کے قابل تھے ماسٹر۔ میں تو چن
چن کر انہیں ہلاک کرنا چاہتا تھا لیکن جوزف نے مجھے ایسے کرنے سے
روک دیا۔ اس کا خیال تھا کہ اس صورت میں چیف ماسٹر غائب ہو
جائے گا۔ اس لئے مجبوراً ہمیں سپیشل مارکیٹ جا کر میراں گنیں
غیرید ناپڑیں۔"..... جوانا نے جواب دیتے ہوئے کہا۔

"بہر حال تم نے ایک ہی قدم انٹھا کر پورے لوپاک پر اپنی داشت
طاری کر دی ہے۔ مجھے ماسٹر ڈیاس بتا رہا تھا کہ پورے لوپاک میں
لوگ تم دونوں سے اہمی خوفزدہ ہو رہے ہیں۔"..... عمران نے
مسکراتے ہوئے کہا اور جوانا سے مسکراتے دیکھ کر اس طرح خوش
ہو گیا جیسے عمران نے مسکرا کر اس کے اقدام پر اہمی پسندیدگی کا
اظہار کر دیا ہو۔ پھر اس سے پہلے کہ مزید کوئی بات ہوتی دروازہ کھلا
اور ایک بوڑھا آدمی اندر داخل ہوا۔

"میرا نام لوگ ہے۔ مجھے ماسٹر ڈیاس نے آپ کے پاس آئیا
ہے۔"..... بوڑے نے بڑے عاجہڑا سے لجھے میں کہا۔

"بیٹھو۔"..... عمران نے کہا تو بوڑھا ایک کرسی پر اس طرح سُدھا
کر بیٹھ گیا جیسے عمران نے اسے غلبی سے کری پر بیٹھنے کا کہہ دیا۔
کسی بھی لمحے اسے دوبارہ اٹھنا پڑ جائے گا۔

"لوگ، مجھے ماسٹر ڈیاس نے بتایا ہے کہ تم حال ہی میں

"جسے پر جا چکے ہو۔"..... عمران نے جیب سے ایک بڑی مایت کا
نوٹ کمال کر بوڑھے لوگ کی طرف بڑھاتے ہوئے کہا اور بوڑھے لوگ
نے نوٹ اس طرح جھینا جسیے ایک لمحے کا توقف بھی ہو گیا تو شاید
نوٹ غائب ہو جائے گا اور اسی تیزی سے اس نے نوٹ کو جیب میں
کھایا۔

"آپ کی بات درست ہے جتاب۔ میں گذشتہ بستے داہل گیا
لہا۔"..... لوگ نے جواب دیا۔

"کس طرح گئے تھے۔ معلوم ہوا ہے کہ وہاں اہمیتی حفاظتی
الللامات ہیں۔ لاخ کو بھی سمندر میں ہی جیا کر دیا جاتا ہے اور جو
لیکی وہاں قدم رکھتا ہے اسے بھی درختوں میں چھپی ہوئی مشین
کوں سے گولی مار دی جاتی ہے۔"..... عمران نے جواب دیتے ہوئے

"آپ کی بات درست ہے جتاب۔ لیکن یہ تمام انتظامات جنہرے
کمال حصے کی طرف ہیں کیونکہ یہ علاقہ دلملی نہیں ہے۔ جبکہ
لیکل میں کی زمین دلملی ہے۔ وہاں گھناتھنگل بھی ہے اور جھاڑیوں
کی اولاد ہی۔ اتر کر غائب ہو جاتا ہے۔ اس لئے وہاں ایسے انتظامات
ہیں لاخ پر نہیں گیا تھا۔ میں غریب آدمی ہوں لاخ کا کرایہ
کر سکتا ہوں۔ ہای گیروں کی کشتیاں اور جاتی ہیں لیکن یہ
وہاں کاس ناپو کے باہر سے مز جاتی ہیں۔ کاس ناپو داخل

جزیرے سے تھوڑے فاصلے پر ہے۔ میں ایک کشی میں گاس ناپورٹ گیا اور پھر وہاں سے میں تیرتا ہوا جزیرے پر گیا اور جنوبی حصے میں چڑھ کر اندر گیا تھا۔ بوزھے لوگرنے کہا۔

”وہاں تم کیا کرنے گے تھے؟..... عمران نے پوچھا۔

”آپ اگر کسی کو شہادت میں بتا دیتا ہوں۔..... لوگرنے ہونے چلتے ہوئے کہا۔

”بے نکر ہو کر بتا دو۔ یعنی حج بتانا۔..... عمران نے کہا۔

”حباب، اس جزیرے پر ڈینا قبیلہ رہتا ہے۔ ان کا سردار تاگوئی میرا بتایا ہے۔ میں اس سے ملنے گیا تھا۔..... لوگرنے جواب دیا۔

”تمہارا بتایا کیا مطلب۔ تم ڈینا قبیلے سے تعلق رکھتے ہو اور اگر رکھتے ہو تو پھر سردار جمیں ہوتا جائے تھا۔ تمہاری زندگی میں تمہارا بتایا کیسے سردار بن سکتا ہے؟..... عمران نے حیرت پھرے لجھے میں کہا۔

”میرا یا میرے بیٹے کا تعلق ڈینا قبیلے سے نہیں ہے۔ وہ اتنی مہارت سے قبیلے کا سردار بن گیا ہے۔ میں بوزھا ہونے سے پہلے ماہی گیر تھا اور میرا بتایا بھی۔ پھر ڈینا قبیلے کا سردار فوت ہو گیا۔ ان کے ہاں روایج ہے کہ وہی سردار بتا ہے جو دلدل میں رہنے والی خاص چھلی کو شو کو کو پکڑ سکے۔ کو شو کو چھلی دلدل کے اندر رہتی ہے اور اسے پکڑنا تقریباً ناممکن ہوتا ہے۔ یعنی میں نے بزرگوں سے سنا تھا کہ کو شو کو چھلی سفید یعنی بے کی بو دلدل کی تھی سے بھی سونگھے لیتی ہے اور اسے کھانے

کے کھنچی چلی آتی ہے۔ جب پورے قبیلے میں کوئی بھی کوشو کو چھلی دلدل کا تو قبیلے کے لوگ پریشان ہو گئے اور ان میں سے کئی وہاں پر میں اکر ماہی گیروں سے ملے اور انہیں بتایا تو میرے بیٹے نے قبیلے کا سردار بننے کا فیض کر لیا پھر ان کے ساتھ چلا گیا۔ اس کے پس سفید یعنی اتحاد۔ اس نے سفید یعنی بیٹے کی مدد سے کوشو کو چھلی پکھلی اور وہ قبیلے کا سردار بن گیا اور اب وہ وہیں رہتا ہے۔ میں اکثر اس کے پاس جاتا ہوں۔ وہ خاموشی سے مجھے بھاری رقم دے دیتا ہے اور میں اس رقم سے بھی پھر کر شراب پیتا ہوں، جو اکھیلہ ہوں یعنی اس بت کا کسی کو علم نہیں ہے۔ سو اے میرے بیٹے کے وہ مجھے جنوبی حصے میں اکر ایک خاص جگہ پر ملتا ہے اور میں اس سے مل کر اور اس سے رقم لے کر واپس آ جاتا ہوں۔..... لوگرنے جواب دیا۔ ”وہ وہاں کیوں کیوں رہتا ہے اور اس کے پاس بھاری رقم کہاں سے آتی ہے۔..... عمران نے قدرے حیرت پھرے لجھے میں کہا۔

”حباب، اب سب کچھ بتا دیا ہے تو یہ بھی بتا دوں کہ سردار قبیلے کی بہر عورت کا مالک ہوتا ہے اور میرا بتایا قبیلے کی عورتوں کا دیوانہ ہے۔ اس لئے وہ وہاں خوشی سے رہتا ہے اور جہاں تک رقم کا تعلق ہے تو یہ رقم نقد نہیں ہوتی۔ منشیات کی شکل میں ہوتی ہے۔ وہاں کسی بڑی تنظیم کے منشیات کے سورہیں۔ میرا بتایا وہاں سے کچھ منشیات حاصل کر لیتا ہے اور میں وہ منشیات ہماں لا کر فروخت کر کے رقم حاصل کر لیتا ہوں۔..... لوگرنے جواب دیتے ہوئے کہا۔

سے کیونکہ فینا قبیلے کی عورتیں بے حد خوبصورت اور جوان ہوتی ہیں
جوان کی تعداد سیٹنگزوں میں ہے اور میرا بینا سب کا مالک ہے۔
” ہے لوگ نے جواب دیتے ہوئے کہا۔

” اس قبیلے کی تعداد کتنی ہوگی۔ عمران نے پوچھا۔
” فیڑھ دوہزار تو ہوگی۔ لوگ نے جواب دیا۔

” تم کوئی خاص نشانی دے سکتے ہو جو تمہارے بیٹے کو دے کر
ہتھیا جائے کہ ہماری تم سے بات ہو جگی ہے۔ عمران نے کہا تو
” ہے لوگ نے اپنی انگلی میں ہمیں ہوئی ایک پرانی سی انگوٹھی اتار کر
عمران کی طرف بڑھا دی۔

” یہ اسی کی دی ہوئی ہے۔ وہ اسے اچھی طرح بہچانا ہے۔ لیکن
جتاب وہ میرا بینا ضرور ہے لیکن اب وہ قبیلے کا سردار بھی ہے۔ اس نے
میں معافی چاہتا ہوں کہ اگر وہ آپ سے بد تیری کرے یا کوئی غلط
حکمت کرے۔ بوڑھے لوگ نے کہپاتے ہوئے لجھ میں کہا۔

” تم فکر مت کرو۔ عمران نے کہا اور انگوٹھی جیب میں ڈال
کر اس نے بڑی مایست کے چند نوٹ جیب سے لکل کر لوگ کو دیتے
اور اسے جانے کی اجازت دے دی۔ لوگ کے چہرے پر صرت کے
سائز ابھر آئے۔ اس نے عمران کو سلام کیا اور مز کر کرے سے باہر
چلا گیا۔

” باس، یہ بوڑھا سمندر میں کچے تیر سکتا ہوگا۔ اس سے تو پوری
طرح چلا بھی نہیں جاسکتا۔ نائیگر نے کہا۔

” لیکن وہ تمہارا بینا ہے۔ پھر وہ تم سے چھپ کر کیوں ملتا ہے جب
وہ قبیلے کا سردار بھی ہے۔ عمران نے کہا۔

” جتاب، وہ قبیلے کا سردار اس لئے ہے کہ اس نے سفید کینچوے کی
مد سے کوش کو پچھلی پکڑی تھی۔ اس لئے صدیوں کے رواج کے
مطابق قبیلے والوں کو اس کی سرداری قبول کرنا پڑی لیکن یہ بھی وہاں
کاررواج ہے کہ وہ کسی اجنبی کو برداشت نہیں کرتے۔ بوڑھے
لوگ نے جواب دیا۔

” اگر ہم وہاں جائیں تو کیا تمہارا بینا ہماری کوئی مدد کر سکتا
ہے۔ عمران نے کہا۔

” کس قسم کی مدد جتاب۔ لوگ نے چونکہ کر پوچھا۔

” کسی بھی قسم کی۔ مثلاً ہم چند روز وہاں رہ سکیں۔ عمران
نے کہا۔

” چند دن تو نہیں البتہ چند گھنٹوں کی بات ہو سکتی ہے۔ سورج
ٹلوں ہونے سے سورج غروب ہونے تک اگر میرا بینا چاہے تو آپ کو
رواج کے مطابق پناہ دے سکتا ہے۔ مجھے اس نے خود بتایا تھا لیکن یہ
اس کی مرضی ہے کہ وہ پناہ دیتا ہے یا نہیں۔ بوڑھے لوگ نے
جواب دیا۔

” یہ بتاؤ کہ تمہارا بینا میں بھی آتا رہتا ہے۔ عمران نے کہا۔

” نہیں جتاب۔ سردار کو جیزے سے باہر جانے کی اجازت نہیں
ہے۔ اسے ساری زندگی وہیں رہنا پڑے گا اور میرا بینا اس میں خوش

گی۔ عمران نے جواب دیتے ہوئے کہا۔
”باس، پھر ہمیں اس بلیک شیدو کے خلاف بھی تو کام کرنا چاہئے
ٹھانگرنے کہا۔

”وہ کوئی مند نہیں ہے۔ اس کے ہیڈ کو اڑ کا مجھے علم ہے۔
ایک ہی ریڈ میں اس کا خاتمہ ہو سکتا ہے۔ اصل مند اس اندازہ کی
رہائی ہے۔“..... عمران نے کہا۔

”ماسر، آپ نے دو جزیروں کی بات کی ہے لیکن آپ کی تمام
کارروائیاں ایک ہی جزیرے تک محدود ہیں۔“..... جوانا نے کہا۔

”بڑا جزیرہ داخل ہے اور کہا جاتا ہے کہ سانگر کا ہیڈ کو اڑ راس
جزیرے پر ہے۔ دوسرا چھوٹا سا جزیرہ ہے۔ وہاں شاید صرف سور
ہوں۔ بہر حال پہلے اس داخل آئی یعنی کوچک کر لیں۔ پھر اس
جزیرے را رتھ کو بھی دیکھ لیں گے۔“..... عمران نے کہا اور سب نے
اشبات میں سرطاں دیتے۔

”یہ پرانا ہی گیر ہے اور یہ لوگ تو خود پھلی ہوتے ہیں اور پھل
کے پچھے کو کون تیرنا سکھاتا ہے۔“..... عمران نے جواب دیتے ہوئے
کہا۔

”ماسر، ہمارا وہاں مشن کیا ہے۔“..... جوانا نے کہا۔
”اس جزیرے اور اس سے طلاق جزیرے را رتھ پر ایک مافیا کا قبضہ
ہے جسے سانگر مافیا کہا جاتا ہے۔ اس مافیا کا ہیڈ ایک آدمی گرسٹ میں
تائی ہے۔ یہ مافیا منشیات کے وحدتے کو کنٹرول کرتی ہے۔ شوگران
کا ایک ساتھ دن ایک ایسے فارمولے پر کام کر رہا ہے جس سے خلا
میں موجود کسی بھی سیستھات کو تباہ کیا جا سکتا ہے۔ اس نے ایک بیٹا
یہ فارمولہ حاصل کرنا چاہتا ہے لیکن وہ خود سامنے بھی نہیں آتا چاہتا۔
چنانچہ اس سانگر مافیا کو آگے کیا گیا ہے اور انہوں نے اس ساتھ دن
کے جوان بیٹے کو اندازہ کر لیا ہے اور اس کی رہائی کے بد لے وہ فارمولہ
حاصل کرنا چاہتے ہیں۔ ان کا ہکتا ہے کہ اگر فارمولہ ان کے حوالے نہ
کیا گیا تو ساتھ دن کے بیٹے کو ہلاک کر دیا جائے گا اور پھر اس کی
جوان بیٹے کو اندازہ کر لیا جائے گا۔ ہم نے ساتھ دن کے بیٹے کو بھی
چھڑوااتا ہے اور اس سانگر مافیا کے انچارج کا بھی خاتمہ کرنا ہے۔ اس کی
پشت پر بلیک شیدو کا انچارج جان د کر رہے۔ اس کا خاتمہ بھی کرنا ہے
جبکہ اس ساتھ دن نے دس روز کی ہملت می ہوئی ہے۔ تاکہ وہ اس
فارمولے کو مکمل کر کے حکومت شوگران کے حوالے کر دے۔ اس
کے بعد فوری طور پر ان سب کے خلاف کوئی کارروائی نہ ہو سکے۔

کھیلتا ہے۔ اس نے اس کے پاس اکثر پھوٹی کوڑی بھی نہیں ہوتی اور
اولادوں سے بھیک مانگ کر گوارہ کرتا ہے۔ اس کے پاس اچانک
بخاری رقومات دیکھ کر لوگ چونک پڑے اور لوگوں کے پوچھنے پر
اس نے بتایا کہ اس نے اپنے بیٹے سردار کے بارے میں معلومات
ایک گروپ کو فروخت کی ہیں۔ یہ اطلاع جب مجھے ملی تو میں چونک
پڑا۔ میں نے اسے گھیر لیا اور پھر اس نے کچھ رقم کے بدلتے بتایا ہے کہ
گرین لائست ہوئی کے تہذیب خانے میں اس کی ملاقات گرین لائست
ہوئیں کے تجھ اور مالک ماسڑیاں کی معرفت چار آدمیوں کے ایک
گروپ سے ہوئی ہے۔ اس گروپ میں دو مقامی آدمی تھے جنک دو حصی
تھے۔ ایک ایکریمین اور دوسرا افریقی۔ انہوں نے داخل جریئے کے
بارے میں اس سے تفصیلی معلومات حاصل کی ہیں اور خاص طور پر
اس کے بیٹے کے بارے میں پوچھا ہے اور انہوں نے اس سے ایک
انگوٹھی بھی لی ہے جسے دکھا کر وہ سردار تاگوئی کی ہمدردیاں حاصل
کرنا چاہتے ہیں اور پاس اس سے چیل ان دو خیوں نے رینڈڑا اگوں
کلب کو میراٹلوں سے تباہ کر دیا ہے۔ شوگرنے تفصیل سے بات
کرتے ہوئے کہا اور اس بار اس کی بات سن کر گریٹ میں چونک
پڑا۔ اس کے ذہن میں جان دکڑ کی کال آگئی تھی۔
” یہ گروپ اب کہاں ہے۔ ”..... اس بار گریٹ میں نے قدرے
زرم لجھ میں کہا۔
” معلوم کرنا پڑے گا بس۔ ”..... دوسری طرف سے کہا گیا۔

سائنس کا چیف گریٹ میں راتھ جریئے میں اپنے آفس میں بیٹھا
محمول کے کاموں میں صروف تھا کہ پاس پڑے ہوئے فون کی گھنٹی^ن انجی تو اس نے ہاتھ بڑھا کر رسیور اٹھایا۔

” میں ”..... گریٹ میں نے کہا۔

” شوگر بول رہا ہوں باس لوپاک سے۔ ”..... ایک مردانہ یکن
اہتمامی موڈ بانڈ آواز سنائی دی۔

” کیوں کال کی ہے۔ ”..... گریٹ میں کا بھر بے حد سات تھا۔

” باس، ڈینا قبیلے کے سردار تاگوئی کے باب اولاد لوگر کے پاس
اچانک بخاری دولت آگئی ہے۔ ”..... شوگر نے کہا تو گریٹ میں کے
جھرے پر یکفت غصے کے تاثرات ابراے۔

” تو پھر ”..... گریٹ میں نے عزاتے ہوئے کہا۔

” باس۔ لوگ مسلسل شراب پینے کا عادی ہے اور ساتھ ہی جوابی

"معلوم کر کے مجھے بتاؤ جلدی۔ اگر یہ گروپ وہاں موجود ہو تو ان کی جگہ کی پوری تفصیل بتاؤ۔"..... گریٹ مین نے کہا۔

"یہ بس"..... دوسری طرف سے کہا گیا اور گریٹ مین نے کریڈل دبا کر رابطہ ختم کیا اور پھر فون کے نیچے لگا ہوا ایک بن پریس کر دیا۔

"یہ بس"..... دوسری طرف سے مودباد لجھے میں کہا گیا۔

"سردار تاگوئی سے بات کراؤ"..... گریٹ مین نے سخت لجھے میں کہا اور رسیور رکھ دیا۔ تھوڑی در بعد فون کی گھنٹی نج انجھی تو اس نے پاٹھ بڑھا کر رسیور اٹھایا۔

"یہ"..... گریٹ مین نے کہا۔

"سردار تاگوئی سے بات کریں بس"..... دوسری طرف سے کہا گیا۔

"ہمیں"..... گریٹ مین نے کہا۔

"تاگوئی بول رہا ہوں آقا۔ حکم"..... چند لمحوں بعد ہی دوسری طرف سے ایک منناقی ہوئی آواز منناقی دی۔

"تمہارا باب جس کا نام لوگر ہے لوپاک میں رہتا ہے۔" گریٹ مین نے کہا۔

"ہاں آقا"..... سردار تاگوئی نے اسی طرح منناقی ہوئی آواز میں جواب دیا۔

"چار آدمیوں کا گروپ جن میں دو مقامی آدمی ہیں اور دو حصی۔"

ایک افریقی ٹزاد حصی اور ایک ایکر مین ٹزاد حصی۔ یہ گروپ ہمارے خلاف کام کرنے کے لئے جیسا کہ پرائیور ہے ہیں۔ انہوں نے تمہارے باپ کو دولت دے کر اس سے ہمہاں کے بارے میں تمام تفصیلات معلوم کی ہیں اور تمہارے باپ نے انہیں تمہارے لئے کوئی نشانی بھی دی ہے تاکہ وہ تم سے کوئی امداد حاصل کر سکیں۔ اگر تو یہ گروپ لوپاک میں ہیں تو وہاں ہمارے آدمی انہیں ہلاک کر دیں گے لیکن اگر یہ داخل ہنچیں اور تمہارے جنوبی حصے میں آئیں تو ہمیں فوری طور پر ان کی لاٹھیں چاہیں ورنہ تم جانتے ہو کہ تم سیست تمہارے سورے قبلے کو ایک لمحے میں لاٹھوں میں تبدیل کیا جاسکتا ہے۔"..... گریٹ مین نے تیر اور سرد لجھے میں کہا۔

"آپ کی خاطر میں اپنے باپ کو بھی گولی مار سکتا ہوں آقا۔ آپ بے کفر رہیں ہمہاں کوئی اجتنی ایک لمحہ بھی زندہ نہ رہے گا۔"..... دوسری طرف سے ہنچلے سے بھی زیادہ سمناتے ہوئے لجھے میں کہا گیا۔

"پوری طرح ہوشیار رہتا۔ تمہاری اور تمہارے قبلے کی معمولی سی غفلت تم سب کی ہلاکت کا باعث بن سکتی ہے اور اگر یہ لوگ ہمہاں ہنچیں تو انہیں ہلاک کر کے فوراً مجھے اطلاع دیتا۔"..... گریٹ مین نے کہا اور اس کے ساتھ ہی اس نے رسیور رکھ دیا۔

"یہ لوگ ہمہاں اگر کیا کریں گے۔ داخل میں انہیں سوائے موت کے اور کیا مل سکتا ہے۔"..... گریٹ مین نے بڑداتے ہوئے کہا اور دوبارہ اپنے سحمول کے کاموں میں مصروف ہو گیا۔ کافی در بعد فون

کی گھنٹی بجی تو اس نے ہاتھ بڑھا کر رسیور اٹھایا تو اسے بتایا گیا کہ
لوپاک سے شوگر کی کال ہے۔

"میں، کیا رپورٹ ہے"..... گرمیٹ میں نے تیز لمحے میں کہا۔

"باس، یہ گروپ ہوٹل گرین لائس سے جا چکا ہے۔ میں نے
بندرگاہ سے معلومات حاصل کی ہیں تو مجھے معلوم ہوا ہے کہ چار
آدمیوں کا گروپ ایک لانچ کے ذریعے جیزیرہ کاشانی چلا گیا ہے اور وہ
اب تک دہان پہنچنے والے ہوں گے..... دوسری طرف سے شوگرنے
رپورٹ دیتے ہوئے کہا۔

"جیزیرہ کاشانی۔ دہان کیا کرنے گیا ہے وہ گروپ۔ وہ جیزیرہ تو ہم
سے کافی دور ہے"..... گرمیٹ میں نے حیرت ہبرے لمحے میں کہا۔

"میرا خیال ہے بس کہ یہ لوگ جیزیرہ کاشانی سے کوئی اور لانچ
لے کر دا جل پہنچیں گے۔ اس طرح وہ براہ راست دا جل کے جنوبی
 حصے تک پہنچ جائیں گے"..... شوگرنے کہا۔

"اوکے۔ آنے والے انہیں اکی بلاکٹ کا مکمل انتظام موجود

روکھ کرو دوبارہ اپنے کام میں
اٹرف سے کوئی فکر نہ تھی۔

سچیک ہو جاتے اور ان کی
میں نے کہا۔ اگر یہ شمالی حصے میں پہنچ

ہاں آتا۔ اس کے بعد بڑھتے رہے
جواب دیا۔ اگر جنوبی حصے

اکی موت کا باعث بن

چار آدمیوں کا گروپ جن میں

چاہئے گا۔ گرمیٹ میں نے بڑھاتے ہوئے کہا اور پھر اس کی نظر میں
سلئے موجود ایک کاغذ پر تم گئیں۔ اس کے پھرے پر گہرے اطمینان
کے تاثرات ابراہیت تھے۔

توب کھر سے تھے۔ اس وقت سورج کی روشنی سے سارا ساحل منور ہو
بنا تھا اور سمندر کی ابھرتی اور نیچے گرتی ہوئی ہیرس جہاں تک نظر جاتی
تھی دکھانی دے رہی تھیں۔ عمران نے جیب سے ایک چھوٹا سا
تر نیمیزدگی کا اور اس کا بثن آن کر دیا۔

"ہیلو ہیلو۔ مائیکل بول رہا ہوں۔ اور"..... عمران نے بار بار
ستائی زبان اور لجھ میں کال کرتے ہوئے کہا۔
"یہ، ایم ری بول رہا ہوں۔ اور"..... چند لمحوں بعد ٹرانسیسٹر سے
یک مردانہ آواز سنائی دی۔

"ہم ساحل پر مخصوص جگہ پہنچ کے ہیں۔ ابھی تک تمہاری آمد نہیں
توئی۔ اور..... عمر ان نے کہا۔

"ہم راستے میں ہیں۔ نصف گھنٹے میں پہنچ جائیں گے۔ اور"۔
کھاگدا طرف سے کھاگلا

”اوکے۔ اور اینڈا آں۔۔۔ عمران نے کہا اور ٹرانسیسیپر اف کر کے

جوزف، جوانا اور نائیگر ٹینون نے اپنی کمروں پر سیاہ رنگ کے
ڈبے بڑے ہلگ باندھ رکھتے تھے جن میں ضروری اسلوچ اور تیر اکی کے
مدید ترین لاس موجود تھے۔

”باس، آپ کی بات سردار تاگوئی سے ہوئی ہے یا نہیں۔“ - مائیکل
نے تو حجا تو عم رانے پے اختیار مسکر کا دعا۔

”تاگوئی کے پاس جانے کا اب کوئی فائدہ نہیں ہے۔ ماسڑیاں

کاشانی ایک بڑا جیزہ تھا جہاں سیاحوں کی بھی آمد و رفت رہتی تھی۔ اس لئے ہبھاں ہر قسم کے کلب، ہوٹل اور جواخانے بھی موجود تھے۔ میران اپنے ساتھیوں سیت لوپاک سے ایک لانچ کے ذریعے کاشانی ہبھاچا تھا جو نئے جزیرہ کاشانی لوپاک سے خاصے فاصلے پر تھا اس لئے انہیں لانچ نے تین گھنٹوں بعد ہبھاں ہبھاچا تھا۔ وہ سب اس وقت کاشانی کے شمالی حصے پر بنے ہوئے ساحل پر موجود تھے۔ یہ ساحل خاصاً خوبصورت تھا اور کاشانی سیاحوں کے لئے سب سے پسندیدہ جگہ تھی اس لئے ہبھاں ملکی یا غیر ملکی سیاحوں کی کثرت موجود تھی۔ ساحل کا ایک چھوٹا سا حصہ عوام الناس کے لئے تھا جبکہ اس چھوٹے حصے کے اوپر عام سا اور ویران ساحل دور تک چلا گیا تھا اور ہبھاں کوئی آدمی نہ جاتا تھا۔ ہر طرف، محاذیاں اور درختوں کے چھٹنے نظر آرہے تھے۔ میران اور اس کے ساتھی اس ویران ساحل پر درختوں کے ایک گھنے، چھٹنے کے

یہ ایری کون ہے بس اور یہ لانچ کہاں سے آ رہی ہے۔ ”ٹانائیگر نے بو جھا۔

”ایمی اس لانچ کا کپتان اور مالک ہے اور یہ لانچ خاصی جدید بھی ہے اور اس میں دوسری لانچوں کو جگہ کرنے اور اپنی حفاظت کرنے کے خصوصی آلات بھی موجود ہیں۔ دوسرے لفٹوں میں تم اسے نیم فوچی لانچ بھی کہہ سکتے ہو۔ یہ لانچ ایک ڈرگ گروپ کے لئے کام کرتی ہے۔ اس لانچ کی وجہ سے ہمیں جیزے سے کسی میراٹل یا سبز سے سمندر میں بھی تباہ نہ کیا جاسکے گا۔“..... عمران نے کہا تو نائیگر نے اثبات میں سرہلا دیا۔ تھوڑی در بعد لانچ کنارے پر آٹھی اور وہ سب عمران سمیت لانچ میں پہنچ گئے۔ ایمی لمبا ہونگا اور ہیز عمر آدمی تھا۔ اس کا چہرہ بتا رہا تھا کہ اس کی ساری زندگی سمندر میں ہی گزری ہے۔ ان کے سوار ہوتے ہی لانچ واپس مزگی اور تھوڑی در بعد کھلے سمندر میں دوڑتی ہوئی آگے بڑھتی جل گئی۔

"مسرہ میکل، داخل کے جنوبی حصے میں تو اہمی خطرناک خفیہ
و دل لین ہیں اور وہاں نیم وحشی قبیل بھی رہتا ہے۔ آپ وہاں کیا کرنے
جارہے ہیں"..... ایری نے پاس بیٹھے ہوئے عمران سے مخاطب ہو
کر کہا۔

"اس قبیلے کے سردار سے ملاقات کرنے"..... عمران نے
مسکراتے ہوئے جواب دیا۔
"کیوں"..... ایری نے حیران ہو کر پوچھا۔

کے آدمیوں نے رپورٹ دی ہے کہ سانگر کے ایک آدمی شوگر اور بوڑھے لوگر کی ملاقات ہو چکی ہے اور لوگرنے اسے ہمارے بارے میں ساری تفصیل بتا دی ہے۔ لاحقائے اس شوگر نے گریٹ مین کو رپورٹ دے دی ہو گئی اور گریٹ مین نے سردار تاگوئی کو الٹ کر دیا ہو گا۔ ”..... عمر ان نے جواب دیتے ہوئے کہا۔

"اوہ، اسی لئے آپ براہ راست دا جل جانے کی بجائے کاشانی آئے
ہیں۔..... تائیگر نے کہا۔

"ادھر آناویے بھی ضروری تھا کیونکہ لوپاک سے ہمیں بہر حال پہلے شمالی حصے کی طرف جانا پڑتا اور پھر گھوم کر جنوبی حصے کی طرف۔ کیونکہ ارد گرد کا سمندر وہاں طوفانی ہے جبکہ کاشمی سے ہم براہ راست جنوبی حصے میں اتر جائیں گے۔..... عمران نے جواب دیا۔

ماسر، ہمیں وہاں پہنچنے پہنچنے رات ہو جائے گی۔ رات کے وقت اس دلدلی گھنے جنگل میں کام کر سکرے گے..... جوانا نے کہا۔

"بوزف ہمارے ساتھ ہے اور بوزف کو دل لیں رات کو بھی اس طرح نظر آئیں گی جیسے ہمیں دن کو۔ ہم نے ہبائی سردار تاگوی کو انداز کرنا ہے اور اس سے اس اندازہ سائنسدان کے بارے میں معلومات حاصل کرنی ہیں۔..... عمران نے کہا اور سب نے اثبات میں سر بلادیے۔ پھر واقعی تقریباً انuff گھنٹے بعد دور سے ایک بڑی اور جدید انداز کی لانچ آتی دکھائی دی۔ اس کا رخ اسی طرف تھا جذر عمران اور اس کے ساتھی موجود تھے۔

”ہم اس قبیلے کی دستاں بڑی فلم بنانا چاہتے ہیں۔۔۔۔۔ عمران نے جواب دیا تو ایمری کے چہرے پر اطمینان کے تاثرات ابھر آئے۔ لیکن آپ اس سے ملاقات کیے کریں گے۔ وہ لوگ تو اجنبیوں کو دیکھتے ہی ہلاک کر دیتے ہیں اور آج کل تو سائنس نے انہیں اہتمام جدید مشین گنوں سے سلح کر رکھا ہے۔۔۔۔۔ ایمری نے جواب دیتے ہوئے کہا۔

”ہم سفید جھنڈا لے کر ان کی طرف بڑھیں گے اور ہمیں یقین ہے کہ وہ اس کا احترام کریں گے۔۔۔۔۔ عمران نے کہا۔

”گذ، واقعی یہ آئندیا تو میرے ذہن میں بھی نہ تھا۔۔۔۔۔ ایمری نے اس بار پوری طرح ”ٹھمن“ ہوتے ہوئے کہا اور پھر تقریباً شام کے قریب دور سے داخل جزیرہ نظر آنے لگ گیا۔ عمران نے گلے میں پڑی ہوئی اہتمامی طاقتور دوربین آنکھوں سے نگالی۔

”ساحل پر چند افراد موجود ہیں۔۔۔۔۔ عمران نے دوربین آنکھوں سے ہٹاتے ہوئے کہا۔

”خاہر ہے ہماری لاخ انہیں نظر آرہی ہوگی۔۔۔۔۔ ایمری نے جواب دیا۔

”ناٹکر تھا رے بیگ میں سفید جھنڈا موجود ہے۔۔۔۔۔ اسے نکال کر لاخ کے سرے پر لگا دو۔۔۔۔۔ عمران نے کہا تو ناٹکر نے چند یہ لمحوں بعد اس کے حکم کی تعمیل کر دی۔۔۔۔۔ لاخ کی رفتار اب کم ہو گئی تھی اور وہ آہست آہست جریئے کی طرف بڑھی چلی جا رہی تھی۔۔۔۔۔ جریئے پر

”اہتمامی گھننا جنگل تھا اور شام پڑ جانے کی وجہ سے وہاں گہری تاریکی نظر آ رہی تھی۔۔۔۔۔ پھر لاخ چیزی ہی کثارے پر جا کر لگی۔۔۔۔۔ عمران نے ایمری سے مصافحہ کیا اور پھر جھنڈا لے کر وہ ساحل پر اتر آیا۔۔۔۔۔ اس کے پیچے ناٹکر، جوزف اور جوانا بھی ساحل پر اتر آئے اور لاخ تیزی سے یہ چھے ہیں اور مز کر واپس جاتی دکھانی دی۔۔۔۔۔ واپسی پر اس کی رفتار خاصی تیز تھی۔۔۔۔۔

”سلامنے جنگل میں انسان موجود ہیں باس۔۔۔۔۔ جوزف نے ساحل پر اترتے ہی ناک سکریتے ہوئے کہا۔

”سنو قبیلے والو۔۔۔۔۔ ہم تمہارے دش نہیں ہیں۔۔۔۔۔ ہمیں اپنے سردار سے ملواد۔۔۔۔۔ عمران نے اونچی آواز میں یخچ کر کہا تو جھاڑیوں میں حرکت پیدا ہوئی اور پھر لاخ لمبے ترنگے افراد جنہوں نے سیاہ رنگ کے چٹ بس ہیتے ہوئے تھے تکل کر سامنے آگئے۔۔۔۔۔ ان کے آگے ایک قدرے بھاری جسم کا آدمی تھا جس نے براؤن رنگ کا بابا پہننا ہوا تھا اور اس کے ماتھے پر سیاہ رنگ کی پی ہندھی ہوئی تھی جس میں سیاہ رنگ کا ایک پرتاچ کی صورت میں دیکھا ہوا تھا۔۔۔۔۔ اسے دیکھتے ہی عمران بیکھ گیا کہ یہی سردار تاگوئی ہے۔۔۔۔۔ اس نیم و ششی قبیلے کا سردار۔۔۔۔۔ کیونکہ اس کے خدوخال میں اپنے باپ لوگر کی جھلکیاں نہیں تھیں۔۔۔۔۔ اس میں سردار تاگوئی ہوں۔۔۔۔۔ کون ہو تم اور کیوں آئے ہو۔۔۔۔۔ اس سردار نے یخچ کر کہا۔

”ہم ہمارا کسی کو نقصان ہنچانے نہیں آئے اور سردار تاگوئی اگر تم نے ہمیں نقصان ہنچانے کی کوشش کی تو میں تمہارے قبیلے

والوں کو بتاؤں گا کہ تم نے دل سے کوشش کو چھلی ہاتھ سے پکڑنے کی بجائے قبیلے کو دھوکہ دیتے ہوئے سفید کینخے کی مدد سے پکڑی تھی اور تم جلتے ہو کہ اس کا کیا نتیجہ نظرے گا۔..... عمران نے چھلی اور کینخے والی بات ایکریمین زبان کی بجائے گرمیٹ لینڈز کی زبان میں کی تھی کیونکہ اسے لوگرنے بتایا تھا کہ اس کا بیٹا ہر زبان بہت اچھی طرح جانتا ہے اور وہ کچھ عرصہ گرمیٹ لینڈز میں بھی رہ چکا ہے۔

”تم اس سے کوئی فائدہ نہیں اٹھاسکو گے۔ سب کو معلوم ہے کہ میں نے چھلی کس طرح پکڑی تھی اور منہ صرف چھلی پکڑنے کا تھا۔..... سردار تاگوئی نے گرمیٹ لینڈز کی زبان میں ہی جواب دیتے ہوئے کہا۔ لیکن اس کے لیے کام کو کھو کھلانے میں تھا۔

”سوچ لو۔ ہم بہر حال نہ ہی ہمہاں کسی کو نقصان ہبھاننا چاہتے ہیں اور نہ ہی تھیں سرداری سے ہٹانے کے لئے آئے ہیں۔ ہم صرف تم سے چند معلومات حاصل کرنا چاہتے ہیں اور یہ بھی سن لو کہ اگر تم نے ہم سے تعاون نہ کیا تو جیرے کا یہ حصہ اچانک مکمل طور پر تباہ و بر باد ہو جائے گا۔ ہمارے غوطہ خور ہمارے ہمہاں آنے سے بھتی اہتاںی جباہ کن ہیں جم لگا چکے ہیں۔ مجھے صرف ایک بہن دیتا پڑے گا۔“ عمران نے گرمیٹ لینڈز کی زبان میں ہی بات کرتے ہوئے کہا۔

”جو ہوت مبت بولو ہمہاں کوئی نہیں آیا۔ ہم ہمہاں مسلسل پہرہ دے رہے ہیں۔ ہمیں ہماری آمد کے بارے میں بھتی ہی بتا دیا گیا ہے اور تم نے جو چھلی والی بات کی ہے اس سے یہ بات کنفرم ہو گئی ہے۔

کہ تم میرے باپ سے ملاقات کرچکے ہو اور مجھے حکم دیا گیا ہے کہ تھیں اور تمہارے ساتھیوں کو دیکھتے ہی گویوں سے ازا دیا جائے۔ ورنہ ہمارا پورا اقیبلیہ تباہ و بر باد ہو سکتا ہے۔..... سردار تاگوئی نے کہا۔

”مجھے معلوم ہے کہ ہمہاں ایسے کوئی انتظامات نہیں ہیں کہ تمہارے آقاوں کو ہمہاں کے بارے میں معلوم ہو سکے۔ ہم صرف تم سے معلومات حاصل کرنا چاہتے ہیں اور اس کے بدلتے میں تمہارے بارے میں کسی کو نہیں بتائیں گے اور تم اسی طرح سردار بن رہو گے۔ ورنہ اگر میں نے ایک بار ایکریمین زبان میں یہ بات کر دی تو تمہارا پورا اقیبلیہ تمہارے خلاف ہو جائے گا اور تھیں دوبارہ ہاتھ سے چھلی پکڑتا پڑے گی اور مجھے معلوم ہے کہ تم ایسا نہیں کر سکتے۔ البتہ میں بڑی آسانی سے یہ کام کر سکتا ہوں اور پھر میں ہماری جگہ قبیلے کا سردار بن جاؤں گا اور تمہارا کیا انجام ہو گا۔ یہ بات تم آسانی سے سمجھ سکتے ہو۔..... عمران نے دھمکی آمیز لمحہ میں کہا۔

”تم، تم دراصل چاہتے کیا ہو۔ کھل کر بات کرو۔..... اس بار سردار تاگوئی کے لمحے میں ہمیں کچھ پہاڑتی نتایاں تھیں اور اس سے ظاہر ہوتا تھا کہ وہ اندر سے خوفزدہ ہو گیا ہے۔

”ہم تمہارے ساتھ ہماری جھونپڑی میں جائیں گے۔ رات ویں رہیں گے۔ تم سے باتیں کریں گے اور صح کو لاخ اکر ہمیں لے جائے گی۔ بس۔..... عمران نے کہا۔

”سوری، ہمیں حکم دیا گیا ہے کہ تھیں فوری ہلاک کر دیا جائے۔

"ان گنوں کو بھی سمندر میں پھینک دو۔۔۔۔۔ عمران نے جوزف اور جوانا سے کہا تو اس کے حکم کی تعییل کر دی گئی۔

"اب تمہارے قبیلے والوں کو یہ معلوم نہ ہو سکے گا کہ تمہارے چار ساتھی تمہاری موجودگی میں ہلاک ہوئے ہیں۔ اس لئے اب بتاؤ کہ تم نے کیا فیصلہ کیا ہے۔۔۔۔۔ عمران نے سرد لہجے میں کہا۔

"تم لوگ تو میری توقع سے زیادہ چالاک اور تیز ہو۔۔۔۔۔ لیکن میں تمہیں اپنے ساتھ نہیں لے جائیں ہبھاں جوڑے پر مغرب سے بُجھ سکی کو پناہ نہیں دی جا سکتی البتہ میں اپنے خصوصی اختیار کی بنا پر بُجھ سے مغرب تک کسی کو بھی پناہ دے سکتا ہوں۔۔۔۔۔ سردار تاگوئی نے کہا۔

"تو تم سے سہیں مذاکرات ہو سکتے ہیں۔ آؤ ادھر درخنوں کے جھنڈی میں بیٹھتے ہیں۔۔۔۔۔ عمران نے کہا اور سردار تاگوئی نے اشبات میں سر ہلاکت۔۔۔۔۔ قبیلے والے تو میرے خلاف ہو جائیں گے۔۔۔۔۔ سردار تاگوئی نے ایک لحاظ سے کاپنے ہوئے لجھ میں کہا۔

"بھلی بات تو یہ سن لو کہ اگر تم نے غلط بیانی کی تو اس کا شیجہ بھی تم خود ہی بھکتو گے۔۔۔۔۔ میرے اندر قدرتی خاصیت ہے کہ میں دوسرے کے بولتے ہی فوراً بھجو جاتا ہوں کہ وہ غلط کہہ رہا ہے یا درست۔۔۔ عمران نے کہا۔

"تم پوچھو کیا پوچھنا چاہتے ہو۔۔۔۔۔ میں درست جواب دوں گا۔۔۔۔۔

اس نے ہم ایسا کر کے رہیں گے۔۔۔۔۔ فائز۔۔۔۔۔ سردار تاگوئی نے بات کرتے کرتے یکلٹت چھ کر کہا اور اس کے ساتھ ہی اس نے ہاتھوں میں پکڑی ہوئی مشین گن سیدھی کی ہی تھی کہ تو چوتاہست کی آوازوں کے ساتھ ہی سردار کے یتھے موجود چاروں آدمی چھٹے ہوئے زمین پر گرے اور تڑپنے لگے۔۔۔۔۔ یہ فائزگ بوزف اور جوانا نے کی تھی جن کے ہاتھ پہلے سے ان کی جیسوں میں موجود مشین پسلز پر جے ہوئے تھے۔

"تم، تم نے یہ کیا کیا۔۔۔۔۔ تم نے۔۔۔۔۔ سردار تاگوئی نے ایک لحاظ سے ناچھتے ہوئے ہوا۔

"تم بھی ان کے ساتھ ہی ختم ہو سکتے تھے سردار۔۔۔۔۔ لیکن۔۔۔۔۔ عمران نے عزادت ہوئے لجھ میں کہا۔

"اوہ، اوہ اب کیا ہو گا۔۔۔۔۔ میری موجودگی میں چار آدمیوں کی ہلاکت۔۔۔۔۔ قبیلے والے تو میرے خلاف ہو جائیں گے۔۔۔۔۔ سردار تاگوئی نے ایک لحاظ سے کاپنے ہوئے لجھ میں کہا۔

"ان کی لاشیں انحا کر سمندر میں پھینک دو۔۔۔۔۔ عمران نے کہا تو جوزف اور جوانا بھلی کی سی تیزی سے آگے بڑھے اور پھر جلد لمحوں بعد چاروں لاشیں سمندر میں اچھال دی گئیں جبکہ ان کی مشین گنیں اب جوزف اور جوانا کے ہاتھوں میں تھیں۔

"یہ گنیں مجھے دے دو۔۔۔۔۔ اگر یہ تمہارے ہاتھوں میں ہوں میں تو قبیلے والوں کو شک پڑ جائے گا۔۔۔۔۔ سردار تاگوئی نے ہونٹ چلاتے ہوئے کہا۔

ہوں تاکہ اس کا گزارہ چلتا رہے۔ ویسے منشیات کے بڑے بڑے سورز
شمائلی حصے میں ہیں۔ ادھر نہیں ہیں۔ سردار تاگوئی نے جواب
دیتے ہوئے کہا۔

"کیا تم وہاں جاتے ہو؟" عمران نے پوچھا۔

"نہیں، وہاں صرف وہ لوگ جاسکتے ہیں جن کے پاس خصوصی
آلات ہوتے ہیں۔ ان آلات کی وجہ سے انہیں کچھ نہیں ہوتا اور نہ تو
وہاں جانے والا دوسرا قدم پر موت کا شکار ہو جاتا ہے۔ میں منشیات
ایک ایسے سورے حاصل کرتا ہوں جو مغربی حصے کی سرحد پر ہے۔
میں نے وہاں ایک خفیہ راستہ بنایا ہوا ہے اور میں صرف اس قدر
نشیات لیتا ہوں جو میں اپنے باپ کو دے سکوں ورنہ وہاں منشیات تو
ہمارے کسی کام کی نہیں ہے۔" سردار تاگوئی نے جواب دیتے
ہوئے کہا۔

"کیا تم کبھی راہت جیرے پر گئے ہو؟" عمران نے پوچھا۔

"نہیں، مجھے صدیوں کے رواج کے مطابق اس جیرے سے باہر
جانے کی اجازت نہیں ہے۔" سردار تاگوئی نے جواب دیا۔

"گریٹ میں ہماں رہتا ہے۔" عمران نے پوچھا۔

"راہت میں۔" سردار نے محصر سا جواب دیا۔

"کیا تم نے کبھی اس سے ملاقات کی ہے؟" عمران نے پوچھا۔

"ہاں، دو تین باروہ ہمارے قبیلے میں آیا ہے۔ اسے ہماں کی ایک
لڑکی بھی پسند آگئی تھی۔ وہ اسے اپنے ساتھ لے گیا تھا۔" سردار

میرے بیس سے باہر ہو۔ تم نے جس طرح مجھے چھپلی پکڑنے کے
بارے میں دھمکی دی ہے اور جس طرح میرے ساتھیوں کو ہلاک کیا
ہے۔ اس سے میں سمجھ گیا ہوں کہ میں تمہارا کچھ نہیں بگاڑ سکتا۔
سردار تاگوئی نے کہا۔

"گریٹ میں سے تمہارا رابطہ کیسے رہتا ہے؟" عمران نے
پوچھا۔

"فون کے ذریعے۔ میری جھونپڑی میں سیکٹلائٹ فون ہے۔"
سردار تاگوئی نے جواب دیتے ہوئے کہا۔

"اب سوچ کر یہ بتاؤ کہ کیا ہماں جیزرے پر کوئی ایسی جگہ ہے
جہاں کسی اخنواشدہ آدمی کو رکھا جاسکے؟" عمران نے کہا۔

"نہیں، نہ ہماں ہے اور نہ ہی شمائلی حصے کی طرف۔ درمیان میں
ایک قدرتی ہبہاڑی ہے۔ اس کے نیچے جنڈ کمرے بننے ہوئے ہیں۔ یہیں
وہاں بھی صرف آلات اور مشیری ہے اور کچھ نہیں۔ وہاں کوئی آدمی
نہیں رہتا۔" سردار تاگوئی نے جواب دیا اور عمران اس کے لمحے
سے ہی سمجھ گیا کہ وہ بیکاںی بول رہا ہے۔

"یہیں تم اپنے باپ کو ہر ماہ منشیات کی خاصی مقدار دیتے ہو۔
جسے وہ وہاں فروخت کر کے گزارہ کرتا ہے۔ یہ منشیات ہماں سے آتی
ہے۔" عمران نے کہا تو سردار تاگوئی نے ایک طویل سانس یا۔

"میرا باپ شراب کا عادی ہے اور جواب بھی کھینتا ہے۔ اس لئے اسے
ہر وقت رقم کی ضرورت رہتی ہے۔ اس لئے میں اسے منشیات دے دیتا

نے جواب دیتے ہوئے کہا۔

"اس کے حلیے اور قد و قامت کی تفصیل بتا دو۔"..... عمران نے کہا تو سردار نے تفصیل بتا دی۔

"اوکے، اب تم ہمیں اپنی جھونپڑی میں لے چلو۔ ہم رات ہیں گزاریں گے۔"..... عمران نے کہا۔

"یکن اگر آقا تک بات پہنچ گئی تو۔"..... سردار نے گھبرا کر کہا۔

"تمہارے ساتھیوں میں سے ایسا کوئی نہیں ہو سکتا جو اطلاع دے۔ اگر ایسا ہوتا تو اس کے پاس بھی ٹرانسیسٹر ہوتا اور ٹرانسیسٹر کا علم بہر حال ہو ہی جاتا ہے۔"..... عمران نے کہا تو سردار نے ایک طویل سانس لیا۔

"تم واقعی حیرت انگیز فہانت کے مالک ہو۔ آؤ۔"..... سردار نے کہا اور عمران نے لپٹے ساتھیوں کو بھی بلا لیا۔ پھر وہ سب سردار کی رہنمائی میں گئے جنگل میں سفر کرتے ہوئے آگے بڑھتے گئے۔ عمران نے جوزف کو ہوشیار رہنے کا اشارہ کر دیا تھا کیونکہ اسے خطرہ تھا کہ یہ سردار کسی بھی دلدل میں انہیں پھنسا سکتا تھا لیکن اسے یقین تھا کہ جوزف کی ہوشیاری سے ایسا نہیں ہو سکے گا۔ سردار کے یہچے عمران اور اس کے ساتھی چل رہے تھے۔ جوزف واقعی بے حد جو کنا اور محظا نظر آ رہا تھا اور پھر تھوڑی ویر بعد وہ گھنے جنگل کے اندر ایک خالی قطعہ میں پہنچ گئے۔ سہماں ہر طرف جھونپڑیاں موجود تھیں۔ درمیان میں ایک بڑی جھونپڑی تھی جس پر سرخ رنگ کا ایک بڑا سامنہ ہر اپا تھا۔

"یہ اجنبی کون ہیں۔"..... اچانک دولبے ہونگے آدمیوں نے تیزی سے آگے بڑھ کر کہا۔

"آقا کے ہمہاں ہیں۔"..... سردار نے ترخ کر جواب دیا۔
"اوہ اچھا۔"..... وہ دونوں ہے ہوئے انداز میں یہچے ہٹ گئے اور وہ سب اس خالی قطعے میں داخل ہو گئے۔ وہاں بے شمار عورتیں اور مرد موجود تھے اور عمران نے دیکھا کہ واقعی اس قبیلے کی عورتیں ایسے قبیلیوں کی عورتوں کی نسبت زیادہ حسین تھیں۔ سردار انہیں اس بڑی جھونپڑی میں لے آیا۔ چار خوبصورت اور نوجوان لڑکیاں وہاں موجود تھیں۔ شاید یہ اس کی موجودہ بیویاں تھیں۔

"آقا کے ہمہانوں کے لئے کھانے کا بندوبست کرو۔"..... سردار نے ان لڑکیوں سے کہا۔

"ہم صرف پھل کھائیں گے اور سادہ پانی پیں گے۔ پہنچ ہوئی کوئی چیز نہیں کھائیں گے۔"..... عمران نے ایسے لمحے میں کہا کہ سردار کو اس کی بات پر بحث کرنے کا حصہ بھی نہ ہوا اور اس نے پھل اور پانی لانے کا حکم دے دیا۔

"جمہیں گرمیت میں نے کیا حکم دیا تھا۔"..... عمران نے پوچھا تو سردار نے تفصیل بتا دی۔

"اُس کا کیا نمبر ہے۔"..... عمران نے پوچھا تو سردار نے نمبر بتا دیا اور پھر عمران کے کہنے پر اس نے ایک الماری میں سے ایک سیٹلات فون پیس اٹھا کر عمران کی طرف بڑھا دیا۔

"تم نے اس فون پر آقا کو کال کی تو سارا قبیلہ مارا جائے گا۔" سردار
نے اہمائی خوفزدہ سے لجھ میں کہا۔

• تم فکر مت کرو۔ ناشیگر تم جھوپڑی کا دروازہ بند کر دو اور ہیں
ٹھہر دے۔ میری گھنگو کے دوران کوئی اندر نہ آئے۔..... عمران نے کہا
تو ناشیگر سرطات ہوا اٹھا اور جھوپڑی کے کھلے دروازے کی طرف بڑھ
گیا۔ اس نے دروازہ بند کر دیا۔

"اب تم خود ہی اپنا منہ بند رکھو گے یا میرا کوئی ساتھی تمہارے
منہ پر ہاتھ رکھ دے۔"..... عمران نے سردار سے کہا۔

"تم کیا کرنا چاہیے ہو۔"..... سردار نے حیران ہو کر کہا۔

"جو زف، اس کا خیال رکھنا۔"..... عمران نے سردار کے پاس
کھڑے جو زف سے کہا اور جو زف نے اثبات میں سرطات ہوا اور پھر عمران
نے فون کو آن کر کے تیزی سے نہ پریس کرنے شروع کر دیئے۔
"ہمیہ کوارٹر۔"..... ایک مردانہ آواز سنائی دی۔

"سردار تا گوئی بول رہا ہوں۔ آقا سے بات کراؤ۔"..... عمران نے
سردار تا گوئی کی آواز اور لجھ میں کہا تو سردار تا گوئی کا شاید حیرت کی
شدت سے منہ کھلنے ہی لگا تھا کہ جو زف نے بھلی کی سی تیزی سے اس
کے منہ پر ہاتھ رکھ دیا۔

"اچھا، میں معلوم کرتا ہوں۔"..... دوسری طرف سے کہا گیا۔

"ہیلے، گھست میں بول رہا ہوں۔"..... تھوڑی در بعد ایک مردانہ
آواز سنائی دی۔

"آقا، میں سردار تا گوئی بول رہا ہوں۔ چار آدمی جن میں دو وحشی
تھے ایک بڑی کی لاخ پر ہیں جس سے پر آئے تھے یہکن وہ جسے ہی لاخ
کو کنارے پر باندھ کر ساحل پر آئے۔ میں نے ان پر فائزگ کرا دی
یہکن آفادہ بے حد تیز اور چالاک لوگ تھے۔ ان میں سے ایک تو مر گیا
یہکن باقیوں نے بھی فائز کھول دیا یہکن ہم درخنوں کی اوٹ میں تھے
جبکہ وہ کھلی جگہ پر تھے۔ اس کے باوجود ہمارے چار آدمی ہلاک ہو گئے
جبکہ وہ چاروں بھی آخر کار ہلاک ہو گئے۔ اب ان چاروں کی لاشیں
ساحل پر پڑی ہوئی ہیں اور ان کی لاخ بھی موجود ہے۔ اب میرے لئے
کیا حکم ہے۔"..... عمران نے بڑے انسارانہ اور موذباد لجھ میں کہا۔
"ان کی لاشیں اٹھا کر سمندر میں ڈال دو اور لاخ کو بھی تباہ کر
دو۔"..... دوسری طرف سے کہا گیا۔

"جو حکم آقا۔"..... عمران نے جواب دیا۔

"اوہ ٹھہر وہ ان کی ہبچان ضروری ہے۔ میں ایک لاخ مجھجا ہوں
اس پر میرا خاص آدمی ہارڈی ہو گا۔ چاروں لاشیں اس کی لاخ میں ڈالو
نٹا اور وہ دوسری لاخ بھی ہک کر کے ساتھ لے آئے گا۔"..... گھست
میں نے کہا۔

"حکم کی تعیین ہو گی آقا۔ ہارڈی کس وقت پہنچے گا تاکہ ہم ساحل پر
اس کا استقبال کریں۔"..... عمران نے کہا۔

"راتھ سے وہاں تک جانے میں کتنا وقت لگتا ہے۔ وہ آدھے گھنٹے
میں پہنچ جائے گا۔"..... دوسری طرف سے سخت اور جھاڑا دینے والے لجھ

”تم نے ہارڈی کو ساحل پر بلانا ہے اور اسے کہتا ہے کہ جہارے آدمی لاشیں اٹھا کر بستی میں لے گئے ہیں اور تم نے انہیں واپس لانے کا کہد دیا ہے۔ وہ ابھی لاشیں لے کر ہبھاں پہنچ رہے ہیں۔ ہم اور درختوں کے محنت میں نہیں گے۔ باقی کام ہم سنپھال لیں گے۔“
عمران نے کہا۔

”یکن جب تم وہاں پہنچو گے تو آقا بجھ جائے گا کہ میں نے اس کے حکم کی تعییں نہیں کی۔ پھر..... سردار نے کہا۔

”جہارے آقا کو تم تک پہنچنے ہی نہ دیا جائے گا۔ تم بے فکر ہو۔“..... عمران نے اس کے کانہ سے پر ہاتھ مارتے ہوئے کہا اور سردار نے اشتباہ میں سر ملا دیا۔ پھر عمران اسے ساحل پر چھوڑ کر پہنچا دیا۔ سمت درختوں کے محنت میں آگیا۔

”اسی ہارڈی کو ہم نے زندہ پکڑنا ہے تاکہ راٹھ کے بارے میں اس سے تفصیلی معلومات حاصل کی جاسکیں۔“..... عمران نے کہا اور جو زف اور جوانا نے اشتباہ میں سر ملا دیا۔ جو زف تیری سے گھوم کر دوسرا طرف جھاڑیوں کی طرف بڑھ گیا۔ وہ جگہ اس جگہ سے قریب تھی جہاں سردار کھدا تھا۔

”اس سردار کا بھی کچھ ہونا چاہئے باس۔“ ورنہ اس نے ہمارے جاتے ہی فون پر اطلاع دے دینی ہے۔..... نائیگر نے کہا۔

”بچھے معلوم ہے۔ اس لئے میں فون ہی جیب میں ڈال لایا ہوں یکن اس کے باوجود اس کی لاش ہم ساٹھ لے جائیں گے تاکہ جب

میں کہا گیا اور اس کے ساتھ ہی رابطہ ختم ہو گیا تو عمران نے فون آف کر دیا اور اسی لمحے جو زف نے بھی سردار اتاؤنی کے منہ سے ہاتھ ہٹا لیا۔

”اب دروازہ کھول دو۔“..... عمران نے نائیگر سے کہا اور نائیگر نے دروازہ کھول دیا۔

”یہ، یہ تم نے کیے کریا۔ مجھے تو ابھی تک یقین نہیں آ رہا۔“
حیرت کی شدت سے بت کی طرح بیٹھے ہوئے سردار نے یقین احتیاطی حیرت بھرے لمحے میں کہا۔

”یہ معمولی باتیں ہی سردار۔“..... عمران نے کہا۔ اسی لمحے دو لڑکیاں اندر داخل ہوئیں۔ انہوں نے دوسری بڑی یکن گہری تھاڑیوں میں سرخ اور زرد رنگ کے ملٹے ہنا پھل رکھے ہوئے تھے۔ عمران نے ان کے نام پوچھے۔

”یہ ساٹھ اٹھا کر لے چلو۔ ہم وہیں کھائیں گے۔ ایسا نہ ہو کہ وہ ہارڈی پہنچ جائے اور ہم ہبھاں بیٹھے پھل ہی کھاتے رہ جائیں۔“..... عمران نے کہا تو اس کے حکم کی تعییں کی گئی اور وہ پھل جیبوں اور بیگنوں میں بھر کر وہ سب ایک بار پھر جھونپسیوں کی اس بستی سے نکل کر دوبارہ اسی راستے پر چلتے ہوئے آگے بڑھے چلے جا رہے تھے۔ تھوڑی دیر بعد وہ ساحل پر پہنچ گئے۔

”اب کیا کرتا ہے سہماں لاشیں تو موجود نہیں ہیں۔“..... سردار نے تشویش بھرے لمحے میں کہا۔

لئک اس کی تلاش ہو۔ ہم راتھے بیچ کر حالات کو گنزوں کر سکیں۔
ورنہ یہ لوگ شاید تیر کر بھی راتھے بیچ جائیں۔ عمران نے کہا اور
نا سیگر نے اشبات میں سرطادیا۔
”ہمار لہبہاں آتا بے کار ہی گیا ہے ماسٹر۔ اچانک پاس کھرے
جو اتنا نے کہا۔

”وہ کیوں۔ عمران نے جونک کر پوچھا۔

”تھاں تو کچھ بھی نہیں ہے۔ ہمیں بہر حال جانا تو دوسرے جیرے
پر ہی پڑے گا۔ جوانا نے کہا تو عمران بے اختیار ہنس پڑا۔
”ماسٹر جوانا۔ لوگوں کی گردیں تو ہوتا اور بات ہوتی ہے اور
ذہانت سے آگے بڑھنا اور بات ہوتی ہے۔ مجھے بھی معلوم تھا کہ اصل
محاملات راتھے میں ہی ہوں گے لیکن اگر ہم برہ راست لانچ لے کر
دراتھے بیچ جاتے تو ہمیں سندھ میں ہی ہلاک کر دیا جاتا۔ اب ہارڈی
بھیں خود بھاں لے جائے گا۔ کیا جھیں یہ فرق محسوس نہیں ہو رہا۔
عمران نے کہا تو جوانا کے بھرے پر یقینت شرمندگی کے تاثرات ابھر
آئے۔

”ماسٹر آپ واقعی ماسٹر ہیں۔ آپ کا ذہن جس انداز میں کام کرتا
ہے شاید شترنخ کے بڑے بڑے ماہر ہیں بھی اس ذہانت کا مظاہرہ نہ
کر سکیں گے۔ یوں لگتا ہے جیسے مستقبل آپ کے سامنے ہوتا ہے اور
آپ اسے مدنظر رکھ کر قدم آگے بڑھاتے ٹلے جاتے ہیں۔ جوانا
نے کہا۔

”یہ بات نہیں ہے۔ تمام امکانات کو سامنے رکھ کر قدم بڑھاتے
جاتے ہیں جس طرح چورا ہے پر بیچ کر آدمی اس طرف کو مزید جاتا ہے
جو دراں کی منزل ہوتی ہے۔ باقی تینوں راستے چھوڑ دیتا ہے اس طرح
ہمارے بھی راستے میں قدم قدم پر چورا ہے، ہوتے ہیں۔ عمران
نے کہا اور پھر اس سے پہلے کہ مزید کوئی بات ہوتی دور سے لانچ نظر
آنے لگ گئی۔ وہ خاصی تیز رفتاری سے ساحل کی طرف آرہی تھی۔
عمران اور اس کے ساتھی اونچی مچھلیاں کی اوٹ لینے کے لئے بیچے بیچے
گئے۔ تھوڑی در بعد لانچ کنارے پر آکر رک گئی۔ لانچ سے ایک لمبی
تھوڑکا آدمی اچھل کر بیچے اترा۔ اس نے لانچ کو ہٹ کیا اور پھر سامنے
کھڑے سردار تاگوں کی طرف بڑھنے لگا۔ اس کے ساتھ ساتھ وہ حیرت
سے اور ادھر دیکھ رہا تھا جیسے اس کی خاص چیز کی تلاش ہو۔
”وہ بھلی لانچ کہاں ہے سردار سمجھے میں نے ساتھ لے جانا ہے۔
ہارڈی نے سردار کے قریب آکر کہا۔

”وہ اور دوسری طرف ہے۔ سردار نے جواب دیا اور پھر اس
سے پہلے کہ ہارڈی کوئی اور بات کرتا اچانک جو زف نے قریب ہی
موجود مچھلیاں کے بیچے سے کسی چیز کی طرح جبکہ لگائی۔ ہارڈی کی
اس طرف پشت تھی۔ ویسے بھی جو زف کی چھلانگ اس قدر تیز تھی کہ
جب تک اس نے ہارڈی کو چھاپ نہیں لیا اسے ذرا بابر بھی احساس
نہیں ہوا تھا اور چند لمحوں بعد ہی ہارڈی زمین پر بے ہوش پڑا۔ ہوا تھا
جکہ سردار تیزی سے بیچھے ہٹا چلا گیا تھا۔ اس کے پھرے پر خوف نمایاں

انجمن کے ساتھ مسلک سوچ بورڈ کو دیکھ کر معلوم کر لئے کہ لائخ میں کس طرح کے آلات نصب ہیں کیونکہ لامحالہ ان سب کا آپرینگ سسٹم پائلٹ کے پاس ہی ہو سکتا تھا۔ اچھی طرح چینگ کے بعد وہ واپس کی بنیں میں ہبھا تو ہارڈی کی گردن بدستور لٹکی ہوئی تھی۔

”اے ہوش میں لے آؤ۔..... عمران نے اس کے سامنے کری پر بیٹھتے ہوئے کہا تو جو زف نے آگے بڑھ کر ایک ہاتھ سے ہارڈی کی ناک اور منہ بند کر دیا جبکہ دوسرے ہاتھ سے اس نے اس کا سر تھام رکھا تھا۔ چند لمحوں بعد جب اس کے جسم میں حرکت کے آثار بنیاں ہوئے لگے تو جو زف نے باہت ہٹایا اور عمران کی کری کی پشت پر آکر کھڑا ہو گیا۔ جوانا بھی ہی وہاں موجود تھا۔ لائخ اب کھلے سمندر میں بیٹھ کر ساکت ہو گئی تھی۔ البتہ اٹھتی گرتی ہوں کی وجہ سے وہ بچکوں لے ضرور لے رہی تھی۔ ہارڈی نے کہتے ہوئے آنکھیں کھولیں اور پھر لاشوروی طور پر اس نے اٹھنے کی کوشش کی لیکن بندھا ہونے کی وجہ سے وہ صرف کسرا کر ہی رہ گیا۔ اب وہ پھٹی پھٹی آنکھوں سے سامنے کری پر بیٹھتے ہوئے عمران اور عقب میں کھڑے ہوئے جوانا اور جو زف کو اس طرح دیکھ رہا تھا جسیے کوئی انہوں اسے نظر آنے لگ گئی ہو۔

”تم، تم۔ کیا مطلب۔ تم زندہ ہو۔ تم، تم کون ہو۔..... ہارڈی نے رک رک کر اور احتیاطی حیرت زدہ لمحے میں کہا۔

”تمہارا نام ہارڈی ہے اور تم دا جل جبریے سے چار لاٹوں کو

تحما۔ اسی لمحے جوانا جہاڑیوں کے بیچے سے نکلا اور دوسرے لمحے سردار کے منہ سے اوغ کی پھنسی پھنسی سی آواز نکلی اور ایک لمحے کے لئے اس کا جسم ترپا اور پھر ساکت ہو گیا۔ وہ جوانا کے ہاتھوں اپنی گردن تزوہا چکا تھا۔

”اس کی لاش اٹھا کر لائخ میں ڈالو اور جو زف تم اس ہارڈی کو اٹھا کر لے آؤ۔ ہم نے فوری ہمباں سے جانا ہے درد قبیلے کا کوئی آدمی آگیا تو مسئلہ بن سکتا ہے۔..... عمران نے کہا اور پھر چند لمحوں بعد وہ سب بے ہوش ہارڈی اور سردار کی لاش سمیت اس لائخ میں بیٹھ چکے تھے جو ہارڈی لے آیا تھا۔ یہ لائخ بھی بڑی اور جریدی تھی۔ نائیگر نے لائخ کا انجمن سٹارٹ کیا جبکہ وہ اس کا ہبک بھی ہی کھول چکا تھا۔ اس نے لائخ تیزی سے بیچے ہٹنے لگی۔

”ہارڈی کو بیچے کی بنیں میں لے آؤ اور نائیگر تم نے لائخ کو اوتھے فاضلے پر سمندر میں رکھنا ہے کہ نہ وہ راتھ سے نظر آئے اور نہ ہی اس جبریے سے۔..... عمران نے کہا اور نائیگر نے اشبات میں سرطا دیا۔ تھوڑی دیر بعد ہارڈی کو بیچے کی بنیں میں ایک کری پر بٹھا کر ری سے اچھی طرح باندھ دیا گیا تھا۔ ری انہیں وہیں کہنے سے ہی مل گئی تھی۔

”تم اس کی تلاشی لو۔ میں لائخ کی تلاشی لیتا ہوں تاکہ معلوم ہو سکے کہ اس میں کون کون سے آلات نصب ہیں۔..... عمران نے کہا اور پھر وہ کیبن سے نکل کر سیریاں چھرستا ہوا اور عرش پر آگیا تاکہ

جیسے راتھ ہنچانے کے لئے آتے تھے۔ عمران نے سرد بچے میں کہا۔
”ہاں، مگر یہ سب کیا ہے۔ وہ سردار یہ سب کیا ہے۔۔۔۔۔ ہارڈی
کے ذہن پر چھائی، ہوئی حیرت کی تہ اس قدر گہری تھی کہ وہ ابھی تک
حیرت بھرے بچے میں ہی بول رہا تھا۔

”سردار کی لاش بھاں اس کیمیں میں موجود ہے۔ تم دامیں طرف
دیکھو۔ چمیں نظر آجائے گی۔۔۔۔۔ عمران نے بڑے ٹھنڈے سے بچے
میں کہا اور اس کے ساتھ ہی ہارڈی کے لئے اختیار ہونٹ بھیج گئے۔ اس
کی نظر سردار کی لاش پر جمی ہوئی تھی۔

”کیا سردار نے غلط بیانی کی تھی۔ مگر کیوں۔۔۔۔۔ ہارڈی نے کہا۔
”سردار بھی اسی طرح بجور تھا جس طرح تم ہو اور اب چونکہ تم
حیرت کے گرداب سے باہر آگئے ہو اس لئے اب میرے سوالوں کے
جواب دو۔۔۔۔۔ عمران نے کہا۔

”میں تمہارے کسی سوال کا جواب نہیں دوں گا۔ تم بے شک
مجھے ہلاک کر دو۔۔۔۔۔ یلکھت ہارڈی نے بڑے مضبوط بچے میں کہا۔
”جوزف تمہارے پاس خبر ہو گا۔۔۔۔۔ عمران نے کہا۔

”میں بس۔۔۔۔۔ جوزف نے جواب دیا اور اس کے ساتھ ہی اس
نے جیکٹ کی ایک مخصوص جیب سے ایک تیزدھار خیز کال کر
عمران کی طرف بڑھا دیا۔ جوزف کی یہ عادت تھی کہ وہ ہمیشہ ایک
تیزدھار خیز لپٹے پاس رکھتا تھا۔ عمران خیز لے کر کری سے انھا اور
اس نے ایک ہاتھ سے پلاسٹک کی کرسی انھا کر ہارڈی کی کرسی کے

قریب رکھی اور اس پر بیٹھ گیا۔ ہارڈی کا پھرہ پتھر کی طرح سخت ہو یہ
تحا لیکن دوسرا لمحے اس کے حلق سے بے اختیار ہی ٹکل گئے۔
عمران کا بازو بھلی کی سی تیزی سے گھوما تھا اور ہارڈی کا تھنا تھنا سے
زیادہ کٹ گیا تھا۔ ابھی اس کی چیخ کیمیں میں گونج بری تھی کہ عمران کا
بازو ایک بار پھر حکمت میں آیا اور کیمیں ایک اور دوست تاک چیخ سے
گونج اٹھا۔ ہارڈی کا دوسرا تھنا بھی کٹ گیا تھا۔ اس کے پھرے پر
شدید تکلیف کے تاثرات ابھر آئے تھے۔

”اب تم خود بخوب سب کچھ بتا دو گے ہارڈی۔ عمران نے کہا۔ اس
کے ساتھ ہی اس نے خیز کا دستہ ہارڈی کی پیشانی پر اجر آئے۔ اسی راست
پر سار دیا اور اس بار ہارڈی کا جسم اس بڑی طرح سے ہجپا کہ عمران کو
یوں محسوس ہوا کہ جیسے ابھی اس کے جسم کے گرد بندھی ہوئی رسیاں
ٹوٹ جائیں گی۔ ساتھ ہی کرہ گھنی گھنی چیخوں سے گونج اٹھا۔ گویا رہنی
لپٹے طور پر حلق کے بل چیخنا تھا لیکن تکلیف کی شدت کی وجہ سے اس
کی چیخ اس کے حلق میں ہی گھٹ کر رہ گئی تھی۔ اس کا جسم اس طرح
لرز رہا تھا جیسے اسے تیز جاڑے کا جاہر ہو رہا آیا، ہو سمجھہ تکلیف کی شدت
سے بگڑ گیا تھا اور آنکھیں ابل کر قدرے بآہر کو ٹکل آئی تھیں۔ سچے
لپٹنے سے تر تھا۔

”بولاو، کیا نام ہے ہمارا۔۔۔۔۔ عمران نے سرد بچے میں کہا۔
”ہارڈی۔۔۔۔۔ ہارڈی۔۔۔۔۔ ہارڈی کے منہ سے اس طرح لٹکتے
جیسے اندر کسی فیکٹری میں بن کر باتا عده لڑکتے ہوتے بآہر آرے

ہوں۔

"کیا کام کرتے ہو۔..... عمران نے پوچھا۔

"میں زیروفایس کا انجصارج ہوں۔..... ہارڈی نے کہا تو عمران چونکہ پڑا اور پھر اس نے زیروفایس کے بارے میں پوچھنا شروع کر دیا۔ ہارڈی اب اس طرح جواب دے رہا تھا کہ جیسے اس کا ذہن عمران کے کمزول میں آگیا ہو۔ عمران اس سے مسلسل سوال کرتا رہا۔ اس نے راتھ جیرے کے حفاظتی انتظامات سے لے کر جیرے کے اندر اندر گراونڈ نقشے، دبائی موجود آدمیوں کی تعداد اور گریٹ میں کے بارے میں بھی سب باتیں معلوم کر لیں۔ ہارڈی کا زیروفایس کا مطلب لانچوں کا ایک خفیہ گھاٹ تھا جو جیرے کے اندر تک چلا جاتا تھا اور ہارڈی نے اسے بتایا تھا کہ گریٹ میں نے اسے لا شیں دیں۔ میں زیروفایس میں رکھنے کا کہا تھا۔ وہ صح آکر انہیں دیکھنا چاہتا تھا۔ جب عمران نے محسوس کیا کہ اب ہارڈی اسے مزید کچھ نہیں بتا سکتا تو وہ کرسی سے اٹھ کھڑا ہوا۔

"اسے ہلاک کر کے اس کی لاش اور سردار کی لاش دونوں کو لوہے کے بھاری نکلے سے باندھ کر سمندر میں ڈال دو۔..... عمران نے کہا اور تیز تیز قدم اٹھاتا سیدھیاں چڑھتا ہوا عرش کی طرف بڑھ گیا۔

گریٹ میں ٹی وی پر آنے والی ایک فلم دیکھنے میں مصروف تھا۔ یہ فلم اس نے ڈی وی ڈی کے ذریعے لگائی تھی اور یہ اس کی پسندیدہ فلم تھی کہ پاس پڑے ہوئے فون کی گھنٹی نج اٹھی۔

"اب کیا ہو گیا ہے۔..... گریٹ میں نے بڑیاتے ہوئے کہا اور ہاتھ بڑھا کر رسیور اٹھایا۔ ٹی وی کی آواز بھلے ہی کم تھی کیونکہ وہ بھلی آواز کا عادی تھا۔ تیز آواز سے اسے ولے ہی نفرت تھی۔

"میں..... اس نے قدرے سخت اور ناگوارے لمحے میں کہا۔

"مارک بول رہا ہوں بس۔ ہارڈی کی طرف سے ریڈ کا ش آنا شروع ہو گیا ہے۔..... دوسری طرف سے ایک موڈبائٹ آواز سنائی دی۔

"کیا، کیا کہہ رہے ہو۔ ہارڈی کی طرف سے ریڈ کا ش۔ کیا مطلب۔..... گریٹ میں نے بری طرح بوکھلانے ہوئے لمحے میں

کہا۔

"ابھی چند لمحے پہلے کاشن آنا شروع ہوا ہے اور مسلسل آرہا ہے"..... دوسری طرف سے مارک نے جواب دیا۔
"ویری بیٹے۔ اس کا مطلب ہے کہ اسے بلاک کر دیا گیا ہے مگر کس نے۔ کیا سردار نے ایسا کیا ہو گا"..... گریٹ مین نے عزات ہونے لمحے میں کہا۔

"سردار ایسا آدمی تو نہیں ہے بس۔ آج تک اس کی طرف سے کوئی شکایت تو نہیں آئی"..... دوسری طرف سے کہا گیا۔

"میں کرتا ہوں سردار سے بات"..... گریٹ مین نے کہا اور رسیور رکھ کر اس نے ریکوٹ کنٹرول کی مدد سے اپنی آف کیا اور پھر فون چیس کے نیچے موجود بٹن پر میں کر کے اس نے رسیور انھیا اور تیزی سے نبڑ پر میں کرنے شروع کر دیئے۔

"سردار تاگوئی بول رہا ہوں"..... چند لمحوں بعد دوسری طرف سے سردار تاگوئی کی مخصوص آواز سنائی دی۔

"ہارڈی کہاں ہے"..... گریٹ مین نے اہتمائی سخت لمحے میں کہا۔

"وہ تولاشیں لے کر چلا گیا ہے آقا"..... دوسری طرف سے جواب دیا گیا۔ سردار کے لمحے میں ہلکی سی حیرت کا ناشر موجود تھا۔

"کب گیا ہے"..... گریٹ مین نے پوچھا۔

"نصف گھنٹہ تو ہو چکا ہو گا"..... سردار نے جواب دیا۔

"یہ وہ اکیلا آیا تھا"..... گریٹ مین نے پوچھا۔

پاں آقا۔ وہ اکیلا آیا تھا"..... سردار تاگوئی نے جواب دیتے ہوئے کہا۔

"لیکن ابھی اطلاع ملی ہے کہ وہ بلاک ہو گیا ہے۔ یہ کیسے ہو سکتا ہے"..... گریٹ مین نے ایسے لمحے میں کہا جسے وہ خود کلامی کے انداز میں بول رہا ہو۔

"میں کیا ہکہ سکتا ہوں آقا"..... سردار نے قدرے خوفزدہ سے لمحے میں کہا تو گریٹ مین نے ایک جھٹکے سے رسیور رکھ دیا۔ اسی لمحے فون کی صفتی ایک بار پھر بجئے آگئی تو اس نے رسیور انھیا۔

"یہ"..... اس نے عزات ہونے لمحے میں کہا۔

"باس، ہارڈی کی لانچ خاصی تیز رفتاری سے گھاث کی طرف آرہی ہے"..... دوسری طرف سے مارک کی آواز سنائی دی۔

"کیا مطلب۔ کیا ریڈ کا شن غلط ہے"..... گریٹ مین نے چوک کر پوچھا۔

"کچھ سمجھ میں نہیں آرہا باس"..... دوسری طرف سے انجھے ہونے لمحے میں کہا گیا۔

"اچھا، میں ہارڈی سے بات کرتا ہوں"..... گریٹ مین نے کہا اور میری کی دراز کھول کر اس نے اس میں سے ایک چھوٹا سا لینک جدید ٹرانسیستر نکالا اور اسے آن کر کے اس پر فریخونی ایڈجسٹ کرنا شروع کر دی۔

"ہیلو اسٹیو۔ گرست میں کالنگ یو۔ اور۔" گرست میں نے بار بار کال دیتے ہوئے کہا۔

"ہارڈی اسٹنگ یو بس۔ اور۔" چند لمحوں بعد ہارڈی کی آواز سنائی دی تو گرست میں بے اختیار اچھل پڑا۔ اس کے بھرے پرشدید حیرت کے تاثرات ابھر آئے تھے کیونکہ وہ ہارڈی کی آواز مخوبی پہچانتا تھا۔

"تمہارے بارے میں تو ہمار ریڈ کا شن مسلسل آ رہا ہے اور تم زندہ بھی ہو۔ یہ سب کیا ہو رہا ہے۔ اور۔" گرست میں نے بڑا تھا، ہوئے انداز میں کہا۔

"باس، مارک کی مشیری میں ضرور کوئی خرابی ہو گئی ہے۔ میں تو زندہ سلامت ہوں۔ اور۔" دوسری طرف سے ہارڈی نے کہا۔

"لاشیں لے آئے ہو۔ اور۔" گرست میں نے پوچھا۔

"یہیں بس۔ اور۔" ہارڈی نے جواب دیتے ہوئے کہا۔

"ٹھیک ہے۔ انہیں زرو فایو میں ہی رکھو۔ میں کسی بھی وقت آ کر دیکھ لوں گا۔ اور اینڈ آں۔" گرست میں نے ہما اور ٹرانسپر آف کر کے اس نے اسے میز کی دراز میں رکھا اور پھر سیور اٹھا کر اس نے تیری سے نہ پریس کرنے شروع کر دیتے۔

"مارک بول رہا ہوں۔" دوسری طرف سے مارک کی آواز سنائی دی۔

"میں نے سردار اور ہارڈی دونوں سے بات کی ہے۔ ہارڈی زندہ

ہے اس کا کہنا ہے کہ مارک کی مشیری میں کوئی خرابی ہوگی۔ اس کے سس طرح کہنے سے مجھے یقین آگیا ہے کہ وہ زندہ ہے۔ تم اپنی مشیری کو بھی چیک کراؤ اور ساتھ ہی آئندہ مجھے کوئی روپورٹ دینے سے جھٹے مشیری چیک کر لیا کرو۔ ورنہ تمہارا ریڈ کا شن بھی دیا جا سکتا ہے۔" گرست میں نے اہمیت لجھ میں کہا اور اس کے ساتھ یہی اس نے رسیور رکھ دیا۔

"نا ننس۔ استعارہ ہو گیا ہے کام کرتے ہوئے اور ابھی تک مشیری چیک کرنا نہیں آیا۔ زندہ آدمی کو خواہ مخواہ مردہ قرار دے دیا۔ نا ننس۔" گرست میں نے غصیلے لمحے میں بڑا تھا ہوئے کہا اور اس کے ساتھ ہی اس نے ریکوٹ کٹرول کی مدد سے فی وی دوبارہ آن کر دیا اور ایک بار پھر اپنی پسندیدہ فلم دیکھنے میں مگن ہو گیا۔

جیتا ہے۔..... یہ خیال آتے ہی اس کے چہرے پر موجود غصے اور چیزیں کے تاثرات غائب ہو گئے۔ اس نے ایک اور مشین کی طرف باقاعدہ بڑھایا اور اس کے نیچے موجود جلد بٹن پر لیں کرنے کے بعد ایک اور بٹن پر لیں کر دیا۔ اس کے ساتھ ہی سکرین پر گھما کے سے ہونے لگے اور پھر اس پر سمندر کا منظر ابھر آیا۔ پوری سکرین پر سندھی چھایا ہوا تھا۔ اس نے ایک ناب کو گھمانا شروع کر دیا اور دوسرے لئے ایک لانچ سکرین پر نظر آنے لگی تو اس نے ایک اور ناب گھما کر اسے بڑا کیا۔ لانچ اب را قہ جوڑے کے قریب نیچے پھلی تھی۔ اس نے ایک اور مشین کے ساتھ اس مشین کو نک کیا اور پھر اس مشین کو آن کر دیا۔ اس کے ساتھ ہی گلک کی آواز سنائی دی اور سکرین پر ایک گھما کے سے منظر بدل گیا۔ اب سکرین پر لانچ کا عرضہ نظر آپا تھا اور عرش پر انجن کے سامنے موجود آدمی کو دیکھ کر مارک بے اختیار اچھل پڑا کیونکہ وہ ہماری تھا۔

"اوہ، اوہ ہمہاں ہماری تو واقعی زندہ ہے۔ لیکن یہ کیسے ممکن ہو سکتا ہے۔ مشین بھی درست ریڈ کا شدنے رہی تھی اور یہ زندہ بھی ہے۔ یہ کیسے ممکن ہو سکتا ہے۔..... مارک نے بڑا تھا ہوئے کہا اور اس کے ساتھ ہی اسے ایک خیال آیا تو اس نے چونک کر ایک اور بٹن پر لیں کر دیا اور اس کے ساتھ ہی سکرین پر بہلا سبز رنگ سا پھیل گیا اور مارک بے اختیار اچھل کر کھدا ہو گیا کیونکہ اب سکرین پر جو آدمی موجود تھا اس کا پھرہ ہماری جیسا نہ تھا بلکہ وہ کوئی ایشیائی تھا۔

مارک نے رسیور کھاتا تو اس کا پھرہ غصے اور ندامت کے طے جٹے تاثرات کی آمادگاہ بن چکا تھا۔

"باس نے مجھے ڈاٹ پلانی ہے۔ مجھے، مارک کو۔ جس کی پوری زندگی مشیزی میں گزری ہے۔ وہ بارڈی جو صرف لانچ چلاتا جاتا ہے۔ وہ مجھ سے زیادہ قابل ہے۔..... مارک نے اہمی عصیلے لمحے میں بڑرا تھے ہوئے کہا اور پھر وہ کرسی سے اٹھا اور اس نے ایک سائیڈ پر موجود مشیزی کو چیک کرنا شروع کر دیا۔ کافی درستک وہ اسے چیک کر تارہا۔

"یہ تو بالکل تھیک ہے۔ ہماری لازماً ہلاک ہو چکا ہے۔ پھر بس نے کیسے ہماری سے بات کر لی ہے۔ یہ کیسے ممکن ہے کہ ہلاک شدہ انسان ٹرائیمیٹر بات کرے۔ بس بھی غلط نہیں کہہ سکتا۔ وہ دیسی ہی وہی آدمی ہے۔ یقیناً کوئی خاص گزروڑ ہے اور مجھے اس گزروڑ کا پتہ

"اوہ، اوہ تو یہ بات ہے۔ یہ میک اپ میں ہے"..... مارک نے بڑھاتے ہوئے کہا اور اس کے ساتھ ہی اس نے رسیور کی طرف ہاتھ بڑھایا ہی تھا کہ پھر رک گیا۔ اس نے اب نیچے کین بن کی چینگ شروع کر دی۔ پس جد لمحوں بعد سکرین پر لانچ کے نعلے کین بن کا منظر ابھر کر سامنے آگیا تھا اور مارک نے بے اختیار ہونٹ کھینچ لئے کیونکہ کین بن میں تین افراد موجود تھے۔ دو قوی ہیکل حصی اور ایک مقامی آدمی۔

"اوہ، تو سردار نے قدراری کی ہے۔ یہ لوگ تو زندہ ہیں اور انہوں نے ہارڈی کو ہلاک کر کے لانچ پر قبضہ کر لیا ہے اور اب یہ راتھ پر قبضہ کرنے آ رہے ہیں۔ وہری بیڈ۔ مجھے انہیں فوری ختم کرنا ہو گا....." مارک نے بڑھاتے ہوئے کہا یہکہ اس کے ساتھ ہی وہ چونک پڑا۔ کیونکہ لانچ اب خفیہ گھاث میں داخل ہو چکی تھی۔ انہیں پر موجود آدمی سب کچھ جانتا تھا اور نہ عام آدمی تو کسی صورت لانچ کو آگے بڑھا سکتا تھا۔

"اس کا مطلب ہے کہ اس نے ہارڈی سے سب کچھ معلوم کر کے اسے ہلاک کر دیا ہے یہکہ انگریز نے انہیں ہلاک کر دیا تو باس ہیں کچھ گا کہ ہارڈی یہ لاشیں لے کر آ رہا تھا اور میں نے کوئی گزبری کی ہے۔ اس نے مجھے انہیں صرف بے ہوش کرنا ہوا کہ میں باس کو بتا سکوں کہ میں غلطی پر دھماکا اور نہ میری مشیری خراب تھی۔ سچانچہ اس نے تیزی سے اٹھ کر ایک سائیڈ پر موجود ایک مشین پر ڈالا گیا سرخ رنگ کا کپڑا کھینچ کر علیحدہ کیا اور پھر تیزی سے مشین کو آپس سے کرنا

شروع کر دیا۔ پھر اس نے اسے ایڈ جست کیا اور واپس آ کر بچھلے دالی شین کو دیکھنے لگا۔ اب لانچ زروفائیو میں ہمچکی کر رک گئی تھی اور لانچ میں سے چاروں آدمی اتر کر بڑے محتاط انداز میں آگے بڑھ رہے تھے۔ تھوڑی دیر بعد وہ جیسے ہی ایک کمرے میں داخل ہوئے مارک نے ایک بٹن پر میں کر دیا اور کمرے میں لیٹھت تیز سرخ رنگ کی روشنی کا دھار اسپاڑا اور اس کے ساتھ ہی وہ چاروں آدمی اس طرح نیچے گر کے جیسے حشرات الارض زہری طی پرے سے نیچے گرتے ہیں اور نیچے گر کے وہ نیز ہے میزھے انداز میں ساکت پڑے رہ گئے۔

مارک نے جلدی سے اٹھ کر دوسرا مشین آف کی۔ نیچے پڑا ہوا سرخ رنگ کا کپڑا اٹھا کر اس کو دوبارہ ڈھانپ دیا اور پھر اس نے رسیور اٹھایا اور تیزی سے نہیں ریس کرنے شروع کر دیئے۔ "براون بول رہا ہوں"..... پس جد لمحوں بعد ایک مردانہ سختی آواز سنائی دی۔

"مارک بول رہا ہوں براون۔ اپنے آدمیوں کو ساتھ لے کر زروفائیو ہے نہج۔ وہاں روم نمبر تھری میں چار آدمی ہے، ہوش بٹھے ہیں۔ ان کی تلاشی لو اور تمام جیزیں ان سے علیحدہ کر کے انہیں اٹھا کر بیورو دوم میں ہمچا دو اور پھر ایکس چیزیز پر انہیں ڈال کر جائیں جیز کے بین آن کر دو"..... مارک نے تیز تیز لجھے میں کہا۔

"چار افراد زروفائیو میں۔ یہ کون ہیں اور کیسے دہاں بھیجنے گے۔" دوسرا طرف سے اہمیتی حرمت بھرے انداز میں کہا گیا۔

"یہ دا جل جہرے سے آئے ہیں۔ انہوں نے ہارڈی کو ہلاک کر دیا ہے۔ ان میں سے ایک آدمی ہارڈی کے میک اپ میں ہے۔ اچھا ہوا تم نے بات کر لی ورنہ مجھے تو خیال ہی شایا تھا کہ ان میں سے ایک ہارڈی کے میک اپ میں ہے اور تم اسے اصل ہارڈی کو مجھ کر اگر ہوش میں لے آتے تو مسئلہ بن جاتا۔ میں نے انہیں ریڈزین ایک سے بے ہوش کر دیا ہے۔ اب یہ بغیر ایمنی انجکشن کے ہوش میں نہیں آسکتے لیکن چونکہ یہ اہمی خطرناک سیکٹ مہجنت ہیں اس لئے ہر قسم کے خطرے سے بچنے کے لئے انہیں بلیوروم میں ایکس چیزیز پر ڈالنا زیادہ بہتر ہے گا۔ اس طرح ہر قسم کا خطرہ خود بخود دور ہو جائے گا۔" مارک نے جواب دیتے ہوئے کہا۔

"اگر یہ لوگ اتنے ہی خطرناک ہیں تو کیوں نہ انہیں ہلاک کر دیا جائے۔" دوسری طرف سے براؤن نے کہا۔

"نہیں، انہیں زندہ رکھنا اس لئے ضروری ہے کہ چیف مجھ رہا ہے کہ یہ لوگ ہلاک ہو چکے ہیں۔ اگر ان کی لاشیں سامنے لائی گئیں تو وہ اس بات پر کبھی یقین نہیں کرے گا کہ یہ لوگ زندہ را تھے میں داخل ہو گئے ہیں۔" مارک نے جواب دیتے ہوئے کہا۔

"اوکے، میں ابھی کارروائی کرتا ہوں۔" دوسری طرف سے کہا گیا اور مارک نے ایک طویل سانس لیتے ہوئے رسمیور رکھ دیا۔

"اب چیف کو معلوم ہو گا کہ مارک کی مشیزی میں خرابی تھی یا نہیں۔" مارک نے بڑراستے ہوئے کہا اور پھر تقریباً پونٹھنے بعد

براؤن کی گھنٹی نج اٹھی تو مارک نے ہاتھ بڑھا کر رسیور اٹھایا۔
"میں۔۔۔ مارک بول رہا ہوں۔" مارک نے کہا۔

"براؤن بول رہا ہوں۔ جھماری ہدایات کے مطابق تمام کام مکمل ہو گیا ہے۔" دوسری طرف سے براؤن کی آواز سنائی دی۔
"ٹھیک ہے۔ کوئی مسترد تو نہیں ہوا۔" مارک نے دیے ہی روشنیں تین پوچھ یا۔

"نہیں، کہیا مسترد۔ وہ ہاں بے ہوش بڑے ہوئے تھے۔ نہ بھی ہوتے تب بھی ہمارے لئے کیا مسترد بتتا تھا۔ لیکن مارک یہ لوگ ہیں کون اور کس طرح ہماں تک پہنچ ہیں۔ ان کی لانچ کو توراستے میں ہی جاہا ہو جانا چاہئے تھا۔" براؤن نے کہا۔

"یہ ہمیلے دا جل جہرے پر پہنچے ہیں۔ ہماں سے یہ لوگ ہارڈی کی لانچ میں ہماں پہنچے ہیں۔ تفصیل کا مجھے علم نہیں ہے چیف کو علم ہے۔" مارک نے دانستہ ساری تفصیل بتانے سے گزیز کرتے ہوئے کہا۔

"اوہ، بہر حال اب تو یہ کینچوے بن چکے ہیں۔" براؤن نے کہا۔

"ہماں، میں نے اسی لئے انہیں ایکس چیزیز پر ڈالوایا ہے تاکہ ان کا باقی ماندہ زہر بھی شتم ہو جائے۔ اوکے۔" مارک نے کہا اور رسیور رکھ کر اس نے سامنے موجود مشین کو آپریٹ کرنا شروع کر دیا۔ تھوڑی در بعد سکرین پر جھماکا سا ہوا اور ایک منظر ابھر آیا۔ یہ ایک

سری بات کا کبھی یقین نہ آتا..... مارک نے جواب دیا۔
 کیا۔ کیا واقعی تم درست کہ رہے ہو۔ یہ کیسے ممکن ہے۔ ہارڈی
 کی سمجھ سے بات ہوتی ہے۔۔۔۔۔ چیف نے حرمت بھرے لمحے میں کہا۔
 چیف۔ لاخ میں تو ہارڈی کی لاش تک موجود نہیں ہے۔ البتہ
 ان میں سے ایک نے ہارڈی کا بڑا کامیاب میک اپ کیا ہوا ہے اور
 جس بھی سکرین پر اسے دیکھ کر پریشان ہو گیا تھا یہیں پھر میں نے
 اگرین راؤ سکرین لکھنی تو میک اپ کے نیچے سے اس کا اصل چہرہ
 سامنے آگیا۔ اس کے بعد میں نے انہیں ریڈرز سے بے ہوش کیا اور
 پھر براؤن اور اس کے آدمیوں کے ذیلے انہیں بلیوروم میں ہٹھا دیا۔
 اب آپ بے شک اپنے ہاتھوں سے انہیں ہلاک کر دیں۔۔۔۔۔ مارک
 نے قدرے فاتحانہ لمحے میں کہا۔

”اس کا مطلب ہے کہ ہمیں مسلسل دھوکہ دیا جاتا رہا ہے۔ میں
 اب ان دھوکے بازوں کو آسمانی سے نہیں مننے دوں گا۔ میں ان کا
 عبرتاک حشر کروں گا۔۔۔۔۔ دوسری طرف سے کہا گیا۔

”یہ چیف۔ وہ واقعی اس قابل ہیں۔۔۔۔۔ مارک نے جواب
 دیتے ہوئے کہا۔

”تم بلیوروم میں ہنخ۔ میں بھی وہیں آ رہا ہوں۔۔۔۔۔ چیف نے
 غصیلے لمحے میں کہا اور اس کے ساتھ ہی رابطہ ختم ہو گیا تو مارک نے
 رسیور رکھ کر لپٹے سامنے موجود مشین کو آف کیا اور پھر انھیں کرو
 بیرونی دروازے کی طرف بڑھ گیا۔

خاصاً بڑا کمرہ تھا جس میں دیواروں کے ساتھ نیلے رنگ کے کسی
 میٹریل سے بنی ہوئی کریسان موجود تھیں جن پر چار افراد بیٹھے ہوئے
 تھے اور ان کے جسموں کے گرد نیلے رنگ کی دھات سے بننے ہوئے
 راڑز موجود تھے۔ ایک راڑان کی تاگوں کے گرد اور ایک سینے کے گرد
 موجود تھا۔ ان چاروں کی گرد تین لٹکی ہوتی تھیں۔ مارک کافی درست
 انہیں غور سے دیکھتا رہا پھر اس نے ایک طویل سانس لیتے ہوئے
 مشین آف کرو دی اور اس کے ساتھ ہی اس نے فون کار سیور انٹھایا اور
 نمبر پریس کرنے شروع کر دیئے۔
 ”یہ۔۔۔۔۔ دوسری طرف سے چیف کی قدرے مجھتی ہوئی
 کرخت اور تاگو ارسی آواز سنائی دی۔

”مارک بول رہا ہوں باس۔۔۔۔۔ مارک نے ہنکے سے طنزیہ لمحے
 میں کہا۔
 ”اب کیا ہو گیا ہے۔۔۔۔۔ چیف نے اسی طرح جھلانے ہوئے لمحے
 میں کہا۔

”چیف۔ وہ چاروں افراد زندہ حالت میں اب بلیوروم میں آپ کے
 منتظر ہیں۔۔۔۔۔ مارک نے کہا۔
 ”کیا۔ کیا کہہ رہے ہو۔ کیا تم نئے میں ہو یا تمہارا دماغ خراب ہو
 گیا ہے۔۔۔۔۔ چیف نے یکلت غصے کی شدت سے چھٹے ہوئے کہا۔
 ”میں درست کہ رہا ہوں چیف اور اسی نئے میں نے انہیں ہلاک
 نہیں کیا اور صرف رہائیک سے بے ہوش کیا ہے ورنہ شاید آپ کو

لچے میں اس سے بات کی تھی اور اسے مطمئن کر دیا تھا کہ ہارڈی چاروں ہجھنوں کی لاشیں لے کر چلا گیا ہے۔ اس کے بعد لانچ کے شخصوں میں نسیم پر گریٹ میں کی کال آگئی تو گواہ سرودار تاگوئی کے لئے آنے والی کال سے ہی معلوم ہو گیا تھا کہ ہارڈی کے جسم میں ایسا آکر موجود تھا جو ہارڈی کی موت پر راحت جزیرے کی لاشیں کو رینڈ کا شدتا تھا اور بقول گریٹ میں ہارڈی کا رینڈ کا شمشیزی کو مل رہا تھا لیکن عمران نے ہارڈی کی آواز اور لچے میں اس کی نفی کر دی اور ہارڈی سے ہی اسے معلوم ہوا تھا کہ مشیزی کا انچارج مارک نامی آدمی ہے۔ اس نے جان بوجھ کر مارک کا نام لے کر مشیزی کی غرابی کا عنديہ یا تھا اور جس انداز میں گریٹ میں اس کی بات پر مطمئن ہوا تھا اس سے عمران بچھ گیا تھا کہ اس کی کوشش کامیاب ثابت ہوئی ہے لیکن اس کے باوجود چونکہ اسے خطرہ تھا کہ جزیرے سے جدید ترین آلات کی مدد سے لانچ کے عرش کو بھی سکریں پر جیک کیا جاسکتا ہے اس نے اس کا نام صرف اپنے پیڑھے پر میک اپ کر دیا تھا بلکہ اسے سمندر میں پھینکنے سے پہلے اس کا اتراء ہوا بابس بھی اس نے ہبھن یا تھا کیونکہ عمران قدو قامت میں کسی حد تک ہارڈی کے برابر ہی تھا۔ لیکن زیروفایس چنچ کروہ جسے ہی لانچ سے اتر کر ایک کمرے میں داخل ہوئے چھت سے ان پر سرخ روشنی کا دھار اپڑا اور اس کے ساتھ ہی عمران کا ذہن کھڑی تاریکی میں ڈوبتا چلا گیا اور اب اسے ہوش آیا تو اس نے دیکھا کہ وہ اپنے ساتھیوں سیست نیلے رنگ

عمران کے جسم میں درد کی تیزی ہریں دوڑیں تو اس کے ذہن پر چھائی ہوئی تاریکی مدھم پڑنے لگ گئی اور پھر جسے جسے درد کی ہریں تیز ہوتی چل گئیں اس کا ذہن بھی روشن ہو تا چلا گیا اور پھر جسے ہی اس کا ذہن پوری طرح روشن ہوا اس کے ذہن میں بے ہوش ہونے سے پہلے کا مظہر یا لکھت گھومنے لگا۔ وہ ہارڈی کی لانچ میں اپنے ساتھیوں سیست راحت جزیرے کے خفیہ گھاث میں داخل ہو کر زروفایس تو تک پیٹھ جانے میں کامیاب ہو گیا تھا۔ ہارڈی کی لاش کے ساتھ سرودار تاگوئی کی لاش کو بھی انہوں نے لو ہے کا بھاری نکرا باندھ کر سمندر میں پھینک دیا تھا تاکہ ان کی لاشیں اپر کنارے تک نہ آسکیں۔ ہارڈی سے چونکہ عمران تفصیل سے سب کچھ معلوم کر چکا تھا اس نے جب اسے پہلے اس سیٹلاتٹ فون پر جو اس نے سرودار تاگوئی سے حاصل کیا تھا گریٹ میں کی کال آئی تو اس نے سرودار کی آواز اور

کی کسی دھات کی بنی ہوئی کر سیوں پر موجود تھے۔ ان کے جسموں کے گرد نیلے رنگ کے ہی دور ازدیق موجود تھے جن میں سے ایک اس کی تانگوں کے گرد اور دوسرا اس کے بینے کے گرد تھا۔ کمرے کی دیواروں، فرش اور چھت کا رنگ بھی گہرا نیلا تھا۔ کمرے کی ایک دیوار کے ساتھ نایاب تھا کے اہمی جدید سامان کے ساتھ ساتھ ایک جدید ترین میک اپ واشر بھی موجود تھا۔ اس کے ساتھ ساتھ عمران کو محسوس ہو رہا تھا جیسے اس کا جسم بے حس ہو چکا ہے۔ حالانکہ جسم کے اندر درد کی تیزیہریں دوڑ رہی تھیں لیکن اس کے باوجود جب اس نے لاشعوری طور پر لپٹنے جم کو حرکت دینے کی کوشش کی تو یہ حرکت خاصی سست تھی۔ اس کے ساتھ عمران کو بلکہ اسی تھیڈک کا بھی احساس ہو رہا تھا۔ اس کے سامنے ایک عامی اونچی نشت کی کرسی پر ایک چوڑے چہرے والا آدمی بیٹھا نظر آ رہا تھا۔ جس کے ساتھ دوسری کرسی پر ایک اور آدمی موجود تھا لیکن اس آدمی کو دیکھ کر ہی فوراً محسوس ہو جاتا تھا کہ یہ آدمی فیلڈ کا نہیں ہے۔ بلکہ مشیری کا کوئی ماہر ہو سکتا ہے۔ ان دونوں کے یہی دو قوی ہیکل آدمی جن کے سرگنجے تھے اور انہوں نے گہرے نیلے رنگ کا چست لباس ہبھن رکھا تھا، کھڑے تھے۔ عمران کے دائیں بازو میں بھی شدید درد تھا اور اسے محسوس ہوا کہ اس کے جسم میں درد کی دوڑتی ہوئی بہروں کا منبع بازو ہی ہے۔ اس لئے وہ فوراً بچھ گیا کہ اس کے بازو میں کوئی انجمنش لگایا گی ہے۔ جس کی وجہ سے درد کی تیزیہریں اس کے جسم میں دوڑ رہی ہیں اور

اسی درد کی وجہ سے اسے ہوش آیا ہے۔ اس نے گردن گھما کر اپنے ساتھیوں کی طرف دیکھا تو وہ سب بھی ہوش میں آنے کے مرحلے سے ہی گزر رہے تھے اور ان کے پھر وہن پر لاشعوری طور پر ایک جگہ والی تکفی کے تاثرات بتا رہے تھے کہ ان کے جسموں میں بھی درد کی تیزیہریں دوڑ رہی ہیں۔ فوری طور پر عمران کے ذہن میں جس خطرے نے لکھنی بجائی تھی وہ اس کے جسم کی حرکت کا سست ہو گا تھا۔ ایک بار تو اسے خیال آیا کہ شاید جسم کو بے حس کرنے کا کوئی انجمنش لگایا گیا ہے لیکن دوسرے لمحے اس نے یہ خیال مسترد کر دیا کیونکہ اگر اسنا ہوتا تو پھر اس کے جسم میں درد کی تیزیہریں نہ دوڑ سکتی تھیں۔ اس کی سوچنے لگا کہ ایسا کیوں اور کس وجہ سے ہو سکتا ہے۔ پھر جو بھی بعد ہی اس کے ذہن میں جھما کا ساہہ ہوا اور بات اس کی سمجھ میں آگئی۔ اسے یاد آگیا تھا کہ اس نے کافی عرصہ ہٹلے نیلے رنگ کی خصوصی دھات ایکس کے بارے میں پڑھا تھا کہ اس دھات کی خاصیت یہ ہے کہ یہ انسانی جسم کو بے حس کر دیتی ہے۔ اس کے ساتھ ہی اسے یہ آگئی کہ اس کا فوری توز بھی لکھا گیا تھا اور وہ توز تھا سادہ پانی۔ لیکن عمران نے اس وقت اس پوائنٹ پر سوچا تھا کہ اگر اس دھات کی وجہ سے اس کا جسم بے حس ہو جائے اور پانی بھی میرد ہو تو پھر اس سکتی سے کیے نجات حاصل کی جا سکتی ہے اور عمران کے ذہن میں اس بھی توز آیا تھا کہ وہ مسلسل لحاب دہن کو نکلتا رہے تو کسی صبحی تھی کی کی کو پورا کیا جا سکتا ہے۔

"تم نقلی ہار دی بنتے ہوئے تھے۔ جہار اتام کیا ہے"..... اچانک سائے بیٹھے ہوئے چڑے چہرے والے آدمی نے کہا تو عمران اس کی آواز سننے ہی بکھر گیا کہ وہ واقعی گریٹ میں ہے۔ سائلر کا چیف۔

"میرا نام علی عمران ایم ایس سی۔ وہی ایس سی (آکن) ہے۔" عمران نے سکراتے ہوئے جواب دیا۔

"کیا، کیا مطلب۔ کیا تم ساتسداں ہو"..... گریٹ میں نے بڑی طرح چونکتے ہوئے کہا۔

"ہاں، ڈگریاں سن لیتے کے باوجود بھی جہیں ٹک کیوں ہے"..... عمران نے سکراتے ہوئے کہا۔

"تم جو بھی ہو۔ بہر حال اب تمہیں ہر حالت میں مرنا ہو گا اپنے ساتھیوں سیست"..... گریٹ میں نے یقین غصیلے لمحے میں کہا۔ اس کا انداز ایسے تھا جیسے کسی عدالت کا چیخ ملزم کو سزا نے موت کا فیصلہ سنارہا ہو۔

"موت تو بحق ہے گریٹ میں اور سب کو آئی ہے۔ ہمیں بھی اور تمہیں بھی اور تم نے اگر ہمارے بارے میں کوئی فیصلہ کریا ہے تو پھر دھمکیاں دینے کی کیا ضرورت ہے۔ جہار اکیا خیال ہے کہ ہم ویسے ہی احقوں کی طرح منہ اٹھائے جہارے اس ہمیڈ کو اڑ میں کھس آئے ہیں"..... عمران کے لمحے میں سنجیدگی کے ساتھ ساتھ ہلکا ساطر بھی شامل تھا۔

"ہم نے جہاری تکاشی لی ہے۔ جہار اسارا سامان بھی ہمارے

"تھے میں تے اور تم اس وقت جن کر سیوں پر موجود ہو یہ کر سیاں انسان کو حرکت کرنے سے مخدود کر دیتی ہیں۔ اس کے باوجود تم راذز میں جکڑے ہوئے ہو۔ اس لئے تم چاہے کتنے ہی خطرناک کیوں نہ ہو اس وقت خیر کیجئے سے بھی بدتر ہو۔"..... گریٹ میں نے بڑے حقارت بھرے لمحے میں کہا۔

"ٹھیک ہے۔ مجھے معلوم ہے کہ تم نے اپنی طرف سے حم طریقے آزار کئے ہیں لیکن جب تک ہماری موت کا وقت نہیں آئے گا۔ اس وقت تک جہارا کوئی بھی طریقہ ہماری موت نہیں بن سکے گا۔ مجھے معلوم ہے یہ ایسی دھمات کیا ہوتی ہے اور کس طرح کام کرنے ہے۔ ہم مسلمان ہیں اور مسلمان تو ہر لمحے موت کی آنکھیں جس آنکھیں ڈال کر زندہ رہتا ہے اور اتنا موت ہماری اس وقت بھی حفاظت کرتی ہے جب تک اللہ تعالیٰ کی طرف سے وقت متبرہ نہیں آ جاتا۔ تم مجھے صرف یہ بتا دو کہ تم نے شوگران ساتسداں جیساں گے بینے شوکانی کو اخواز کر کے کہاں رکھا ہے۔ جہارے ہار دیتی سے جس نے پوچھا تھا لیکن اسے معلوم ہی نہ تھا۔"..... عمران نے بڑے دھمکیاں بھرے لمحے میں جواب دیتے ہوئے کہا۔

"شوکانی جہاں ہے ہاں تمہارا تصور بھی نہیں جاسکتا۔"..... گریٹ میں نے جواب دیتے ہوئے کہا۔

"ٹھیک ہے۔ تو پھر اب جہارا کیا فیصلہ ہے۔" تم شوکانی کو ہمارے حوالے کرنے کے لئے تیار ہو یا ہم اخود اسے نکال کر لے

جائیں۔ لیکن ایسی صورت میں تم اور سانگر کا ہیڈ کوارٹر سب کچھ جس ہو جائے گا۔ بولو آخری فیصلہ کروتا کہ میرے ساتھی جس اقدام کا شدت سے انتظار کر رہے ہیں وہ اقدام عمل میں لایا جائے۔ عمران نے کہا تو گریٹ مین بے اختیار پونک پڑا۔ اس کے پھرے پر شدید لھن کے تاثرات ابھر آئے تھے۔

”مارک، یہ لوگ جس طرح مطمئن ہیں اس سے مجھے خطرہ محسوس ہو رہا ہے۔۔۔۔۔ گریٹ مین نے اس بار ساتھ یہ بنیتے ہوئے آدمی سے مخاطب ہوا کہا اور عمران سمجھ گیا کہ پہاڑی نے جس مشیزی انچارج مارک کے بارے میں بتایا تھا یہ وہی آدمی ہے اور یقیناً اس نے انہیں بے ہوش کر کے جہاں ڈالا یا ہے۔

”باس، یہ لوگ بے حد تربیت یافتے ہیں۔ اس لئے یہ ایسی باتیں کر کے اور ایسے انداز اختیار کر کے دوسرے کو پریشان کر دیتے ہیں۔ آپ قطعی بے فکر رہیں۔ خیری عکت کر سکتے ہیں اور شہی یہ راذز سے نجات حاصل کر سکتے ہیں۔ ویسے انہیں زیادہ وقت دینا بھی نہیں چاہئے۔ آپ ایک لمحے میں ان کا خاتمہ کر دیں۔۔۔۔۔ مارک نے جواب دیتے ہوئے کہا۔

”تم فیلڈ کے آدمی نہیں، ہومارک۔ چہارا تھنچ ساری عمر صرف مشیزی سے رہا ہے۔ اس لئے چہار اتمام تراجمصار مشیزی پر ہی رہتا ہے لیکن مشیزی کو دودھاری تلوار کہا جاتا ہے جو بعض اوقات انہوں کا گلا بھی کاٹ دیتی ہے۔۔۔۔۔ عمران نے منہ بناتے ہوئے کہا۔

”ٹھیک ہے۔ انہیں مزید وقت دینا حماقت ہی ہے۔۔۔۔۔ گریٹ مین نے یہ لفکت اٹھ کر کھوے ہوتے ہوئے کہا۔ اس کے اٹھتے ہی مارک بھی اٹھ کر کھوا ہو گیا۔

”روکی اور بیرو۔۔۔۔۔ گریٹ مین نے مزکر دونوں گنجوں سے مخاطب ہوا کہا۔

”لیں باس۔۔۔۔۔ دونوں گنجوں نے بیک زبان ہوا کہا۔ دونوں کا بھجہ بے حد مواد باند تھا۔

”ان سب کو گویوں سے ازا دو اور پھر ان کی لاشیں سمندر میں بہا دینا۔۔۔۔۔ گریٹ مین نے ان دونوں سے مخاطب ہوا کہ تھمہاں لجے میں کہا۔

”لیں باس۔۔۔۔۔ بھی لو۔۔۔۔۔ دونوں نے ہی بڑے پھرتیلے سے لجے میں کہا اور ہاتھوں میں موجود مشین گنیں اور کر لیں۔

”ایک منٹ رک جاؤ۔۔۔۔۔ اچانک عمران نے اہمیتی سنجیدہ لجے میں ہکا تو گریٹ مین نے ہاتھ کے اشارے سے انہیں روکا اور پھر واپس مزکر عمران اور اس کے ساتھیوں کی طرف دیکھنے لگا۔

”کیا تم رحم کی اپیل کرو گے۔۔۔۔۔ لیکن میرے پاس دشمنوں کے لئے رحم کی کوئی کنجائش نہیں ہوتی۔۔۔۔۔ گریٹ مین نے کہا۔

”رحم نہیں۔۔۔۔۔ صرف استاکہنا چاہتا ہوں کہ ہم نے تو بہر حال مارے جاتا ہی ہے کیونکہ جس کھیل کے ہم کھلاڑی ہیں اس کھیل میں ہر لمحے اس کا خطرہ موجود رہتا ہے۔۔۔۔۔ میری صرف اتنی درخواست ہے کہ اپنے

کے ساتھیوں کی طرف بڑھنے لگا۔ پھر اس نے باری باری سب کے راہ پر چیک کئے۔

”یہ اد کے ہیں بس۔۔۔۔۔ بیر و نے واپس مرتے ہوئے کہا۔

”ٹھیک ہے انہیں پانی پلاڑا اور پھر انہیں گویوں سے ازا دو۔۔۔۔۔ گریٹ میں نے کہا۔

”یہ بس۔۔۔۔۔ بیر و اور روکی دونوں نے کہا اور پھر کونے میں موجود ایک الماری کی طرف بڑھ گیا۔

”بینجھ جاؤ مارک۔۔۔۔۔ میں اب دیکھنا چاہتا ہوں کہ یہ کیا چکر چلا سکتے ہیں۔۔۔۔۔ گریٹ میں نے مارک سے مخاطب ہو کر کہا۔

”باس۔۔۔۔۔ یقین کریں کہ یہ کوئی چکر نہیں چلا سکتے۔۔۔۔۔ مارک نے کری پر بیٹھتے ہوئے کہا۔

”پھر تم نے ہمیں ایسی غلط بات کیوں کی۔۔۔۔۔ گریٹ میں نے اس پر ہڑھائی کرتے ہوئے کہا۔

”سوری بس۔۔۔۔۔ بس ایسے ہی منہ سے نکل گیا تھا۔۔۔۔۔ مارک نے فوراً ہی مخذالت کرتے ہوئے کہا۔

”میں تمہیں لاست وار تگ دے رہا ہوں۔۔۔۔۔ آئندہ سوچ کچ کر بات منہ سے نکلا کرو۔۔۔۔۔ گریٹ میں نے سوچ لئے جس کہا۔

”یہ بس۔۔۔۔۔ مارک نے دھیے لجے میں جواب دیا۔۔۔۔۔ اس دوران دونوں گنجوں نے الماری کے قریب ہی اپنی ششیں رکھیں اور دونوں ہاتھوں میں پانی کی بوتلیں اٹھا کر واپس ہڑے۔۔۔۔۔

آدمیوں سے کہہ دو کہ ہمیں گویاں مارنے سے ہمیں پانی پلوادیں اور بس۔۔۔۔۔ عمران نے مشہ بنتا ہے ہوئے جواب دیا۔

”جب تم نے مری جانا ہے تو پھر یا نی پی کر مرنے اور یہاں سارے میں کیا فرق پڑتا ہے۔۔۔۔۔ گریٹ میں نے طنزیہ لجے میں کہا۔

”جس دین کے ہم مانئے والے ہیں اس میں فرق پڑتا ہے اور تمہیں اس سے کیا خطرہ ہے۔۔۔۔۔ ہم تو اس بار واقعی ہے بس ہوئے بیٹھے ہیں۔۔۔۔۔ عمران نے جواب دیا۔

”باس۔۔۔۔۔ لوگ کوئی نہ کوئی چکر چلانا چاہتے ہیں۔۔۔۔۔ مارک نے کہا تو گریٹ میں بے اختیار چوٹکا پڑا۔

”چکر چلانا چاہتے ہیں۔۔۔۔۔ کیا مطلب۔۔۔۔۔ کیا یہ پانی پی کر راہ پر کھول لیں گے یا ان کے پاس اسکھ آجائے گا۔۔۔۔۔ کیا چکر چلا سکتے ہیں یہ۔۔۔۔۔ گریٹ میں نے قدرے غصیلے لجے میں کہا۔

”نہیں بس۔۔۔۔۔ یہ نہ ہی راہ پر کھول سکتے ہیں اور نہ ہی حرکت کر سکتے ہیں۔۔۔۔۔ مارک نے قدرے پر بیٹھا ہے لجے میں جواب دیتے ہوئے کہا۔

”بیرو۔۔۔۔۔ گریٹ میں نے کہا۔

”یہ بس۔۔۔۔۔ ایک لجنے کہا۔

”آگے جا کر راہ پر چیک کرو۔۔۔۔۔ گریٹ میں نے دوبارہ کرسی پر بیٹھتے ہوئے کہا۔

”یہ بس۔۔۔۔۔ ایک لجنے کہا اور تیزی سے عمران اور اس

ی کلاک کلاک کی مخصوص آوازیں کمرے میں کسی بہم کی طرح
گوئیں اور وہ دونوں گنے رک کر تیزی سے مڑے جبکہ گریٹ میں اور
مارک دونوں بھلی کی تیزی سے اٹھ کر کھرے ہوئے ی تھے کہ
عمران کسی بھوکے عقاب کی طرح اتنا ہوا ان دونوں سے جا خریا اور
وہ دونوں چھٹے ہوئے کر سیوں سیت پشت کے بل چھے گئے۔ جبکہ
عمران قلبازی کھا کر سیدھا ہوا ہی تھا کہ رہت رہت کی تیز تھیں
سے کرہ گونج اٹھا یعنی عمران کسی پارے کی طرح جو جبا اور چھے کی
طرف سے چلانی گئی مشین پسل کی گویاں اس کے قریب سے ٹکی ہی
تمیں کہ یکٹت کلاک کلاک کی تیز آوازیں دوبارہ سنائی دیں اور اس
کے ساتھ ہی جوانا نے یکٹت کر سی پر یہی یہی ٹکتے قلبازی کھانی پڑا۔ بعد
اسی لمحے اس نے جو عمران پر فائز کر رہا تھا، تیزی سے گردی سنتی
ی تھی کہ عمران پارے کی طرح تپتا اور دوسرے لمحے دوسرے چھوٹے
ٹھوم کر اپنی سانیڈ پاکٹ سے مشین پسل کمال کر گھستے ہوئے
عمران پر فائز کوونا چاہتا تھا جیتنا ہوا، ہوا میں اچھلا اور دوسرے لمحے
گریٹ میں اور مارک دونوں سے کسی توب کے گولے کی طرح جا
نکرا یا۔ عمران نے ایک لمحے میں چوتھیں کو کبھی یا تھا۔ ٹکتے ہوئے
تھا جبکہ دونوں گنے مشین پسلز سے مسلسل تھے اور اس کے ساتھ ساتھ
یقیناً مارک نہیں تو گریٹ میں لازماً مشین پسل سے سکھا گئی اس
لئے اگر انہیں فوری کورنے کیا جاتا تو عمران تین مختلف
 موجود مشین پسلز سے سنگ آرٹ کے باوجود نقص سنکے۔ اور جتنا

ایک عمران کی طرف آیا جو قطار کے ایک کنارے پر تھا اور دوسرا گنجنا
بوزف کی طرف بڑھا جو قطار کی دوسری طرف آخر میں تھا۔ ایک بوتل
نیچے رکھ کر دوسری بوتل کھولی گئی اور پھر اس کا دباؤ عمران کے منہ
میں ڈال دیا گیا۔ عمران اس طرح پانی پہنچنے لگا جسیے یہاں سا اوت پانی
پیتا ہے۔ پوری بوتل پی لینے کے بعد اس گنے نے بوتل ایک طرف
پھیٹکی اور نیچے بڑی ہوئی دوسری بوتل اٹھا کر وہ نائیگر کی طرف بڑھ گیا
جبکہ دوسرا گنجنا بوزف کے بعد اب اس کے قریب یہی جوانا کو پانی پلا
رہا تھا۔ پانی پہنچتے ہی عمران کے جسم میں حرکت فوراً ہی محروم پر آگئی
اور اس نے آہستہ آہستہ اپنی ٹانگ سانیڈ پر موزی۔ گریٹ میں اور
مارک دونوں ہی اب نائیگر اور جوانا کی طرف دیکھ رہے تھے جنہیں
پانی پلا یا جاہا تھا۔ اسی لئے وہ عمران کی طرف متوجہ ہی شدھے۔ عمران
کی ٹانگ مزکر کر سی کے عقبی پانے کے یہی ٹکنے گئی اور پحمد لمبی بعد
ہی عمران کا پیر اس بٹن پر ہیچ گیا جسے آپریت کرنے سے راڑ کھل سکتے
تھے۔ سچونکہ جس دھات سے یہ کر سیاں بنائی گئی تمیں اس دھات کے
اثرات ایسے تھے کہ اس پر یہی ٹکنے والے کام جسم آہستہ بالکل ہی
بے حس و حرکت ہو جاتا تھا اس لئے اس بٹن کو کر سی پر یہی ٹکنے ہوئے
شخص کی طرف سے کسی طرح بھی آپریت نہ کیا جا سکتا تھا۔ اس لئے
اسے عام انداز میں بنایا گیا تھا۔ دونوں گنے میں موجود الماری کی
ساتھیوں کو پانی پلا کر مڑے اور پھر وہ کونے میں موجود الماری کی
طرف بڑھنے لگے۔ اسی لمحے عمران نے یہ پر دباؤ ڈالا اور اس کے ساتھ

”اگر تم دونوں کوئی غلط حرکت نہیں کرو گے تو زندہ رہو گے
ورہ۔“ عمران نے انتہائی سرد لمحے میں کہا۔
”مم، مم، معاف کر دو۔ ہم تمہیں یہاں سے خود باہر بخواہیتے
ہیں۔“ گریٹ مین نے کانپتے ہوئے لمحے میں کہا۔
”تم دونوں فی الحال کر سیوں پر بیٹھ جاؤ۔ چلو آگے جو خود دست
عمران نے کہا۔
”مم، مم۔ معاف کر دو۔“ مارک نے آگے بڑھنے کی بجائے
دہیں کھڑے کھڑے کہا یعنی دونوں دوسرے لمحے رہت رہت کی آوازوں کے
ساتھ ہی وہ تجھنا ہوا نیچے گرا اور بری طرح تھپنے لگا۔ یہ فارنگ عمران
نے کی تھی۔

”جو سیری بات نہیں مانتا اسے زندہ رہنے کا کوئی حق تھیں ہے۔“
تم ابھی عہدیں کھڑے ہو۔ چلو کری پر بیٹھو۔“ عمران نے ہاتھ
ہوئے کہا تو گریٹ مین جس کی دہیں کھڑے کھڑے ناٹکیں کاہب
ہی تھیں لز کھراتے ہوئے انداز میں آگے بڑھا یعنی کری کے قبیل
پہنچنے ہی وہ یکوٹ بھلی کی تیزی سے مڑا اور دوسرے لمحے عمران ایک
کر ایک دھماکے سے پشت کے بل نیچے گرا یعنی اسی لمحے رہت رہت
کی تیز آوازوں کے ساتھ ہی عمران کو ضرب لگا کر ہواں ٹکایتی کھا
کر جوانا کی طرف پلتئے والا گریٹ مین فضا میں ہی تجھنا ہوا۔ یہ کیسے
دھماکے سے فرش پر جا گرا۔ اس کے گرنے کا انداز بالکل ایسا تھا جیسے
چھت سے کوئی چھپکی نیچے آگرتی ہے۔ گویا اس کے کوئے

نے قلا بازی کھائی تو وہ گنجابو عمران پر فائر کھول چکا تھا کے جسم کا رخ
تیزی سے جوانا کی طرف مڑا ہی تھا کہ دوسرے لمحے کرہ ایک خوفناک
دھماکے اور انسانی لمحے سے گونج اٹھا۔ جوانا نے بھلی سے بھی زیادہ
تیز فتاویٰ سے قلا بازی کھاتے ہوئے دونوں نالگینیں پوری قوت سے
اس لمحے کے سینے پر مار دی تھیں اور اس کی نالگوں کی ضرب سے وہ
قوی ہیکل گنجاتوب سے نکلنے والے گولے کی طرح ایتا ہوا عقیل دیوار
سے ایک خوفناک دھماکے سے نکلا یا اور پھر کسی گھری کی طرح نیچے
گر کر ساکت ہو گیا تھا جبکہ اچانک غرب لگنے سے اس کے ہاتھ میں
موجود مشین پسل اچھل کر سائیڈ پر گرنے ہی والا تھا کہ ضرب لگا کر
قوس کی صورت میں خوطہ کھا کر سیدھے ہوتے ہوئے جوانا نے ہوا
میں ہی اس مشین پسل کو جھپٹ لیا اور پلک جھپکنے سے بھی کم عرصے
میں رہت رہت کی آوازوں کے ساتھ ہی دوسرا گنجاب تھا ہوا نیچے گرا اور
تھپنے لگا اور اس کے ساتھ ہی گریٹ مین اور مارک دونوں نے جو
انٹھنے کی کوشش کر رہے تھے، بے اختیار دونوں ہاتھ اپنے سروں پر رکھ
لئے۔ دونوں کارنگ زرد ہی چکا تھا۔

”ان دونوں کو ہلاک مت کرنا۔“..... عمران نے جوانا سے کہا۔
”مجھے معلوم ہے ماسٹر۔ اس لئے تو یہ اب تک زندہ نظر آ رہے
ہیں۔“..... جوانا نے سکراتے ہوئے کہا اور عمران نے اشبات میں سر
ہلاتے ہوئے آگے بڑھ کر دوسرے لمحے کے ہاتھ سے نکل کر ایک
طرف گرا ہوا مشین پسل اٹھایا۔

”اگر تم دونوں کوئی غلط حرکت نہیں کرو گے تو زندہ رہو گے
ورہ۔“ عمران نے انتہائی سرد لمحے میں کہا۔
”مم، مم۔ معاف کر دو۔ ہم تمہیں یہاں سے خود باہر بخواہیتے
ہیں۔“ گریٹ مین نے کانپتے ہوئے لمحے میں کہا۔
”تم دونوں فی الحال کر سیوں پر بیٹھ جاؤ۔ چلو آگے جو خود دست
عمران نے کہا۔
”مم، مم۔ معاف کر دو۔“ مارک نے آگے بڑھنے کی بجائے
دہیں کھڑے کھڑے کہا یعنی دونوں دوسرے لمحے رہت رہت کی آوازوں کے
ساتھ ہی وہ تجھنا ہوا نیچے گرا اور بری طرح تھپنے لگا۔ یہ فارنگ عمران
نے کی تھی۔

”جو سیری بات نہیں مانتا اسے زندہ رہنے کا کوئی حق تھیں ہے۔“
تم ابھی عہدیں کھڑے ہو۔ چلو کری پر بیٹھو۔“ عمران نے ہاتھ
ہوئے کہا تو گریٹ مین جس کی دہیں کھڑے کھڑے ناٹکیں کاہب
ہی تھیں لز کھراتے ہوئے انداز میں آگے بڑھا یعنی کری کے قبیل
پہنچنے ہی وہ یکوٹ بھلی کی تیزی سے مڑا اور دوسرے لمحے عمران ایک
کر ایک دھماکے سے پشت کے بل نیچے گرا یعنی اسی لمحے رہت رہت
کی تیز آوازوں کے ساتھ ہی عمران کو ضرب لگا کر ہواں ٹکایتی کھا
کر جوانا کی طرف پلتئے والا گریٹ مین فضا میں ہی تجھنا ہوا۔ یہ کیسے
دھماکے سے فرش پر جا گرا۔ اس کے گرنے کا انداز بالکل ایسا تھا جیسے
چھت سے کوئی چھپکی نیچے آگرتی ہے۔ گویا اس کے کوئے

نے قلا بازی کھائی تو وہ گنجابو عمران پر فائر کھول چکا تھا کے جسم کا رخ
تیزی سے جوانا کی طرف مڑا ہی تھا کہ دوسرے لمحے کرہ ایک خوفناک
دھماکے اور انسانی لمحے سے گونج اٹھا۔ جوانا نے بھلی سے بھی زیادہ
تیز فتاویٰ سے قلا بازی کھاتے ہوئے دونوں نالگینیں پوری قوت سے
اس لمحے کے سینے پر مار دی تھیں اور اس کی نالگوں کی ضرب سے وہ
قوی ہیکل گنجاتوب سے نکلنے والے گولے کی طرح ایتا ہوا عقیل دیوار
سے ایک خوفناک دھماکے سے نکلا یا اور پھر کسی گھری کی طرح نیچے
گر کر ساکت ہو گیا تھا جبکہ اچانک غرب لگنے سے اس کے ہاتھ میں
موجود مشین پسل اچھل کر سائیڈ پر گرنے ہی والا تھا کہ ضرب لگا کر
قوس کی صورت میں خوطہ کھا کر سیدھے ہوتے ہوئے جوانا نے ہوا
میں ہی اس مشین پسل کو جھپٹ لیا اور پلک جھپکنے سے بھی کم عرصے
میں رہت رہت کی آوازوں کے ساتھ ہی دوسرا گنجاب تھا ہوا نیچے گرا اور
تھپنے لگا اور اس کے ساتھ ہی گریٹ مین اور مارک دونوں نے جو
اٹھنے کی کوشش کر رہے تھے، بے اختیار دونوں ہاتھ اپنے سروں پر رکھ
لئے۔ دونوں کارنگ زرد ہی چکا تھا۔

”ان دونوں کو ہلاک مت کرنا۔“..... عمران نے جوانا سے کہا۔
”مجھے معلوم ہے ماسٹر۔ اس لئے تو یہ اب تک زندہ نظر آ رہے
ہیں۔“..... جوانا نے سکراتے ہوئے کہا اور عمران نے اشبات میں سر
ہلاتے ہوئے آگے بڑھ کر دوسرے لمحے کے ہاتھ سے نکل کر ایک
طرف گرا ہوا مشین پسل اٹھایا۔

عمران کی ہدایت پر جوانا نے اسے انھا کر ایک کرسی پر ڈال دیا اور
ٹائیگر نے کرسی کے عقب میں جا کر بین پریس کیا تو راہزاس کے جسم
کے گرد ہمودار ہو گئے۔

اب میں اس سے معلومات حاصل کرتا ہوں۔ تم مشین گئیں
اوی مشین پیش لے کر جاؤ اور جس مرے پر موجود تمام افراد کا خاتمہ کر دو
اوی نا سیر تھیں لیڈ کرے گا۔..... عمران نے کہا اور تینوں نے
شباثت میں سرہلا دیئے۔

ٹائیگر، ہارڈی سے جسمرے کے بارے میں جو معلومات میں نے
حاصل کی تھیں وہ تم نے بھی سنی تھیں۔ اس لئے ہبھلے جا کر ہیاں کا
مشین روم جیا کر دو۔ اس کے بعد باقی شکار آسان ہو جائے گا۔
عمران نے کہا۔

"یہ بآس"..... ٹائیگر نے جواب دیا اور چند لمحوں بعد ہی وہ
تینوں اسلوے کر کرے کا دروازہ کھول کر باہر نکل گئے۔

نمگوں پر بڑی تھیں۔ اس نے ایک بار پھر اٹھنے کی کوشش کی لیکن پھر
نیچے کر کر ساکت ہو گیا۔

"گذشو۔ اس میں واقعی پھر تھی"..... عمران نے جو اس دوران
انھ کر کھدا ہو چکا تھا گھسین آمیز بھجے میں کہا۔

"ماہر، یہ شخص واقعی دھوکہ دینے کا ماہر تھا۔ میں سوچ بھی نہ سکتا
تھا کہ کانپتا اور لڑ کھدا کر چلتا ہوا یہ آدمی اس قدر تیزی اور پھرتی کا
مظاہرہ کر سکتا ہے۔..... جوانا نے آگے بڑھتے ہوئے کہا۔

"الماری میں میڈیکل بیکس موجود ہو گا۔ وہ نکالو تاکہ اس کے
ذخیروں سے خون کا اخراج روکا جاسکے۔ ورنہ یہ بغیر بتائے ہی ہلاک ہو
جائے گا۔..... عمران نے کہا اور فوراً آگے بڑھ کر اس نے ہبھلے ٹائیگر
کی کرسی کے عقب میں جا کر راہز کھولے اور پھر وہ جو زف کی طرف
بڑھ گیا۔

"جو انا نے راہ توڑ لیا تھا لیکن تم اسے نہیں توڑ سکے۔ کیوں".....
عمران نے جو زف کی کرسی کے عقب میں جا کر راہز کھولنے والے بین
کو پریس کرتے ہوئے سرد بھجے میں کہا۔

"میں نے وانت ایسی کوشش نہیں کی بآس۔ گیونکہ قادر جو شوا کا
کہتا ہے کہ لڑنے والوں کی زیادہ بھیرا ایک دوسرے کے لئے نقصان دہ
ہو سکتی ہے۔..... جو زف نے اٹھتے ہوئے بڑے اٹھیناں پھرے بھجے
میں کہا اور عمران بے اختیار سکرا دیا۔

تموزی دیر بعد جب گریٹ مین کے ذخیروں کی پیمنڈنج کر دی گئی تو

گوری تھی اس نے بے شمار اپنے سوالات اس کے ذہن میں موجود تھے جن کے جواب اسے نہ مل رہے تھے۔ کچھ سوچ کر اس نے بھی فیصلہ کیا کہ وہ مارک سے ان سوالوں کے جواب معلوم کرے کیونکہ حیف سے تو ایسی بات کرنا اپنی موت کو خود دعوت دینے کے مترادف تھا۔ اس نے رسیور انٹھایا اور نمبر پر لیں کرنے شروع کر دیے۔

"میں..... ایک مرداش آواز سنائی دی۔"

"براؤن بول رہا ہوں۔ مارک سے بات کرائیں۔" مارک نے اپنے لمحے کو دانتہ رعب دار بنتا تھے ہونے کہا۔

"میں مارک کو بول رہا ہوں۔ مارک کا اسٹئٹ۔ باس حیف سست اس وقت بلیوروم میں ہیں۔" دوسری طرف سے قدرے موجود تھے میں جواب دیا گیا۔

"کب گئے ہیں۔" براؤن نے پوچھا۔

"تریباً نصف گھنٹہ، ہو گیا ہے۔" دوسری طرف سے کہا گیا۔ "وہ لوگ جنہیں ہم نے بلیوروم میں ہنچایا تھا کیا۔" مارک نے ہمیں کہا۔

"ہیں۔" براؤن نے غیر ارادی طور پر سوال کیا۔

"یہ سر ان سے تو پوچھ گچھ ہو رہی ہے۔" دوسری طرف سے جواب دیا گیا۔

"اچھا، جب مارک واپس آئے تو ان سے کہنا کہ مجھے قبضے کر لیں۔" براؤن نے کہا۔

"یہ سر۔" دوسری طرف سے کہا گیا اور براؤن نے سیکھ

براؤن اپنے آفس میں بیٹھا ان اجنبیوں کے بارے میں سوچ رہا تھا جنہیں اس نے اپنے ساتھیوں کی مدد سے زروفائیوں سے اٹھا کر بلیوروم میں ہنچایا تھا۔ گواں نے مارک سے ان کے بارے میں پوچھنے کی کوشش کی تھی لیکن مارک نے اسے مختصر سا جواب دے کر نال دیا تھا۔ مارک کے مطابق یہ پاکیشیانی محنت تھے جو شورگرانی سائنسدان کے انخواشہ بیٹھے کی رہائی کے لئے ہماں آئے تھے اور انہوں نے ہارڈی کو ہلاک کر کے لاخ پر قبضہ کر لیا تھا لیکن اس مختصری بات کے بیچھے جو بھیانک پس منظر موجود تھا اس نے براؤن کو تشویش میں ہلاک کر رکھا تھا۔ وہ ہماں رات تھے آئی یمنڈ پر واقع سانگر کے ہیڈ کوارٹر کا سکرٹنی انچارج تھا اور مارک چونکہ مشیزی انچارج تھا۔ اس نے ہمدرے کے لحاظ سے مارک کی اہمیت براؤن سے زیادہ تھی لیکن اس کے باوجود براؤن چونکہ قیلہ کا آدمی تھا اور اس کی پوری زندگی لڑتے ہوئے تھے

دیا۔

کاش، میں بھی اس پوچھ چھے میں شامل ہوتا..... براؤن نے ہونٹ چلاتے ہوئے کہا۔ اچانک اس کے ذہن میں ایک خیال آیا۔ وہ بے اختیار چونک پڑا۔ اسے خیال آیا تھا کہ دشمنوں کے پاس جو سامان تھا وہ تو ہیاں وہ اپنے ساتھ لے آیا تھا اور اگر چیف نے اس سامان کو دیکھنا چاہا تو لا محال وہ اسے کال کر کے سامان سمیت بلیوروم میں بلوائے گا چنانچہ وہ کافی حد تک مطمئن ہو کر بیٹھ گیا۔ سکورٹی سلف میں اس کے ماتحت آٹھ تربیت یافتہ افراد تھے۔ ان کا کام ہیڈ کوارٹر میں موجود مشیات کے بڑے بڑے سورز کی حفاظت کرتا تھا کیونکہ دیگر ما فیا اور تھیں اکثر ایک دوسرے کے سورز پر چھاپے مار کر کروڑوں ڈالر مالیت کی مشیات اڑائے جاتی تھیں۔ گواںگر ما فی اس قدر مصبوط اور طاقتور تھی کہ آج تک کسی کو بھی ہیاں چھاپ مارنے کی جرأت نہ ہو سکی تھی لیکن اس کے باوجود وہ اہمیت مستعدی اور ہوشیاری سے مشیات کے سورز کی سلسل نگرانی اور حفاظت کرتے رہتے تھے۔ براؤن کا باقاعدہ آفس تھا جبکہ اس کے ماتحت علیحدہ بڑے کرے میں بیٹھے تھے جسے سکورٹی ہال کہا جاتا تھا۔ وہ ہر آٹھ گھنٹے بعد سورز کا راؤنڈ کرتے تھے۔ براؤن نے ریموت کنٹرول کی مدد سے اپنائی ورن آن کیا اور وہ اس میں مگن، ہو گیا لیکن اس کا ذہن بار بار ہی سوچ رہا تھا کہ نجانے کب چیف کی طرف سے کال آجائے لیکن نجانے کیا بات تھی کہ کافی طویل وقت گزر جانے کے باوجود بھی کوئی

کال نہ آرہی تھی اور شہی چیف یا مارک کو کال کر کے وہ ان سے پوچھ سکتا تھا۔ وہ ابھی ذہنی طور پر اسی ادھیز بن میں گم تھا کہ اچانک پاس ہوئے ہوئے فون کی گھنٹی نج اٹھی اور اس نے چونک کر ہاتھ بڑھایا اور سیور اٹھایا۔

”یہ سے براؤن بول رہا ہوں۔..... براؤن نے کہا۔

”راکی بول رہا ہوں تھری ایس سے۔..... ایک مردانہ آواز سنائی دی تو براؤن بے اختیار چونک پڑا کیونکہ تھری ایس کے تحت جیرے کے ایک اوپنے اور گھنے درخت پر ایک چھوٹا سا کیس بننا ہوا تھا جہاں اسٹری ایز کرافٹ گھنیں نصب تھیں جن کی مدد سے جیرے پر سے گھر نے والے ہیلی کا پڑ زیا خلی پرواز کرتے ہوئے طیاروں کو نشانہ بنایا جاسکتا تھا۔ براؤن نے تو یہ سوچ کر سیور اٹھایا تھا کہ چیف کی کال ہو گی اور وہ اسے بلیوروم میں بلا رہا ہو گا لیکن خلاف توقع راکی کی کال نے اسے چونکا دیا تھا۔

”کیوں کال کی ہے۔ کوئی خاص بات۔..... براؤن نے بڑی مشکل سے اپنے لجھے کو نارمل کرتے ہوئے کہا۔

”فور فور میں کیا ہو رہا ہے براؤن۔ میں نے وہاں تین اجنبی افراد کو دیکھا ہے۔..... راکی نے کہا۔

”اجنبی افراد اور فور فور میں۔ یہ کیا کہہ رہے ہو۔..... براؤن نے حیرت جیرے لجھے میں کہا کیونکہ فور فور وہ شعبہ تھا جس میں سکورٹی سیکشن بھی آتا تھا۔ یہ جیرے میں اوپن جگہ پر تھا تاکہ بیردنی اور

بے۔ بے میں مارک اور چیف کے ساتھ ساتھ وہاں دونوں گنجے روکی اور یہ دونوں ہیں۔ اس لئے ایسا تو سوچتا ہی محافت ہے۔ ”دوسری طرف سے مار کونے جواب دیتے ہوئے کہا۔

”ٹھیک ہے..... براؤن نے ایک طویل سانس لیتے ہوئے کہا اور رسیور رکھ دیا۔ مارکو کی بات ٹھیک تھی۔ اس لئے وہ مزید کہہ بھی کیا سکتا تھا۔ البتہ اس نے میز کے کنارے پر موجود ایک بٹن پر سس کر دیا۔ دوسرے لمحے آفس کا دروازہ کھلا اور ایک لمبے قد اور درزشی حسم کا آدمی اندر داخل ہوا۔

”شیراڈ۔ رائی نے اطلاع دی ہے کہ فور فور میں تین اجنبی افراد دیکھے گئے ہیں۔ جبکہ مشین روم والے اس سے انکار کر رہے ہیں۔ تم ہمیں کو ساتھ لے کر فور فور جاؤ اور چیک کرو اور اگر کوئی اجنبی افراد وہاں موجود ہوں تو انہیں مار گراو۔“..... براؤن نے تیز لمحے میں کہا۔

”یہی باس۔“..... شیراڈ نے جواب دیا اور واپس مڑ گیا۔ براؤن نے تھی لیکن یہاں بیٹھے بیٹھے وہ کوئی فیصلہ بھی نہ کر سکتا تھا۔ اس لئے اس نے آغڑی ہی فیصلہ کیا کہ اسے بلیوروم میں چیف سے خود بات کرنی چاہئے۔ اس نے فون کار رسیور اخھایا اور تیزی سے نمبر پر سس کرنے شروع کر دیئے۔

”یہی۔“..... دوسری طرف سے چیف کی تیز آواز سنائی دی۔

”براؤن بول رہا ہوں چیف۔ سکورٹی آفس سے۔“..... براؤن نے

اندر وہی دونوں اطراف کی سکورٹی کو کور کیا جاسکے۔ وہاں اس کے ”دو آدمی مستقل رہتے تھے۔

”میں نے خود دور بین سے دیکھا ہے۔ دو قوی ہیکل حصی اور ایک مقامی آدمی تھا۔ یہ تینوں اہمیتی پوکنا انداز میں آگے بڑھ رہے تھے۔ رائی نے جواب دیتے ہوئے کہا۔

”ابھی تک تھے تو کوئی اطلاع نہیں ملی۔ میں معلوم کرتا ہوں۔“..... براؤن نے تیز لمحے میں کہا اور کریڈل دبا کر اس نے تیزی سے نمبر پر سس کرنے شروع کر دیئے۔ وہ اب مارکو کو کال کرنا چاہتا تھا کیونکہ جس جگہ کے بارے میں رائی بتا رہا تھا وہاں سے مشین روم قریب تھا۔ دوسری طرف سے گھٹنی بھی اور پھر رسیور اخھایا گیا۔

”یہی۔“..... ایک آواز سنائی دی۔

”براؤن بول رہا ہوں۔“..... براؤن نے تیز لمحے میں کہا۔

”یہی مارکو بول رہا ہوں۔“..... دوسری طرف سے کہا گیا۔

”مشین روم میں کوئی گورڈو نہیں ہے۔“..... براؤن نے پوچھا۔

”گورڈو۔ کیسی گورڈو۔“..... مار کونے جو نک کر کہا۔

”رائی نے ابھی تھے بتایا ہے کہ تین اجنبی افراد کو مشین روم کے قریب فور فور میں دیکھا گیا ہے اور یہ ان چار میں سے تین افراد ہیں جنہیں بے ہوشی کے عالم میں بلیوروم میں ہبھایا گیا تھا۔“..... براؤن نے تیز تیز لمحے میں کہا۔

”رائی کو دھوکہ ہوا ہوگا۔ بلیوروم میں سے کوئی کہے نہیں سکتا۔

مودبادلے میں کہا۔
”میں، کیوں کال کی ہے۔..... دوسری طرف سے بھج مزید سرد ہو
گیا تھا۔

چیف، اینٹی ایر کرافٹ گن انجارج رائکی نے اطلاع دی ہے کہ
تین ایجنٹی افراد جن میں سے ایک مقامی اور دو قومی ہیکل حصی میں فور
فور میں دیکھنے کے لئے ہیں۔ میں نے وہاں مشین روم میں کال کیا تو مار کو
نے بتایا ہے کہ وہاں کوئی آدمی موجود نہیں ہے۔ اس کے باوجود میں
نے اپنی سکرٹی کے دو افراد کو وہاں بھیج دیا ہے۔ پھر میں نے سوچا کہ
آپ سے بات کرلوں۔ براؤن نے اہتمامی مودبادلے میں کہا۔

”ایسا کچھ نہیں ہے۔ رائکی کو اب دن میں خواب آنے لگ گئے
ہیں۔ اس کی آنکھیں لکھاٹا پڑیں گی۔..... دوسری طرف سے عزادت
ہونے لچے میں کہا گیا اور اس کے ساتھ ہی رابطہ ختم ہو گی تو براؤن
نے رسیور رکھ دیا۔ اب اس کے چہرے پر اٹھیستان کے تاثرات نمایاں
ہو گئے تھے۔

اپنے ساتھیوں کے جانے کے بعد عمران نے کری پر موجود گھست
میں کی تاک اور منہ دونوں ہاتھوں سے بند کر دیا۔ چند لمحوں بعد اس
کے جسم میں حرکت کے تاثرات نمودار ہونے لگے تو عمران بچے ہٹ
گیا اور پھر اس نے کچھ فاسطے پر اونٹھی پڑی ہوئی کری اٹھا کر اسے
گھست میں کی راہزوں والی کری کے قریب رکھ دیا اور اس کے ساتھ ہی
وہ مڑا اور اس نے جا کر دروازے کو اندر سے لاک کر دیا کیونکہ اسے
خدشہ تھا کہ کسی بھی وقت کوئی بھی آدمی اچانک دروازہ کھول کر اس
کی پشت پر فائز کر سکتا تھا۔ دروازہ لاک کر کے وہ واپس مڑا اور آکر
گھست میں کے سامنے رکھی ہوئی کری پر بینچ گیا۔ چند لمحوں بعد
گھست میں نے کرہتے ہوئے آنکھیں کھول دیں۔ آنکھیں کھلتے ہی
اس کے چہرے پر یوں تکلیف کے تاثرات ابھر آئے۔
”تم نہ صرف اچھے اداکار ہو بلکہ اچھے لڑاکے بھی ہو۔ بڑے طویل

مجھے چھوڑ دو اور وعدہ کرو کہ تم دوبارہ ہیاں نہیں آؤ گے تو میں جھیں اور جہارے ساتھیوں کو ہیاں سے زندہ سلامت باہر بھجو دوں گا۔..... گریٹ میں نے اس بارہ بڑے سخنے ہوئے مجھے میں کہا۔

اوکے، میں نے جھیں ایک چانس دیا تھا لیکن تم نے یہ چانس فناخ کر دیا ہے۔..... عمران نے ہما اور اس کے ساتھ ہی اس نے کوٹ کی اندر ورنی خفیہ جیب سے ایک تیرہ دھار استرے مٹا خنجر کال لیا۔

میں اب تین ٹک گنوں گا اس کے بعد جہاری ایک آنکھ کال دوں گا۔ پھر تین ٹک گنوں گا پھر دوسرا آنکھ بھی۔ پھر تین ٹک گنوں گا اور جہاری ناک کاٹ دوں گا۔ اس طرح باری باری باری میں جھیاں کا ایک ایک حصہ کامیاب چلا جاؤں گا البتہ جہاں تم بتا دو گے دہاں میرا ہاتھ رک جائے گا۔..... عمران نے اہتمامی سرد لمحے میں ہما اور پھر اس سے پہلے کہ گریٹ میں کوئی جواب دیتا۔ عمران کا ہاتھ بھلی کی سی تیزی سے ہٹ کر میں آیا اور گریٹ میں کامیک نہ تھا آدمی سے زیادہ کٹ گیا۔ گریٹ میں کے حلق سے جیخ نی نکلی یعنی ابھی اس کی جیخ مکمل نہ ہوئی تھی کہ عمران کا ہاتھ دوبارہ ہٹ کر میں آیا اور گریٹ میں کا دوسرا نہ تھا بھی کٹ گیا۔

مجھے معلوم تھا کہ تم ذہن کو یہنک کر سکتے ہو۔ اس لئے میں نے جھیں انداختہ ہونے کے خوف میں بٹا کر کے جہارے نتھے کٹ دیئے ہیں۔ اب تم ذہن کو یہنک کرنے کے قابل ہی نہیں رہے ہو۔ اب

مرے بعد میں نے تمہارے ہاتھوں ٹکست کھائی ہے۔..... عمران نے سکرتا ہوئے کہا۔

کاش میں جھیں ٹکست دے سکتا۔ نجاتے تم نے کیا کیا ہے۔ ان کر سیوں پر پیشے والا تو صرف سانس لے سکتا ہے، بول سکتا ہے لیکن ہٹ کر ہی نہیں سکتا۔ لیکن تم شاید انسان ہی نہیں ہو۔ تم نے صرف راذ کھول لئے بلکہ مجھ پر حملہ بھی کر دیا اور جہارا ساتھی اس نے تو اس قدر مضبوط راذ کو توڑ دیا ہے۔..... گریٹ میں نے رک رک کر کہا۔

تم نے جس انداز میں مجھ پر حملہ کیا اور مجھے نیچے گرانے میں کامیاب ہو گئے۔ میں اسے اپنی ٹکست تسلیم کرتا ہوں اور میرے دل میں جہاری قدر میں اضافہ ہو گیا ہے۔ اس لئے میں نہیں چاہتا کہ جھیں ہٹاک کروں اور جہارا یہ ہیڈ کوارٹر جباہ کروں کیونکہ جہارے اس مافیا اور منشیات بزن سے پاکیشیا کا کوئی تعلق نہیں ہے اور یہ بھی مجھے معلوم ہے کہ تم نے ساتھیوں کے بیٹھے کا ان غواصِ صرف اپنے دوست بلیک شیدو کے جان و کثر کے کہنے پر کیا ہے جبکہ یہ جہارا وحشندہ بھی نہیں ہے اور اب میرے پاس زیادہ وقت بھی نہیں ہے۔ اس لئے تم مجھے وہ جگہ بتا دو جہاں مغوفی شوکاتی موجود ہے۔ میں اسے ساتھ لے کر خاموشی سے چلا جاؤں گا۔..... عمران نے ہما۔

تم میرے ساتھ جو چاہے کرو یعنی تمہارا سے زندہ واپس نہیں جا سکتے کیونکہ جیرے میں ہر طرف میرے آدمی موجود ہیں البتہ اگر تم

سے خیبر واپس کھینچا۔ اسے گریٹ مین کے بس سے صاف کر کے واپس اپنی مخصوص جیب میں ڈالا اور پھر تیزی سے مزکر بیرونی دروازے کی طرف بڑھ گیا۔ اس کے ذہن میں سنتا ہستی، ہو رہی تھی کیونکہ جو تفصیل اس نے گریٹ مین سے معلوم کی تھی اور پھر اس براؤن نے جو کچھ بتایا تھا اس سے تو یہی ظاہر ہوتا تھا کہ نائیگر اور اس کے ساتھی شدید خطرے میں ہیں اور کسی بھی لمحے کی بھی طرف سے آنے والی گولیاں انہیں یقینی طور پر چاٹ سکتی ہیں۔ اس نے عمران تیزی سے بیرونی دروازے کی طرف بڑھ گیا۔ گواں کے پاس کوئی اسلوچنا تھا کیونکہ اسلوچنا اس کے ساتھی لے جا چکے تھے یہاں پھر بھی وہ جلد از جلد اپنے ساتھیوں تک پہنچتا چاہتا تھا۔ دروازے سے باہر آ کر وہ ایک ستگ سی راپداری میں دوڑتا ہوا آگے بڑھتا چلا گیا اور پھر اندر جانے کی بجائے تیزی سے دائیں طرف کو مرا اور پھر جلد لہوں بعد وہ نیچے جاتی ہوئی سیر چیاں اترتا ہوا آگے بڑھتا چلا گیا۔ ہباد راستے میں ابھی تک اس کا نکراو کسی سے نہ ہوا تھا یہاں جیسے ہی وہ سیر چیزوں کے اختتام پر ایک اور ستگ راپداری میں ہمچا تو بے اختیار ہو تک پڑا۔ اس کے کافلوں میں فائز نگ کی آوازوں کے ساتھ ساتھ ایک کربناک انسانی چیخ بڑی تھی اور اسے یوں محسوس ہوا تھا جیسے یہ چیخ نائیگر کی ہے۔ اس نے وہ یکلت کسی مشین کی طرح دوڑتا ہوا آگے بڑھتا چلا گیا۔

سب کچھ تم خود ہی بتا دو گے۔ عمران نے سرد بچھے میں کہا اور اس کے ساتھ ہی اس نے گریٹ مین کی پیشانی پر ابھر آنے والے رگ پر خیبر کا دستہ مار دیا۔ گریٹ مین کے حلقت سے گھنی گھنی چیخ نائلی اور اس کے ساتھ ہی اس کا جسم بڑی طرح لرزنے لگا۔ عمران نے دوسری ضرب لگانی اور گریٹ مین کی آنکھیں مخصوص انداز میں پھیلی چلی گئیں جس سے عمران سمجھ گیا کہ اب اس کا شعور ہمیشہ کرنے شتم ہو چکا ہے اور اب وہ لا شعور کے تحت زندہ ہے۔ عمران نے فوراً اس سے پوچھ چکھے شروع کر دی۔ گریٹ مین اب اس انداز میں جواب دے رہا تھا جیسے نر انس میں آیا ہوا اپنائزم کا مسمول جواب دیتا ہے۔ عمران نے تفصیل سے ساری معلومات حاصل کر کے آخر کار خیبر گریٹ مین کی شہ رگ میں اتار دیا اور پھر اس سے پہلے کہ وہ خیبر واپس کھیچتا پاس پڑے ہوئے فون کی گھنٹی نجٹ انجھی اور عمران نے ہاتھ بڑھا کر رسیور انھا لیا۔ گریٹ مین ختم ہو چکا تھا۔ اس کی آنکھیں بے نور ہو گئی تھیں۔ اس نے اس کی طرف سے اب کسی مداخلت کا امکان باقی نہ رہا تھا۔

"میں" عمران نے گریٹ مین کے لیے اور آواز میں کہا تو دوسری طرف سے بولنے والے نے بتایا کہ وہ سکورٹی چیف براؤن ہے اور اسے کسی راکی نے بتایا ہے کہ تین اجنبی افراد وہاں دیکھے گئے ہیں۔ عمران نے گواں کی تسلی کرادی تھی اور پھر رسیور رکھ دیا یہاں اب اسے لپٹے ساتھیوں کی گلگلگ لگتی تھی۔ اس نے بھلی کی سی تیزی

پر بعده رک گئے کیونکہ راہداری کا اختتام ایک دروازے پر ہوا تھا جو
بند تھا۔ نائیگر نے پہلے دروازے سے کان لگایا اور دوسری طرف سے
آنے والی آوازیں سننے کی کوشش کی۔

— اندر کوئی نہیں ہے..... جوزف نے بڑے یقین بھرے لجھے
سی کہا تو نائیگر نے بھی اثبات میں سرطاتے ہوئے دروازے پر دباؤ
ڈالا۔ دروازہ اندر سے بند تھا۔ اس لئے کھلتا چلا گیا۔ یہ ایک خاصاً بڑا
کرہ تھا لیکن اس میں صرف کامنہ کباڑا ہوا تھا۔ بڑی بڑی یتیشیاں قصیں
جو خالی تھیں۔ ایسی یتیشیاں جن میں مشینی پیک کر کے لائی جاتی
ہے۔ وہ کمرے کے اندر کھوئے غور سے اس کمرے کو دیکھ رہی رہے
تھے کہ یہ لٹکتے نہیں چھت پر سے ایسی آواز سنائی دی جسیے کسی کرسی کو
فرش پر گھسیتا گیا ہو۔ پھر قدموں کی بھی ہلکی ہی آواز سنائی دی۔

— ہمیں اور جانا ہوگا۔ آؤ..... نائیگر نے کہا اور تیری سے مڑا اور
دروازے سے باہر آ کر وہ داسیں ہاتھ پر اور جاتی، ہوتی سیزھیوں پر چھٹا
چلا گیا۔ جوزف اور جوانا اس کے پیچے تھے۔ سیزھیوں کے اختتام پر
ایک دروازہ تھا جو بند تھا لیکن وہ بھی لاکڑ ش تھا۔ نائیگر نے دروازہ
کھولا تو دوسری طرف ایک کھلی ٹیرس تھی جس کے باہر آئی جنگلاتا
ہوا تھا اور یہ ٹیرس گھوم کر دوسری طرف جا رہی تھی۔ وہ تیز تیز قدم
انٹھاتے اس ٹیرس پر چلتے ہوئے آگے بڑھنے لگے۔ اس ٹیرس سے دور
تک پھیلا ہوا جنگل صاف دکھائی دے رہا تھا۔ ہیئت کوارٹر جریئرے کے
اوپر بنا ہوا تھا اور یہ ٹیرس دوسری منزل پر تھی۔ ٹیرس گھوم کر ایک

نائیگر، جوزف اور جوانا اس بلیوروم سے نکل کر حلقہ سی راہداری
میں چلتے ہوئے آگے بڑھے چلے جا رہے تھے۔

— ہمیں سب سے پہلے مشین روم کو تلاش کرنا ہے کیونکہ ہمار
ایسے آلات نصب ہیں کہ کسی بھی وقت چھت سے کوئی رز لٹکل کر
ہمیں بے ہوش یا بلاک کر سکتی ہیں۔ نائیگر نے آہستہ سے کہا۔

— تم نے باس سے معلوم کیا ہے کہ مشین روم کہاں ہے۔

جوزف نے پوچھا۔

— مجھے پوچھنے کی ضرورت ہی نہیں ہے کیونکہ میں اس وقت باس
کے ساتھ ہی تھا جب انہوں نے ہارڈی سے پوچھ کی تھی اور ہارڈی
صرف اپنے سیکشن سیک جانتا تھا۔ اس سے آگے جانے کی اسے اجازت
ہی نہیں تھی۔ اس لئے فاہرے گران صاحب کو بھی اس بارے میں
کوئی علم نہیں ہوگا۔ نائیگر نے جواب دیتے ہوئے کہا۔ تھوڑی

تم ہمیں رکو گے جو زف - ورنہ کوئی بھی عقب سے آستا ہے۔
 نائیگر نے جو زف سے کہا اور جو زف نے اشیات میں سر ٹلا دیا۔ پھر جسے
 رسمیور رکھے جانے کی آواز سنائی دی تا نائیگر جس کے باقاعدے میں
 ان تھی تیزی سے دروازے کو دھکیلتا ہوا اندر داخل ہوا۔ یہ ایک
 دسیخ پال نما کمرہ تھا جس میں چاروں طرف مشینی تھی۔ ہر ہری
 مشین کے سامنے سٹول پر ایک آدمی بیٹھا ہوا تھا جبکہ کمرے کے
 درمیان میں ایک بڑی سی میز ایک مستطیل شکل کی مشین رکھی
 ہوئی تھی جس کے سامنے ایک لمبے قدر بھاری جسم کا آدمی کری پر
 بیٹھا ہوا تھا۔ میز پر فون بھی نظر آ رہا تھا۔

”خبردار“..... نائیگر نے چیخ کر کہا اور اس کے ساتھ ہی اس کی
 مشین گن نے گویاں اگنا شروع کر دیں۔ جو اتنے بھی اپنی مشین
 گن کا نریگر دبادیا اور پتند ہی لمحوں بعد وہاں موجود چہ آدمی بھی ہٹاک ہو
 چکے تھے اور وہاں موجود تمام چھوٹی بڑی مشینی بھی پر زدن کی صورت
 میں کمرے میں بکھر چکی تھی۔ چوں دکھائی دینے لگا تھا جسے یہ کرو یعنی
 کا کبڑا خانہ ہو۔ نائیگر نے نریگر پر سے باقاعدہ ہٹایا اور آگے پڑھ کر اس
 نے اس کمرے کے آخری کونوں کو چیک کرنا شروع کر دیا۔ اسے
 خدشہ تھا کہ کہیں اس میں سے کسی اور کمرے کا راستہ ہے جو یا کوئی
 دوسرا کمرہ بھی نہ ہو۔ سجد لمحوں کی کوشش کے بعد وہ ایک اور دوسرے
 تلاش کرنے میں کامیاب ہو گیا۔ ابھی وہ دروازہ کھولنے ہی والا تھا کہ
 بے اختیار اچھل پڑا کیونکہ کمرے کے باہر سے مشین پھنس چکے تھے۔

دروازے پر ختم ہو گئی۔ یہ دروازہ بھی بند تھا۔ نائیگر نے دروازے کو
 دبایا تو یہ بھی کھلتا چلا گیا۔ ظاہر ہے ہمیں کسی قسم کا کوئی خطرہ۔
 تھا۔ اس لئے کسی دروازے کو اندر سے لاک کرنے کی ضرورت نی
 محسوس نہ کی گئی تھی۔ یہ کہہ نہ تھا بلکہ تنگ سی راہداری تھی۔ وہ آگے
 بڑھتے چلے گئے اور پھر ایک دروازے کے قرب پہنچ کر وہ رک گئے۔
 اندر سے الیسی آوازیں سنائی دے رہی تھیں جیسے بھاری مشینی چل
 رہی ہو۔ نائیگر نے آہستہ سے دروازے کو دبایا تو دروازہ تمہور اسکا محل
 گیا۔ نائیگر نے سر آگے کر کے جھری میں سے جھانکا اور پھر سر پہنچے کر
 لیا۔ اسی لمحے اندر سے فون کی لگھنی بیٹھنے کی آواز سنائی دی۔ پھر کسی نے
 رسمیور اٹھا لیا۔ بولنے والا مار کو تھا اور چونکہ ان کے کافنوں میں صرف
 مار کو کی آواز ہی آرہی تھی اس لئے جو کچھ مار کونے کیا تھا انہوں نے سن
 لیا تو وہ سب بری طرح جو نک پڑئے کیونکہ مار کونے جو جواب دیئے
 تھے اس سے معلوم تھا کہ انہیں کہیں سے چیک کیا گیا ہے۔ نائیگر
 سمجھ گیا کہ جب وہ نیرس سے گزر رہے تھے تو انہیں کسی اور سترہ بیانجہ
 سے چیک کر لیا گیا ہے۔ لیکن چونکہ وہ ابھی ہمیں پہنچنے تھے اس لئے
 اندر موجود مار کو فون کرنے والے کو بتا رہا تھا کہ ایسا ممکن ہی نہیں
 ہے۔

”ہمیں فل ایکشن کرنا ہو گا۔ یہ مشین روم ہے۔“..... نائیگر نے
 آہستہ سے اپنے ساقھے موجود جو زف اور جو اتنا سے کہا اور ان دونوں نے
 اشیات میں سر ٹلا دیئے۔

کر بنا ک انسانی چیز سماں دی تھی۔ جو اتا اور نائیگر دونوں تیزی سے دوڑتے ہوئے کمرے سے باہر گئے تو وہاں بیروفی دروازے کے قریب یہی ایک آدمی کی لاش پڑی ہوئی تھی۔ اسے جو زف نے گولی ماری تھی۔

"اس کے ساتھ ایک اور آدمی بھی تھا جو واپس بھاگ گیا ہے۔ جوزف نے کہا۔

"تم اندر سے دروازہ بند کر دو۔ اس مشین روم کے اندر ایک اور کمرہ ہے۔ اس سے ہم آگے بڑھیں گے۔ دردش تو واپس وہیں چکن جائیں گے جہاں سے چلتے ہیں۔ نائیگر نے کہا تو جوزف نے اشتات میں سر ہلاتے ہوئے آگے بڑھ کر دروازہ اندر سے لاک کر دیا تاکہ باہر سے کوئی اندر نہ آسکے اور بچروہ تینوں ہی تیزی سے دوبارہ مشین روم میں داخل ہوئے اور اس دروازے کی طرف بڑھ گئے جب نائیگر بھٹلے ہی چیک کر چکا تھا۔ اس دروازے کی دوسری طرف بھی ایک بند راہداری تھی جو گھوم کر آگے چلی گئی تھی۔ وہ تیز تیز قدم اٹھاتے آگے بڑھے چلے چلے جا رہے تھے لیکن جیسے ہی وہ راہداری میں گھوم کر آگے بڑھے تینوں ہی یکٹ نھیں کر رک گئے کیونکہ آگے ایک دروازہ تھا جو کھلا ہوا تھا اور دروازے کی دوسری طرف ایک کرہ تھا جس کا صرف ایک حصہ انہیں نظر آ رہا تھا لیکن وہاں خاموشی تھی۔ یوں لگتا تھا کہ یہ کرہ بھی خالی ہے۔ وہاں کوئی آدمی موجود نہیں ہے۔ نائیگر آگے بڑھا اور چند لمحے دروازے کے قریب رک کر سن گن لینے کے بعد اس نے

بزرگ جوزف اور جوانا کو آگے آنے کا اشارہ کیا اور بچروہ تینوں ہی ملکے بحد دیگرے تیزی سے اندر داخل ہوئے ہی تھے کہ یکٹ تیز فائزگ کی آوازوں سے ماحول گونج اٹھا اور اس کے ساتھ ہی نائیگر کے حلک سے ایک کرپناک چیخ نکلی اور وہ ایک دھماکے سے فرش پر گرا تھا کہ کمرے میں یکٹ زلزلہ سا آگیا۔ جوزف اور جوانا یکٹ بھوکے عقابوں کی طرح اڑتے ہوئے ان دو آدمیوں پر جا پڑے تھے جو سائیڈ دیوار سے لگے کھڑے تھے اور جن کی فائزگ سے نائیگر کرپناک چیخ نمار کر نیچے گرا تھا۔ جوزف اور جوانا پونکہ چند لمحے بعد کمرے میں داخل ہوئے تھے اس لئے وہ فائزگ کی زد میں آنے سے بچ گئے تھے۔ پلک چھپنے کے عرصے میں ہی وہ دونوں آدمی چھپنے ہوئے کسی تیز رفتار گیند کی طرح سامنے والی دیوار سے ایک دھماکے سے نکلائے اور بچروہ چھپکلیوں کی طرح نیچے گر کر ساکت ہو گئے۔ جوزف اور جوانا ان دونوں کو اچھا کر تیزی سے مڑے اور اس کے ساتھ ہی وہ فرش پر پڑے نائیگر پر چھکے لیکن دوسرے لمحے ان دونوں کے جسموں کو ایک زور دار حستکا لگا اور ان کی آنکھیں خوف سے پھیلیتی چلی گئیں۔

براون اپنے آفس میں بیٹھا ایک بار پھر تھی وہ دیکھنے میں صرف
تحاچپ سے بات ہونے کے بعد رائکی کی دی ہوئی اطلاع کے تین
آدمیوں کو فوراً میں دیکھا گیا ہے کو اس نے اس کا وہم بھج لیا تھا۔
گواں نے شیراڑا کو چینگ کے لئے بھیجا تھا لیکن شیراڑا بھی واپس نہ
آیا تھا حالانکہ اسے گئے ہوئے کافی دریہ ہو گئی تھی۔ وہ بھی بھج کر مطمئن
ہوا کہ شیراڑا کو پورے ہیٹھ کوارٹر کو چیک کرنے میں بہر حال کافی
وقت لگ جائے گا۔ اس کی نظریں تھیں وہی پر جمی ہوئی تھیں کہ اچانک
اس کے کافنوں میں دروازے کے باہر سے کسی کے دوڑتے ہوئے
قدموں کی آواز سنائی دی تو وہ بے اختیار جو نک کر دروازے کی طرف
دیکھنے لگا۔ دوسرے لمحے دروازہ ایک دھماکے سے کھلا اور جو شخص
اچھل کر اندر داخل ہوا وہ شیراڑا کا ساتھی، سیری تھا لیکن، سیری کے یہچے
جو آدمی تھا اسے دیکھ کر براون نے اختیار اٹھ کر کھرا ہو گیا۔ اس نے

بھلی کی سی تیزی سے جیب سے مشین پیش کالا ہی تھا کہ اس کی میز
کے قریب کھرا ہی سیری بیکٹ کسی گینڈ کی طرح اچھل کر میز کے اوپر سے
ہوتا ہوا براہ راست براون سے آنکھ ایسا اور وہ دونوں ہی ریو والوں
کری کے گھومنے سے ایک دوسرے سے پہنچ ہوئے نیچے گرے اور
براون نے اپنے اوپر پڑے ہوئے سیری کو سائیڈ پر اچھلنے کی کوشش
کی اور کچھ درکی جدو جہد کے بعد وہ ایسا کرنے میں کامیاب ہو گیا۔ اس
کے ساتھ ہی وہ تیزی سے اٹھا ہی تھا کہ اچانک اسے یوں محسوس ہوا
جیسے کسی نے اس کی گردن کو کسی آہنی شکنخ میں جکڑ دیا ہوا اور اس
کے ساتھ ہی اس کے منہ سے بے اختیار ایک گھنی کھنی کی جن تکی اور
پھر اس کے ذمہ پر جیسے کسی نے گہرے سیاہ رنگ کا کبل ڈال دیا
ہوا۔ پھر یہ سیاہ کبل آہستہ آہستہ سر کنے لگا اور پھر جیسے ہی اس کا شعور
جاگا تو وہ یہ دیکھ کر چونک پڑا کہ وہ اپنے آفس کی کرسی پر بیٹھا ہوا تھا
لیکن اس کے جسم کو کرسی کے ساتھ رہی سے باندھ دیا گیا تھا لیکن کہ
خالی تھا۔ اس میں کوئی آدمی موجود نہ تھا۔ اس نے نظریں نیچے قالین پر
ڈالیں تو وہ بے اختیار چونک پڑا کیونکہ اس کے قدموں میں سیری کی
لاش پڑی ہوئی تھی۔ وہ پہلو کے بل پڑا ہوا تھا لیکن اس کا چہرہ اوپر کی
طرف مزا ہوا تھا۔ اس کے چہرے پر موت کے بعد بھی شدید ترین
ٹکلیف کے تاثرات موجود تھے۔ البتہ آنکھیں بے نور تھیں۔ اس کی
گردن جس انداز میں مڑی ہوئی تھی اسے دیکھ کر ہی براون بھج گیا کہ
اس کی گردن توڑ دی گئی ہے۔ براون نے ایک طویل سانس لیا اور پھر

اپنی رسیوں کو چیک کرنا شروع کر دیا۔ جو آدمی، ہیری کے بھی اندھے داخل ہوا تھا اسے دیکھ کر ہی وہ سمجھ گیا تھا کہ راکی کی اطلاع درست تھی۔ لیکن اسے یہ سمجھنا آرہی تھی کہ چیف نے پھر کیوں غلط پیانی کی تھی۔ یہ سب سچنے کے بعد جب اسے اپنے کسی سوال کا جواب نہ طا تو اس نے ان خیالات کو جھٹک دیا۔ سب سے پہلے وہ ان رسیوں سے نجات حاصل کرنا چاہتا تھا کیونکہ اسے معلوم تھا کہ اسے باندھنے والے کسی بھی وقت آسکتے ہیں۔ اب وہ نجاتے اسے باندھ کر کیوں چھوڑ گئے ہیں جبکہ وہ ہیری کی طرح اس کی گردن بھی آسانی سے توڑ سکتے تھے۔ اسے زندہ رکھنے اور کرسی پر باندھنے کا مطلب تو یہ تھا کہ وہ اس سے معلومات حاصل کرنا چاہتے تھے اور پھر جیسے بھلی کا کوندا آسمان پر پلتا ہے اس طرح اس کے ذہن میں جھمکا ہوا۔ اسے معلوم تھا کہ یہ گروپ شوگرانی سائنسدان چیانگ کے انزوا شدہ بیٹے کی تلاش میں ہماں آیا ہے اور یہ بات صرف اسے معلوم تھی کہ شوگرانی ہماں ہے کیونکہ شوگرانی کو انزوں کے بعد ہماں نہ لایا گیا تھا بلکہ چیف کے حکم پر وہ خود ہماں سے لوپاک گیا تھا اور اس نے وہیں سے وہ تابوت سانگر کے آدمیوں سے وصول کیا تھا جس میں وہ لڑکا ہے، ہوشی کے عالم میں موجود تھا لیکن اس کامیک اپ ایسا کیا گیا تھا کہ وہ مردہ نظر آتا تھا اور یہ کہہ کر اسے ہماں لایا گیا تھا کہ وہ لوپاکی ہے اور اس کو ہماں لوپاک میں ہی دفن ہوتا ہے۔ چیف نے اسے کہا تھا کہ اس تابوت کو لوپاک کی قدیم کالوں جسے سری کالوں کہا جاتا تھا، کی کوئی

نمبر آنڈھ میں ہمچنان تھا۔ ہماں ایک بوڑھا آدمی ڈاکٹر اینڈریو اسے وصول کرے گا اور وہ خود ہماں سے واپس آجائے گا لیکن، ہوا یہ کہ جب براؤن تابوت لے کر سری کالوں کی کوئی نمبر آنڈھ میں ہمچنان تو ہماں پہلے سے پولیس اور دوسرے افراد موجود تھے۔ براؤن کو پتے چلا کہ بوڑھے ڈاکٹر اینڈریو کو رات کسی نے گولی مار کر ہلاک کر دیا ہے جس پر براؤن اپنی شیشیں دیگن جس میں تابوت موجود تھا لے کر واپس آگیا۔ اب وہ پریشان تھا کہ اسے کہاں ہمچنانے۔ اس نے سوچا کہ وہ فون کر کے چیف سے بات کرے سچانچے ایک فون بوتھ سے اس نے ایسا ہی کیا تو چیف نے اسے کہا کہ وہ اسے بندراگاہ پر ایک لکب جس کا نام نائٹسی لکب ہے کے جزء شیخ رالف کو ہمچنادے۔ سچانچہ اس نے ایسا ہی کیا اور پھر واپس آگیا تھا۔ اس کے بعد اس کا رابطہ رالف سے ہوا تھا اور شہری وہماں سے پھر لوپاک گیا تھا۔ ایک بھی وہ یہ تھا ہمیں سب کچھ سوچ رہا تھا کہ کمرے کا دروازہ کھلا اور وہی آدمی اندر داخل ہوا جس نے اس پر حملہ کیا تھا۔

”تمہیں ہوش آکیا براؤن۔۔۔ آنے والے نے سرد لمحے میں کہا۔“
”تمہیں میرا نام کیے معلوم ہوا اور تم ہماں آزادی سے کیسے گھوم پھر رہے ہو۔۔۔“ براؤن نے حیرت پھرے لجھ میں کہا۔ اسے واقعی بے حد حیرت تھی کہ ہماں ہر طرف انتہائی حساس سانتی آلات نصب ہیں جو بھی افراد کو بے ہوش کر دیتے ہیں لیکن یہ آدمی اس طرح ہماں گھوم پھر رہا ہے جسیے وہ ان کا ہی ساتھی ہو اور اس کے

- ۱ -

"میری بھگھ میں یہ بات نہیں آرہی کہ تمہارا اس طرح اطمینان سے کیوں بیٹھے ہوئے ہو۔ آخر ہمارا کیا ہو رہا ہے"..... براؤن نے اس بار اہتمامی پریشان سے لجج میں کہا کیونکہ اسے اچانک خیال آیا تھا کہ یہ شخص جس طرح مطمئن نظر آرہا تھا۔ ایسا ہونا تو نہیں چلہتے تھا۔ اس لئے اس نے یہ بات کرداری تھی۔

براؤن۔ میری تمہارے چھپ سے تفصیلی باتیں جیت ہوئی ہے۔
اس نے مجھے بتایا ہے کہ منفوی شوکانی کو تم نے لوپاک میں وصول
کیا تھا۔ اسے ایک تابوت میں ڈالا گیا تھا۔ اسے مردہ ظاہر کیا گیا تھا
جبکہ وہ صرف ہے ہوش تھا۔ شوکانی کو رکھنے کے لئے سرسی کا لونی کی
کوئی نمبر آٹھ میں رہنے والے بوڑھے ڈاکٹر اینڈریو کا انتخاب کیا گیا تھا
کیونکہ ڈاکٹر اینڈریو کو ایسے معاملات کا ماہر سمجھا جاتا تھا یعنیں جب تم
ڈاکٹر اینڈریو نکل جائی تو وہاں پولیس وغیرہ موجود تھی اور ڈاکٹر
ایندریو کو رات کسی نے گولی مار کر ہلاک کر دیا تھا۔ بہر حال تم تھے
گریٹ میں کو فون کر کے بتایا تو اس نے تابوت کو نائب سی گلب
کے مالک اور میخبر رائف کے سپرد کرنے کا حکم دے دیا اور پھر تم
تابوت کو رائف کے حوالے کر کے سمجھا واپس لے گئے۔ کیا یہ بت
درست ہے..... اس شخص نے کہا تو براؤن واقعی اس کی باتیں کہ
کر جیران رہ گیا کیونکہ بھتی تفصیل اس آدمی نے بتائی تھی اتنی تھی
سوائے براؤن اور چھپ کے اور کسی سے معلوم نہ کر سکتا تھا۔

بارے میں ماقعہ دھملے سے آلات میں فیڈنگ موجود ہو۔

بادلے میں بندھا ہے۔ سہیان کا مشین روم تباہ کر دیا گیا ہے۔ مارک اور اس کے سب ساتھیوں کو ہلاک کر دیا گیا ہے اور یہ بھی سن لو کہ جھہرا چیف گریٹ میں بھی ہلاک ہو چکا ہے۔۔۔ آنے والے نے کرسی پر بیٹھتے

”میں تربیت یافتہ آدمی ہوں اس لئے میں سمجھتا ہوں کہ تم ایسی بات کر کے میرا حوصلہ توڑنے کی کوشش کر رہے ہو۔ میں نے خود ایسے کھیل بے شمار بار کھیلے ہیں۔..... براون نے کہا۔ اس کے ذہن میں واقعی یہی خیال آیا تھا کیونکہ جو کچھ یہ ابھی بتا رہا تھا وہ ناقابل یقین تھا۔ ایسا ہونا ممکن ہی نہیں تھا۔

"تمہاری مرضی نہ یقین کرو تم۔ اس سے میری صحت پر کوئی اثر نہیں پڑے گا۔ ویسے جھباری سہولت کے لئے باتوں کہ میرا نام علی عمران ہے اور میرا تعلق پاکیشی سے ہے۔ میرا ایک ساتھی شدید زخمی ہو گیا ہے۔ مجھے اس کی اطلاع اس وقت ملی جب میں تمہیں اس کری پر باندھ چکا تھا اس لئے میں اپنے ساتھی کو چیک کرنے چلا گیا۔ اس کی حالت واقعی بے حد خراب تھی یعنی اللہ تعالیٰ نے کرم کر دیا سہماں ایک میزیکل باکس مل گیا جس کی مدد سے میں نے اس کا آپریشن کر کے گویاں نکال دیں اور اس کی جان نجع گئی۔ اب اس کی حالت بہتر ہوئی ہے تو میں سہماں آیا ہوں"..... اس آدمی جس نے اپنا نام علی عمران بتایا تھا نے سادہ سے لجھ میں خود ہی تفصیل بتاتے ہوئے

"ناسک سی کلب لوپاک میں کہاں موجود ہے۔"..... عمران نے کہا۔

"بندرگاہ پر مشہور کلب ہے۔"..... براؤن نے جواب دیتے ہوئے کہا۔

"کیا تم نے اس کے بعد کبھی راف سے رابطہ کیا ہے۔"..... عمران نے پوچھا۔

"نہیں میرا اس سے کوئی رابطہ کیے ہو سکتا ہے۔ جو رابطہ ہو گا چیف کا ہی ہو گا۔"..... براؤن نے جواب دیا۔ اسی لمحے دروازہ کھلا اور ایک قوی ہیکل حصی اندر داخل ہوا۔

"کیا روزت رہا جوانا۔"..... عمران نے اس قوی ہیکل حصی سے مخاطب ہو کر کہا۔

"ہیڈ کوارٹر سے باہر ایک درخت پر باقاعدہ کیben بنا ہوا تھا۔ تھا۔ اینٹی ایر کرافٹ گنیں اور چاروں اطراف میں اہمیتی طاقتور درودیں میں نصب تھیں اور وہاں پانچ افراد موجود تھے۔ جو زوف ان کی تصرف میں آئے بغیر اس کیben پر بیٹھ گیا اور پھر ان پانچوں افراد کو بھی ہلاک کر دیا گیا ہے۔ البتہ اینٹی ایر کرافٹ گنیں اور دو ریپسنس دہاں موجود تھیں۔ اب مزید کی حکم ہے۔"..... آنے والے نے مودباد لمحے میں کہا۔

"نہیں دیں رہنے دو۔ جو زوف کے ساتھ مل کر پورے جھیے کے راؤنڈ لگاؤ سہماں اس براؤن کے علاوہ اور کوئی آدمی زندہ نہیں رہ جائے۔"..... عمران نے سرد لمحے میں کہا۔

سے تو اس کی بات اب ہورہی تھی لیکن اسے اس بات پر یقین نہ آ رہا تھا کہ چیف اسے یہ تفصیل بتا سکتا ہے۔ اس لئے اسے حیرت ہو رہی تھی کہ آگر اس آدمی نے یہ تفصیل کہاں سے معلوم کی ہو گی۔

"یہ، یہ سب تمہیں کیے معلوم ہوا ہے۔"..... براؤن نے اہمیتی حیرت بھرے لمحے میں کہا۔

"میں نے تمہیں بتایا تو ہے کہ یہ سب کچھ مجھے تمہارے چیف گریٹ میں نے بتایا ہے۔"..... عمران نے جواب دیا۔

"میں تمہاری یہ بات تسلیم ہی نہیں کر سکتا۔ یہ کسی طرح میں ہی نہیں ہے۔"..... براؤن نے جواب دیتے ہوئے کہا۔ ویسے اسے پورا یقین تھا کہ یہ سب کچھ بلف ہے۔

"میں تم سے صرف یہ پوچھنا چاہتا ہوں کہ جب تم نے شوکانی کو ناسک سی کلب کے مالک راف کے حوالے کیا تھا تو اس وقت کیا واقعی شوکانی زندہ تھا یا نہیں۔"..... عمران نے سرد لمحے میں کہا اور اس کے سرد لمحے سے ہی براؤن کو یوں محسوس ہوا جیسے اس کے جسم میں سردی کی تیز بہر سی دوڑتی چلی گئی۔

"ظاہر ہے زندہ ہونا چاہیے اور نہ ہم نے اس کی لاش کا کیا کرتا ہے۔"..... براؤن نے بے ساختہ اور نہ چاہتے ہوئے بھی جواب دیا۔

"کیا تم نے تابوت کھول کر چکیں کیا تھا۔"..... عمران نے پوچھا۔

"نہیں، میں نے اسے نہ کھولا تھا اور نہ ہی چکیں کیا تھا۔"..... براؤن نے جواب دیا۔

۔ تم نے اس پر موجود بورڈ تھا جس پر کلب کا نام لکھا ہوا تھا۔..... عمران نے کہا۔
 ”ہاں۔ بورڈ نہیں بلکہ بہت بڑائیوں سائز تھا جو مسلسل جل بجھ رہا تھا۔..... براؤن نے جواب دیا۔
 ”کتنی منزلہ تھا۔..... عمران نے پوچھا۔
 ”دو منزلہ۔..... براؤن نے جواب دیا۔
 ”اس کا بیرونی منظر بتاؤ۔..... عمران نے کہا تو براؤن نے تفصیل بتاوی۔

”اوے۔ اب میں اسے ڈھونڈ لوں گا۔ تم نے چونکہ تعاون کیا ہے اس لئے میں تمہیں زندہ چھوڑ کر جا رہا ہوں لیکن تمہیں رسیوں سے آزادی خود حاصل کرنا ہوگی اور یہ بھی بتا دوں کہ مجھے معلوم ہے کہ ہمارا ہیڈ کوارٹر میں اہمیتی حساس اور خوفناک اسلوگ کا بہت بڑا ذخیرہ موجود ہے اور ہم اس جزیرے میں وائرل میں چار جگہ ہم لگا کر جائیں گے اور پھر اس پورے جزیرے کو جباہ کر دیا جائے گا۔ اگر تم اس سے چلتے ہیں سے نکل گئے تو ہماری خوش قسمتی ہوگی ورنہ تمہیں بھی ہمیں سرنا ہو گا۔..... عمران نے سرد لمحے میں کہا اور تیزی سے دروازے کی طرف مڑ گیا۔

”رک جاؤ۔ پلیٹ ایسا مت کرو۔ مجھے رہا کر دو۔..... براؤن نے چھٹے ہوئے کہا۔ اس کے ذہن پر اس عمران کی بات سن کر موت کی سیاہ پر چھایاں سی چھانے لگ گئی تھیں۔

”لیں ما سڑ۔..... جوانا نے جواب دیتے ہوئے کہا۔
 ”ٹانیگر کی کیا پوزیشن ہے۔..... عمران نے کہا۔
 ”وہ اوکے ہے۔..... جوانا نے مرتے ہوئے رک کر جواب دیا اور عمران کے اشیات میں سرملائے پر وہ مزد کر کے سے باہر چلا گیا۔
 کیا، کیا واقعی تم نے جزیرے پر کمزول حاصل کر لیا ہے۔ کیا واقعی۔..... براؤن نے حیرت بھرے لمحے میں کہا کیونکہ جس طرح یہ حصی اندر آیا تھا اور اس نے راکی کے بارے میں جس انداز میں جواب دیا تھا اس سے تو سہی ظاہر ہوتا تھا کہ یہ لوگ جو کچھ کہہ رہے ہیں وہ صحیح ہے۔

”چھوڑو۔ یہ ہمارا در در سر نہیں ہے۔ تمہیں ناتسی کلب کا فون نمبر معلوم ہے۔..... عمران نے بڑے بے نیاز اس لمحے میں کہا۔
 ”نہیں، جب میرا رابطہ ہی نہیں ہے تو پھر مجھے کیے معلوم ہو سکتا ہے۔ چیف کو معلوم ہو گا۔..... براؤن نے کہا۔

”ہمارے چیف کو بھی معلوم نہیں تھا اور دلچسپ بات یہ ہے کہ لوپاک کی انکوائری کو بھی اس فون نمبر کا علم نہیں ہے جسیکہ ناتسی کلب کا نام بھی انہوں نے ہبھی بار سنا ہے۔..... اس آدمی عمران نے کہا تو براؤن نے اختیار اچھل پڑا۔ اس کے ذہن میں حیرت کی شدت سے جھما کے سے ہونے لگے۔

”یہ کیسے ہو سکتا ہے۔ اتنا ہذا کلب تھا۔ وہ کہا غائب ہو سکتا ہے۔..... براؤن نے بے ساختہ جواب دیا۔

"ایک صورت ہے براون کہ تم اس ناٹ کلب کا اصل نام بتا دو۔"..... عمران نے مزکر اہتمائی سنجیدہ لمحے میں کہا۔

"وہ، وہ ناٹ سی کلب ہی اس کا نام تھا۔ میں حق کہہ رہا ہوں۔"..... براون نے یہ جھک کر کہا ویسے وہ واقعی حق کہہ رہا تھا کیونکہ اس نے اس دو منزلہ عمارت پر ایک یون سائن بھی اسی نام کا دیکھا تھا۔ یہ اور بات ہے کہ وہ شاید زندگی میں جھلکی بار اس میں داخل ہوا تھا۔

"سوری براون۔ اس نام کا کوئی کلب لوپاک میں نہ ہے کبھی تھا اور نہ ہی اب ہے۔"..... عمران نے سرد لمحے میں کہا تو براون نے اختیار چونک پڑا۔

"تمہیں کیسے معلوم ہوا ہے۔ میں نے خود وہ یون سائن پڑھا ہے۔"..... براون نے اس بار لاشموری طور پر قدرے غصیلے لمحے میں کہا۔

"میں نے صرف انکو اری سے ہی معلوم نہیں کیا بلکہ لوپاک کے چیف پولیس کشف آفس سے بھی معلوم کیا ہے اور اس کے ساتھ ساتھ لوپاک کے مین پوسٹ آفس سے بھی معلوم کیا ہے اور سب نے ہی اس نام کے کسی کلب کی موجودگی سے صاف انکار کر دیا ہے۔ اس کے ساتھ ساتھ میں نے ہمارے سب سے قدیم، ہوشیاری دیوبندی میں بیختر سے بھی پوچھا ہے۔ یہ بیختر گذشتہ بیس سالوں سے لوپاک کے ہوٹلوں اور کلبوں میں کام کرتا رہا ہے۔ اس نے بھی اس نام کے کلب کی موجودگی سے انکار کیا ہے۔"..... عمران نے اہتمائی سنجیدہ لمحے میں کہا تو براون کے ذہن میں حیرت کی شدت سے وحہا کے سے ہونگے۔

"یہ کیسے ممکن ہے۔ ایسا تو ممکن ہی نہیں ہو سکتا۔"..... براون
تے اونچی آواز میں بڑھاتے توئے کہا۔

"میرا خیال ہے کہ باقاعدہ ڈاچ دیا گیا ہے۔ تمہارے وہاں پہنچنے سے پہلے ناٹ سی کلب کا یون سائن لگا دیا گیا اور پھر تمہارے واپس چانے کے بعد اسے انار لیا گیا تاکہ اگر تم غداری بھی کرو تو ناٹ سی کلب ہی بتا سکو جس کا سرے سے کوئی وجود ہی نہیں ہے۔"..... عمران نے جواب دیا۔

"لیکن چیف کو تو بہر حال اس کا اصل نام معلوم ہو گا ورنہ چیف
تجھے وہاں کیوں بھیجا۔"..... براون نے کہا۔

"ہاں، تمہاری یہ بات وضاحت طلب ہے۔"..... عمران نے
سلمنے رکھی ہوئی کرسی پر دوبارہ پہنچنے ہوئے کہا۔

"کیا مطلب۔ کیسی وضاحت۔"..... براون نے حیران ہو کر کہا۔
تمہارے چیف گرمت میں نے جس حالت میں مجھے جواب دیتے
ہیں اس حالت میں وہ کسی بھی طرح جھوٹ نہیں بول سکتا تھا اور
شاید تمہارے لئے بھی یہ ایک مشاف ہو کہ سانگر کا اصل چیف گرمت
میں نہیں تھا بلکہ اصل چیف سری کالونی کو تھی نمبر آٹھ میں رہنے والا
ڈاکٹر اینڈریو تھا۔ اس کے بارے میں صرف گرمت میں کو علم تھا۔
گرمت میں اسے سپر چیف کہتا تھا۔ سانگر کا تمام جال ڈاکٹر اینڈریو کا
پھیلایا ہوا تھا۔ راتھ چبرے پر ہیڈ کوارٹر اور داخل جریدے میں تمام
حفاظتی انتظامیات اور سانگر مافیا کا مشیات کی سمعکنگ پر کنٹرول ان

نمبر معلوم کیا تو مجھے یہ سن کر بے حد حیرت ہوئی کہ اسے رالف کافون
نمبر بھی معلوم نہ تھا اور نہ ہی اس نے کبھی اس سے ملاقات کی تھی۔
اسے صرف نائٹ سی کلب اور رالف کے نام کا علم تھا اور میں نے
تمہیں پہلے ہی بتایا ہے کہ گریٹ مین جس حالت میں جواب دےتا
تھا اس حالت میں وہ جھوٹ بول ہی نہ سکتا تھا۔ اس لئے میں نے بھی
سمجا کہ اسے واقعی معلوم نہیں ہو گا۔ لیکن ظاہر ہے کلب کوئی عام
عمارت نہ تھی اس لئے میں نے سوچا کہ میں خود معلوم کر لوں گا جانچے
میں نے اسے ہلاک کر دیا لیکن اس کی ہلاکت کے بعد جب میں نے
اس نائٹ سی کلب کے بارے میں معلومات فون پر حاصل کرنا چاہیں
تو مجھے ہر طرف سے ناکامی ہوئی۔ گریٹ مین نے چونکہ تمہارا نام بتایا
تھا کہ تم نے تابوت وہاں پہنچایا تھا اس لئے میں نے سوچا کہ تم سے
معلوم کر دوں لیکن تم بھی کچھ نہیں جلتے۔..... عمران نے سات بجے
میں پوری تفصیل بتاتے ہوئے کہا۔

”یہ، یہ تو واقعی عجیب بات ہے۔ لیکن ایسا کیسے ممکن ہو سکتا ہے۔
میں نے خود وہاں اس نام کا ٹیکنون سائن دیکھا تھا۔..... براؤن نے
حیرت بھرے لجئے میں کہا۔ اسے واقعی اس بات پر ٹیکنون نہ آپ رہا تھا۔
اب مجھے احساس ہو رہا ہے کہ ڈاکٹر اینڈریو واقعی یہے مشال
ذہانت کا مالک تھا۔ اسے معلوم تھا کہ شوگرانی لمحنت شوکاتی کی
برآمدگی کی کوشش کریں گے۔ اس لئے اس نے شوکاتی کی دلیلیں کا
راستہ روکنے کے لئے عجیب شاطر ان ذہانت سے کام بیا ہے۔ اس نے

سب کا اصل سربراہ ڈاکٹر اینڈریو تھا لیکن اس کی اصل حیثیت کا علم
صرف گریٹ مین کو ہی تھا اور ڈاکٹر اینڈریو سب کچھ گریٹ مین کے
ذریعے ہی کرتا تھا۔ شوگرانی ساتھیان کے بینے شوکاتی کے انزوں کا
کیس گوجان دکھنے گریٹ مین کو دیا تھا لیکن گریٹ مین نے یہ
کیس ڈاکٹر اینڈریو سے اجازت لینے کے بعد ہی یا تھا۔ پھر ڈاکٹر اینڈریو
نے اس سارے کھیل کا سیٹ اپ تیار کیا اور یہ بات بھی ڈاکٹر
ایندھریو نے ہی گریٹ مین کو بتائی تھی کہ وہ اپنے کسی آدمی کے
ذریعے تابوت جس میں شوکاتی تھا اس کی کوئی پر بھجوادے تاکہ وہ
اسے نائٹ سی کلب کے جزل پنجنگر رالف تک پہنچا دے۔ اس نے
گریٹ مین کو بتایا تھا کہ شوکاتی نائٹ سی کلب میں بحفاظت رہے گا
اور کسی کو شک ہبھی نہ پڑے گا کہ وہ وہاں بھی ہو سکتا ہے۔ پہنچنے
گریٹ مین نے اس کے حکم کی تعسیل کی اور تمہیں یہ ذمہ داری
سوپنی۔ اس لئے کہ تم بہر حال تربیت یافتہ ہو لیکن جب تم نے اسے
فون پر ڈاکٹر اینڈریو کی ہلاکت کی خبر دی تو گریٹ مین کا دل مسرت
سے بھر گیا کیونکہ اب وہ ذمی چیف نہیں بلکہ سانگر کا اصل چیف بن
گیا تھا۔ کسی کو یہ معلوم ہی نہ ہو سکتا تھا کہ اصل چیف ہلاک ہو گیا
ہے۔ نجاتے کس نے اور کیوں ڈاکٹر اینڈریو کو ہلاک کر دیا تھا۔
بہر حال اس نے ڈاکٹر اینڈریو کی پلانٹگ کے مطابق تمہیں تابوت
سمیت نائٹ سی کلب بھجوادیا اور تم وہاں تابوت رالف کے حوالے
کر کے واپس آگئے لیکن جب میں نے گریٹ مین سے اس رالف کافون

گا۔.....براؤن نے جلدی جلدی بولتے ہوئے کہا۔
 "تمہارا تعاون یہ ہو گا کہ تم ہمارے ساتھ شہر میں گھومو اور اس
 عمارت کی نشاندہی کرو"..... عمران نے کہا۔
 "ہاں میں یہ کام آسانی سے کر سکتا ہوں".....براؤن نے کہا۔
 "اوکے"..... عمران نے کہا اور آگے بڑھ کر وہ براؤن کے قریب
 گیا۔ براؤن نے اطمینان کا ایک طویل سانس لیا کیونکہ اسے یقین آگیا
 تھا کہ وہ اس کی رسیاں کھولنے والا ہے لیکن دوسرے لمحے اسے اس
 آدمی عمران کا بازو گھومتا نظر آیا اور اس کے ساتھ ہی اس کی کشی پر
 جیسے قیامت نوٹ پڑی۔ اس کے ذہن پر یگفت سیاہ پردہ سائیکل جلا
 گیا۔ شاید موت کا پردہ تھا۔

کسی بھی عام سی عمارت پر ناستہ کلب کا نیون سائن گلوایا۔ اگر وہ
 زندہ رہتا تو وہ بھی جمیں تابوت سمیت ناستہ کلب رالف کے
 پاس بھوگتا اور یہی بات اس نے گریٹ مین سے کر رکھی تھی اور جب
 تم وہاں تابوت پہنچا کر واپس چلے گئے تو یہ نیون سائن اتار لیا گیا۔
 اس طرح ناستہ کلب ہمیشہ کے لئے غائب ہو گیا۔ زیادہ سے زیادہ
 تم سے پوچھا جاتا تو تم اسی کلب کا نام لیتے اور اگر گریٹ مین بھی کچھ
 بتانا چاہتا تو وہ بھی یہی کچھ بتا سکتا تھا۔..... عمران نے کہا۔
 "اوہ، اوہ حیرت انگیز۔ اہمیتی حیرت انگیز۔ میں تو ایسا سوچ بھی نہ
 سکتا تھا۔.....براؤن نے حیرت پھرے لجھے میں کہا۔
 "اب تم بتاؤ کہ جمیں ہلاک کر دیا جائے یا تم زندہ رہنا چاہتے
 ہو"..... عمران نے کہا۔
 "مم، میں میں زندہ رہنا چاہتا ہوں۔ مجھے مت مارو"..... براؤن
 نے بے اختیار یخ کر کہا۔
 "تو اس کی ایک صورت ہو سکتی ہے کہ تم ہمارے ساتھ مکمل
 تعاون کرو"..... اس آدمی عمران نے کہا۔
 "میں ہر تعاون کروں گا۔ ویسے بھی سانگر ختم ہو گئی ہے۔ اب مجھے
 اس سے کیا ملنا ہے"..... براؤن نے کہا۔
 "سوچ لو۔ اگر تم نے کوئی چالاکی دکھانے کی کوشش کی تو پھر
 تمہارا انجام اہمیتی عمر جاک بھی ہو سکتا ہے"..... عمران نے کہا۔
 "مم، میں میں تعاون کروں گا۔ تم یقین رکھو۔ میں تعاون کروں

بھجوادیا تھا اور اس کی دیکھ بھال اور مدد کے لئے اس نے جوزف کو بھی ساتھ ہی واپس بھجوادیا تھا اور جوزف کو کہہ دیا تھا کہ وہ نائگر کو پسیل ہسپتال میں داخل کر ادے۔ ان دونوں کے واپس جانے کے بعد اس کے ساتھ صرف جواناڑہ گیا تھا۔ براؤن کو بھی عمران اپنے ساتھ لوپاک لے آیا تھا تاکہ وہ اس عمارت کی نشاندہی کر سکے جہاں اس نے شوکانی کو پہنچایا تھا اور براؤن نے وہ عمارت بھی تریس کر لی تھی۔ عمران کو اس پر یقین آگیا تھا کہ جیرے میں رسیوں سے بندھے ہوئے براؤن نے عمارت کا جو یہ ورنی نقش بتایا تھا وہ ہواں عمارت کا تھا یعنی اس عمارت میں ایک ہوٹل کھلا ہوا تھا اور عمران نے جب اس سلسلے میں مزید انکوائری کی تو اسے بتایا گیا کہ یہ عمارت ڈاکڑ ایمنڈریو کی ملکیت تھی اور اس کی زندگی میں خالی رہتی تھی۔ کبھی کبھار ڈاکڑ ایمنڈریو ہبہ کوئی فکشن کرتا تھا یعنی اس کے علاوہ یہ بندادر خالی رہتی تھی۔ ڈاکڑ ایمنڈریو کی ہلاکت کے بعد اس کی تمام جائیداد اس کی بیٹی جودا شنگن میں رہتی تھی کوئی کمی اور اس نے لوپاک اکر اپنے باب کی ساری جائیدادیں فروخت کر دی اور واپس واٹھن جیل گئی۔ نئے خریدار نے اسے خرید کر سٹوڈنٹ ہوٹل بنادیا تھا۔ اس کے باوجود عمران اس عمارت کی پوری چینگ کر چکا تھا یعنی اس میں کوئی تہہ خانہ یا کوئی خفیہ کمرہ موجود نہ تھا۔ عمران نے اس کے بعد براؤن کو کچھ رقم دے کر لوپاک سے بھجوادیا تھا اور براؤن بھی واٹھن چلا گیا تھا۔ اب ہبہان لوپاک میں عمران اور جواناڑہ گئے تھے۔

عمران کے بھرے پر سنجیدگی کے ساتھ ساتھ غزوہ فکر کے آثار واضح طور پر نمایاں تھے۔ وہ اس وقت جواناڑہ کے ساتھ لوپاک کی ایک بہائش گاہ میں موجود تھے۔ یہ بہائش گاہ جس میں ایک تین کار بھی موجود تھی اس نے ایک پر اپرتنی بھجنت کے ذریعے کیش سکورٹی دے کر حاصل کی تھی۔ راٹھ جیرے سے وہ راٹھ سے ہی حاصل کردہ لانچ کے ذریعے آسانی سے لوپاک پہنچ گئے تھے۔ نائگر شدید رغبی تھا اور اس سے تیز نقل و حرکت نہ ہو سکتی تھی اور عمران اسے ہبہان کسی ہسپتال میں داخل نہیں کرانا چاہتا تھا کیونکہ اسے معلوم تھا کہ سانگر کے جیرہ راٹھ کی اطلاع لا جا لے بلکہ شیڈو کے جان و کمزیک بھنچ جائے گی اور وہ یقیناً کسی بھی تنظیم کے ذریعے ہبہان ان کی چینگ کرانے گا اور ظاہر ہے نائگر ان کی نظرؤں میں آ جاتا تو خود نائگر کے لئے اپنی حفاظت کرنا ناممکن ہو جاتا۔ اس نے نائگر کو واپس پا کیشا

عمران اور جوانا نے پورے لوپاک شہر اور اس کے مضافاتی علاقے چھان مارے تھے کہ شاید اس بیرونی منظر کی حامل کوئی اور عمارت بھی ہو لیکن ایسی کوئی عمارت انہیں نظر نہیں آئی۔ عمران نے ہبھاں کے ایسے بوڑھے لوگوں کو بھی ٹھوٹا تھا جن کی ساری زندگی ہو ٹلوں اور گلبوں میں گوری تھی لیکن کسی نے آج تک ناسک سی کلب کا نام تک نہ سنا تھا۔ گلبوں اور ہو ٹلوں کے بوڑھے دیرہز کے ساتھ ساتھ اس نے پولسیس ریکارڈ، کارپوریشن ریکارڈ اور نجاتی کون کون سے ریکارڈ چکی کرتے تھے لیکن ناسک سی کلب کا نام و نشان کہیں سے بھی نہ مل سکتا تھا اور عمران بیٹھا سوچ رہا تھا کہ اس بار واقعی ناکامی نے اسے گھیریا ہے۔ وہ سانگر کا تو خاتمہ کر چکا تھا لیکن اس کا مشن مکمل نہ ہو رہا تھا۔ اسے سرداور کا خیال تھا کہ جب وہ انہیں اپنی ناکامی کے بارے میں بتائے گا تو اس کے بارے میں وہ کیا سوچیں گے۔

”ماسٹر، ہمیں واٹھن جا کر ڈاکٹر اینڈریو کی بیٹی سے معلوم کرنا چاہتے۔ وہ ہبھاں سے اپنے باپ کا سامان لے لگی ہو گی۔ شاید اس میں سے کوئی ایسا لکیوں مل جائے جس سے ہم شوکانی کو تلاش کر سکیں۔“..... جوانا نے کہا۔

”یہ کام بھی ہو چکا ہے۔ واٹھن میں پاکیشیا سیکرٹ سروس کے فارن لیجنٹ نے میری درخواست پر ڈاکٹر اینڈریو کی بیٹی سے ملاقات کی ہے اور اس نے بتایا کہ ڈاکٹر کا ذاتی سامان سوائے کتابوں کے اور کچھ سوچا اور وہ ان کتابوں کو وہیں چھوڑ آئی تھی۔ ویسے بھی ہمیں کتابوں میں سے کیا مل سکتا ہے۔“..... عمران نے جواب دیا۔

”ماسٹر، فرض کریں اگر وہ شوگرانی سائنسدان یہ فارمولہ واقعی مجرموں کے حوالے کرنا چاہیں تو کس کے حوالے کریں گے۔ سانگر تو ختم ہو گئی ہے۔“..... جوانا نے کہا۔

”ظاہر ہے بلیک شیڈ کا چیف اے وصول کرے گا۔ اے بھی اطلاع مل چکی ہو گی کہ سانگر ختم ہو چکی ہے۔ ویسے بھی سانگر کے مشن کے بھچے بلیک شیڈ وہی تھی۔“..... عمران نے کہا۔

”لیکن فارمولے کے عوض جب اسے شوکانی کو دینا ہو گا تو پھر وہ اسے کہاں سے لے آئے گا ماسٹر۔“..... جوانا نے کہا۔

”ظاہر ہے وہ نہیں لاسکے گا۔ کیونکہ بھچے یقین ہے کہ جان و کفر کا نک گریٹ میں کے ساتھ تھا ڈاکٹر اینڈریو کے ساتھ نہیں تھا۔“..... عمران نے جواب دیتے ہوئے کہا۔

”ماسٹر، ہمیں واٹھن جا کر ڈاکٹر اینڈریو کی بیٹی سے معلوم کرنا چاہتے۔ وہ ہبھاں سے اپنے باپ کا سامان لے لگی ہو گی۔ شاید اس میں سے کوئی ایسا لکیوں مل جائے جس سے ہم شوکانی کو تلاش کر سکیں۔“..... جوانا نے کہا۔

”نا امید کا فقط میری لغت میں نہیں ہے جوانا۔ میں تو مسلسل یہ سوچ رہا ہوں کہ ہر مشکل کا کوئی نہ کوئی حل ہر حال ہوتا ہے اور ہر دیوار میں ہی راستہ موجود ہوتا ہے۔ لیکن اس بارہے ہی وہ حل سامنے آ رہا ہے اور شہری راستہ۔ لیکن بہر حال ایسا ہو گا ضرور۔“..... عمران نے مسکراتے ہوئے کہا۔

"مسٹر ہم نائٹ سی کلب کو ٹریس کرتے رہے ہیں۔ ہمیں اس رالف کو تلاش کرنا چاہئے جس نے شوکانی کو وصول کیا تھا۔ جوانا نے کہا۔

"یہ کام بھی ہو چکا ہے۔ براؤن سے میں نے رالف کا حلیہ اور قدو مقامت کی تفصیل معلوم کر لی تھی۔ اس کے بعد ہبھاں ایک پارٹی نے اسے تلاش کیا ہے لیکن اس قدو مقامت کے ہزاروں نہیں تو سینکڑوں آدمی مل سکتے ہیں لیکن اس طبقہ کا کوئی آدمی ٹریس نہیں ہو سکا۔ شاید وہ آدمی میک اپ میں تھا۔..... عمران نے جواب دیا تو جوانا نے بے اختیار ایک طویل سانس لیا۔

"پھر تو سوائے اس کے اب اور کیا، ہو سکتا ہے ماسٹر کہ ہم واپس چلے جائیں۔..... جوانا نے کہا تو عمران بے اختیار سکرا دیا۔

"ابھی تم مجھے ناامید کہ رہے تھے اور اب خود ناامید ہو چکے ہو۔..... عمران نے کہا۔

"اور ہو بھی کیا سکتا ہے ماسٹر۔..... جوانا نے ہوش بھخت ہوئے جواب دیا۔

"بہت کچھ ہو سکتا ہے۔..... عمران نے ایک طویل سانس لیتے ہوئے کہا۔ گواں نے یہ بات تو کہہ دی تھی لیکن حقیقت ہی تھی کہ اسے خود بھی کوئی راستہ نظر نہ آتا تھا۔ وہ جیسی بھی چیزیں محسوس کر رہا تھا۔ ایسی چیزیں جس کا اسے چہلے کبھی تجربہ نہ ہوا تھا۔ شاید بے چیزیں اس لئے تھی کہ اس سے چہلے کبھی اس کے ساتھ ایسا نہیں ہوا تھا۔

کہ اسے آگے بڑھنے کا ہر راستہ بند ملا ہوا۔ اس نے آنکھیں بند کر لیں جب کوئی بات اس کی بحث میں نہ آئی تو اس نے ایک طویل سانس لے کر آنکھیں کھولیں اور امٹھ کر کھدا ہو گیا۔
"کیا ہوا ماسٹر۔..... جوانا نے پھر تک کر کہا۔

"اماں بی کا کہنا ہے کہ جب انسان اپنی تمام کو ششوں میں ناکام ہو جائے تو پھر اے اللہ تعالیٰ سے رجوع کرنا چاہئے۔ یقیناً راست مل جائے گا کیونکہ اللہ تعالیٰ ہر شے پر قادر ہے۔ صرف انسان بے لس اور مجبور ہے اور میں نے اپنے طور پر تمام کو ششیں کر لی ہیں۔ اس نے اب اماں بی کے مطابق میں اللہ تعالیٰ سے رجوع کرنے جا بنا ہوں۔..... عمران نے سکراتے ہوئے کہا اور آگے بڑھ گیا۔ تھوڑی دیر بعد غصہ کر لینے کے بعد وہ قالین پر ہی سجدے میں گریں اور گھوگھ کر اللہ تعالیٰ سے دعائیں مانگنے لگا۔ کافی دیر تک وہ سجدے میں دعائیں مانگتا رہا۔ اللہ تعالیٰ کی حمد و شکر کرتا رہا۔ پھر اچانک اسے یہ محسوس ہوا جیسے کسی نے اس کی بے چینی کو یکلٹ سکون پر اٹھایا۔ اس میں بدلتا ہوا اور اس کے ساتھ ہی اس نے سر اٹھایا اور بھٹک کر بھیج گیا۔ اس کے پھرے پر گہر اطمینان موجود تھا۔ اس نے متین بھت پھیرے اور امٹھ کر واپس آکر کرسی پر بیٹھ گیا۔ جوانا نے ہوش بھخت تھا۔

"کیا ہوا ماسٹر۔ کوئی راستہ ملا۔..... جوانا نے کہا۔

"ہاں، اللہ تعالیٰ کا کرم ہو گیا ہے۔ وہ واقعی اپنے عرض سے

ب سے تھوڑی در پہلے اچانک میرے ذہن میں ایک خیال بکل کے کوندے کی طرح آیا ہے۔ مجھے یاد آگیا ہے کہ جس رالف نے تابوت مجھ سے حاصل کیا تھا اس کے باسیں پاٹھ کی چہ انگیاں تھیں۔ یہ بات میرے ذہن سے بالکل ہی نکل گئی تھی اور اس کے ساتھ ساتھ مجھے یاد آگیا ہے کہ ایک بارہجیف گرمت میں نے مجھے صرف بھرے لمحے میں بتایا تھا کہ لوپاک کا سب سے خطرناک لینکسٹر سنگر میں شامل ہو گیا ہے اور دا جل جزیرے پر مجھ سے مٹنے آ رہا ہے۔ میں گفت میں کے ساتھ دا جل جزیرے پر گیا تھا۔ پہاں یہ لینکسٹر اپنے چار سا تھیوں سمیت آیا تھا۔ اس کا نام سلوان تھا اور مسٹر مائیکل اس سلوان کی بھی باسیں پاٹھ کی چہ انگیاں تھیں۔ اس کا قرود قاتم بھی وہی تھا جو رالف کا تھا البتہ اس کا پھرہ اور خدوخال دوسرا تھے۔ مجھے ہی مجھے یہ خیال آیا تو میں نے سوچا کہ آپ کو اطلاع دے دوں ٹھانی آپ کا کام ہو جائے۔ دوسری طرف سے براؤن نے تیرتیز لے چکا ہے۔

”اس کا کوئی اور اتا تپ۔“..... عمران نے مسکراتے ہوئے پوچھ دی۔

”مجی نہیں۔ اس سے زیادہ مجھے کچھ معلوم نہیں ہے۔“.....

”بے حد شکر یہ براؤن۔ یہ سب کچھ بتا رہا ہے کہ تمہارا فتحیہ جس نہیں ہوا ابھی زندہ ہے۔ کوشش کر کے جراہم کی دنیا سے مل جاؤ۔“..... عمران نے کہا۔

رجیم و کریم ہے۔ اس کے سامنے خلوص کے ساتھ دامن پھیلانے والا بھی خالی ہاتھ نہیں رہتا۔..... عمران نے جواب دیا۔

”کیا راستہ ہے۔“..... جوانا نے حیرت بھرے لمحے میں کہا۔

”ابھی مجھے نہیں معلوم۔ یعنی بھپر اطمینان و سکون کی بارش ہوئی ہے اور یہی اس بات کی نشانی ہے کہ اللہ تعالیٰ نے میری دعا میں قبول کر لی ہے۔ النشاء اللہ جلد ہی کوئی ش کوئی راستہ بھی سامنے آجائے گا۔“..... عمران نے کہا اور پھر اس سے پہلے کہ مزید کوئی بات ہوئی فون کی گھنٹی نج اٹھی تو عمران نے ہاتھ بڑھا کر رسیور اٹھایا۔

”میں مائیکل بول رہا ہوں۔“..... عمران نے اپنے نئے نام اور بدلتے ہوئے لمحے میں کہا۔

”مسٹر مائیکل۔ میں براؤن بول رہا ہوں واٹکن سے۔“ دوسری طرف سے براؤن کی آواز سنائی دی تو عمران چونک پڑا۔

”کوئی خاص بات۔ جو فون کیا ہے۔“..... عمران نے کہا۔ وہ بھی گیا تھا کہ چونکہ براؤن ہمہاں رہ چکا تھا اس لئے اسے ہمہاں کے فون نمبر معلوم تھے۔

”مسٹر مائیکل۔ آپ نے جس طرح اپنے وعدے کے مطابق مجھے زندہ چھوڑ دیا اور پھر مجھے خاصی بھاری رقم دے کر واٹکن بھجوادیا۔ اس سے میرے دل پر آپ کی عظمت کا نقش بے حد گہرا پڑا ہے۔ میں ہمہاں واٹکن آکر بھی ناٹسی کلب اور رالف کے بارے میں سلسل سوچتا رہا ہوں یعنی کوئی نئی بات بھی میں نہ آ رہی تھی یعنی

"میں نے بھی ہی سوچا ہے مسٹر ماںیکل۔ آپ نے جس انداز میں اپنے وعدے کی پابندی کی ہے اس نے مجھے بے حد مستاثر کیا ہے۔ اس لئے میں اب جراہم کے قریب بھی نہیں جاؤں گا۔"..... عمران نے کہا۔ "اوکے۔ وش یو گڈاک۔"..... عمران نے کہا اور اس کے ساتھ ہی اس نے کریڈل دبایا اور پھر ہون آنے پر اس نے تیزی سے نمبر پریس کرنے شروع کر دیتے۔ اس کی انکھوں میں تیز تک ابھرائی تھی۔ "بلیو مون کلب۔"..... رابطہ قائم ہوتے ہی ایک نسوائی آواز سنائی دی۔

"کارل سے بات کرو۔ میں ماںیکل بول رہا ہوں۔ لارڈ ماںیکل۔"..... عمران نے کہا۔

"یہ سر۔ ہولڈ کریں۔"..... دوسری طرف سے کہا گیا۔

"ہیلو، کارل بول رہا ہوں۔"..... چند لمحوں بعد ایک مردانہ آواز سنائی دی۔ یہ آدمی تھا جس کے ذریعے عمران نے لوپاک میں رالف کے بارے میں انکو اڑی کرائی تھی اور اسے اس کے عوض بھاری رقم ادا کی تھی۔

"ماںیکل بول رہا ہوں لارڈ ماںیکل۔"..... عمران نے کہا۔

"یہ لارڈ۔ فرمائیے۔"..... دوسری طرف سے کہا گیا۔

"ہمیں اطلاع ملی ہے کہ ہمارا ایک صاحب ہیں سلوان۔ لوپاک کے بڑے آدمی ہیں۔ کیا آپ انہیں جانتے ہیں۔"..... عمران نے دانتے سلوان کو گینگسٹر کہنے کی بجائے بڑا آدمی کہا تھا کیونکہ کارل بھی اسی

لان کا آدمی تھا۔

"لیں لارڈ ماںیکل۔ وہ تو لوپاک کے کنگ ہیں۔ لیکن وہ تو یہ خفیہ رہتے ہیں۔ آپ تک کہیے ان کے بارے میں اطلاع میخی گئی ہے۔" کارل نے کہا۔

"اوہ، پھر تو وہ ہمارے ڈھب کے آدمی ہیں۔ کیا ان سے ملاقات کی کوئی صورت ہو سکتی ہے۔"..... عمران نے کہا۔ "سوری لارڈ ماںیکل۔ ایسا حکم ہی نہیں ہے۔ وہ کسی سے نہیں ملتے۔"..... کارل نے صاف جواب دیتے ہوئے کہا۔

"چلو فون پر تو ملاقات ہو سکتی ہو گی۔"..... عمران نے کہا۔ "ہاں شاید۔ مگر۔"..... کارل نے قدرے الجھے ہونے لجھے میں کہا۔ "دیکھو مسٹر کارل۔" میں نے آپ کو مسٹر رالف کی تلاش کرنے بھاری رقم دی جبکہ آپ مسٹر رالف کو تلاش نہیں کر سکے۔ اس کے باوجود میں نے آپ سے رقم کی واپسی کا مطالبہ نہیں کیا۔ اس نے آپ صرف سلوان کا فون نمبر بتانے کا کوئی معادضہ تھیم نہیں کریں گے۔"..... عمران نے سرد لجھے میں کہا۔

"اوہ اچھا۔ تھیک ہے لارڈ فون نمبر نوٹ کر لیں۔"..... دوسری طرف سے کہا گیا اور پھر فون نمبر بتا دیا گیا۔ "کیا اس نمبر پر ان سے براہ راست بات ہو سکتی ہے۔"..... عمران نے کہا۔

"ان کی سیکرٹری بات کرے گی۔ اب یہ آپ کی قسمت کر آپ کی

چہاری گردن تک پہنچ کپے ہوتے..... دوسری طرف سے اتنا جنت اور تحقیر آمیز لجھے میں کہا گیا اور اس کے ساتھ ہی رابطہ ختم ہو گیا۔ چلو یہ تو طے ہو گیا کہ کنگ سلوان واقعی کوئی آدمی ہے اور یہ فون نمبر بھی اسی کا ہے۔ عمران نے کریڈل دباتے ہوئے سکرا کر کہا۔

”کیا ہوا ماسٹر۔ کون ہے یہ کنگ سلوان۔“ جوانا نے پوچھا جو اب تک خاموش بیٹھا ہوا تھا۔ جو نہ کہے بلکہ براؤن سے اور پھر کارل سے بات کرتے ہوئے عمران نے لاڈڑکا بنن پریس نہیں کیا تھا۔ ”اللہ تعالیٰ نے اپنی رحمت کر دی ہے اور اس نے ایک راستہ دکھا دیا ہے۔“ عمران نے مسکراتے ہوئے کہا اور ساتھ ہی براؤن کی بتائی، ہوئی تفصیل دی۔

”اوہ، واقعی ماسٹر۔ یہ تو کمال ہو گیا ہے ورنہ ہم تو نکریں مار کر رہ گئے تھے۔“ جوانا نے حیرت بھرے لجھے میں کہا۔

”ہاں، اماں بی کا ہبنا درست ہے۔ جب انسان اپنی کوششوں میں ناکام ہو جائے تو اسے اللہ تعالیٰ سے رجوع کرنا چاہئے۔ وہ بلا کار ساز ہے۔“ عمران نے مسکراتے ہوئے کہا اور اس کے ساتھ ہی اس نے کریڈل کو چھوڑا اور انکو اپری کے نمبر پریس کر دیئے۔

”انکو اپری پلیز۔“ رابطہ قائم ہوتے ہی ایک نوافی اور اس ساتھ دی۔ ”چیف پولیس کشنز شاف آفس سے استثن پولیس کشنز

بات براہ راست کنگ سلوان سے ہو سکتی ہے یا نہیں۔“ کارل نے کہا۔

”یہ فون نمبر کہاں نصب ہے۔“ عمران نے پوچھا۔

”یہ کسی کو بھی معلوم نہیں ہے۔ اسی لئے تو میں نے کہا تھا کہ کنگ خفیہ رہتے ہیں۔ صرف ان کا حکم اور نام چلتا ہے۔“ دوسری طرف سے کہا گیا۔

”نمبر واقعی ہی ہے یا نمبر بھی مشکوک ہے۔“ عمران نے کہا۔

”نہیں ہی ہی نہیں ہے۔ اس نمبر پر وہ اپنے آدمیوں سے بات کرتا ہے لیکن صرف اپنے آدمیوں سے ورنہ بات کرنے سے ہی انکار کر دیتا ہے۔“ کارل نے جواب دیتے ہوئے کہا اور اس کے لجھے سے ہی عمران سمجھ گیا کہ وہ حج بول رہا ہے۔

”اوکے، شکریہ۔“ عمران نے کہا اور کریڈل دبا کر اس نے

”نون آنے پر وہی نمبر پریس کرنے شروع کر دیتے۔“

”میں۔“ ایک مردانہ آواز سنائی دی۔ لہجہ بے حد حخت اور سرد تھا۔

”میں لارڈ مائیکل بول رہا ہوں۔ کنگ سلوان سے بات کراؤ۔“

عمران نے بھی لجھ کو بھاری، سرد اور حخت بناتے ہوئے کہا۔

”تم محض ایک سہولی سے لارڈ بولے گے جبکہ وہ کنگ سلوان ہے۔“

سمجھے اور اب فون نہ کرنا سچو نہ کہ تم نے چھلی بار فون کیا ہے اس لئے تمہیں صرف وارنگ دی جا رہی ہے ورنہ اب تک کنگ کے جلاو

لائل بول رہا ہوں۔..... عمران نے بھاری اور سخت لجج میں کہا۔
”میں سر۔ حکم سر۔..... دوسری طرف سے قدرے بوکھلاتے
ہوئے لجج میں کہا گیا۔ کیونکہ لوپاک میں اسٹینٹ پوسٹس کشز اسما
بڑا ہمدرد تھا کہ اس کا نام سن کر ہی لوگ خوف کھابراتے تھے۔

”اہمی اہم سرکاری محاذ ہے۔ میں آپ کو ایک نمبر بتا رہا
ہوں۔ آپ نے درست طور پر بتانا ہے کہ یہ نمبر کہاں نصب ہے۔
پوری طرح چیک کر کے بتانا کیونکہ یہ اہم ترین سرکاری محاذ ہے۔
عمران نے پہلے سے زیادہ بھاری لجج میں کہا۔

”میں سر۔ بتائیں۔..... دوسری طرف سے کہا گیا اور عمران نے
کارڈ کا بتایا ہوا نمبر دوہراؤ دیا۔

”میں سر۔ میں چیک کرتی ہوں۔..... دوسری طرف سے کہا گیا۔
”نمبر دوہراؤ دوہراؤ۔..... عمران نے کہا تو لاکی نے عمران کا بتایا
ہوا نمبر دوہراؤ دیا۔

”ٹھیک ہے۔ اب اہمی حاضر دماغی سے اسے چیک کرنا۔
تمہاری معمولی سی غلطی اہمی بھی انک متاخ کمال سکتی ہے۔ عمران
نے سرو لجج میں کہا۔

”میں سر۔..... دوسری طرف سے کہا گیا اور پھر لائن پر خاموشی
طاری ہو گئی۔

”ہیلے سر۔..... تھوڑی در بعد لاکی آواز سنائی دی۔

”میں۔..... عمران نے جواب دیا۔

”سر۔ یہ نمبر کیوں یہ مکالوں کی کوئی نمبر ایک سو ایک میں نصب
ہے اور ڈاکٹر ہمیری کے نام پر ہے۔..... لڑکی نے جواب دیتے ہوئے
کہا۔

”اچھی طرح چیک کر دیا ہے۔ کوئی غلطی نہیں ہوئی چلھئے۔“
عمران نے کہا۔

”کوئی غلطی نہیں ہے سر۔ میں نے چار بار چیک کیا ہے۔“
دوسری طرف سے اس بار باعتماد لجج میں کہا گیا۔

”اب یہ کہنے کی تو ضرورت نہیں کہ یہ سرکاری راز ہے۔“ عمران
نے سرو لجج میں کہا۔

”میں بھتی ہوں سر۔..... دوسری طرف سے کہا گیا۔

”اوکے۔..... عمران نے کہا اور سیور رکھ دیا۔

”چلو انہو جوانا۔ اب اس سلوان سے بھی دو دہاتھ کر لیں۔“

عمران نے کہا تو جوانا اشبات میں سر بلاتا ہوا ایک جھکٹے سے انھ کھرا
ہوا۔

"ناسک سی کلب لوپاک میں کہاں موجود ہے۔"..... عمران نے کہا۔

"بندرگاہ پر مشہور کلب ہے۔"..... براؤن نے جواب دیتے ہوئے کہا۔

"کیا تم نے اس کے بعد کبھی راف سے رابطہ کیا ہے۔"..... عمران نے پوچھا۔

"نہیں میرا اس سے کوئی رابطہ کیے ہو سکتا ہے۔ جو رابطہ ہو گا چیف کا ہی ہو گا۔"..... براؤن نے جواب دیا۔ اسی لمحے دروازہ کھلا اور ایک قوی ہیکل حصی اندر داخل ہوا۔

"کیا روزت رہا جوانا۔"..... عمران نے اس قوی ہیکل حصی سے مخاطب ہو کر کہا۔

"ہیڈ کوارٹر سے باہر ایک درخت پر باقاعدہ کیben بنا ہوا تھا۔ تھا۔ اسی ایئر کرافٹ گنیں اور چاروں اطراف میں اہمیتی طاقتور درودیں میں نصب تھیں اور وہاں پانچ افراد موجود تھے۔ جو زوف ان کی تصرف میں آئے بغیر اس کیben پر بیٹھ گیا اور پھر ان پانچوں افراد کو بھی ہلاک کر دیا گیا ہے۔ البتہ اینٹی ایئر کرافٹ گنیں اور دو ریپسنس دہاں موجود تھیں۔ اب مزید کی حکم ہے۔"..... آنے والے نے مودبادلے میں کہا۔

"نہیں دیں رہنے دو۔ جو زوف کے ساتھ مل کر پورے جھیے کے راؤنڈ لگاؤ سہماں اس براؤن کے علاوہ اور کوئی آدمی زندہ نہیں رہ جائے۔"..... عمران نے سرد لمحے میں کہا۔

سے تو اس کی بات اب ہو رہی تھی لیکن اسے اس بات پر یقین نہ آ رہا تھا کہ چیف اسے یہ تفصیل بتا سکتا ہے۔ اس لئے اسے حیرت ہو رہی تھی کہ آگر اس آدمی نے یہ تفصیل کہاں سے معلوم کی ہو گی۔

"یہ، یہ سب تمہیں کیے معلوم ہوا ہے۔"..... براؤن نے اہمیتی حیرت بھرے لمحے میں کہا۔

"میں نے تمہیں بتایا تو ہے کہ یہ سب کچھ مجھے تمہارے چیف گریٹ میں نے بتایا ہے۔"..... عمران نے جواب دیا۔

"میں تمہاری یہ بات تسلیم ہی نہیں کر سکتا۔ یہ کسی طرح میں ہی نہیں ہے۔"..... براؤن نے جواب دیتے ہوئے کہا۔ ویسے اسے پورا یقین تھا کہ یہ سب کچھ بلف ہے۔

"میں تم سے صرف یہ پوچھنا چاہتا ہوں کہ جب تم نے شوکانی کو ناسک سی کلب کے مالک راف کے حوالے کیا تھا تو اس وقت کیا واقعی شوکانی زندہ تھا یا نہیں۔"..... عمران نے سرد لمحے میں کہا اور اس کے سرد لمحے سے ہی براؤن کو یوں محسوس ہوا جیسے اس کے جسم میں سردی کی تیز بہر سی دوڑتی چلی گئی۔

"ظاہر ہے زندہ ہونا چاہیے اور نہ ہم نے اس کی لاش کا کیا کرتا ہے۔"..... براؤن نے بے ساختہ اور نہ چاہتے ہوئے بھی جواب دیا۔

"کیا تم نے تابوت کھول کر چکیں کیا تھا۔"..... عمران نے پوچھا۔

"نہیں، میں نے اسے نہ کھولا تھا اور نہ ہی چکیں کیا تھا۔"..... براؤن نے جواب دیا۔

۔ تم نے اس پر موجود بورڈ تھا جس پر کلب کا نام لکھا ہوا تھا۔..... عمران نے کہا۔
 ”ہاں۔ بورڈ نہیں بلکہ بہت بڑائیوں سائز تھا جو مسلسل جل بجھ رہا تھا۔..... براؤن نے جواب دیا۔
 ”کتنی منزلہ تھا۔..... عمران نے پوچھا۔
 ”دو منزلہ۔..... براؤن نے جواب دیا۔
 ”اس کا بیرونی منظر بتاؤ۔..... عمران نے کہا تو براؤن نے تفصیل بتاوی۔

”اوے۔ اب میں اسے ڈھونڈ لوں گا۔ تم نے چونکہ تعاون کیا ہے اس لئے میں تمہیں زندہ چھوڑ کر جا رہا ہوں لیکن تمہیں رسیوں سے آزادی خود حاصل کرنا ہوگی اور یہ بھی بتا دوں کہ مجھے معلوم ہے کہ ہمارا ہیڈ کوارٹر میں اہمیتی حساس اور خوفناک اسلوگ کا بہت بڑا ذخیرہ موجود ہے اور ہم اس جیسے میں واٹر لیں چار جذبہ بم لگا کر جائیں گے اور پھر اس پورے جیسے کو جباہ کر دیا جائے گا۔ اگر تم اس سے چلتے ہیں سے نکل گئے تو ہماری خوش قسمتی ہوگی ورنہ تمہیں بھی ہمیں سرنا ہو گا۔..... عمران نے سرد لمحے میں کہا اور تیزی سے دروازے کی طرف مڑ گیا۔

”رک جاؤ۔ پلیٹر ایسا مت کرو۔ مجھے رہا کر دو۔..... براؤن نے چھٹے ہوئے کہا۔ اس کے ذہن پر اس عمران کی بات سن کر موت کی سیاہ پر چھایاں سی چھانے لگ گئی تھیں۔

”لیں ما سڑ۔..... جوانا نے جواب دیتے ہوئے کہا۔
 ”ٹانیگر کی کیا پوزیشن ہے۔..... عمران نے کہا۔
 ”وہ اوکے ہے۔..... جوانا نے مرتے ہوئے رک کر جواب دیا اور عمران کے اشیات میں سرملائے پر وہ مزد کر کے سے باہر چلا گیا۔
 کیا، کیا واقعی تم نے جیسے پر کمزول حاصل کر لیا ہے۔ کیا واقعی۔..... براؤن نے حیرت بھرے لمحے میں کہا کیونکہ جس طرح یہ حصی اندر آیا تھا اور اس نے راکی کے بارے میں جس انداز میں جواب دیا تھا اس سے تو سہی ظاہر ہوتا تھا کہ یہ لوگ جو کچھ کہہ رہے ہیں وہ صحیح ہے۔

”چھوڑو۔ یہ ہمارا در در سر نہیں ہے۔ تمہیں ناتسی کلب کا فون نمبر معلوم ہے۔..... عمران نے بڑے بے نیاز اس لمحے میں کہا۔
 ”نہیں، جب میرا باطھ ہی نہیں ہے تو پھر مجھے کیے معلوم ہو سکتا ہے۔ چیف کو معلوم ہو گا۔..... براؤن نے کہا۔

”ہمارے چیف کو بھی معلوم نہیں تھا اور دلچسپ بات یہ ہے کہ لوپاک کی انکوائری کو بھی اس فون نمبر کا علم نہیں ہے جسیکہ ناتسی کلب کا نام بھی انہوں نے ہبھی بار ستابے۔..... اس آدمی عمران نے کہا تو براؤن نے اختیار اچھل پڑا۔ اس کے ذہن میں حیرت کی شدت سے جھما کے سے ہونے لگے۔

”یہ کیسے ہو سکتا ہے۔ اتنا ہذا کلب تھا۔ وہ کہاں غائب ہو سکتا ہے۔..... براؤن نے بے ساختہ جواب دیا۔

"ایک صورت ہے براون کہ تم اس ناٹ کلب کا اصل نام بتا دو۔"..... عمران نے مزکر اہتمائی سنجیدہ لمحے میں کہا۔

"وہ، وہ ناٹ سی کلب ہی اس کا نام تھا۔ میں حق کہہ رہا ہوں۔"..... براون نے یہ جھک کر کہا ویسے وہ واقعی حق کہہ رہا تھا کیونکہ اس نے اس دو منزلہ عمارت پر ایک یون سائن بھی اسی نام کا دیکھا تھا۔ یہ اور بات ہے کہ وہ شاید زندگی میں جھلکی بار اس میں داخل ہوا تھا۔

"سوری براون۔ اس نام کا کوئی کلب لوپاک میں نہ ہے کبھی تھا اور نہ ہی اب ہے۔"..... عمران نے سرد لمحے میں کہا تو براون نے اختیار چونک پڑا۔

"تمہیں کیسے معلوم ہوا ہے۔ میں نے خود وہ یون سائن پڑھا ہے۔"..... براون نے اس بار لاشموری طور پر قدرے غصیلے لمحے میں کہا۔

"میں نے صرف انکو اری سے ہی معلوم نہیں کیا بلکہ لوپاک کے چیف پولیس کشف آفس سے بھی معلوم کیا ہے اور اس کے ساتھ ساتھ لوپاک کے مین پوسٹ آفس سے بھی معلوم کیا ہے اور سب نے ہی اس نام کے کسی کلب کی موجودگی سے صاف انکار کر دیا ہے۔ اس کے ساتھ ساتھ میں نے ہمارے سب سے قدیم، ہوشیاری دیوبندی میں بیخڑے بھی پوچھا ہے۔ یہ بیخڑ گذشتہ بیس سالوں سے لوپاک کے ہوٹلوں اور کلبوں میں کام کرتا رہا ہے۔ اس نے بھی اس نام کے کلب کی موجودگی سے انکار کیا ہے۔"..... عمران نے اہتمائی سنجیدہ لمحے میں کہا تو براون کے ذہن میں حیرت کی شدت سے وحہا کے سے ہونگے۔

"یہ کیسے ممکن ہے۔ ایسا تو ممکن ہی نہیں ہو سکتا۔"..... براون
تے اونچی آواز میں بڑھاتے توئے کہا۔

"میرا خیال ہے کہ باقاعدہ ڈاچ دیا گیا ہے۔ تمہارے وہاں پہنچنے سے پہلے ناٹ سی کلب کا یون سائن لگا دیا گیا اور پھر تمہارے واپس چانے کے بعد اسے انار لیا گیا تاکہ اگر تم غداری بھی کرو تو ناٹ سی کلب ہی بتا سکو جس کا سرے سے کوئی وجود ہی نہیں ہے۔"..... عمران نے جواب دیا۔

"لیکن چیف کو تو بہر حال اس کا اصل نام معلوم ہو گا ورنہ چیف
تجھے وہاں کیوں بھیجا۔"..... براون نے کہا۔

"ہاں، تمہاری یہ بات وضاحت طلب ہے۔"..... عمران نے
سلمنے رکھی ہوئی کرسی پر دوبارہ پہنچنے ہوئے کہا۔

"کیا مطلب۔ کیسی وضاحت۔"..... براون نے حیران ہو کر کہا۔

"تمہارے چیف گرمت میں نے جس حالت میں مجھے جواب دیتے ہیں اس حالت میں وہ کسی بھی طرح جھوٹ نہیں بول سکتا تھا اور شاید تمہارے لئے بھی یہ ایک مشاف ہو کہ سانگر کا اصل چیف گرمت میں نہیں تھا بلکہ اصل چیف سری کالونی کو تھی نمبر آٹھ میں رہنے والا ڈاکٹر اینڈریو تھا۔ اس کے بارے میں صرف گرمت میں کو علم تھا۔ گرمت میں اسے سپر چیف کہتا تھا۔ سانگر کا تمام جال ڈاکٹر اینڈریو کا پھیلایا ہوا تھا۔ راتھ چبرے پر ہیڈ کوارٹر اور داخل جرہے میں تمام حفاظتی انتظامیات اور سانگر مافیا کا مشیات کی سمعکنگ پر کنٹرول ان

نمبر معلوم کیا تو مجھے یہ سن کر بے حد حیرت ہوئی کہ اسے رالف کافون
نمبر بھی معلوم نہ تھا اور نہ ہی اس نے کبھی اس سے ملاقات کی تھی۔
اسے صرف نائٹ سی کلب اور رالف کے نام کا علم تھا اور میں نے
تمہیں پہلے ہی بتایا ہے کہ گریٹ مین جس حالت میں جواب دےتا
تھا اس حالت میں وہ جھوٹ بول ہی نہ سکتا تھا۔ اس لئے میں نے بھی
سمجا کہ اسے واقعی معلوم نہیں ہو گا۔ لیکن ظاہر ہے کلب کوئی عام
عمارت نہ تھی اس لئے میں نے سوچا کہ میں خود معلوم کر لوں گا جانچے
میں نے اسے ہلاک کر دیا لیکن اس کی ہلاکت کے بعد جب میں نے
اس نائٹ سی کلب کے بارے میں معلومات فون پر حاصل کرنا چاہیں
تو مجھے ہر طرف سے ناکامی ہوئی۔ گریٹ مین نے چونکہ تمہارا نام بتایا
تھا کہ تم نے تابوت وہاں پہنچایا تھا اس لئے میں نے سوچا کہ تم سے
معلوم کر دوں لیکن تم بھی کچھ نہیں جلتے۔..... عمران نے سات بجے
میں پوری تفصیل بتاتے ہوئے کہا۔

”یہ، یہ تو واقعی عجیب بات ہے۔ لیکن ایسا کیسے ممکن ہو سکتا ہے۔
میں نے خود وہاں اس نام کا ٹیکنون سائن دیکھا تھا۔..... براؤن نے
حیرت بھرے لجئے میں کہا۔ اسے واقعی اس بات پر ٹیکنون نہ آپ رہا تھا۔
اب مجھے احساس ہو رہا ہے کہ ڈاکٹر اینڈریو واقعی یہے مشال
ذہانت کا مالک تھا۔ اسے معلوم تھا کہ شوگرانی لمحنت شوکاتی کی
برآمدگی کی کوشش کریں گے۔ اس لئے اس نے شوکاتی کی دلیلیں کا
راستہ روکنے کے لئے عجیب شاطر ان ذہانت سے کام بیا ہے۔ اس نے

سب کا اصل سربراہ ڈاکٹر اینڈریو تھا لیکن اس کی اصل حیثیت کا علم
صرف گریٹ مین کو ہی تھا اور ڈاکٹر اینڈریو سب کچھ گریٹ مین کے
ذریعے ہی کرتا تھا۔ شوگرانی ساتھیان کے بینے شوکاتی کے انزوں کا
کیس گوجان دکھنے گریٹ مین کو دیا تھا لیکن گریٹ مین نے یہ
کیس ڈاکٹر اینڈریو سے اجازت لینے کے بعد ہی یا تھا۔ پھر ڈاکٹر اینڈریو
نے اس سارے کھیل کا سیٹ اپ تیار کیا اور یہ بات بھی ڈاکٹر
ایندھریو نے ہی گریٹ مین کو بتائی تھی کہ وہ اپنے کسی آدمی کے
ذریعے تابوت جس میں شوکاتی تھا اس کی کوئی پر بھجوادے تاکہ وہ
اسے نائٹ سی کلب کے جزل پنجنگر رالف تک پہنچا دے۔ اس نے
گریٹ مین کو بتایا تھا کہ شوکاتی نائٹ سی کلب میں بحفاظت رہے گا
اور کسی کو شک ہبھی نہ پڑے گا کہ وہ وہاں بھی ہو سکتا ہے۔ پہنچنے
گریٹ مین نے اس کے حکم کی تعسیل کی اور تمہیں یہ ذمہ داری
سوپنی۔ اس لئے کہ تم بہر حال تربیت یافتہ ہو لیکن جب تم نے اسے
فون پر ڈاکٹر اینڈریو کی ہلاکت کی خبر دی تو گریٹ مین کا دل مسرت
سے بھر گیا کیونکہ اب وہ ذمی چیف نہیں بلکہ سانگر کا اصل چیف بن
گیا تھا۔ کسی کو یہ معلوم ہی نہ ہو سکتا تھا کہ اصل چیف ہلاک ہو گیا
ہے۔ نجاتے کس نے اور کیوں ڈاکٹر اینڈریو کو ہلاک کر دیا تھا۔
بہر حال اس نے ڈاکٹر اینڈریو کی پلانٹگ کے مطابق تمہیں تابوت
سمیت نائٹ سی کلب بھجوادیا اور تم وہاں تابوت رالف کے حوالے
کر کے واپس آگئے لیکن جب میں نے گریٹ مین سے اس رالف کافون

گا۔.....براؤن نے جلدی جلدی بولتے ہوئے کہا۔
 "تمہارا تعاون یہ ہو گا کہ تم ہمارے ساتھ شہر میں گھومو اور اس
 عمارت کی نشاندہی کرو"..... عمران نے کہا۔
 "ہاں میں یہ کام آسانی سے کر سکتا ہوں".....براؤن نے کہا۔
 "اوکے"..... عمران نے کہا اور آگے بڑھ کر وہ براؤن کے قریب
 گیا۔ براؤن نے اطمینان کا ایک طویل سانس لیا کیونکہ اسے یقین آگیا
 تھا کہ وہ اس کی رسیاں کھولنے والا ہے لیکن دوسرے لمحے اسے اس
 آدمی عمران کا بازو گھومتا نظر آیا اور اس کے ساتھ ہی اس کی کشی پر
 جیسے قیامت نوٹ پڑی۔ اس کے ذہن پر یگفت سیاہ پردہ سائیکل جلا
 گیا۔ شاید موت کا پردہ تھا۔

کسی بھی عام سی عمارت پر ناستہ کلب کا نیون سائن گلوایا۔ اگر وہ
 زندہ رہتا تو وہ بھی جمیں تابوت سمیت ناستہ کلب رالف کے
 پاس بھوگتا اور یہی بات اس نے گریٹ مین سے کر رکھی تھی اور جب
 تم وہاں تابوت پہنچا کر واپس چلے گئے تو یہ نیون سائن اتار لیا گیا۔
 اس طرح ناستہ کلب ہمیشہ کے لئے غائب ہو گیا۔ زیادہ سے زیادہ
 تم سے پوچھا جاتا تو تم اسی کلب کا نام لیتے اور اگر گریٹ مین بھی کچھ
 بتاتا چاہتا تو وہ بھی یہی کچھ بتا سکتا تھا۔..... عمران نے کہا۔
 "اوہ، اوہ حیرت انگیز۔ اہمیتی حیرت انگیز۔ میں تو ایسا سوچ بھی نہ
 سکتا تھا۔.....براؤن نے حیرت پھرے لجھے میں کہا۔
 "اب تم بتاؤ کہ جمیں ہلاک کر دیا جائے یا تم زندہ رہنا چاہتے
 ہو"..... عمران نے کہا۔
 "مم، میں میں زندہ رہنا چاہتا ہوں۔ مجھے مت مارو"..... براؤن
 نے بے اختیار یخ کر کہا۔
 "تو اس کی ایک صورت ہو سکتی ہے کہ تم ہمارے ساتھ مکمل
 تعاون کرو"..... اس آدمی عمران نے کہا۔
 "میں ہر تعاون کروں گا۔ ویسے بھی سانگر ختم ہو گئی ہے۔ اب مجھے
 اس سے کیا ملنا ہے"..... براؤن نے کہا۔
 "سوچ لو۔ اگر تم نے کوئی چالاکی دکھانے کی کوشش کی تو پھر
 تمہارا انجام اہمیتی عمر جاک بھی ہو سکتا ہے"..... عمران نے کہا۔
 "مم، میں میں تعاون کروں گا۔ تم یقین رکھو۔ میں تعاون کروں

بھجوادیا تھا اور اس کی دیکھ بھال اور مدد کے لئے اس نے جوزف کو بھی ساتھ ہی واپس بھجوادیا تھا اور جوزف کو کہہ دیا تھا کہ وہ نائگر کو پسیل ہسپتال میں داخل کر ادے۔ ان دونوں کے واپس جانے کے بعد اس کے ساتھ صرف جواناڑہ گیا تھا۔ براؤن کو بھی عمران اپنے ساتھ لوپاک لے آیا تھا تاکہ وہ اس عمارت کی نشاندہی کر سکے جہاں اس نے شوکانی کو پہنچایا تھا اور براؤن نے وہ عمارت بھی تریس کر لی تھی۔ عمران کو اس پر یقین آگیا تھا کہ جیرے میں رسیوں سے بندھے ہوئے براؤن نے عمارت کا جو یہ ورنی نقش بتایا تھا وہ ہواں عمارت کا تھا یعنی اس عمارت میں ایک ہوٹل کھلا ہوا تھا اور عمران نے جب اس سلسلے میں مزید انکوائری کی تو اسے بتایا گیا کہ یہ عمارت ڈاکڑ ایمنڈریو کی ملکیت تھی اور اس کی زندگی میں خالی رہتی تھی۔ کبھی کبھار ڈاکڑ ایمنڈریو ہبہ کوئی فکشن کرتا تھا یعنی اس کے علاوہ یہ بندادر خالی رہتی تھی۔ ڈاکڑ ایمنڈریو کی ہلاکت کے بعد اس کی تمام جائیداد اس کی بیٹی جودا شنگن میں رہتی تھی کوئی کمی اور اس نے لوپاک اکر اپنے باب کی ساری جائیدادیں فروخت کر دی اور واپس واٹھن جیل گئی۔ نئے خریدار نے اسے خرید کر سٹوڈنٹ ہوٹل بنادیا تھا۔ اس کے باوجود عمران اس عمارت کی پوری چینگ کر چکا تھا یعنی اس میں کوئی تہہ خانہ یا کوئی خفیہ کمرہ موجود نہ تھا۔ عمران نے اس کے بعد براؤن کو کچھ رقم دے کر لوپاک سے بھجوادیا تھا اور براؤن بھی واٹھن چلا گیا تھا۔ اب ہبہان لوپاک میں عمران اور جواناڑہ گئے تھے۔

عمران کے بھرے پر سنجیدگی کے ساتھ ساتھ غزوہ فکر کے آثار واضح طور پر نمایاں تھے۔ وہ اس وقت جواناڑہ کے ساتھ لوپاک کی ایک بہائش گاہ میں موجود تھے۔ یہ بہائش گاہ جس میں ایک تین کار بھی موجود تھی اس نے ایک پر اپرتنی بھجنت کے ذریعے کیش سکورٹی دے کر حاصل کی تھی۔ راٹھ جیرے سے وہ راٹھ سے ہی حاصل کردہ لانچ کے ذریعے آسانی سے لوپاک پہنچ گئے تھے۔ نائگر شدید رغبی تھا اور اس سے تیز نقل و حرکت نہ ہو سکتی تھی اور عمران اسے ہبہان کسی ہسپتال میں داخل نہیں کرانا چاہتا تھا کیونکہ اسے معلوم تھا کہ سانگر کے جیرہ راٹھ کی اطلاع لا جا لے بلکہ شیڈو کے جان و کمزیک بھنچ جائے گی اور وہ یقیناً کسی بھی تنظیم کے ذریعے ہبہان ان کی چینگ کرانے گا اور ظاہر ہے نائگر ان کی نظرؤں میں آ جاتا تو خود نائگر کے لئے اپنی حفاظت کرنا ناممکن ہو جاتا۔ اس نے نائگر کو واپس پا کیشیا

عمران اور جوانا نے پورے لوپاک شہر اور اس کے مضافاتی علاقے چھان مارے تھے کہ شاید اس بیرونی منظر کی حامل کوئی اور عمارت بھی ہو لیکن ایسی کوئی عمارت انہیں نظر نہیں آئی۔ عمران نے ہبھاں کے ایسے بوڑھے لوگوں کو بھی ٹھوٹا تھا جن کی ساری زندگی ہو ٹلوں اور گلبوں میں گوری تھی لیکن کسی نے آج تک ناسک سی کلب کا نام تک نہ سنا تھا۔ گلبوں اور ہو ٹلوں کے بوڑھے دیرہز کے ساتھ ساتھ اس نے پولسیس ریکارڈ، کارپوریشن ریکارڈ اور نجاتی کون کون سے ریکارڈ چکی کرتے تھے لیکن ناسک سی کلب کا نام و نشان کہیں سے بھی نہ مل سکا تھا اور عمران نے بخواصوچ رہا تھا کہ اس بار واقعی ناکامی نے اسے گھیریا ہے۔ وہ سانگر کا تو خاتمہ کر چکا تھا لیکن اس کا مشن مکمل نہ ہو رہا تھا۔ اسے سرداور کا خیال تھا کہ جب وہ انہیں اپنی ناکامی کے بارے میں بتائے گا تو اس کے بارے میں وہ کیا سوچیں گے۔

”ماسٹر، میرا خیال ہے کہ آپ زندگی میں پہلی بار نامیدہ ہو گئے ہیں۔۔۔ خاموش یعنی ہوئے جوانا نے اچانک کہا تو عمران بے اختیار ہو ٹک پڑا۔

”ناامید کا فقط میری لغت میں نہیں ہے جوانا۔ میں تو مسلسل یہ سوچ رہا ہوں کہ ہر مشکل کا کوئی نہ کوئی حل بہر حال ہوتا ہے اور ہر دیوار میں ہی راستہ موجود ہوتا ہے۔ لیکن اس بارہے ہی وہ حل سامنے آ رہا ہے اور شہری راستہ۔ لیکن بہر حال ایسا ہو گا ضرور۔ عمران نے مسکراتے ہوئے کہا۔

”ماسٹر، فرض کریں اگر وہ شوگرانی سائنسدان یہ فارمولہ واقعی مجرموں کے حوالے کرنا چاہیں تو کس کے حوالے کریں گے۔ سانگر تو ختم ہو گئی ہے۔۔۔ جوانا نے کہا۔

”ظاہر ہے بلیک شینڈو کا چیف اے وصول کرے گا۔ اے بھی اطلاع مل چکی ہو گی کہ سانگر ختم ہو چکی ہے۔ ویسے بھی سانگر کے مشن کے یچھے بلیک شینڈو ہی تھی۔۔۔ عمران نے کہا۔

”لیکن فارمولے کے عوض جب اسے شوکانی کو دینا ہو گا تو پھر وہ اسے کہاں سے لے آئے گا ماسٹر۔۔۔ جوانا نے کہا۔

”ظاہر ہے وہ نہیں لاسکے گا۔ کیونکہ مجھے یقین ہے کہ جان و کمز کا نک گریٹ میں کے ساتھ تھا ڈاکٹر اینڈریو کے ساتھ نہیں تھا۔۔۔ عمران نے جواب دیتے ہوئے کہا۔

”ماسٹر، ہمیں واٹھن جا کر ڈاکٹر اینڈریو کی بیٹی سے معلوم کرنا چاہیے۔ وہ ہبھاں سے اپنے باپ کا سامان لے گئی ہو گی۔ شاید اس میں سے کوئی ایسا لکیو مل جائے جس سے ہم شوکانی کو تلاش کر سکیں۔۔۔ جوانا نے کہا۔

”یہ کام بھی ہو چکا ہے۔ واٹھن میں پاکیشیا سیکرٹ سروس کے فارن لیجنٹ نے میری درخواست پر ڈاکٹر اینڈریو کی بیٹی سے ملاقات کی ہے اور اس نے بتایا کہ ڈاکٹر کا ذاتی سامان سوائے کتابوں کے اور کچھ ساتھ اور وہ ان کتابوں کو وہیں چھوڑ آئی تھی۔ ویسے بھی ہمیں کتابوں میں سے کیا مل سکتا ہے۔۔۔ عمران نے جواب دیا۔

"مسٹر ہم نائٹ سی کلب کو ٹریس کرتے رہے ہیں۔ ہمیں اس رالف کو تلاش کرنا چاہئے جس نے شوکانی کو وصول کیا تھا۔ جوانا نے کہا۔

"یہ کام بھی ہو چکا ہے۔ براؤن سے میں نے رالف کا حلیہ اور قدو مقامت کی تفصیل معلوم کر لی تھی۔ اس کے بعد ہبھاں ایک پارٹی نے اسے تلاش کیا ہے لیکن اس قدو مقامت کے ہزاروں نہیں تو سینکڑوں آدمی مل سکتے ہیں لیکن اس طبقہ کا کوئی آدمی ٹریس نہیں ہو سکا۔ شاید وہ آدمی میک اپ میں تھا۔..... عمران نے جواب دیا تو جوانا نے بے اختیار ایک طویل سانس لیا۔

"پھر تو سوائے اس کے اب اور کیا، ہو سکتا ہے ماسٹر کہ ہم واپس چلے جائیں۔..... جوانا نے کہا تو عمران بے اختیار سکرا دیا۔

"ابھی تم مجھے ناامید کہ رہے تھے اور اب خود ناامید ہو چکے ہو۔..... عمران نے کہا۔

"اور ہو بھی کیا سکتا ہے ماسٹر۔..... جوانا نے ہوش بھخت ہوئے جواب دیا۔

"بہت کچھ ہو سکتا ہے۔..... عمران نے ایک طویل سانس لیتے ہوئے کہا۔ گواں نے یہ بات تو کہہ دی تھی لیکن حقیقت ہی تھی کہ اسے خود بھی کوئی راستہ نظر نہ آتا تھا۔ وہ جیسی بھی چیزیں محسوس کر رہا تھا۔ ایسی چیزیں جس کا اسے چہلے کبھی تجربہ نہ ہوا تھا۔ شاید بے چیزیں اس لئے تھی کہ اس سے چہلے کبھی اس کے ساتھ ایسا نہیں ہوا تھا۔

کہ اسے آگے بڑھنے کا ہر راستہ بند ملا ہوا۔ اس نے آنکھیں بند کر لیں جب کوئی بات اس کی بحث میں نہ آئی تو اس نے ایک طویل سانس لے کر آنکھیں کھولیں اور امٹھ کر کھدا ہو گیا۔
"کیا ہوا ماسٹر۔..... جوانا نے پھر تک کر کہا۔

"اماں بی کا کہنا ہے کہ جب انسان اپنی تمام کو ششوں میں ناکام ہو جائے تو پھر اے اللہ تعالیٰ سے رجوع کرنا چاہئے۔ یقیناً راست مل جائے گا کیونکہ اللہ تعالیٰ ہر شے پر قادر ہے۔ صرف انسان بے لس اور مجبور ہے اور میں نے اپنے طور پر تمام کو ششیں کر لی ہیں۔ اس نے اب اماں بی کے مطابق میں اللہ تعالیٰ سے رجوع کرنے جا بنا ہوں۔..... عمران نے سکراتے ہوئے کہا اور آگے بڑھ گیا۔ تھوڑی دیر بعد غصہ کر لینے کے بعد وہ قالین پر ہی سجدے میں گریں اور گھوگھ کر اللہ تعالیٰ سے دعائیں مانگنے لگا۔ کافی دیر تک وہ سجدے میں دعائیں مانگتا رہا۔ اللہ تعالیٰ کی حمد و شکر کرتا رہا۔ پھر اچانک اسے یہ محسوس ہوا جیسے کسی نے اس کی بے چینی کو یکلٹ سکون پر اٹھایا۔ اس میں بدلتا ہوا اور اس کے ساتھ ہی اس نے سر اٹھایا اور بھٹک کر بھیج گیا۔ اس کے پھرے پر گہر اطمینان موجود تھا۔ اس نے متین بھت پھیرے اور امٹھ کر واپس آ کر کر سی پر بینچ گیا۔ جوانا نے ہوش بھخت تھا۔

"کیا ہوا ماسٹر۔ کوئی راستہ ملا۔..... جوانا نے کہا۔

"ہاں، اللہ تعالیٰ کا کرم ہو گیا ہے۔ وہ واقعی اپنے عرض سے

ب سے تھوڑی در پہلے اچانک میرے ذہن میں ایک خیال بکل کے کوندے کی طرح آیا ہے۔ مجھے یاد آگیا ہے کہ جس رالف نے تابوت مجھ سے حاصل کیا تھا اس کے باسیں پاٹھ کی چہ انگیاں تھیں۔ یہ بات میرے ذہن سے بالکل ہی نکل گئی تھی اور اس کے ساتھ ساتھ مجھے یاد آگیا ہے کہ ایک بارہجیف گرمت میں نے مجھے صرف بھرے لمحے میں بتایا تھا کہ لوپاک کا سب سے خطرناک لینکسٹر سنگر میں شامل ہو گیا ہے اور دا جل جزیرے پر مجھ سے مٹنے آ رہا ہے۔ میں گست میں کے ساتھ دا جل جزیرے پر گیا تھا۔ وہاں یہ لینکسٹر اپنے چار سا تھیوں سمیت آیا تھا۔ اس کا نام سلوان تھا اور مسٹر ما نیکل اس سلوان کی بھی باسیں پاٹھ کی چہ انگیاں تھیں۔ اس کا قرود قاتم بھی وہی تھا جو رالف کا تھا البتہ اس کا پھرہ اور خدوخال دوسرا تھے۔ مجھے ہی مجھے یہ خیال آیا تو میں نے سوچا کہ آپ کو اطلاع دے دوں ٹھانی آپ کا کام ہو جائے۔ دوسری طرف سے براؤن نے تیرتیز لے چکا ہے۔

”اس کا کوئی اور اتا تپ۔“..... عمران نے مسکراتے ہوئے پوچھ دی۔

”میں نہیں۔ اس سے زیادہ مجھے کچھ معلوم نہیں ہے۔“.....

”بے حد شکر یہ براؤن۔ یہ سب کچھ بتا رہا ہے کہ تمہارا فتحیہ جس نہیں ہوا ابھی زندہ ہے۔ کوشش کر کے جراہم کی دنیا سے مل جاؤ۔“..... عمران نے کہا۔

رجیم و کریم ہے۔ اس کے سامنے خلوص کے ساتھ دامن پھیلانے والا بھی خالی ہاتھ نہیں رہتا۔..... عمران نے جواب دیا۔

”کیا راستہ ہے۔“..... جوانا نے حیرت بھرے لمحے میں کہا۔

”ابھی مجھے نہیں معلوم۔ یعنی بھپر اطمینان و سکون کی بارش ہوئی ہے اور یہی اس بات کی نشانی ہے کہ اللہ تعالیٰ نے میری دعا میں قبول کر لی ہیں۔ النشاء اللہ جلد ہی کوئی ش کوئی راستے بھی سامنے آجائے گا۔“..... عمران نے کہا اور پھر اس سے پہلے کہ مزید کوئی بات ہوئی فون کی گھنٹی نج اٹھی تو عمران نے ہاتھ بڑھا کر رسیور اٹھایا۔

”میں ما نیکل بول رہا ہوں۔“..... عمران نے اپنے نئے نام اور بدلتے ہوئے لمحے میں کہا۔

”مسٹر ما نیکل۔ میں براؤن بول رہا ہوں واٹکن سے۔“ دوسری طرف سے براؤن کی آواز سنائی دی تو عمران چونک پڑا۔

”کوئی خاص بات۔ جو فون کیا ہے۔“..... عمران نے کہا۔ وہ بھی گیا تھا کہ چونکہ براؤن ہمہاں رہ چکا تھا اس لئے اسے ہمہاں کے فون نمبر معلوم تھے۔

”مسٹر ما نیکل۔ آپ نے جس طرح اپنے وعدے کے مطابق مجھے زندہ چھوڑ دیا اور پھر مجھے خاصی بھاری رقم دے کر واٹکن بھجوادیا۔ اس سے میرے دل پر آپ کی عظمت کا نقش بے حد گہرا پڑا ہے۔ میں ہمہاں واٹکن آکر بھی ناٹسی کلب اور رالف کے بارے میں سلسل سوچتا رہا ہوں یعنی کوئی نئی بات بھی میں نہ آ رہی تھی یعنی

"میں نے بھی ہی سوچا ہے مسٹر ماںیکل۔ آپ نے جس انداز میں اپنے وعدے کی پابندی کی ہے اس نے مجھے بے حد مستاثر کیا ہے۔ اس لئے میں اب جراہم کے قریب بھی نہیں جاؤں گا۔"..... عمران نے کہا۔ "اوکے۔ وش یو گڈاک۔"..... عمران نے کہا اور اس کے ساتھ ہی اس نے کریڈل دبایا اور پھر ہون آنے پر اس نے تیزی سے نمبر پریس کرنے شروع کر دیتے۔ اس کی انکھوں میں تیز تک ابھرائی تھی۔ "بلیو مون کلب۔"..... رابطہ قائم ہوتے ہی ایک نسوائی آواز سنائی دی۔

"کارل سے بات کرو۔ میں ماںیکل بول رہا ہوں۔ لارڈ ماںیکل۔"..... عمران نے کہا۔

"یہ سر۔ ہولڈ کریں۔"..... دوسری طرف سے کہا گیا۔

"ہیلو، کارل بول رہا ہوں۔"..... چند لمحوں بعد ایک مردانہ آواز سنائی دی۔ یہ آدمی تھا جس کے ذریعے عمران نے لوپاک میں رالف کے بارے میں انکو اڑی کرائی تھی اور اسے اس کے عوض بھاری رقم ادا کی تھی۔

"ماںیکل بول رہا ہوں لارڈ ماںیکل۔"..... عمران نے کہا۔

"یہ لارڈ۔ فرمائیے۔"..... دوسری طرف سے کہا گیا۔

"ہمیں اطلاع ملی ہے کہ ہمارا ایک صاحب ہیں سلوان۔ لوپاک کے بڑے آدمی ہیں۔ کیا آپ انہیں جانتے ہیں۔"..... عمران نے دانتے سلوان کو گینگسٹر کہنے کی بجائے بڑا آدمی کہا تھا کیونکہ کارل بھی اسی

لان کا آدمی تھا۔

"لیں لارڈ ماںیکل۔ وہ تو لوپاک کے کنگ ہیں۔ لیکن وہ تو یہ خفیہ رہتے ہیں۔ آپ تک کہیے ان کے بارے میں اطلاع میخی گئی ہے۔" کارل نے کہا۔

"اوہ، پھر تو وہ ہمارے ڈھب کے آدمی ہیں۔ کیا ان سے ملاقات کی کوئی صورت ہو سکتی ہے۔"..... عمران نے کہا۔

"سوری لارڈ ماںیکل۔ ایسا حکم ہی نہیں ہے۔ وہ کسی سے نہیں ملتے۔"..... کارل نے صاف جواب دیتے ہوئے کہا۔

"چلو فون پر تو ملاقات ہو سکتی ہو گی۔"..... عمران نے کہا۔

"ہاں شاید۔ مگر۔"..... کارل نے قدرے الجھے ہونے لجھے میں کہا۔ دیکھو مسٹر کارل۔ میں نے آپ کو مسٹر رالف کی تلاش کرنے بھاری رقم دی جبکہ آپ مسٹر رالف کو تلاش نہیں کر سکے۔ اس کے باوجود میں نے آپ سے رقم کی واپسی کا مطالبہ نہیں کیا۔ اس نے اب آپ صرف سلوان کا فون نمبر بتانے کا کوئی معادوضہ تھیم نہیں کریں گے۔"..... عمران نے سرد لجھے میں کہا۔

"اوہ اچھا۔ تھیک ہے لارڈ فون نمبر نوٹ کر لیں۔"..... دوسری طرف سے کہا گیا اور پھر فون نمبر بتا دیا گیا۔

"کیا اس نمبر پر ان سے براہ راست بات ہو سکتی ہے۔"..... عمران نے کہا۔

"ان کی سیکرٹری بات کرے گی۔ اب یہ آپ کی قسمت کہ آپ کی

چہاری گردن تک پہنچ کپے ہوتے..... دوسری طرف سے اتنا جنت اور تحقیر آمیز لجھے میں کہا گیا اور اس کے ساتھ ہی رابطہ ختم ہو گیا۔ چلو یہ تو طے ہو گیا کہ کنگ سلوان واقعی کوئی آدمی ہے اور یہ فون نمبر بھی اسی کا ہے۔ عمران نے کریڈل دباتے ہوئے سکرا کر کہا۔

”کیا ہوا ماسٹر۔ کون ہے یہ کنگ سلوان۔“ جوانا نے پوچھا جو اب تک خاموش بیٹھا ہوا تھا۔ جو نہ کہے بلکہ براؤن سے اور پھر کارل سے بات کرتے ہوئے عمران نے لاڈڑکا بنن پریس نہیں کیا تھا۔ ”اللہ تعالیٰ نے اپنی رحمت کر دی ہے اور اس نے ایک راست دکھا دیا ہے۔“ عمران نے مسکراتے ہوئے کہا اور ساتھ ہی براؤن کی بتائی، ہوئی تفصیل دی۔

”اوہ، واقعی ماسٹر۔ یہ تو کمال ہو گیا ہے ورنہ ہم تو نکریں مار کر رہ گئے تھے۔“ جوانا نے حیرت بھرے لجھے میں کہا۔

”ہاں، اماں بی کا ہبنا درست ہے۔ جب انسان اپنی کوششوں میں ناکام ہو جائے تو اسے اللہ تعالیٰ سے رجوع کرنا چاہئے۔ وہ بلا کار ساز ہے۔“ عمران نے مسکراتے ہوئے کہا اور اس کے ساتھ ہی اس نے کریڈل کو چھوڑا اور انکو اپری کے نمبر پریس کر دیئے۔

”انکو اپری پلیز۔“ رابطہ قائم ہوتے ہی ایک نوافی او ایسٹنی دی۔ ”چیف پولیس کشنز شاف آفس سے استش پولیس کشنز

بات براہ راست کنگ سلوان سے ہو سکتی ہے یا نہیں۔“ کارل نے کہا۔

”یہ فون نمبر کہاں نصب ہے۔“ عمران نے پوچھا۔

”یہ کسی کو بھی معلوم نہیں ہے۔ اسی لئے تو میں نے کہا تھا کہ کنگ خفیہ رہتے ہیں۔ صرف ان کا حکم اور نام چلتا ہے۔“ دوسری طرف سے کہا گیا۔

”نمبر واقعی ہی ہے یا نمبر بھی مشکوک ہے۔“ عمران نے کہا۔

”نہیں ہی ہی نہیں ہے۔ اس نمبر پر وہ اپنے آدمیوں سے بات کرتا ہے لیکن صرف اپنے آدمیوں سے ورنہ بات کرنے سے ہی انکار کر دیتا ہے۔“ کارل نے جواب دیتے ہوئے کہا اور اس کے لجھے سے ہی عمران سمجھ گیا کہ وہ حج بول رہا ہے۔

”اوکے، شکریہ۔“ عمران نے کہا اور کریڈل دبا کر اس نے

”نون آنے پر وہی نمبر پریس کرنے شروع کر دیتے۔“

”میں۔“ ایک مردانہ آواز سنائی دی۔ لہجہ بے حد حخت اور سرد

تحا۔

”میں لاڑڈا نیکل بول رہا ہوں۔ کنگ سلوان سے بات کراؤ۔“

عمران نے بھی لجھے کو بھاری، سرد اور حخت بناتے ہوئے کہا۔

”تم محض ایک سہولی سے لاڑڈو گے جبکہ وہ کنگ سلوان ہے۔“

سمجھے اور اب فون نہ کرنا سچو نہ کہ تم نے چھلی بار فون کیا ہے اس لئے تمہیں صرف وارنگ دی جا رہی ہے ورنہ اب تک کنگ کے جلاو

لائل بول رہا ہوں۔..... عمران نے بھاری اور سخت لجج میں کہا۔
”میں سر۔ حکم سر۔..... دوسری طرف سے قدرے بوکھلاتے
ہوئے لجج میں کہا گیا۔ کیونکہ لوپاک میں اسٹینٹ پوسٹس کشڑا اتنا
بڑا ہمدرد تھا کہ اس کا نام سن کر ہی لوگ خوف کھابراتے تھے۔

”اہمی اہم سرکاری محاذ ہے۔ میں آپ کو ایک نمبر بتا رہا
ہوں۔ آپ نے درست طور پر بتانا ہے کہ یہ نمبر کہاں نصب ہے۔
پوری طرح چیک کر کے بتانا کیونکہ یہ اہم ترین سرکاری محاذ ہے۔
عمران نے پہلے سے زیادہ بھاری لجج میں کہا۔

”میں سر۔ بتائیں۔..... دوسری طرف سے کہا گیا اور عمران نے
کارڈ کا بتایا ہوا نمبر دوہراؤ دیا۔

”میں سر۔ میں چیک کرتی ہوں۔..... دوسری طرف سے کہا گیا۔
”نمبر دوہراؤ دوہراؤ۔..... عمران نے کہا تو لاکی نے عمران کا بتایا
ہوا نمبر دوہراؤ دیا۔

”ٹھیک ہے۔ اب اہمی حاضر دماغی سے اسے چیک کرنا۔
تمہاری معمولی سی غلطی اہمی بھی انک متاخ کمال سکتی ہے۔ عمران
نے سرو لجج میں کہا۔

”میں سر۔..... دوسری طرف سے کہا گیا اور پھر لائن پر خاموشی
طاری ہو گئی۔

”ہیلے سر۔..... تھوڑی در بعد لاکی آواز سنائی دی۔

”میں۔..... عمران نے جواب دیا۔

”سر۔ یہ نمبر کیوں یہ مکالوں کی کوئی نمبر ایک سو ایک میں نصب
ہے اور ڈاکٹر ہمیری کے نام پر ہے۔..... لڑکی نے جواب دیتے ہوئے
کہا۔

”اچھی طرح چیک کر دیا ہے۔ کوئی غلطی نہیں ہوئی چلھئے۔“
عمران نے کہا۔

”کوئی غلطی نہیں ہے سر۔ میں نے چار بار چیک کیا ہے۔“
دوسری طرف سے اس بار باعتماد لجج میں کہا گیا۔

”اب یہ کہنے کی تو ضرورت نہیں کہ یہ سرکاری راز ہے۔“ عمران
نے سرو لجج میں کہا۔

”میں بھتی ہوں سر۔..... دوسری طرف سے کہا گیا۔

”اوکے۔..... عمران نے کہا اور سیور رکھ دیا۔

”چلو انہو جوانا۔ اب اس سلوان سے بھی دو دہاتھ کر لیں۔“

عمران نے کہا تو جوانا اشبات میں سر بلاتا ہوا ایک جھکٹے سے انھ کھرا
ہوا۔

..... جان و کڑنے خاصے غصیلے لجے میں کہا۔ اسے

جس توی کے بات کرنے کے انداز پر غصہ آگیا تھا۔

جسے معلوم ہے کہ آپ ایک بڑی سرکاری بھنسی کے چیف ہیں

آپ کا دوست گریٹ مین سانگر کا چیف تھا..... دوسری طرف

سلوان نے کہا تو جان و کڑا ایک بار پھر اچھل پڑا۔

تحمایا کیا مطلب ہوا۔..... جان و کڑنے بے ساختہ کہا۔

اس نے کہ اسے ہلاک کر دیا گیا ہے اور آپ سن لیں کہ سانگر کا

سچیف ڈاکٹر اینڈریو تھا جبکہ گریٹ مین صرف چیف تھا یعنی

انڈریو نے اسے آل ان آل ظاہر کیا ہوا تھا جبکہ تمام کنٹرول

حیثیت ڈاکٹر اینڈریو کے ہاتھ میں تھا۔ گریٹ مین صرف ڈی

سچیف اور ڈاکٹر اینڈریو کا دوست راست تھا۔ ڈاکٹر اینڈریو احتیاطی

تھے توی تھا۔ آپ نے جب سانگر مافیا کو شوگران کے ساتھ دن

کیسے ڈاکٹر شوگرانی کو انزوا کر کے اس کے بد لے میں فارمولہ حاصل

تے کامش دیا تو گریٹ مین نے ڈاکٹر اینڈریو کی اجازت سے اس

عینی بھرلی۔ پھر ڈاکٹر اینڈریو نے خود تمام انتظامات کئے۔ ڈاکٹر

انڈریو کو معلوم تھا کہ شوگرانی مجنت لامحالہ انزا کنندہ کو واپس

ہونے کرنے کی کوشش کریں گے۔ ان کا راست روکنے کے لئے ڈاکٹر

انڈریو نے ایک پلان ترتیب دیا۔ انہوں نے میر انام رائف رکھا اور

یہ ایک خالی کوئی پر ناستہ سی کلب کا نیون سائن بورڈ لگانے کا حکم

در ساتھ ہی یہ کہا کہ جو کوئی بھی انزا کنندہ کو لے کر میرے پاس

بلیک شیڈ کا چیف جان و کڑا پہنچے آفس میں یعنی ایک قائم۔
مطالعہ میں صرف تھا کہ پاس پڑے ہوئے ٹیلی فون کی گھنی
انہی تو اس نے ہاتھ برداکر رسیور انھا لیا۔

"یہ۔..... جان و کڑنے تیر اور سرد لجے میں کہا۔

"لوپاک سے کنگ سلوان آپ سے بات کرنا چاہتے ہیں۔
دوسری طرف سے اس کے پر شل سیکڑی کی موڈبائی آواز سنائی ہے
اور جان و کڑ بے اختیار اچھل پڑا۔

"اوہ اچھا۔ کرو بات۔..... جان و کڑنے کہا۔

"ہیلو۔ کنگ سلوان بول رہا ہوں چیف آف سانگر۔..... یہ
لہوں بعد دوسری طرف سے ایک بھاری سی آواز سنائی دی اور جان و کڑ
بے اختیار اچھل پڑا۔

"چیف آف سانگر۔ کیا مطلب ہوا اس بات کا۔ کون ہو تم اور یہ

بہر حال گریٹ میں کی ہلاکت کے بعد اب سانگر کا چیف میں ہوں اور میں نے آپ کو فون اس لئے کیا ہے کہ آپ کو اطلاع دے دوں کہ مخفی میرے پاس ہے اور اب شوگرانی سائنسدان سے قارمولا آپ نے حاصل کرنا ہے۔ البتہ جب آپ کہیں گے تو میں مخفی کو صحیح دوں گا یا آپ کے کہنے پر اسے ہلاک کر دوں گا۔ جیسے آپ کہیں۔ یعنی آپ کو مجھے چیف تسلیم کرنا ہو گا۔ سنگ سلوان نے تفصیل سے بات کرتے ہوئے کہا اور جان و کمزی کی حالت دیکھنے والی ہو رہی تھی۔ اسے یوں محسوس ہو رہا تھا جیسے وہ کوئی الف لسلوی کہانی سن رہا ہو۔ ”اوہ، اوہ تو یہ بات ہے۔ مجھے سانگر کے اندر دنی محاملات سے کوئی تعلق نہیں ہے۔ گریٹ میں میرا دوست تھا اور پھر مجھے سانگر کی طاقت اور اس کے ہیڈ کوارٹر کے بارے میں بھی سمجھنی مطلوم تھا اس لئے میں نے حکومت سے خصوصی سفارش کر کے یہ مشن سانگر کو دلوایا تھا۔ اب تم چیف ہو تو نہیں ہے۔ تم یہ کام کرو۔ حکومت سے سانگر کو جو معاوضہ دیا جانا تھا اس کا نصف تو گریٹ میں دھمل کر چکا ہے باقی نصف تمہیں دیا جائے گا۔ جان و کمزی تھے جیسا دھما۔

”مجھے معاوضے کی ضرورت نہیں ہے۔ یہ معاوضہ سب سی طرف سے آپ رکھ لیں۔ مجھے کوئی اعتراف نہیں ہے۔ میری ذمہ دار صرف اسی ہے کہ آپ سانگر کی سپرستی کرتے رہیں۔ لگکھ سوانح نے کہا۔

آنے گا۔ میں اس پرستی ہی ظاہر کروں گا کہ میرا نامِ رالف ہے اور میں
نائسٹ سی کلب کا جزئی مینجر اور مالک ہوں۔ انہوں نے میرے ہمراۓ
پر ایک مختلف میک اپ بھی کر دیا تھا۔ ڈاکٹر اینڈریو نے مفوی کو
ہبھاں لانے کے جو انتظامات کئے تھے ان کے مطابق مفوی کو بے
ہوش کر کے اور مردہ ظاہر کر کے تابوت میں ہبھاں لانا تھا۔ سچا خجھ ایسا
ہی ہوا اور وہ تابوت میرے پاس اس عمارت میں لا یا گیا۔ میں نے
بطور رالف اسے وصول کیا۔ پھر میں نے ڈاکٹر اینڈریو کے حکم پر وہ
نیون سائنس ہٹاؤ دیا۔ عمارت خالی کر دی اور میں نے اپنا میک اپ بھی
واش کر دیا اور اپنے خفیہ اڈے پر منتقل ہو گیا۔ پھر مجھے اطلاع ملی کہ
ڈاکٹر اینڈریو کو اس کے ایک محافظ نے رات کو گولی مار کر ہلاک کر
دیا ہے۔ اس طرح گریٹ مین ڈی چیف کی بجائے اصل چیف بن گیا
لیکن مفوی پھر بھی میرے پاس رہا۔ اس کے بعد اچانک مجھے اطلاع ملی
کہ سانگر کا ہیڈ کو اور تراحت جیزیرہ یونیٹ اہمی خوفناک دھماکوں سے
کامل طور پر تباہ ہو گیا ہے اور گریٹ مین سمیت ہبھاں موجود ہر آدمی
ہلاک ہو گیا ہے۔ ہبھاں سانگر کے منشیات کے بڑے بڑے سور تھے وہ
سب سور بھی تباہ ہو گئے ہیں اور منشیات سمندر میں غرق ہو کر بے کار
ہو گئی ہے۔ جو بھی وہ حکومت نے خبط کر لی اور یقیناً یہ تباہی شوگرانی
وہ جنہوں نے ہی چاہی ہو گی اور وہ یقیناً مفوی کو واپس لے جانے کے
لئے یہ سب کچھ کر رہے ہوں گے۔ لیکن ظاہر ہے جب گریٹ مین کو
بھی یہ معلوم نہ تھا کہ مفوی ہبھاں ہے تو وہ کسی کو کیا بتا سکتا تھا۔

مجھت لا کھ نکریں مار لیں۔ یہ کسی صورت مغفوی تک نہیں پہنچ سکیں گے اور یہی ہماری اصل کامیابی ہوگی۔..... جان و کڑنے بڑھاتے ہوئے کہا اور پھر سامنے رکھی ہوئی فائل کی طرف متوجہ ہو گیا۔ اس کے پھرے پر اس نے اطمینان کے تاثرات تھے کہ گریٹ میں کی ہلاکت اور سانگر کے ہیڈ کوارٹر کی تباہی کے باوجود اصل مشن ان کے حق میں ہی تھا۔

ٹھیک ہے۔ ایسا ہی ہو گا بے فکر ہو۔ لیکن وہ لوگ اب کہاں ہیں جہوں نے جریرے راتھ پر سانگر کے ہیڈ کوارٹر کو جباہ کیا ہے۔ جان و کڑنے کہا۔

ان کے بارے میں ابھی تک کچھ معلوم نہیں ہوا۔ بہر حال وہ شوگرانی مجھت ہی ہوں گے لیکن وہ مجھ تک کسی صورت نہیں پہنچ سکتے اور یہی ہمارا پلس پوانت ہے۔..... کنگ سلوان نے کہا۔

ہاں، لیکن یہ سن لو کر یہ شوگرانی مجھت نہیں ہیں۔ اس شوگرانی کو برآمد کرنے کے لئے پاکیشائی مجھت لوپاک میں کام کر رہے ہیں۔ یہ ہیڈ کوارٹر بھی یقیناً انہوں نے ہی تباہ کیا ہوا گا لیکن جو کچھ تم نے بتایا ہے اس کے بعد میں پوری طرح مطمئن ہوں کہ وہ لوگ چاہے کچھ بھی کیوں نہ کر لیں۔ وہ تم تک نہیں پہنچ سکتے۔ اب میں شوگرانی سائسدان سے فوری رابطہ کروں گا پھر تمہیں حتی اطلاع دوں گا۔ تمہارا فون نمبر کیا ہے۔..... جان و کڑنے کہا تو دوسری طرف سے فون نمبر بتا دیا گیا۔

ٹھیک ہے۔..... جان و کڑنے کہا اور رسیور رکھ دیا۔ پھر اس نے سامنے موجود کاغذ پر فون نمبر لکھا اور اس کا رسیور اٹھا کر اس نے یہ نمبر اور کنگ سلوان کا نام اپنے پی اے کو لکھوا دیا تھا تاکہ وہ اس کے حکم پر اس کا کنگ سلوان سے رابطہ کر سکے۔

یہ پاکیشائی مجھت واقعی بے حد خطرناک ہیں۔ جس طرح اس ڈاکٹر اینڈریو نے پلانگ کی وہ واقعی لاجواب ہے۔ اب یہ پاکیشائی

"بہاں رہتا ہے یہ کنگ سلوان"..... جو اتنے ایسے بچے میں کہا
جسے اسے یقین نہ آ رہا ہو۔

"پرانے دور کے کنگ محلوں میں رہا کرتے تھے۔ موجودہ دور کے
کنگز کو ایسے ہی ٹونے پھوٹے مکانوں پر ہی اکتفا کرنا پڑتا ہے"۔ عمران
نے سکراتے ہوئے کہا تو جو اتنے اختیار ہنس پڑا۔ عمران نے ایک
چکر لکھا اور پھر چند لمحوں بعد اس کی کار ایک پار کنگ میں جا کر رک
گئی۔ دہاں چار کاریں جھٹے سے ہی موجود تھیں۔ عمران اور جو اتنا بچہ
اترے اور پھر کار لاک کر کے وہ واپس اپنی مطلوبہ کو ٹھی کی طرف بڑھ
گئے۔

"یہ کنگ سلوان کا مرکز ہے تو لازم بہاں خفیہ حفاظتی انتظامات
ہوں گے"..... عمران نے کہا۔

"ہوتے رہیں ما سڑ۔ ہم نے بہر حال اندر تو جانا ہے"..... جو اتنا
نے کہا۔

"ہم عقی طرف سے جائیں گے اور گزر کے راستے"..... عمران نے
کہا اور سائیڈ سرک پر مڑ گیا۔ جو اتنا اس کے پیچے تھا۔ کو ٹھی کے عقب
میں بھی سرک تھی اور پھر جسے ہی وہ کو ٹھی کے عقب میں پہنچے تھا اور
کے پھرے پر صرت کے تاثرات ابھر آئے کیونکہ عقی طرف دیوار کے
ساتھ ہی ایک پرانا درخت موجود تھا جس کی شاخیں کو ٹھی کی اوپنی
دیوار پر اندر کو پھیلی ہوئی تھیں۔

"میں اندر جا کر عقی دروازہ کھونتا ہو اس سڑ"..... جو اتنے کہا۔

کار تیزی سے لوپاک کے مشافات میں واقعی کلیوینڈ کالونی میں
داخل ہوئی۔ یہ خاصی قدیم کالونی تھی کیونکہ بہاں موجود کو ٹھیوں
کے ذرا اتنے اور ان کا طرز تعمیر دیکھنے سے ہی یہ خاصی پرانی لگتی تھیں۔
البتہ سڑ کیں خاصی فراخ اور بہتر حالات میں تھیں۔ کار کی ڈرائیور نگ
سیٹ پر عمران تھا جبکہ سائیڈ سیٹ پر جو اتنا تھا۔ عمران نے اپنی رہائش
گاہ سے رو ان ہونے سے قبل لوپاک کے تفصیلی نقشے کا اچھی طرح
جاائزہ لے یا تھا اس لئے وہ اطمینان سے ڈرائیور نگ کرتا ہوا بہاں پہنچ
گیا تھا۔ کنگ سلوان کے فون کی تخصیب کی جگہ کلیوینڈ کالونی کی
کو ٹھی نمبر ایک سو ایک بتائی گئی تھی۔ اس لئے عمران اور ہر آیا تھا اور
پھر تھوڑی در بعد اس نے مطلوبہ کو ٹھی کو شریں کر لیا۔ یہ خاصی بڑی
کو ٹھی تھی۔ گیٹ کے ستون پر نیم پلیٹ بھی موجود تھی لیکن اس پر
لکھے ہوئے حروف ابتداء زمانہ کی وجہ سے مت چکے تھے۔

مسلسل بے معنی انداز میں بڑا ہوتا تھا۔ اس کی بڑا ہوتا تھی تھی کہ وہ نئے میں دھست پڑا ہوا ہے۔ عمران نے جوانا کو سرگوشی میں پوری کوئی تھی کی چینگ کے لئے کہا تو جوانا سرملاتا ہوا تیری سے آگے بڑھ گیا جبکہ عمران اس کمرے میں داخل ہوا تو اس وقت تک اس آدمی کی بڑا ہوتا تھا۔ اس کی مشین گن بیڈ کے ساتھ ہی رکھی ہوئی تھی اور وہ آدمی اپنے بیاس اور انداز سے کوئی کاچو کیدار لگتا تھا۔ کمہ بھی سادہ ساتھا۔ اس میں ایک بیڈ اور ایک صوفہ سیست پڑا ہوا تھا اور ایک سائیڈ پر ریک تھا۔ جس میں سیتی شراب کی بوتلیں کافی تعداد میں موجود تھیں۔ عمران خاموش کھرا ہوا تھا۔ اسے جوانا کا انتظار تھا اور پھر تھوڑی در بعد جوانا واپس آگیا۔ اس نے اس انداز میں سر ہلایا۔ جس سے عمران بکھر گیا کہ کوئی میں اس چوکیدار کے علاوہ اور کوئی آدمی موجود نہیں ہے۔

”رسی تلاشی کر کے لے آؤ اسے باندھتا ہو گا۔“..... عمران نے کہا تو جوانا سرملاتا ہوا امزا اور ایک بار پھر کمرے سے باہر چلا گیا۔ عمران نے ہونٹ بیخنے ہوئے تھے۔ اسے دراصل پچھنچن کی بکھر تھی کیونکہ انکو اتری آپری نے جس انداز میں بہاں کی نشاندہی کی تھی اس سے لگتا تھا کہ وہ درست کہ رہی ہے لیکن بہاں کوئی خالی پڑی ہوئی تھی۔ تھوڑی در بعد جوانا واپس آیا تو اس کے ہاتھ میں رسی کا ایک بندل موجود تھا۔ پھر عمران اور جوانا نے مل کر اس چوکیدار کو انعام کر ایک کرسی پر بٹھایا اور رسی سے باندھ دیا۔ سچوکیدار کی گردن ڈھکی

۔ نہیں، تم سہیں رکو گے اور خیال رکھو گے۔ میں اندر جا کر دروازہ کھولوں گا۔..... عمران نے سرد لمحے میں ہما اور اس کے ساتھ ہی اس نے ایک نظر ادھر ادھر دیکھا اور دوسرے لمحے وہ کسی بندر کی سی پھرتی سے درخت کے تنے پر پیر رکھتا ہوا اور چرخستا چلا گیا۔ پھر اپر پہنچ کر اس نے پیر اڑوپنگ کے انداز میں اندر چھلانگ لگادی اور جیسے اس کے پیر زمین سے لگے وہ چند قدم مخصوص انداز میں دوڑنے کے بعد رک گیا۔ اس کے گرنے سے جو دھماکہ ہوا تھا وہ خاصاً زوردار تھا۔ اس نے عمران تیری سے ایک بھاڑی کی اوٹ میں ہو گیا لیکن جب کچھ دیر تک اس دھماکے کا کوئی رد عمل ظاہر نہ ہوا تو عمران بھاڑی کی اوٹ سے نکلا اور تیری قدم اٹھاتا دیوار کے کونے میں موجود دروازے کی طرف بڑھ گیا۔ اس نے دروازہ کھولا اور باہر جھانکا تو جوانا بھی چند لمحوں بعد اندر آگیا۔ عمران نے دروازہ دوبارہ بند کر دیا اور پھر وہ دونوں محاط قدموں سے چلتے ہوئے سائیڈ کی چوڑی لگی سے ہو کر فرشت سائیڈ کی طرف بڑھتے چلے گئے۔ فرشت پر کوئی آدمی موجود نہ تھا۔ کوئی تھی پر اس طرح کی خاموشی طاری تھی کہ جیسے کوئی خالی ہو لیکن تھوڑی در بعد وہ ایک کمرے کے کھلے دروازے کے قریب رک گئے۔ اندر سے ایک آدمی کے بڑا نے کی آوازیں سنائی دے رہی تھیں۔ عمران نے سر آگے کر کے اندر جھانکا تو وہ بے اختیار سکرا دیا کیونکہ کمرے کے وسط میں موجود بیڈ پر ایک آدمی لینٹا ہوا تھا۔ بیڈ کے نیچے چار پانچ شراب کی خالی بوتلیں پڑی ہوئی تھیں اور وہ آدمی بیڈ پر لینٹا ہوا

چو کیدار کی آنکھیں کھلی ہوئی تھیں بلکہ ایک لحاظ سے پھٹی ہوئی
دکھائی دے رہی تھیں سپہرے پر تکلیف کے نثارات کے ساتھ ساتھ
جو انکی انگلیوں کے نشانات نمایاں تھے۔

”تم، تم کون ہو۔ یہ کیا ہے۔“..... اس جو کیدار نے نشے سے
ٹرکھرا تھے ہوئے بچے میں کہا یاں دوسرے لئے اس کے حلق سے نکلے
والی چین سے کرہ گوئی اٹھا۔ اس کا فقرہ ختم بھی نہ ہوا تھا کہ جوانا کا
تزویردار تھپڑا اس کے پہرے پر بڑا تھا۔

”پوری طرح ہوش میں آجائے ورنہ..... جوانا نے عزت ہوئے
انداز میں کہا۔

”مم، میں۔ میں ہوش میں ہوں۔ ہوش میں ہوں۔“..... اس
جو کیدار نے بذیافی انداز میں چھٹے ہوئے کہا۔
”کیا نام ہے جہارا۔“..... عمران نے اس سے پوچھا۔

”میرا نام کو سن ہے۔ کو سن۔“..... جو کیدار نے جواب دیا۔ وہ
واقعی اب پوری طرح ہوش میں آچکا تھا۔

”یہ کوئی تھی کس کی ہے۔“..... عمران نے پوچھا۔
”ڈاکٹر بیمی کی۔ ڈاکٹر بیمی دا ٹھکن میں رہتا ہے۔ کبھی کچھار
بہباں آتا ہے۔ میں بہباں مستقل رہتا ہوں۔“..... تم کون ہو۔ تم نے
کیوں مجھے باندھ رکھا ہے۔..... کو سن نے سلسل بولتے ہوئے
کہا۔

”بہباں جو فون موجود ہے اسے کون انتہا کرتا ہے۔“..... عمران

ہوئی تھی اور آنکھیں بند تھیں۔ وہ واقعی نشے میں وہست پڑا ہوا تھا۔
”بہباں تم نے فون دیکھا ہے کہیں۔“..... عمران نے پوچھا۔
”یہ ماسٹر۔ ساتھ ہی ایک کرے میں موجود ہے۔“..... جوانا نے
جواب دیا۔

”تم اسے ہوش میں لے آؤ۔ لیکن ناک اور منہ بند کر کے نہیں
بلکہ ہلکے چھپڑا کر۔ کیونکہ جس طرح یہ نشے میں وہست ہے اگر تم
نے اس کی ناک اور منہ بند کر دیا تو یہ بلاک ہو جائے گا۔“ میں اس

فون کو چیک کر کے آتا ہوں۔“..... عمران نے کہا۔
”یہ ماسٹر، آپ بے فکر ہیں۔ ایسے نش بازوں کا نش اتارنا مجھے آتا
ہے۔“..... جوانا نے جواب دیا تو عمران سر بلاتا ہوا باہر نکل گیا۔

تمہوڑے سے فاصلے پر ایک کرہ تھا جس کی میزیر فون موجود تھا۔ عمران
نے آگے بڑھ کر فون کا رسیور اٹھایا تو فون میں ٹون موجود تھی۔ اس
نے رسیور واپس رکھا اور فون کے نچلے حصے میں موجود نمبر کی چٹ کو
غور سے دیکھا اور پھر ایک طویل سانس یا کیونکہ نمبر وہی تھا جس پر
عمران نے فون کیا تھا۔ اس کا مطلب تھا کہ انکو اتری آپس پر نہیں درست
بیٹایا تھا۔ اسی لمحے اس کے کانوں میں دور سے چینچنے کی آواز بڑی اور وہ
کچھ گیا کہ جوانا اس چوکیدار کو ہوش میں لانے کی کارروائی میں
مصروف ہے۔ فون نمبر تھی ہے۔ اب اس چوکیدار سے ہی معلوم ہو
سکتا تھا کہ اصل جگہ کیا ہے۔ اس لئے عمران اس کرے سے نکل کر
واپس اس کرے میں پہنچ گیا جہاں وہ چوکیدار اور جوانا موجود تھے۔

نے کہا۔

"میں کرتا ہوں اور کون کر سکتا ہے۔"..... کوہن نے جواب دیا۔
"جوانا، تم کوئی سے باہر جاؤ اور کسی قرعی فون بوقت سے مہماں کا
نمبر ڈائل کرو۔"..... عمران نے جواب دیا اور ساتھ ہی نمبر بتا دیا تو
جوانا مزرا اور تیر تیز قدم اٹھا کر سے باہر چلا گیا۔

"کنگ سلوان کو جانتے ہو تم۔"..... عمران نے کوہن سے
پوچھا۔

"صرف نام سننا ہوا ہے۔ میں مہماں آنے سے پہلے سفار لائس کلب
میں تھا۔ تب میں نے اس سلوان کا نام سن تھا۔ ہبجا تھا۔ کہا جاتا ہے کہ وہ بہت
برادر معاشر ہے۔"..... کوہن نے جواب دیا۔

"تم نے کلب کی نوکری کیوں چھوڑ دی۔"..... عمران نے پوچھا۔
"وہاں تنخواہ کم ملتی تھی۔ ڈاکٹر ہیری وہاں آتا تھا۔ میں اسے سلام
کرتا تھا تو وہ خوش ہو کر مجھے اچھی مپ دے دیتا تھا۔ پھر اس نے مجھے
اپنی کوئی سیکھی کی پوکیداری کی آفر کی کیونکہ وہ مستقل واشنگٹن میں
شافت ہو رہا تھا۔ اس نے مجھے کلب سے وہ گھازیا وہ تنخواہ کی آفر کی۔
ساتھ ہی کھانا پینا، شراب سب جس قدر میں چاہوں مفت تھیں۔
اس لئے میں مہماں آگیا۔ مجھے مہماں آئے ہوئے چار سال ہو گئے ہیں۔
کوہن نے تفصیل سے جواب دیتے ہوئے کہا۔

"ڈاکٹر ہیری کا حلیہ بتاؤ۔"..... عمران نے پوچھا تو کوہن نے
تفصیل سے حلیہ بتا دیا یعنی یہ حلیہ کنگ سلوان سے یکسر مختلف تھا۔

ای لمحے نزدیکی کرے سے فون کی گھنٹی بجھنے کی آواز سنائی دی تو عمران
تیزی سے مزدراں کرے میں داخل ہوا اور اس نے رسیور اٹھایا۔
"لیں۔"..... عمران نے تیز لمحے میں کہا۔
"جوانا بول رہا ہوں۔"..... دوسری طرف سے جوانا کی آواز سنائی
دی۔

"ہونہس، ٹھیک ہے۔ واپس آجائو۔"..... عمران نے کہا اور رسیور
رکھ کر اس نے فون پیک اٹھایا اور اسے الٹ پلٹ کر دیکھنے لگا۔ یہن
وہ عام سافون تھا۔ عمران نے اسے غور سے دیکھا اور پھر واپس میز پر
رکھ دیا۔ اس کی نظریں تار کے ساتھ ساتھ دیوار میں نصب ساکٹ کی
طرف جا رہی تھیں اور پھر عمران نے آگے بڑھ کر اس ساکٹ کو چیک
کرنا شروع کر دیا۔ اس نے اپنے ناخنوں میں موجود مخصوص بلیدز کو
باہر نکال کر ان کی مدد سے ساکٹ کے یقین کھولے اور پھر غور سے اس کی
ساخت دیکھنے لگا یعنی وہ بھی بالکل ہی سادہ تھا۔ عمران نے بے اختیار
ایک طویل سانس لے کر ساکٹ کو دوبارہ بند کر دیا اور پھر اٹھ کر
کرے سے باہر آگیا۔ جوانا واپس آچکا تھا۔
"تم ہمیں روکو۔ میں اس کوئی کو اچھی طرح چیک کر لوں۔"

عمران نے کہا تو جوانا نے اشیات میں سر طا دیا۔ عمران نے کوئی سے
ایک ایک حصے کی اچھی طرح چیکنگ کی یہن یہ عام ہی کوئی تھی۔
اس میں کوئی خفیہ تہ خانہ تھا اور نہ ہی خفیہ راستہ یا سرنگ۔ تھوڑی
در بعد عمران واپس آگیا۔

"اب چلیں ہبھاں سے۔ یہ معاملہ بھی درست ثابت نہیں ہوا۔ کچھ اور سوچتے ہیں"..... عمران نے کہا۔

"اس آدمی کا کیا کرنا ہے۔ گولی مار دوں"..... جوانا نے کہا۔
"اے نہیں۔ بے قصور آدمی ہے اسے بے ہوش کر کے اس کی رسیاں کھول دو اور بس"..... عمران نے کہا اور برآمدے کی طرف بڑھ گیا۔ تھوڑی در بعد جوانا واپس آگیا تو وہ دونوں عقیبی راستے سے باہر آگئے۔ عمران نے باہر سے دروازے کو لاک کر دیا اور پھر وہ دونوں اس پارکنگ کی طرف بڑھ گئے جہاں ان کی کار موجود تھی۔
عمران کی پیشانی پر گراموفون کے ریکارڈ کی طرح شنوں کا جال پھیلا ہوا تھا جبکہ جوانا خاموش تھا۔ اسے احساس ہو رہا تھا کہ مشن ایسا اللہ گیا ہے کہ اب اس کا کوئی پلس پواتھت ہی سامنے نہیں آ رہا تھا لیکن ظاہر ہے عمران کی موجودگی میں اسے کچھ سوچنے کی ضرورت ہی نہ تھی۔ اس لئے وہ بس خاموشی سے عمران کے یتھے چلتا ہوا آگے بڑھا چلا جا رہا تھا۔

"یہ"..... کنگ سلوان نے عزاتے ہوئے کہا۔

"تحماس بول رہا ہوں کنگ۔ ای روم سے"..... دوسری طرف سے ایک موڈبائس آواز سنائی دی۔

"کیا، ہوا۔ کوئی خاص بات"..... کنگ سلوان نے اسی طرح عزاتے ہوئے لجے میں کہا۔ شاید اس کے بات کرنے کا انداز ہی الیسا تھا۔

"کنگ۔ کیلویںڈ کالونی کے پسیشن سپاٹ پر دو افراد تھے ہیں۔ ان میں سے ایک مقامی اور دوسرا حصی تھا۔ جیسے ہی وہ پسیشن سپاٹ

میں داخل ہوئے۔ ہمارے آلات نے ان کے بارے میں نہ صرف خبر دے دی بلکہ ہمارے خفیہ کیرے بھی آن ہو گئے۔ ان دونوں نے چوکیدار کو پکڑا۔ یا جو شراب کے نش میں دھت پڑا ہوا تھا۔ اسے مار پیٹ کر ہوش میں لا یا گیا اور پھر اس سے آپ کے بارے میں پوچھا۔ پھر انہوں نے فون کو بھی چھیک کیا لیکن فون آلات کے آن ہونے کی وجہ سے خود بخود آف ہو چکا تھا۔ پھر اس مقامی آدمی نے حصی کو کوٹھی سے باہر بھیج کر اس سے اس فون نمبر پر کال کرائی۔ پھر وہ فون پیس کو چھیک کرتا رہا۔ پھر اس نے فون ساکٹ کو کھول کر چھیک کیا۔ اس کے بعد چوکیدار کو بے ہوش کر کے وہ واپس طلب کئے ہیں۔ دوسری طرف سے کہا گیا۔

”یہ کون لوگ ہو سکتے ہیں اور انہیں پیشل سپاٹ اور ہمارے فون نمبر کا کیسے علم ہوا۔ کنگ سلوان نے حیرت بھرے لہجے میں کہا۔

”یہ تو معلوم کرنا پڑے گا کنگ۔ دوسری طرف سے کہا گیا۔ ”ان کی تصویریں تیار کر کر پورے لوپاک میں ہبھادو۔ جب ان کا کوئی آتا پڑے تو انہیں بے ہوش کر کر تحری ایکس میں بیگوان دیا۔ میں تحری ایکس کے راڈل کو حکم دے دیا ہوں کہ وہ ان کی ہڈیوں سے بھی اصل معاملات اگلوائے اور پھر ان کا خاتمه کر دے۔ ”کنگ سلوان نے کہا اور رسیور کہ دیا۔

”یہ کون لوگ ہو سکتے ہیں۔ کنگ سلوان نے بڑراستے

ہوئے کہا اور پھر ایک خیال آتے ہی وہ چوکیدار۔ اور ایک دو ہوگے۔ ہم تو جوں نے راتھ آتی یعنی میں سانگر کے ہمیز کوارٹر کو سمجھا کیا ہے اور ان کا اس نمبر تک پہنچنے کا مطلب ہے کہ وہ اب میرے پہنچنے ہیں۔ دری بیٹھ۔ کنگ سلوان نے پہنچنے کے انداز میں بڑراستے ہوئے کہا اور اس کے ساتھ ہی اس نے میز پر بڑے ہوئے سفید رنگ کے فون کار سیور انھا کر نمبر پر میں کرنے شروع کر دیتے۔

پل ایس پل سے رائیڈ بول رہا ہوں ایک مردانہ آواز سنائی دی۔

کنگ سلوان فرام دس اینڈ کنگ سلوان نے اپنے منصوص انداز میں عزاتے ہوئے کہا۔ ”یہ کنگ۔ حکم فرمائیے دوسری طرف سے پہلے سے زیادہ موہبادت لجھے میں کہا۔

”وہ مخفی نوجوان خوکائی کیسا ہے۔ کنگ سلوان نے پوچھا۔

”اوے کنگ۔ دوسری طرف سے کہا گیا۔ ”اس نے بھاگنے کی کوشش تو نہیں کی۔ کنگ سلوان نے عزاتے ہوئے کہا۔

”نہیں کنگ۔ وہ کیسے ایسا کر سکتا ہے۔ اس کے دونوں پاؤں میں میساں ہیں اور ایک آدمی جو بیس گھنٹے اس کی نگرانی کرتا رہتا ہے۔

خفیہ کیرے بھی آن رہتے ہیں۔ دوسری طرف سے کہا گیا۔
”اے واپس لے جانے والے آجکل لوپاک میں گھومتے پھر رہے
ہیں۔ میں نے ان کے خاتمے کے احکامات دے دیتے ہیں لیکن ہو سکتا
ہے کہ یہ کسی طرح فتح بچا کر پی ایس پی آئندجاتیں۔ تم نے دہا ریڈ
الٹ رکھنا ہے۔“ کنگ نے کہا۔

”میں کنگ۔ حکم کی تعمیل ہو گئی۔“ دوسری طرف سے کہا گیا
تو کنگ نے ایک جھکٹے سے رسیور رکھ دیا۔

پھر اچانک ایک خیال کے آتے ہی اس نے ایک بار پھر سفید
رنگ کے فون کار رسیور انٹھایا اور یکے بعد یگرے دنمبر بریس کر دیتے
”میں کنگ۔“ دوسری طرف سے ایک مردانہ آواز سنائی دی۔

”میڑوڑے بات کراؤ۔“ کنگ نے عزات ہونے کہا۔
”میں کنگ۔“ دوسری طرف سے مودوبانہ لجھے میں کہا گیا اور
پھر لائن پر خاموشی طاری ہو گئی۔

”میڑوڑ بول رہا ہوں کنگ۔“ چند لمحوں بعد ایک اور مردانہ
آواز سنائی دی۔

”چہار اباط جان و کثر سے ہے یا نہیں۔“ کنگ نے پوچھا۔
”میں ہے کنگ۔“ دوسری طرف سے کہا گیا۔

”وہ کیا کر رہا ہے شوگرانی فارمولے کے سلسلے میں۔ ہم اس
مغنوی کی حفاظت سے متگ آچکے ہیں۔“ کنگ نے تیرا اور عزاتے
ہونے لجھے میں کہا۔

”جان و کثر نے اس سے رابطہ کرایا ہے ایک فرضی نام سے اور
اس ساتھیان نے جان و کثر کو بتایا ہے کہ وہ سلسلہ فارمولے پر
کام کر رہا ہے۔ زیادہ سے زیادہ ایک بختے کے اندر وہ اسے نکل کر کے
جان و کثر کو بھجوادے گا۔“ دوسری طرف سے کہا گیا۔

”چلو ایک بختہ مزید دیکھ لیتے ہیں لیکن جان و کثر سے کہ دو کر
اس کے بعد ہم اس مغنوی کو گولی مار کر اس کی لاش گٹھیں پھینکوں
دیں گے۔“ کنگ نے کہا۔

”اگر ایک بختے بعد بھی اس ساتھیان نے فارمولہ دیا تو ایسا ہی
ہو گا کہ اس کے بیٹے کی لاش اسے بھجوادی جائے گی اور پھر اس کی بیٹی
کو جو یونور سنی میں پڑھتی ہے اخوا کریا جائے گا۔“ میڑوڑ نے
مودوبانہ لجھے میں جواب دیتے ہوئے کہا۔

”لیکن اس لڑکی کو ہم اپنے پاس نہیں رکھیں گے۔ جان و کثر خود
اس کا کوئی انتظام کرائے۔“ کنگ نے تیرا لجھے میں کہا۔
”اس کی تو بت ہی نہیں آئے گی کنگ۔“ میڑوڑ نے جواب
دیا۔

”اوے کے۔“ کنگ نے کہا اور اس نے ابھی رسیور کریڈل پر رکھا
ہی تھا کہ اچانک اسے ایک خیال آیا تو اس نے سیاہ رنگ کے فون کا
رسیور انٹھایا اور نمبر بریس کرنے شروع کر دیتے۔
”تمہری ایکس سے راٹل بول رہا ہوں۔“ رابطہ قائم ہوتے ہی
ایک بھاری اور سختی آواز سنائی دی۔

۔ کنگ سلوان بول رہا ہوں۔..... کنگ نے اپنے مخصوص
غراستے ہوئے مجھے میں کہا۔

”یہ کنگ۔ حکم۔..... دوسری طرف سے گوہجہ نرم بنانے کی
کوشش کی گئی تھی لیکن اس میں تیری اور بھاری پن ویسے ہی موجود
تھا۔

”دو آدمیوں کو تھامس ٹریس کر رہا ہے۔ ان میں سے ایک مقامی
اور دوسرا حصی ہے۔ جیسے ہی وہ ٹریس ہوئے وہ انہیں بے ہوش
کر کے تھری ایکس بھگوا دے گا۔ یہ دونوں ہمارے خلاف کام کر رہے
ہیں اور شاید یہ وہی لوگ ہیں جنہوں نے راتھ جزیرے میں سانگر کے
خلاف کارروائی کی ہے۔ تم نے ان دونوں کی بڑیاں توڑ کر ان سے
سب کچھ اگکوانا ہے۔ لیکن خیال رکھنا، بتانے سے جھلے انہیں کسی
صورت مرتنا نہیں چلتے۔ سب کچھ مغلوم کر کے تم انہیں ہلاک کر کے
ان کی لاشیں گھر میں پھینکوادینا۔..... کنگ نے کہا۔

”یہ کنگ۔ حکم کی تعییل ہوگی۔..... دوسری طرف سے کہا گیا۔

”پھر تم نے مجھے تفصیلی روپورث دینی ہے۔ بلکہ بہتر ہے کہ وہ جو کچھ
بھی بتائیں وہ سب بیپ کر لینا۔ پھر بیپ مجھے بھگوا دینا۔..... کنگ
نے کہا۔

”ایسا ہی ہو گا کنگ۔..... راذل نے جواب دیتے ہوئے کہا۔

”خیال رکھنا یہ اہتمائی خطرناک کچھے جا رہے ہیں۔..... کنگ نے

رسیور رکھتے پھر اسے کان سے لگاتے ہوئے کہا۔

”یہ چاہے کچھ بھی ہوں کنگ۔ راذل کے مقابلے پر ایک لمحے کے
لئے بھی نہیں ظہر سکتے۔..... دوسری طرف سے اہتمائی خوت آمیز مجھے
میں کہا گیا۔

”ہاں، مجھے مظلوم ہے۔ اسی لئے تو میں انہیں تمہارے پاس بھجو
رہا، ہوں۔..... کنگ نے کہا اور اس کے ساتھ ہی اس نے رسیور رکھ
دیا اور پھر اطمینان بھرے انداز میں اپنے دوسرے کاموں میں مصروف
ہو گیا۔

ماسر، اب آپ نے کیا سوچا ہے۔ جوانا نے عمران سے مخاطب ہو کر کہا۔ وہ دونوں ابھی کلیوینڈ کالونی سے واپس اپنی رہائش گاہ پر پہنچ چکے۔

”مجھے اللہ تعالیٰ کی رحمت پر مکمل یقین ہے۔ وہ کوئی نہ کوئی راستہ بہر حال نکالے گا۔ عمران نے سکراتے ہوئے جواب دیا اور جوانا نے بے اختیار ایک طویل سانس لیا۔

”میرا خیال ہے ماسر کہ میں اندرور لڈ کار اونٹ لگاؤں۔ وہاں سے میں اس کنگ سلوان کا کھوج لازماً نکال لوں گا۔ جوانا نے کہا۔

”تجھیز تو تمہاری اچھی ہے لیکن ہمارے یاس وقت نہیں ہے۔ زیادہ سے زیادہ چند روز ہیں۔ اگر یہ چند روز بھی گزر گئے تو یقیناً شوکانی کو ہلاک کر دیا جائے گا۔ کیونکہ شوگرانی ساتھیان نے تو فارمولہ مکمل کر کے حکومت شوگران کے حوالے کر دیتا ہے۔ اس لئے ہم نے

ہر صورت میں ان چند روز گزرنے سے پہلے چھٹے شوکانی کو زندہ سلامت برآمد کرنا ہے۔ عمران نے جواب دیتے ہوئے کہا۔ ”ٹھیک ہے ماسر۔ جیسے آپ کہیں۔ جوانا نے جواب دیا۔

”پر لیشان ہونے یا مایوس ہونے سے معاملات نہیں سدھرا کرتے۔ پر لیشانی اور یا سیست انسان کو مزید بھٹکا دیتی ہے۔ اللہ تعالیٰ سے دعا اور خودا پر کوششی کی کامیابی کا اصل نجت ہے۔ عمران نے کہا اور اس کے ساتھ ہی وہ بے اختیار پونک پڑا کیونکہ اسے باہر سے سٹک سٹک کی تیز آوازیں سنائی دی تھیں۔ وہ ان آوازوں کو سن کر کری سے اٹھنے ہی لگا تھا کہ اسے یوں محسوس ہوا جیسے پلک چھکنے سے بھی کم عرصے میں کسی نے اس کے ذہن پر سیاہ کبل ڈال دیا ہو۔ اس کے کانوں میں آخری آواز جوانا کی پڑی تھی جس نے اہتمائی حیرت بھرے انداز میں ماسر کہا تھا۔ پھر جس طرح اچانک ہی اس کا ذہن تاریک ہوا تھا ویسے ہی اس کے ذہن میں روشنی ٹکنودار ہوئی اور چند لمحوں بعد اس کی آنکھیں کھل چکی تھیں۔ آنکھیں کھلتے ہی اس نے بے اختیار اٹھنے کی کوشش کی لیکن دوسرے لمحے وہ یہ دیکھ کر حیران رہ گیا کہ وہ اپنی رہائش گاہ کی بجائے ایک اور بڑے کمرے میں فولادی کری پر یعنہا ہوا ہے اور اس کے جسم کے گرد فولادی راوز موجود ہیں۔ اس نے گردن گھٹمانی تو اسے کچھ فاصلے پر دوسرا کری پر جوانا یعنہا ہوا نظر آیا۔ اس کی گردن ڈھکلی ہوئی تھی اور اس کے قریب ایک دیوہ یکل آدمی کھوا تھا جو جوانا کے بازو میں انگکش نکار پا تھا۔ عمران بھی گیا تھا

انہیں انداز کریا گیا ہے اور سٹک سٹک کی جو آوازیں اس نے سنیں وہ انتہائی روشنار بے ہوش کر دینے والی لیس کے کیپول پھٹنے لی آوازیں تھیں اور اس بے ہوشی کے دوران انہیں سہماں لا یا گیا اور اب انجشن لگا کر انہیں ہوش میں لا یا جا رہا ہے۔ یہ آدمی جو جوانا کے قریب عمران کی طرف پشت کئے کھڑا تھا واقعی دیوبھیل تھا۔ وہ جوانا سے بھی زیادہ قوی ہیکل نظر آرہا تھا اور اس کا جسم بھی تمہوس اور ورزشی تھا۔ وہ سر سے گنجاتھا اور اس نے جیزیکی پینٹ اور جیزیکی ہی ہاف آسٹینسون والی شرت پہنی ہوئی تھی جس میں سے اس کے بازوؤں کی مچھلیاں مسلسل پھر کتی ہوئی تھیں۔ سچد لمحوں بعد اس آدمی نے انجشن کی سوئی جوانا کے بازو سے نکالی اور سرخ کو ایک طرف پھینک کر وہ مرا تو اس کا پھرہ پہلی بار عمران کے سامنے آیا۔ اس کا پھرہ بھی اس کے جسم کی مناسبت سے چوڑا تھا اور اس پر سختی اور در ٹھکی کا تاثر بھی نہیاں تھا۔ اسے دیکھ کر فوراً تمہوس ہوتا تھا کہ یہ شخص جسمانی طور پر گوشت پوست کی بجائے چھر کا بنا ہوا ہے۔

بہت خوب۔ بڑے عرصے بعد تم جیسا آدمی دیکھنے کو ملا ہے ورنہ آج کل تو لوگ چریوں کی طرح نرم و نازک ہیں۔ عمران نے مسکراتے ہوئے کہا تو وہ آدمی بے اختیار چونک پڑا۔

تم، تم یہ بات کر رہے ہو۔ حیرت ہے۔ تم تو خود چھوٹی جیونی سے بھی کمزور ہو۔ اس آدمی نے منہ بناتے ہوئے کہا۔

تمہارے مقابل تو واقعی میں پھیونی ہی دکھائی دیتا ہوں یعنی

چیونی کو کمزور بھگنا حماقت کے سوا اور کچھ نہیں۔ تم نے وہ مثال نہیں سنی ہوئی کہ چیونی بھی ہاتھی کو ہلاک کر سکتی ہے۔ عمران نے کہا تو وہ آدمی بے اختیار بھاری آواز میں بُش پڑا۔

ایسی مثالیں تم جیسے کمزور آدمیوں نے بنائی ہوئی ہیں۔ اس آدمی نے کہا اور اس کے ساتھ ہی وہ جوانا کی طرف مُرگیا جو اب بہ ہوش میں آرہا تھا۔

تمہارا یہ ساتھی بھی خاص طیم شجاع ہے یعنی میرے مقابلے میں یہ ابھی بچھے ہے۔ اس آدمی نے منہ بناتے ہوئے کہا۔

اس کا نام جوانا ہے اور تمہارا نام۔ عمران نے کہا۔

میرا نام راذل ہے۔ راذل۔ ایک دیبا میرے نام سے کاپنی ہے۔ اس آدمی نے جواب دیا۔

تم کنگ سلوان کے ہی آدمی ہو یا۔ ”مران نے کہا۔

ہاں، میں کنگ سلوان کا ماتحت ہوں یعنی تمہارا کیا نام ہے۔ راذل نے کہا۔

میرا نام ماٹیکل ہے۔ لارڈ ماٹیکل اور یہ میرا بادی گارڈ ہے جوانا۔ ہمیں سہماں کون لے آیا ہے۔ عمران نے بڑے نرم سے لجھ میں کہا۔

کنگ کے آدمی چیس ہے، ہوشی کے عالم میں سہماں چھوڑ گئے ہیں اور میں نے تمہاری ہڈیاں توڑ کر تم سے سب کچھ اگلوانا ہے۔ راذل نے سخت لجھ میں کہا۔ ویسے بھی اس کی آواز بھاری اور بھرے سے حد سخت

تحایں اب اس کے لیے میں جنی کا عنصر بھلے سے زیادہ ہو گیا تھا۔
تم ماسٹر ڈکسن کے بیٹے تو نہیں ہو۔۔۔ اچانک ہوتا نے کہا۔
وہ کافی درست اسے غور سے دیکھ رہا تھا اور اس کی بات سن کر راول
بے اختیار اچھی پڑا۔ اس کے بھرپور پہلی بار حیرت کے تاثرات ابھر
آئتے۔
ہاں۔ مگر تم میرے باب کو کسی جلتے ہو۔۔۔ راول نے
اہمیتی حیرت بھرے لیج میں کہا۔
وہ بھی جہاری طرح بڑھ چڑھ کر دھونے کرنے کا عادی تھا یعنی
اوٹ اس وقت تک سب سے اوچا ہوتا ہے جب تک بہاری کے نیچے
د آئے اور جہارا باب ماسٹر ڈکسن ایک بہار کے نیچے آگیا تھا۔ تم تو
اس وقت میکے میں تھے۔ جوانانے مسلسل بولتے ہوئے کہا۔
ہاں، جہار انام کیا ہے۔۔۔ راول نے غور سے جوانا کو دیکھتے
ہوئے کہا۔

میرا نام جوانا ہے اور میر اعلق ماسٹر کفرز سے رہا ہے۔۔۔ جوانا
نے سکرتے ہوئے کہا۔
جو انما۔ ماسٹر کفرز اور، تو تم ہو وہ جوانا۔ جس نے میرے باب
کو بلاک کیا تھا۔ اور، اور گاؤ۔ میں نے لکھتا لاش کیا تھا جسیں۔ تاکہ
جہاری بہیاں توڑ کر اپنے باب کی موت کا انتقام لے سکوں۔ لیکن تم
کہیں۔۔۔ اور ماسٹر کفرز حظیم بھی ختم ہو گئی۔ اور گاؤ۔ آج تم سامنے
آئی گئے۔۔۔ راول نے کہا۔

"اُرے یہ کیا تم نے پرانی دشمنیاں نکال لی ہیں۔ چھوڑو پرانی
باتیں۔ موجودہ دور کی باتیں کرو۔۔۔ عمران نے سکرتے ہوئے
کہا۔ اس کا انداز ایسا تھا جیسے دو دو سوں کے، میان ہو جانے والی تجھے
بات کو رفع و فوج کر رہا ہو۔۔۔
پرانی دشمنیاں، آج واقعی پرانی دشمنی چکانے کا موقع آگئی ہے۔۔۔
میں تو بجانے کب سے جوڑ رہا ہوں کہ کہیں سے جہارا پڑے جائے اور
میں جہاری بہیاں توڑ کر اپنے باب کا انتقام لے سکوں۔ آج میری دعا
قبول ہو گئی ہے۔۔۔ راول نے سرت بھرے لیج میں کہا۔
"جہارے باب کو میں نے محاوٹے کے غوش بلاک نہیں سی
تحا۔۔۔ جسے میں نے قبیل ہمایا ہے کہ جہارا باب بھی جہاری طرح بڑھ
چکے کر باتیں کرنے والا تھا۔ اس نے مجھے پہنچ کر دیا اور میں نے بھی
اس کا پہنچ قبول کر دیا۔۔۔ پہنچ فائد تھی۔۔۔ جوانانے منہ بناتے
ہوئے کہا۔

"جو کچھ بھی تھا بہر حال اب جسیں ہر صورت میں میرے ہاتھوں
مرنا پڑے گا۔۔۔ راول نے بر جھکتے ہوئے کہا۔

"چلو۔۔۔ فائد بھی دیکھ لیں گے۔۔۔ جھلے یہ بتا کہ جہارا یہ لگ
بلاؤ کیاں ہوتا ہے۔۔۔ عمران نے بلاؤ بے نیازانہ لیج میں کہا۔
"خاموش رہو تم، وردھملے جہارے بینے میں کہا۔
اب اگر آواز بھی نکالی تو۔۔۔ راول نے یہ لفڑ عمران کو بڑی طرح
چھوکتے ہوئے کہا۔

اڑے اڑے اسخن۔ جوانا سے لڑتا ہے تو ہوش میں رہ کر
لڑو و رند لپٹنے باپ کی طرح تم بھی اگر دن ہجدا یہ ٹھوکے۔ عمران
نے سکراتے ہوئے کہا۔

چہاری یہ ہجرات کہ تم ما سڑ کو جھوکو۔ اب تک میں جھیں پچ
بھوکر نظر انداز کر باتھا یعنی تم نے ما سڑ سے توہین آمیز لے جی میں
بات کر کے اپنی موت مقدور کر لی ہے۔ جوانا نے بھی فصلے لئے
میں کہا۔

ہونہ، یہ چونا کاچھ اگر تھا راما سڑ ہے توف ہے تم پر۔ راڈل
نے فرش پر تمکے ہوئے کہا تو جوانا کے چہرے کے عضلات بری
طرح پھر پھلانے لگے اور انکھیں سرخ ہو گئی تھیں۔

اپنے آپ کو کھڑول میں رکھو جوانا۔ تھنڈے دماغ سے لڑنے
 والا حمولہ بھی شہزاد پر بھاری پڑتا ہے۔ عمران نے جوانا کی طرف
مرتے ہوئے خنث بچے میں کہا تو جوانا نے بے اختیار ہوتے بھجن لئے۔
واہ، تم واقعی اس کے ما سڑ ہو۔ راڈل نے من بناتے
ہوئے کہا۔

اور تم بھی سن لو راڈل۔ لڑائی بھائی بعد میں ہوتی رہے گی۔
بھٹے چد کام کی باتیں ہو جائیں۔ یہ بتاؤ کہ کیا تمہیں سلوم ہے کہ
شوگران سے لا یا جانے والا مخفی کیا ہے۔ عمران نے راڈل
سے علاوہ ہو کر کہا۔
مجھے بھاں کے علاوہ اور کچھ نہیں سلوم۔ اور تم بہت باتیں

کرتے ہو۔ اس نے تم تو چھپی کرو۔ سباقی باتیں میں جوانا کی بذیں تو ز
کر سلوم کر لوں گا۔ راڈل نے جیب سے مشین پسل نکالے
ہوئے کہا یعنی اس سے جیٹے کہ وہ مشین پسل کا رخ عمران کی طرف
کرتا۔ کٹاک کو کہ کی اوڑاؤں کے ساتھ ہی راڈل غائب ہوئے اور
”برے لئے راڈل جھنگا ہو۔“ اچھل کر پشت کے بل فرش پر جا گرا۔
عمران جو کسی حد تک راڈل کی نفیسات کو کچھنے لگ گیا تھا۔ کافی رز
سے نائگ موز کر کری کے عقیقی پائے میں موجود راڈل کو اپسٹ
کرنے والے بن پر بیڑ رکھے ہوئے تھا۔ اسے سلوم تھا کہ راڈل اپنے
باپ کے انعام میں انداختا ہو کر کسی بھی لمحے اس کو راستے کی رکاوٹ
کھو کر اس پر فائز کھول سکتا ہے۔ اس لئے وہ ایسی پچھوئیں کے لئے
جیٹے سے تیار تھا۔ جنک اسے سلوم تھا کہ جوانا ایسا ہو کر کے گا کیونکہ وہ
جس کری پر بیٹھا ہوا تھا اس کے ساتھ دوسرا کری جزوی ہوتی تھی اور
وہ نائگ نہ موز سکتا تھا اور دیسے فولادی راڈل کو ہاتھوں سے تو زنا
نا ممکن تھا۔ اس لئے جو کچھ کرتا تھا عمران کو ہی کرتا تھا۔ پھر راڈل
غائب ہوئے پر راڈل جو نکاہی تھا کہ عمران نے چھتے کے سے انداز میں
زندگی بھی اور اس کے دونوں بیڑ پوری قوت سے راڈل کے بھان کی
طرح بھیجے ہوئے یعنی پر بڑے اور اس اچانک اور زور دار گلے
راڈل سے دیو قامت اور بھرپڑی آدمی کے پر زمین سے اکھاڑ دیے اور
وہ جھنگا ہوا ایک دھماکے سے پشت کے بل فرش پر جا گرا۔ مشین
پسل بھی اس کے ہاتھوں سے نکل گیا تھا جنک عمران نے اسے خرب لکھ

یہ سب فضول باتیں ہیں۔ اصل بات ہمارا مشن ہے۔ اے اٹھا کر کری پر راول اور پھر راول سے باہر جیکٹ کرو۔ ہو بھی نظر آئے اس بلاک کر دتا کہ اس سے اطمینان سے پوچھ گئے ہوئے۔ عمران نے کہا تو جوانا سر ملتا ہوا آگے بڑا گیا۔ راول اب تکلیف کی شدت سے ہوش ہو چکا تھا۔ جوانا نے حجک کر اس کا ایک یا زو پکڑا اور پھر اسے فرش پر گھسیتا ہوا اس کری کے قرب لے آیا جس پر چلتے عمران یہ ہوا تھا اور پھر اس نے حجک کر اسے دونوں پا تھوں سے پکڑ کر ایک جھٹکے سے اٹھا کر کری پر راول دیا۔ عمران نے عقب میں جا کر راول والابن آپست کر دیا اور راول کے جسم کو راول نے جکڑا۔ ماسنر یہ تو حركت بھی نہیں کر سکتا۔ پھر راول کی کیا ضرورت تھی۔ جوانا نے حیرت بھرے لئے میں کہا۔

یہ بھائی طور پر واقعی خاصا طاقتور ہے۔ اس نے کسی بھی لمحے بھی ہو سکتا ہے۔ تم باہر جا کر جیکٹ کرو۔ عمران نے جواب دیا تو جوانا مزرا اور اس نے ایک طرف پڑے ہوئے راول کے مشین پسل کو اٹھایا اور بیرونی دروازے کی طرف بڑھ گیا۔ عمران نے ایک طرف بڑھی ہوئی عام سی کری اٹھا کر راول کے سامنے رکھی اور پھر آگے بڑھ کر اس نے دونوں پا تھوں سے راول کا ناک اور منہ بند کر دیا۔ تھوڑی ور بھو جب اس کے اوپر والے جسم میں حركت کے آثار نمودار ہونے شروع ہو گئے تو عمران نے ہاتھ بٹانے اور بچھے بہت کر کری پر بیٹھ گیا۔ پھر لوگوں بعد راول نے کراہتے ہوئے آنکھیں کھو لیں

290

رہوا میں قلا بازی کھائی۔ اس کے انداز میں اس قدر پھرتی تھی کہ سب تک راول ہو بھاری جسم کا ناک ہونے کے باوجود احتیاط پھر تھا اس نے یقین گرتے ہی اس نے بھلی کی سی تیزی سے قلا بازی کھا کر اٹھنے کی کوشش کی یہیں اس کی یہ پھرتی خود اس کے حق میں سمز ثابت ہوئی کیونکہ عمران میں آؤی کے مقابل اس انداز میں اٹھنے کی کوشش راول کو احتیاطی ہٹکنی پڑی۔ جسے ہی قلا بازی کھا کر اٹھنے کے لئے اس کی دونوں نانکیں اس کے سر کے عقب میں گئیں عمران لیفت اچھل کر اس کی سماں کی طرح مزدی ہوئی پشت پر گرا اور اس کی کمرے کیاں کی زور وار آواز کے ساتھ ہی راول کے منہ سے ایک کرناک بیچنکلی اور عمران تو اچھل کر ایک طرف جا کھدا ہوا جبکہ راول ہمبوک بل زمین پر گرا اور اس کے دونوں پالزوں پر اس طرح اور ہر ہبرانے لئے جسے کوئی انداختا ہوا میں لانھیاں چلا رہا ہو جبکہ اس کا چھلا دھرم حركت کرنے سے محفوظ ہو چکا تھا۔ عمران نے اسی حالت میں چھوڑ کر آگے بڑھ کر کرسیوں کے عقب میں جا کر اس نے جوانا کی کری کے ساتھ ہی کلاؤ میں موجود پین کو پریس کر دیا اور اس کے ساتھ ہی کلاؤ کلاؤ کی آوازوں کے ساتھ ہی جوانا کے جسم کے گرد موجود راول غائب ہو گئے اور جوانا اچھل کر کھوا ہو گیا۔

ماسنر آپ نے اسے بہت بڑھ دیے کار کر دیا ہے۔ میں اس کی پذیار توزنا چاہتا تھا۔ اس نے آپ کی توہین کی ہے۔ جوانا نے کہا۔

بچتے تم میرے سوالوں کے درست جواب دے دو۔ عمران نے کہا۔

تم پوچھو جو میں جانتا ہوں کہ ماڈوں گامجھے نھیک کر دیا پھر مجھے کوئی مار دو۔ میں اس حالت میں ذمہ نہیں رہتا چاہتا۔ تم نے تو مجھے کیونکے سے بھی بدتر کر دیا ہے۔ راول نے کہا۔

منو ہم نے شوکائی مخواہ کو بازیاب کر لاتا ہے۔ تم بتاؤ کہ وہ کہا ہے۔ عمران نے سمجھیہ لمحے میں کہا۔

تم یقین کر دیں اس حالت میں بھوت نہیں بولوں گا۔ مجھے قطعی معلوم نہیں ہے کیونکہ میں صرف ہمارا تک محدود ہوں۔ راول نے جواب دیا۔

تم درست کہ رہے ہو یعنی اس بات سے تم اکار نہیں کر سکتے کہ جیسی کلگ سوان کے بارے میں معلوم نہیں ہے۔ عمران نے کہا۔

تم اس کے بارے میں کیا پوچھنا پڑتے ہو۔ راول نے کہا۔
وہ کہا یہ ملتا ہے، کہا رہتا ہے۔ اس بارے میں تفصیل۔۔۔ عمران نے کہا۔

ہاں، یہ میں جانتا ہوں۔ لوپاک کے شمال مشرق میں ایک علاقہ ہے جسے برائٹ لائز ایریا کہا جاتا ہے۔ اس ایریا میں ایک مارشل آرٹ سکول ہے جس کا نام لوپاک مارشل آرٹ سٹریٹ ہے۔ ہمارا لوگوں کو مارشل آرٹ کی باقاعدہ تربیت دی جاتی ہے۔ اس

اور اس کے ساتھ ہی لاشوری طور پر اس نے اٹھنے کی کوشش کی یعنی اس کا چلا جسم بالکل بے حس و حرکت رہا تو راول کے ہمراہ پر تکفیل کے ساتھ ساقیہ حیرت کے تاثرات ابجر آئے۔

تم، تم نے یہ کیا کیا ہے۔ تم نے راول کو بے کار کر دیا ہے۔ یہ کہیے ہو گیا۔ راول کے منہ سے رک رک کر احتراق نکل رہے تھے۔ اسے شاید یقین نہ آرہا تھا کہ اسے واقعی عمران نے ہی بے کار کیا ہے۔ وہ عمران جو اس کی لفڑیں سمجھے جیسی حیثیت بھی نہ رکھتا تھا۔

چہار دماغ بے علاگرم ہے۔ اس نے مجھے بھروسہ جیسیں بے کار کرنا پڑا۔ اب بھی اگر تم میرے سوالوں کے درست جواب دے دو تو میں جیسی نھیک کر سکتا ہوں ورنہ تم باقی ساری زندگی اسی طرح بے حس و حرکت پڑے رہو گے اور دنیا کا کوئی ڈاکر جیسیں دوبارہ نھیک نہ کر سکے گا اور یہ بات تم بھی اچھی طرح سے جانتے ہو کہ جیسیں اس حالت میں دیکھ کر کلگ سوان ہمارا کیا حشر کرے گا۔ عمران نے اہتمامی سمجھیہ لمحے میں کہا۔

تم، تم۔ پیلسز مجھے نھیک کر دو۔ پیلسز میں ہماری منت کرتا ہوں۔ تم واقعی حیرت انگیز آدمی ہو۔ جو اتنا جسے آدمی نے اگر جیسیں ماسٹر ہیا ہے تو تم واقعی ایسے ہی آدمی ہو۔ مجھے سے غلطی ہو گئی ہے۔ پیلسز مجھے نھیک کر دو۔ راول نے اہتمامی منت پڑے لمحے میں کہا۔ اس کی ساری اکزوفون ہوا ہو چکی تھی۔

میں نے تم سے وعدہ کیا ہے تو میں وعدہ پورا بھی کروں گا۔ یعنی

خفیہ کیروں نے تمہاری تصویریں بنائیں۔ یہ تصویریں دپاک میں لگ سلوان کے قائم آدمیوں کو بھنچادی گئیں اور پھر انہوں نے جسیں ایک کوئی میں نہیں کریا اور وہاں سے جھیں گئیں سے بے ہوش کر کے بہاں لایا گیا ہے۔ راذل نے تفصیل بتاتے ہوئے کہا۔

”اس مارشل آرت سٹر کے خلافی انتظامات کیا ہیں۔“..... عمران نے پوچھا۔

”بظاہر تو کوئی نہیں میں کیونکہ اس سٹریم ہر آدمی آ جاسکتا ہے۔“ اور ان ہے یہیں جب کوئی آدمی نیچے اپنی میں جانے کی کوشش کر رہا ہے یا کسی سے اس پارے میں پوچھتا ہے تو وہاں موجود مخصوص افراد ارسل ہو جاتے ہیں اور اسے بلاک کر دیا جاتا ہے۔ ویسے یہ بنا دوں کہ راست مارشل آرت سٹر کے بینچگ ڈائریکٹر کے آپس سے جانا ہے اور اسے یا تو برادر راست اندر سے کھولا جاتا ہے یا پھر بینچگ ڈائریکٹر براؤں کو نہ کہا۔ راذل نے جواب دیا۔

”لگ سلوان کا حلیہ اور قد و قامت کیا ہے۔“..... عمران نے پوچھا تو راذل نے تفصیل بتا دی۔ یہ وہی حلیہ تھا جو عمران کو جھٹے بتایا گیا تھا۔

”اس کے آپس کا لامحالہ کوئی خفیہ راست بھی ہو گا۔“..... عمران نے کہا۔

”ہاں ہے یہیں اسے سوائے اہمی ایرجنی کے استعمال نہیں

سکوں کے نیچے ایک علیحدہ خفیہ پورشن ہے جس میں لگ سلوان کا آپس بھی ہے اور رہائش بھی۔ اس کا راست خفیہ ہے لیکن ہے وہ بھی مارشل آرت سٹر کے اندر سے۔ میں وہاں لگ سلوان کے باڈی گارڈ کے طور پر چار سال رہا ہوں۔ پھر مجھے بہاں کا انچارج بنا دیا گیا بہاں ان لوگوں کو لایا جاتا ہے جن پر قشد دکر کے مسویات حاصل کرنا ضروری ہو اور یہ کام میں سرانجام دیتا ہوں۔“..... راذل نے جواب دیا۔

”لیکن اس کا فون نمبر تو کلیویٹر کا لوگی کی ایک کوئی میں نسبت ہے۔“..... عمران نے کہا۔

”ہاں، یہ ڈاہنگ سٹم ہے اور تم بھی اس ڈاہنگ سٹم کی وجہ سے پکڑے گئے ہو۔ لگ سلوان کے آپس میں مشینی کا انچارج تھا مس ہے۔ اس کوئی میں صرف ایک پوکیدار رہتا ہے لیکن وہاں خفیہ کیمرے اور فوتو ائرنس نصب ہیں۔ وہاں جو فون موجود ہے وہ بظاہر ہام سافون ہے لیکن اس کی میں لائن کے اندر ایک بعد یہ ترین لائن ایسی ہے جس سے لگ سلوان کے آپس میں بھی لائن جاتی ہے۔“

”تین گھنٹیاں بینچے تک اس لائن پر کال شفت نہیں ہوتی لیکن تین گھنٹیوں کے بعد اس فون کی لائن آٹو یٹک انداز میں اف ہو جاتی ہے اور لگ سلوان کے آپس میں جانے والی لائن اوپن ہو جاتی ہے۔“ تھا مس نے ”ہمیں جس کے ذریعے بہاں بھجوایا تھا اس سے میں نے پوچھا تھا۔ اس نے بتایا کہ تم دونوں اس کوئی میں گئے۔ وہاں کے

”یکن وہ لوگ ہو جیس سہماں چھوڑ گئے ہیں ان کا کیا ہو گا۔“ عمران
نے کہا۔

”لٹک سلوان میری بات مانے گا ان کی نہیں۔ انہیں لمحنا موت
کی سزادی دی جائے گی اور بس۔“ راڈل نے جواب دیا۔
”جو انہا۔ اس کے راڈز کھولو اور اسے اٹھا کر نیچے فرش پر من کے بل
تلا دو۔“ عمران نے کہا تو جوانا نے آگے بڑھ کر اس کے حکم کی
تعیش کر دی۔

”اس کی دنخواں ناٹکیں سیدھی کر کے اس کے سر کی طرف لے جاؤ
اور جہاں میں کہوں وہاں روک دھنا۔“ عمران نے کہا تو جوانا نے
دیے ہی کیا۔ راڈل کے من سے کراہیں نکل رہی تھیں۔
”بس جہاں روک جاؤ۔“ عمران نے کہا اور اس کے ساتھ ہی

آگے بڑھ کر اس نے اس کی کمان کی طرح مڑی ہوئی کر پر ایک بجھ
بیان باقاعدہ کھا۔ کافی درستک وہ اس باقاعدہ کو اپر نیچے کر کے ایڈ جست
کرتا رہا۔

”قابو میں رکھتا اے۔“ عمران نے جوانا سے کہا اور جوانا کے
اشبات میں سر طالنے پر عمران نے کمر پر رکھے ہوئے اپنے بائیں باقاعدہ
و اپنی باقاعدہ کامپاپوری قوت سے مارا تو کلاں کی زور دار آواز کے ساتھ
ہی کرہ راڈل کے حلق سے نکلنے والی کریٹاک جی جس سے گونج اخراج اس کا
پورا جسم کا پتھنے لگ گی تھا۔
”بس چھوڑ دو۔“ عمران نے بیچھے بیٹھنے ہوئے کہا تو جوانا نے

کیا جاتا۔ وہ بلا کثرہ رہتا ہے۔ راڈل نے جواب دیا۔
”کوئی سارہ است ہے۔“ تفصیل ہماؤ۔“ عمران نے کہا۔
”اس سارہ شل آرت سترز کی عقبی گلی میں ایک دروازہ ہے جو بد
ہے۔ اس دروازے کے بیچے لکنکریت کی دیوار ہے۔ جب اس راستے
کو کھولا جاتا ہے تو یہ لکنکریت کی دیوار ہست جاتی ہے اور دروازہ کھل
جاتا ہے ورنہ نہیں اور اس کے کھولنے کا ستم براد راست لٹک
سلوان کے پاس ہے۔“ راڈل نے جواب دیتے ہوئے کہا۔

”اوے، تم نے سب کچھ بتا کر تعاون کیا ہے۔ اس لئے میں اپنا
دعدد پورا کرتا ہوں۔“ عمران نے کہا اور مزکر جوانا کی طرف دیکھا
جو اس دوران خاموشی سے اندر آکر عمران کی کرسی کے بیچے کھوا ہو گیا
تمہارے۔

”کیا رہا جوانا۔“ عمران نے جوانا سے مخاطب ہو کر کہا۔

”مسٹر، سوائے اس راڈل کے بھاں اور کوئی آدمی موجود نہیں
ہے۔ البتہ بھاں ایک بڑا اسٹر سلوو ہے جہاں ہر قسم کا اسٹر موجود
ہے۔“ جوانا نے جواب دیتے ہوئے کہا۔

”میں بھاں اکیلارہتا ہوں۔“ راڈل نے کہا۔

”اب اگر ہم تمہیں تھیک کر دیں تو تم ہمارے بارے میں لٹک
سلوان کو کیا رپورٹ دو گے۔“ عمران نے کہا۔

”میں چھاری بھاں آمد سے ہی صاف مکر جاؤں گا۔“ راڈل نے
جواب دیا۔

راذل کی نالگیں چھوڑ دیں۔ اس کی دونوں نالگیں ایک دھماکے سے
نچے گریں اور اس طرح سختنے اور کھلنے لگیں جسے راذل پر جان کنی کی
حالت طاری ہو گئی ہو۔ لیکن چند لمحوں بعد راذل بیکت پہن کر سیدھا
ہوا اور پھر اس طرح اچھل کر کھدا ہو گیا جسے اسے کچھ ہواہی نہ ہو۔ وہ
کبھی حرمت سے اپنے جسم کو دیکھتا اور کبھی عمران کو۔

”میں نے اپنا وحدہ پورا کر دیا ہے راذل۔ اب ہم جا رہے
ہیں۔“..... عمران نے مسکراتے ہوئے کہا۔

”تم، تم حرمت انگریز انسان ہو۔ ناقابل یقین صلاحیتوں کے
مالک۔ میں نے تمہاری خاطر جوانا کو بھی معاف کر دیا۔ تم جاسکتے
ہو۔“..... راذل نے کہا۔

”تمہارے دل میں اگر کوئی انتقامی جذبہ ہو تو اب بھی وقت
ہے۔ اپنے آپ کو رسک میں ڈال لو۔ ماسٹر تور مدل آدمی ہے جنہوں
نے جہیں دوبارہ تحکیم کر دیا ہے۔ لیکن میں ابھی استار تحدیل نہیں
بن سکا۔“..... جوانا نے منہ بناتے ہوئے کہا۔

”آؤ جوانا۔ اب ہم وقت نمائخ کرنے کا کوئی فائدہ نہیں ہے۔“

عمران نے کہا اور دروازے کی طرف پڑ گیا۔ جوانا بھی سر ملاتا ہوا اس
کے یونچے بڑھا جکہ راذل اپنی جگہ پر ہی کھوارہ گیا۔ ابھی عمران اور جوانا
دروازے کے قریب یونچے ہی تھے کہ بیکت کرہ راذل کے ہذیانی قتنے
کے گونج اٹھا۔

”بس رک جاؤ۔ تمہاری لاشیں ہی جہاں سے جا سکتی ہیں۔“ راذل

نے تھہرہ لگا کر جھٹکے ہوئے بچے میں ہما تو عمران اور جوانا دونوں تیزی
سے مڑے ہی تھے کہ راذل کے ہاتھ میں موجود خنجر بھلی کے کونے
کی طرح اڑتا ہوا سیدھا جوانا کے سینے کی طرف بڑھا یعنی اس سے چھٹے
کہ خنجر جوانا کے سینے میں دوست ہوا۔ جوانا کا ایک ہاتھ بھلی سے بھی
تیزیادہ تیزی سے ہٹ کت میں آیا اور پلک جھکنے میں خنجر اس کے ہاتھی
تھسکی کیا کر اڑتا ہوا چہنانے کے سامنے دیوار سے جاٹکرایا۔ اس کے
ساہنے ہی جوانا کا دوسرا ہاتھ سیدھا ہوا اور کویاں تو اتر سے راذل کے
پیمان جسے یعنی میں احرنی چلی گئی اور راذل جوانے خنجر کو اس طرح
پلٹ کر دیوار کی طرف جاتا دیکھ رہا تھا کویاں کہا کر پھر قدم
لاکھراتے ہوئے انداز میں یونچے ہٹا۔ اس کے پھرے پر خود یہ حرمت
کے ہاترات نایاں تھے کیونکہ یہ سب کچھ صرف پلک جھکنے میں مکمل
ہو گیا تھا۔ جو تھوڑے لاکھولے کے بعد راذل ایک دھماکے سے نیچے گرا
اور اس بارہ حد تھے جہاں کی کی کیفیت سے گزرنے کے بعد وہ ساکت
ہو گیا۔ اس کی آنکھیں بے نور ہو چکی تھیں۔

”اوہ جوانا۔ اب ہم نہیں سے ضروری اسلوچ بھی لینا ہے۔“..... عمران
نے کہا اور ایک بار پھر ہڑکر دروازہ کھول کر باہر نکل گیا۔ پھر وہ
ضروری اسلوچ کے کروائیں برآمدے میں یونچے ہی تھے کہ سامنے روم میں
موجود فون کی گھنٹی بیج انہی تو عمران تیزی سے اس سامنے روم میں
طرف بڑھ گیا اور اس نے رسیور انٹھایا۔

”راذل بول رہا ہوں۔“..... عمران نے راذل کے بچے اور آواز میں

ٹھر جو فوری طور پر ادھر کارخ نہیں کریں گے اور اس دوران ہم ان کے سروں پر چیخ جائیں گے۔ عمران نے کار کا دروازہ کھوئے ہوئے کہا۔

پاسڑ، اب اس مارشل آرٹ ستر جاتا ہے۔ جوانا نے پوچھا۔
ہاں، اب جب تک کنگ سلوان سے دو دو ہاتھ نہیں ہو جاتے۔
اُن وقت تک مخالفات آجے نہیں جوڑ سکتے۔ عمران نے جواب میں کہا۔
دیا اور جوانا سر ملائیا، جو اپنے تک کی طرف بڑھ گیا۔

کنگ سے بات کرو داڑل۔ دوسری طرف سے ایک مردانہ آواز سنائی دی۔

ہسلو۔ چند لمحوں بعد ایک بھاری اور غرماً ہوتی سی آواز سنائی دی۔

راڑل بول رہا ہوں کنگ۔ عمران نے راڑل کی آواز اور مجھ میں کہا۔

ان دونوں آدمیوں سے کیا معلوم ہوا ہے راڈل۔ دوسری طرف سے اسی چھٹے جیسے لمحے سی کہا گیا۔

کون سے دو آدمی کنگ۔ میرے پاس تو ابھی تک کوئی نہیں ہبھپا۔ عمران نے جواب دیا۔

کیا، کیا کہہ رہے ہو۔ کیا تھامس کے افراد دو بے ہوش افراد کو تمہارے پاس ہبھا نہیں گئے۔ دوسری طرف سے کنگ نے حلق کے مل پختے ہوئے کہا۔

نہیں کنگ۔ میں تو ان کا انتظار کر رہا ہوں۔ عمران نے جواب دیا تو دوسری طرف سے بغیر کچھ کہے لا گئ کات دی گئی تو عمران نے مسکراتے ہوئے رسیدہ رکھ دیا اور پھر کمرے سے نکل کر وہ پوری کی طرف بڑھا چلا گیا جہاں ایک سفید رنگ کی کار موجود تھی جس کے قریب جوانا کھڑا تھا۔

میں نے انہیں بتا دیا ہے کہ ابھی مطحوبہ لوگ نہیں ہبھپا۔ اس

اس کا غصہ لمحہ پر لمبی تیز سے تیز تو ماجارہا تھامہ تھوڑی
گھستنی نکلی اٹھی تو اس نے ایک جھٹکے سے رسیور انٹھایا۔
سیں لکھ نے غصہ لمحہ میں کھا

آول ازمیانی دیکی ۔ دوسری طرف سے تھامن کی
تیسرا، جن طب ۔

کیا روپوہٹ ہے س جلدی بھاؤ۔۔۔ سگ نے جھٹکے ہوئے لجے
سیکھا۔

”آپ ابھاڑتے دیں تو آپ کے آفس حاضر ہو جاؤں تاکہ معاملات
کنفرم ہو سکیں۔۔۔ تھامس نے ابھائی منٹ بھرے لجئے میں کہا۔
”اجاؤں۔۔۔ بھی فوراً۔۔۔ لگک نے اسی طرح غصیلے لجئے میں کہا اور
دیبور کر یڈل پر چل دیا۔۔۔ تھوڑی درود بعد دروازے پر موڈیانہ انداز میں
دستک دی گئی تو لگک نے میز کے کنارے پر موجود مختلف دنگ کے
پتوں میں سے ایک ٹھن پہنک کر دیا۔۔۔ اس کے ساتھ ہی دروازہ
خود بخوبی کھل گیا اور ایک درمیانے قد اور جسم کا ادھی جس کے ہاتھ میں
ایک بیگ تھا اندر داخل ہوا۔

"یہ کیا ہے تھامس..... کنگ نے بیگ کی طرف اشارہ کرتے
تھے تھرت بھرے بچے میں کھا۔

اس میں پروجیکٹر اور فلم ہے کنگ اور ہمی تپ کو دکھانے کے لئے میں ہمایا حاضر ہوا ہوں..... تھامس نے کہا اور بیگ کو نیچے لکھ کر اس نے کھولا اور اس میں سے ایک جو یہ ساخت کا دیبری سے

اس کا غصہ لمحہ بہ لمحہ تیز سے تیزتر ہو تا جانہ تھام تھوڑی در بحر قون کی
گھنٹی نگ اٹھی تو اس نے ایک چمٹے سے سجن اٹھا۔

لیکن کچ نے غصے لئے تم رکھا۔

تمامی ایجادیں میں بھاگے ہیں۔

کے بول رہا ہوں سنگ۔

دوسری اور سانچی دی۔

کیا رپورٹ ہے۔ جلدی بساؤ۔۔۔ سگ نے بھائی ہونے لئے میں کہا۔

”آپ ابھاڑتے دیں تو آپ کے آفس حاضر ہو جاؤں تاکہ معاملات
کنفرم ہو سکیں۔۔۔ تھامس نے ابھائی منٹ بھرے لجئے میں کہا۔
”اجاؤں ابھی فوراً۔۔۔ لگک نے اسی طرح غصیلے لجئے میں کہا اور
دیبور کر یڈل پر چل دیا۔ تھوڑی درود بعد دروازے پر موڈیانہ انداز میں
دستک دی گئی تو لگک نے میز کے کنارے پر موجود مختلف دنگ کے
پتوں میں سے ایک ٹھن پہنک کر دیا۔ اس کے ساتھ ہی دروازہ
خود بخوبی کھل گیا اور ایک درمیانے قد اور جسم کا ادھی جس کے ہاتھ میں
ایک بیگ تھا اندر داخل ہوا۔

"یہ کیا ہے تھامس..... کنگ نے بیگ کی طرف اشارہ کرتے
تھے تھرت بھرے بچے میں کھا۔

اس میں پروجیکٹر اور فلم ہے کنگ اور ہمی تپ کو دکھانے کے لئے میں ہمایا حاضر ہوا ہوں..... تھامس نے کہا اور بیگ کو نیچے لکھ کر اس نے کھولا اور اس میں سے ایک جو یہ ساخت کا دیبری سے

”کیا رائل کو اس فلم کے بارے میں علم ہے؟..... لگ نے و پھر

"لیک کنگر اس کے سامنے قدم بٹھی ہوتی ہے۔..... تم اس نے جواب دیا۔

• یہیں کلگ - حکم کی تعلیم ہو گی۔ ... تھامس نے کہا اور پھر پروجینکٹر کو اٹھاگر اس نے بچے رکھے ہوئے بیگ میں ڈالا اور بیگ اٹھا کر واپس مار گیا۔

لے کے منکن ہے کہ راول ہمارے دشمنوں سے مل جائے۔
لیکن بیٹھ اس تھر بامحتاد آدمی بھی اگر بدل سکتا ہے تو پھر کس پر
امحتاد کیا جائے۔ کنگ نے غصے لیجئے میں بڑاتے ہوئے کہا۔
پھر تقریباً ایک گھنٹے بعد فون کی گھنٹی نج اٹھی تو کنگ نے ہاتھ بڑھا کر
دسمیور اٹھا لیا۔

لیک نے پہنچنے تھوڑا لمحے میں کہا۔
تھامس بول رہا ہوا کہا۔

..... طرف سے تھامس کی متوجہی آواز سنائی دی تو کنگ چونک پڑا
کہ کیا ہوا ہے۔ تم خود بہاں کیوں نگے ہو۔ کنگ نے چونک
کر کیا۔

بھاں کوئی کال اٹھا نہیں کر رہا تھا۔ اس نے میں خود ساتھیوں

چلنے والا پرو جیکٹر نکال کر اس نے اسے میز پر اس انداز میں رکھا کہ اس
کی سکرین کارخانگ کی طرف تھا۔
کونسی فلم دکھاتا چاہتے ہو۔ کنگ نے قدرے حیرت
نمہے لئے ہر کہا۔

” ہمے آدمیوں نے جب ان دو بے ہوش افراد کو راذل کے
حوالے کیا تو اصول کے مطابق اس کی فہم تیار کرنی گئی۔ ان سے چار
سال قبل ایسا ہی ایک سر سامنے آیا تھا جس کے بعد میں نے
شیخزادگ ک آرڈر ز جاری کئے ہوئے ہیں کہ ہر اہم موقع کی فہم بتانی
جائے۔ تھامس نے موذبانہ لمحے میں جواب دیتے ہوئے کہا۔
” اور ایضاً دکھاؤ فہم۔ کنگ نے اثبات میں سر ٹلاتے ہوئے

کہا اور تھامس نے پر و جیکٹ کا ٹھن پر لیکی کر دیا۔ اس کے ساتھ ہی ایک تھما کے سکر میں روشن ہو گئی اور صدرا بھر آیا۔ کنگ خاموش ہٹھا فلم دیکھ رہا تھا۔ اس کے ہونت بھینج ہوئے تھے۔ جب فلم ختم ہو گئی تو تھامس نے پڑم دیا اور جیکٹ آف کر دیا۔

لیکن سر- یہ راڈل تھیں ان لوگوں سے مل گیا ہے۔ اس نے
انہیں فراہم کر دیا ہے اور اب ان کی وصولی سے ہی یکسر انکاری ہے
تمام س نے کہا۔

سمیت مہماں اسکی سمجھیاں راٹل کی لاش بلکی روم میں بڑی ہوئی ہے۔ اس کے سینے پر گولیاں ماری گئی ہیں۔ جبکہ وہ دونوں آدمی جو وہاں سے ہوشی کے عالم میں بچانے گئے تھے فاتح ہیں اور راٹل کی کار بھی موجود نہیں ہے۔ تھامس نے تفصیل بیاتے ہوئے کہا۔

لیکن چلے مجھے راٹل نے خود فون پر بیکایا ہے کہ آدمی اس نے وصول نہیں کئے۔ پھر وہ کیسے بلاک ہوا اور کس نے اسے بلاک کیا۔ سمجھ سلوان نے کہا۔

سمیج۔ اس کی لاش کی حالت بتا رہی ہے کہ اسے بلاک ہوئے جائیں گے تو اصل حقیقت سامنے آئے گی۔ تھامس نے کہا۔

پان، تم درست کہہ رہے ہو۔ ان کی تصویر میں تو تمہارے پاس ہیں۔ انہیں پورے لوپاک میں پھیلا دو اور اس بار انہیں کلکر کر تم نے خود انہیں تحری ایکس لے جاتا ہے اور تم نے خود ان سے تام سلوہات حاصل کرنی ہیں۔ اب راٹل کی بلاکت کے بعد تحری ایکس تمہارے چارچ میں رہے گا۔ تم اپنے اعتماد کا کوئی آدمی وہاں تعیینات کر رہو۔ سمجھ سلوان نے کہا۔

میں سمجھ۔ حکم کی تعلیم ہو گی۔ تھامس نے جواب دیا تو سمجھ نے رسیور رکھ دیا۔

یہ سب آخر کیا ہو رہا ہے۔ بھلے راتھ جو ہے کا ہیڈ کوارٹر جاہ ہوا۔ پھر یہ لوگ اس کلیو یونٹ کا لوئی والی کو نجی میں پہنچ گئے۔ اب

انہوں نے راٹل جسے مقابل سخت آدمی کو بلاک کر دیا ہے۔ یہ تو اہمیتی خطرناک لوگ ہیں۔ ان کو بعد از جلد بلاک ہونا چاہئے۔ سمجھ نے جزویاتے ہوئے کہا۔ پھر سمنی سنجنے پر اس نے رسیور اٹھایا اور فون سننے میں صرف ہو گیا۔ فون سننے کے بعد وہ اپنے روٹین کے کاموں میں کافی درست صرف رہا۔ پھر اپاٹنک سرخ رنگ کے فون کی سمنی نے اٹھی تو وہ بے اختیار ہو گک پڑا۔ کیونکہ اس فون کا تعلق اس کے مخصوص شعبے بلڈھاؤنڈز سے تھا۔ یہ ایسا شعبہ تھا جو براہ راست اس کے ماتحت تھا اور سمجھ انہیں خاص خاص موقعوں پر بڑی حرکت میں لا آتا تھا۔

لیکن..... سمجھ نے رسیور اٹھاتے ہوئے کہا۔

ڈان بول رہا ہوں سمجھ۔ ایک مردانہ آواز سناتی دی۔ ڈان بلڈھاؤنڈز کا پھیپ تھا۔

لیکن۔ کیوں کال کی ہے۔ سمجھ نے غصیلے لمحے میں کہا۔ آپ کو اطلاع دینی تھی کہ پی ایس پی کو جاہ کر دیا گیا ہے۔ دوسری طرف سے کہا گیا تو سمجھ بے اختیار اچھل بڑا۔

کیا۔ کیا کہہ رہے ہو۔ پی ایس پی کو جاہ کیا مطلب یہ کہے سکن، ہو گیا۔ کیا کہہ رہے ہو۔ سمجھ نے خلق کے بل پچھے ہوئے کہا۔

میں درست کہہ رہا ہوں سمجھ۔ میں اتفاق سے وہاں سے گزر ا تو میں نے وہاں پوچھ کیا کہا یاں، الجھو لیں اور فائزہ رنگی کی کہا یاں

اس طرح کر ڈل پر بیٹھ دیا جسے پی ایس پی کی جاہی میں سارا قصور
کر ڈل کا ہو۔
ساتھر پر گردش آگئی ہے۔ ہر کام اتنا ہوتا ماجرا ہے۔ یہ سب کی
ہو رہا ہے۔ لگنگ نے بڑلاتے ہوئے کہا۔ پھر تقریباً ایک گھنٹے
بعد دوبارہ سر ٹفون کی گھنٹی نج اٹھی تو اس نے باقاعدہ بڑھا کر رسیور اٹھا
لیا۔

”یہ۔ لگنگ نے کہا۔
”ڈان بول رہا ہوں لگنگ۔ ڈان کی آواز سنائی دی۔
کیا دپورت ہے شوگرانی کے بارے میں۔ لگنگ نے بے
چین سے بچے میں کہا۔

”لگنگ۔ وہاں سے کسی شوگرانی کی لاش نہیں ملی۔ جہہ خانوں
تک کاملہ اٹھایا گیا ہے۔ رائیڈ کے ساتھ ساتھ آخر افراد کی لاشیں ملی
ہیں اور لگنگ۔ اہمیتی حیرت انگیز بات یہ ہے کہ رائیڈ اور اس کے
تم ساتھیوں کو گویاں مار کر ہلاک کیا گیا ہے۔ ڈان نے کہا۔
کیا کہہ رہے ہو۔ ابھی تو تم بتا رہے تھے کہ اسکے سشور پھٹا
ہے۔ اب کہہ رہے ہو کہ رائیڈ اور اس کے ساتھیوں کو گویاں ماری
گئی ہیں۔ لگنگ نے تیز بچے میں کہا۔

”یہ لگنگ۔ میں دوست کہہ رہا ہوں۔ اس کا مطلب ہے کہ بھلے
کسی نے رائیڈ اور اس کے ساتھیوں کو گویاں مار کر ہلاک کیا اور پھر
اسکے سشور میں واڑیں چار جذبہ بم رکھ کر اسے فائز کر دیا۔ اس

دیکھیں تو میں رک چکی۔ پی ایس پی کمک مل طور پر جیا ہو چکا ہے۔ اب
وہاں سے طب اٹھایا جا رہا ہے۔ اب بھگ رائیڈ اور اس کے چار
ساتھیوں کی لاشیں مل چکی ہیں۔ ڈان نے جواب دیا۔
”کیسے جیا ہوا ہے پی ایس پی۔ لگنگ نے غراتے ہوئے لجے
میں کہا۔

”پوسی کے مطابق اس کے اندر اسلخ کا کوئی سورج تھا جو پخت گی
ہے۔ اہمیتی خوفناک وحش اکوں سے پوری کوئی زیمن بوس ہو گئی
ہے۔ ساختہ والی چار پانچ کوئی ساتھیوں کو بھی نقصان پہنچا ہے۔ ڈان
نے جواب دیتے ہوئے کہا۔

”یہ کسی شوگرانی کی لاش بھی ملی ہے۔ لگنگ نے پوچھا۔
”نہیں لگنگ۔ دیے شوگرانی وہاں کے آگیا بس۔ ڈان نے
حیرت بھرے بچے میں کہا۔

”ایک شوگرانی ساتھی دان کے بیٹے کو دھوا کر کے وہاں رکھا گیا
تھا۔ جو کچھ ہوا بہت بڑا ہے۔ اب حکومت ایکریمیا کی ناراضگی ہمیں
چیلنی پڑے گی۔ وہی ہے۔ تم وہیں رکو اور معلوم کرو کہ وہ شوگرانی
زندہ ہے یا ہلاک ہو گیا ہے۔ اگر وہ زندہ ہے تو اسے فوراً اپنی تحویل
میں لے لیتا۔ اگر وہ ہلاک ہو گیا ہے تو اس کی لاش پوسی کے پاس
جانے دتا۔ اپنی تحویل میں لے لیتا اور مجھے فوراً اطلاع دتا۔ مجھے گئے
ہو۔ لگنگ نے کہا۔

”یہ بس۔ دوسری طرف سے کہا گیا اور لگنگ نے رسید

طرح پی اس پی کھل طور پر تباہ ہو گی۔..... ڈان نے جواب دیتے ہوئے گہا۔

اوہ، اوہ پری بیٹھ۔ اس کا مطلب ہے کہ یہ ساری کارروائی اس شوگرانی کو رہا کرنے کے لئے کی گئی ہے۔ اس کی لاش کاٹھ لٹا بیا رہا ہے کہ وہ دونوں پا کیشیاتی مجنت اسے وہاں سے چپڑا کر لے گئے ہیں۔

کنگ نے میز کے کنارے پر موجود بہن پریس کیا تو دروازہ خود بخود روشن کی تصویریں ہیں۔ میں اسے کہہ دیتا ہوں کہ وہ تصویریں تمہیں بھوا دے۔ تم انہیں نہیں کرو۔ شوگرانی بھی یقیناً ان کے ساتھ ہو گا۔ پھر ان دونوں کو اس شوگرانی سمیت گویوں سے ازا دو۔..... کنگ نے پچھتے ہوئے گہا۔

یہ کون لوگ ہیں کنگ۔..... ڈان نے حیرت پھرے لجھے میں کہا تو کنگ نے اسے پوری تفصیل بتا دی۔

ٹھیک ہے کنگ۔ میں انہی تھام بلڈھاؤنڈز کو ان کی ہلاکت پر لگادیا ہوں۔..... دوسری طرف سے کہا گیا تو کنگ نے رسیور رکھا اور پھر دوسرے فون کار سیور انھا کرائیں نہیں کر دیتے۔

یہ کنگ۔..... دوسری طرف سے تھامس کی آواز سنائی دی۔

فوراً میرے آفس آڈا اور وہ تصویریں بھی لے آؤ۔ جو کلیو یونڈ کا لوٹی کی کوئی نہیں ہے۔ والوں کی بنائی گئی تصمیں۔..... کنگ نے کہا۔

یہ کنگ۔..... دوسری طرف سے کہا گیا اور کنگ نے رسیور

رکھ دیا۔ اب وہ بلڈھاؤنڈز کے ساتھ ساتھ تھامس کو بھی تفصیل سے احکامات دینا چاہتا تھا کیونکہ اب یہ لوگ اس کے خیال کے مطابق سانگر اور اس کے نئے اہمیت خطرناک ثابت ہو رہے تھے اور اب ان کا خاتمہ فرمودی نہیں بلکہ ان کی اپنی بقاہ کے لئے لازمی ہو گیا تھا۔ پھر تقریباً اس منٹ بعد دروازے پر موجود بائی انداز میں دستک سنائی دی تو کنگ نے میز کے کنارے پر موجود بہن پریس کیا تو دروازہ خود بخود کھل گیا۔ لیکن دوسرے لمحے جو آدمی اندر آیا اسے دیکھ کر کنگ اس طرح اچھلاک کر کسی سمیت نیچے گرتے گرتے پھر ساتھ ہو گا۔ پھر ان دونوں کو اس شوگرانی سمیت گویوں سے ازا دو۔..... کنگ نے پچھتے ہوئے گہا۔

لاش ٹریس شہوتی۔ انہیں کوئی خطرہ نہ تھا اور عمران نے جس طرف بڑھے جا رہے تھے۔ مارکیٹ کو کہ دیا تھا کہ اسے کوئی بے، ہوش افراد نہیں ہوتے۔ اس لئے اسے یقین تھا کہ راذل کی لاش فوایا نہ مل سکے گی۔ اس لئے اس طبقہ میں بھرے انداز میں مارکیٹ کی طرف بڑھا چلا جا رہا تھا۔ پھر ایک کی شاپ سے اس نے میک اپ کا سامان خریدا اور ایک ڈریس میک اور پھر انہوں نے ایک ہوٹل میں جا کر ایک روز کے لئے ہوت غریبے کے نام سے کربو بک کرایا اور وہ دونوں اس کمرے میں پہنچ گئے۔ جو انا

عمران اور جوانا دونوں کار میں سوار تھیں سے میں مارکیٹ کی طرف بڑھے جا رہے تھے۔ گوا سلخہ انہوں نے راذل کے پواست سے حاصل کر دیا تھا لیکن عمران اب مزید کسی کارروائی سے جبکے اپنا اور جوانا کا مسیک اپ کے ساتھ ساتھ بس بھی تبدیل کر لیتا چاہتا تھا کیونکہ راذل نے اسے بتایا تھا کہ سلخہ کے کسی آدمی تھامس کے پاس ان کی تصویریں تھیں اور ان تصویروں کی وجہ سے انہیں ٹریس کر لیا گیا تھا اور راذل کی لاش کی اطلاع ملتے ہی دوبارہ بھی ایسا ہو سکتا تھا۔ میں راذل کے پواست سے اس کی کار میں سوار ہو کر وہ سیدھے میں مارکیٹ کی طرف بڑھے چلے جا رہے تھے۔ میں مارکیٹ سے بھلے ایک جنرل پارکنگ میں غالباً جگہ دیکھ کر عمران نے کار موز دی اور بعد میں بھوکار دیا رکھ کر وہ دونوں تھری تھری قوم اٹھاتے پیدل ہی میں مارکیٹ کی طرف بڑھتے چلے گئے۔ کیونکہ جب تک راذل کی

آواز چل کر اس سلخہ کے دربار میں حاضری دیں۔ ”..... عمران نے پہا تو جوانا بے اختیار سکرا دیا اور پھر میں مارکیٹ سے نکل کر وہ ب پارکنگ میں پہنچ گئے تو عمران کا رکے پیغماں میں اسے جو اکافی دیکھ

کر بے اختیار چونگا۔ اس نے باختہ بڑھا کر کا غصہ تکالا۔ اس پر لکھا ہوا
تحا۔ راڈل واپس جانے سے بھلے مجھے فون ضرور کرنا۔ میں تھا۔ میں
فون کا منتظر ہوں گا۔ اس کے نیچے فون نمبر اور نام براکس لکھا ہوا
تھا۔

اس کا مطلب ہے کہ ہمیں بساوں کی طرح اس کا رسے بھی
چینگاڑہ حاصل کر ناپڑے گا۔ عمران نے بڑھاتے ہوئے کہا۔
کیا لکھا ہوا ہے اس کا غصہ پر مسرت۔ جوانا نے پوچھا تو عمران
نے اسے تفصیل بتا دی۔
”براکس کون ہو سکتا ہے۔“ جوانا نے حیرت بھرے مجھے
میں کہا۔

راڈل کا کوئی قرعی دوست نہیں ہے۔ تم پارکنگ کے باہر کو۔
ہو سکتا ہے کہ یہ ہمارے لئے کوئی حال ہو۔ میں فون کر کے براکس
سے بات کرتا ہوں۔ عمران نے کہا۔
کیا ضرورت ہے ماسٹران بکھیروں میں بہنے کی۔ ہو گا کوئی اس کا
دوست۔ جسمی وہ کیا دے سکتا ہے۔ جوانا نے منہ بناتے ہوئے
کہا۔

”بات کر لینے میں کیا حرج ہے۔ میں نے راڈل کی آواز اور مجھے میں
بات کرنی ہے۔ بعض اوقات انہوںی بھی ہو جاتی ہے۔“ عمران نے
سکراتے ہوئے کہا اور آجھے بڑھ گیا۔ تھوزی دور جا کر اسے ایک
پیلک فون بوخہ نظر لگایا تو وہ اندر داخل ہوا۔ اس نے جیب سے کچھ
کی

325
ٹکال کر فون بسک میں ڈالے اور اگر میں لائن آئے پر اس نے رسمیو
انھیا اور کافر پر درج نمبر دیکھ کر اس نے نمبر برسی کرنے شروع کر
دیئے۔

”براکس بول رہا ہوں۔“ جو درخواست بعد رابطہ ہوتے ہی ایک
مرداںہ آواز سنائی دی۔ مجھے مقامی تھا۔
”راڈل بول رہا ہوں۔“ تم نے کار کے دنڈل میں پرچہ لگایا تھا۔ میں
بات ہے۔“ عمران نے راڈل کی آواز اور مجھے میں بات کرنے
ہوئے کہا۔
”راڈل تم میرے دوست ہو اور میں بے خر مشکل میں ہوں۔“ پیلے
میری عد کردہ رائیڈ نے مجھے پی ایک پلی سے ٹکال دیا ہے اور جہیں تو
محلوم ہے کہ جسے رائیڈ ٹکال دے اسے کسی بھی لمحے کو لی ماری جا
سکتی ہے۔“ براکس نے رو دیئے ڈالے مجھے میں کہا تو عمران کے
ہمراہ پر بھلی کی بے زادی کے تاثرات ابھر آئے۔
”کیا ہوا تھا۔ کیوں اس نے ایسا کیا ہے۔“ عمران نے جان
چڑانے کے سے انداز میں کہا۔

”وہ مجھ سے غلطی ہو گئی۔“ میں نے شوگرانی کی میزی کھول دی تھی
صرف تھوزی در کئے۔ کیونکہ اس کے پیور دوں میں زخم ہو گئے تھے۔
اس نے میری منت کی کہ میں اس کی میزی کھول دوں تاکہ وہ پیور دوں
کو اچھی طرح مسلکے۔ مجھے اس پر در جم آگیا اور میں نے اس کی بات
مان لی۔ وہ دس منٹ کی کہ میں نے میزی دوبارہ اسے پہننا دی یہکن کسی

نہ دیکھ دیا اور رائیڈ کو بنا دیا۔ میں رائیڈ بگڑا گیا۔ اس نے فوراً مجھے پی میں سے نشل جانے کا حکم دے دیا۔ میں نے پارکنگ میں جمباری کا دیکھ دیکھی تو میں نے پرچہ اس کے چندل میں لگا دیا۔ میں وہاں نریا دہ دیر نہ ہر دن سکتا تھا کیونکہ کسی بھی لمحے مجھے گول ماری جا سکتی ہے۔ پلینز تم کچھ کرو پلینز۔ جمباری بات کنگ بہت مانتا ہے۔ تم مجھے رائیڈ سے چک سی ابھر آئی۔ شوگرانی اور کنگ کے حوالے سے وہ بے اختیار چونک پڑا تھا اور اس کے چہرے پر ابھر آنے والی ٹیکڑا روی یہ دونوں الفاظ سختے ہی یکسر لامسہ ہو گئی۔

تم اس وقت کہاں ہو۔..... عمران نے پوچھا۔
پارکنگ کے سامنے ہوٹل پارک دے کے کرہ خبر دو سو بارہ
کیوں کچھ کرو۔ کیونکہ مجھے معلوم ہے کہ چاہے میں پاتال میں
کیوں نہ چھپ جاؤں میں سختیوں کے اندر مجھے بہر حال گولی مار دی جائے گی۔ پلینز کچھ کرو۔..... براسکس نے روتے ہوئے مجھے میں کہا۔

میں جمبارے پاس خود آرہا ہوں۔ تم بے ٹھکری ہو۔ میں جمبارے لے سب کچھ کروں گا۔ سیرے آنے تک کرے میں ہی رہتا۔..... عمران نے جواب دیتے ہوئے کہا۔

اچھا۔ بے ٹھکری۔ تم نے مجھے دوبارہ زندگی کی امسید دلا دی
ہے۔..... براسکس نے خوش ہوتے ہوئے کہا۔

تم بے ٹھکری ہو۔ سب اکے ہو جائے گا۔..... عمران نے کہا اور
دیکھ دیکھ کر وہ فون بوتھ سے نکلا اور تیز تیز قدم اٹھا۔ پارکنگ کی
طرف آیا جس کے قریب جواناں کھرا ہوا تھا۔
جب اند تھاں کی حد آجائے تو وہ کچھ ہو جائے جس کا ادی تصور
بھی نہیں کر سکتا۔..... عمران نے قریب آکر کہا تو جواناں بے اختیار
جو نک پڑا۔
”کیا ہوا ہے ماسٹر۔ کوئی خاص بات۔..... جواناں نے کہا۔
ہاں، شوگرانی مخوی کے بارے میں معلوم ہوا ہے کہ وہ کسی
رائیڈ کی تحویل میں ہے اور کسی پی ایس پی میں ہے۔..... عمران نے
جواب دیتے ہوئے کہا۔
”کیے معلوم ہوا ماسٹر۔..... جواناں نے حیثیت بھرے لچھے میں کہا
تو عمران نے برا کس سے فون پر ہونے والی باتیں حیثیت کے بارے میں
بنا دیا۔
”اوہ، ورنی گل ماسٹر۔ واقعی اب ہند راستے کھلنے لگ گئے
لیں۔..... جواناں نے بھی سرت بھرے لچھے میں کہا۔
”آف، اب ہم نے اس برا کس سے پوری تفصیل معلوم کرنی ہے اور
ہند راستہ ہاں رویڈ کرنا ہے۔..... عمران نے کہا اور تیز تیز قدم
الہاماں گے بلاستا چلا گیا۔ جواناں بھی اس کے لیچھے تھا اور پھر سڑک پار
کر کے ہمارا منزل ہوٹل پارک دے کے کیا ویڈیگیت میں داخل ہو
گئے۔ دوسری منزل پر کہہ خبر دو سو بارہ کا دروازہ بند تھا۔ عمران نے

کال بیل کا بیٹن پر لیکر کر دیا۔
کون ہے۔..... دو رفون سے برا کس کی آواز سنائی دی۔
راول۔..... عمران نے راول کی آواز میں جواب دیتے ہوئے
کہا۔

اوہ اچھا۔..... برا کس کی صرت بھری آواز سنائی دی اور چند
لمحوں بعد جسے ہی دروازہ کھلا۔ عمران دروازے میں موجود ہے قد اور
بخاری جسم کے آدمی کو دھکیلتا ہوا اندر لے گیا۔ اس کے پیچے جوانا بھی
امرورا خل ہوا اور اس نے دروازہ ہند کر کے اسے لاک کر دیا۔
تم۔ تم کون ہو۔ کیا مطلب۔..... اس آدمی نے اچھائی خوفزدہ
لچے میں کہا۔

پریشان ہونے کی ضرورت نہیں ہے۔ ہمیں راول نے بھیجا
ہے۔ تم نے اس کی کار کے پینڈل میں پرچہ لگایا تھا اور پھر اس نے
تمیں فون کیا تھا اور فون پر بتایا تھا کہ وہ خود ہماری تھمارے پاس آ رہا
ہے۔ یعنی اچانک اسے سینگ کی طرف سے ایک جنس کال آگئی اور
اسے وہاں جاتا پڑا اور اس نے ہمیں تھمارے پاس بھیجا ہے۔ سیر انام
ماں نیکل ہے اور یہ میرا ساتھی ہے لاگ۔..... عمران نے نرم لچے میں
اسے سارے حوالے دیتے ہوئے کہا۔

اوہ اچھا۔ یعنی تم کہاں ہوتے ہو۔ میں نے تو تمہیں بھیجے کبھی
نہیں دیکھا۔..... برا کس نے کہا۔

اب تو دیکھ دیا ہے۔ بس ہمیں تھمارے نے کافی ہے۔ تم ہمیں

تفصیل سے پی ائس پی کے بارے میں بحاؤ کہا ہے یہ پی ایس
پی۔..... عمران نے کہا تو کسی پر بخشنا ہوا برا کس یقینت ایک جمعی
سے انہ کر کھرا ہو گیا۔
تم۔ تم غلط لوگ ہو۔ تکل جا کہاں سے دردہ میں ہوئی سکونتی
بالملوں کا۔ تکل جمادا بھی اسی وقت۔..... برا کس نے پیچھے ہوئے کہا۔
ارے ارے اس میں استاثہ رہ چانے کی کیا ضرورت ہے۔ جہیں
اگر حد کی ضرورت نہیں ہے تو ہم والیں چلے جاتے ہیں۔..... عمران
سکراہت نے برا کس کے سختے ہوئے جسم کو قدرے ڈھیلنا کر دیا اور
پھر اس سے بھلے کہ وہ سنبھل عمران کا بازو بھلی کی اسی تیزی سے گھوما اور
برا کس تھجھا ہوا چھل کر سماں پر جا گرا۔ کھٹپٹی پہنچنے والی مڑی ہوئی
الٹکی کی مخصوص نسبت نے اسے پیچے گز کر کر رہنے کے قابل بھی ن
چھوڑا تھا۔
اس سے تفصیل سے بت کرنا ہو گی۔ کوئی رسی دیکھو یا پردے
انداز کر اس کی رسی بنالو۔..... عمران نے کہا۔
کمرے میں کسی بھی وقت کوئی آسکتا ہے ماں سڑ اس نے کیوں ن
اسے لھا کر کسی اور بچہ لے چلیں۔..... جوانا نے کہا۔
کہاں۔ اور ہوئی سے کیسے نکالیں گے اے۔..... عمران نے
ہاں، واقعی یہ بات تو ہے۔..... جوانا نے لچے ہوئے لچے میں

یہچے ہٹ کر عمران کی کری کے عقب میں کھرا ہو گیا۔ تھوڑی دیر بعد
جسے ہی براکس نے کر لئے ہوئے انگھیں کھولیں عمران کا شتر والا بازو
تیزی سے حرکت میں آیا اور کرو براکس کے حلن سے لفے والی جنگی سے
گونج اٹھا۔ ابھی اسی جنگی بازگشت ختم نہ ہوئی تھی کہ عمران کا بازو
ایک بار پھر حرکت میں آیا اور اس بار براکس کی ناک کا دوسرا تھنا
بھی آدمی سے زیادہ کرت گیا۔ عمران نے شتر کو براکس کے بام سے
ہی صاف کیا اور پھر واپس جوانا کی طرف بڑھا دیا۔ براکس تکلیف کی
شدت سے داشیں باشیں سرماد رہا تھا کہ عمران نے ایک پانچ سے اس کا
سر پکڑا اور دوسرے پانچ کی مڑی، ہوتی انگلی کا ہم اس کی پیشانی پر اپنے
آنے والی رُگ پر مار دیا۔ قرب لگتے ہی براکس کی حالت انتہائی خستہ
ہو گئی۔ اس کا چہرہ تکلیف کی شدت سے پھر پھر انے لگا۔ انگھیں اپن کر
باہر آنگئیں۔

”بیو لو کہاں ہے پی ایس پی سی بیو لو۔۔۔ عمران نے غرائبے ہوئے
کہا اور اس کے ساتھ ہی اس نے پیشانی پر ایک اوز نسب لگا دی اور
براکس نے اس طرح بولنا شروع کر دیا جسے نیپ دیکاردا آن ہو جاتا
ہے۔۔۔ اب لاشعوری طور پر سب کچھ بتا رہا تھا۔۔۔ عمران مسلسل اس
کے سوال کرتا رہا اور براکس جواب فتاہا سپر اسکس چونکہ خود پی ایس
کے ملکی عرصے سے کام کر رہا تھا اور اسے شوگرانی کی دیکھ بھال
کر لگا۔۔۔ لگایا گیا تھا اس نے عمران نے اس سے ہر وہ بات معلوم
کر لی ہو۔۔۔ معلوم کرنا چاہتا تھا۔۔۔ براکس نے جو کچھ پی ایس پی کے

لپھا۔
یہ اچھی بات ہے کہ یہ کرہ ساؤنڈ پروف ہے۔ تم ایسا کرو
وروازے کے باہر نو ڈسٹریپس کا سلوگن روشن کر دو۔ پھر کوئی اندر
نہیں آئے گا۔ عمران نے کہا اور جو اتنا نے اشیاء میں سر ہلا دیا
کیونکہ جدید ہو ٹکوں میں لگڑی روزہ میں شہرنے والوں کو خصوصاً
سہولت دی جاتی تھی کہ اگر وہ دروازے پر نو ڈسٹریپس کا سلوگن
روشن کر دیں تو جب بھی یہ سلوگن روشن رہے گا کوئی آدمی حتیٰ کہ
ویرجی دروازے پر دستک دے گا اور اس اصول کی ختنی سے پھر وہی
بھی کی جاتی تھی تاکہ ان کے ہوٹل کے صافرا لمبھان سے کرے میں
آرہم کر سکیے یا کوئی اہم بزنس تاک کر سکیں۔ پھر ایک الماری کے
خالیے خاصے سے رسی کا بندل دستیاب ہو گیا اور جو اتنا نے نو ڈسٹریپس
کا سلوگن روشن کر دیا۔ عمران نے فرش پر چڑے ہوئے برا کس کو اندا
کر کر رسی پر ڈالا اور پھر جو اناگی ہوئے اس نے اسے رسی کی حدے
کر کر باندھ دیا۔

..... عمران کی طرف بڑھا دیا۔
..... جہارے پاس خبر ہو گا وہ لگئے دو سعام حالات میں شاید یہ زبان
کھولے عمران نے کہا تو جواب اتنا نے جب سے خبر شکل کر
لے رہا تھا۔

اسے جو ہے ملی کا کھل سہتا تھا۔ اس کا کہنا تھا کہ قصور وار کو فوری سزا
دے کر ثم کر دنا اصل میں اس کے ساتھ رحم کرنا ہے۔ قصور وار کو
جب چوہیں لختے ہر طرف سے صوت کا دھر کا لگا رہتا تھا تو اسے صحیح
معنوں میں سزا ملتی تھی اور سانگر مافیا پی ایس پی کو بات سکرت اور
اہمی مخصوص خیال کرتے ہوئے اہمترین افراد جن کی حقائق
کی جانی مطلوب ہوا اسے پی ایس پی میں رکھا گیا تھا۔ تھے خانے میں اسے
مفوی شوکانی کو بھی پی ایس پی میں رکھا گیا تھا۔ کوئی شوگرانی
بڑیاں پہن کر رکھا گیا تھا اور وہاں ایک آدمی مستقل طور پر اس کے
سر پر سوار رہتا تھا۔ برا کس کی ذیولی بھی شوکانی پر نکانی گئی تھی یعنی
اس نے اس کی بات مان کر رائیڈ کی اجازت کے بغیر اس کی بڑیاں
تجزی در کے لئے کھول دی تھیں اور اس پاداش میں اسے قصور وار
قرادے کر پی ایس پی سے باہر بھجوادیا گیا تھا۔ برا کس نے بتایا تھا کہ
جسے قصور وار قرادے کر باہر بھجوادیا جاتا ہے اسے ایسی چب دی جاتی
ہے جو صرف باہر جانے کے کام آتی ہے۔ اس کے ذریعے پی ایس پی میں
والپی اندر نہیں آیا جاسکتا تھا۔ عمران کے کہنے پر جوانا نے برا کس کی
بھیب سے وہ چب بھی برآمد کر لی۔ عمران نے اسے بخوبی دیکھا اور وہ
وینے کی بجائے اسے خصوصی چب دے کر پی ایس پی سے باہر جانے کا
حکم دے دیتا تھا اور ساتھ یہ سانگر مافیا کے تمام افراد بک اس کی
ہدایات پہنچ جاتی کہ جو جیسے ٹھنڈوں کے اندر اندر قصور وار کو وہ چاہے
جہاں بھی ہوئیں کر کے بلاؤ کر دیا جائے۔ برا کس کے جتوں والے

بارے میں بتایا تھا اس کے علاقوں یہ شہر کے مغرب میں ایک
مشہدی کا لوٹی ہے والے کا لوٹی کہا جاتا تھا اور ایک بڑی حوالی کو کہا
جاتا تھا۔ اس حوالی کی خلائق کے لئے اہمی جدید ترین سائنسی
آلات اس انداز میں نصب تھے کہ کوئی آدمی پی ایس پی کے انچارج
رائیڈ کی خصوصی اجازت کے بغیر اندر جا سکتا تھا اور وہ یہ باہر آئتا
تھا۔ ہر اندر آنے اور باہر جانے والے کو ایک خصوصی چب دی جاتی
تھی جس کی موجودگی میں آلات اس پر انکی نہ کرتے تھے وہ بغیر
اس چب کے کوئی آدمی اندر آنے یا باہر جانے کی کوشش کرتا تو
بلاؤکٹ خیز بڑا پلک جھپکتے ہیں اسے راکھ کا ڈھیر بنادیتی تھیں۔ پی ایس
پی اصل میں سانگر کا عملی ہیٹ کو اور زر تھا۔ سانگر مافیا کی تمام عملی
کارروائیاں پی ایس پی کے ذریعے یہی کی جاتی تھیں اور پی ایس پی کو
اس تھر خفیہ رکھا گیا تھا کہ سانگر سے تعلق رکھنے والے صرف چند
لوگوں کو ہی اس کے پارے میں معلوم تھا۔ رائیڈ وہاں آئٹھ افراد کے
ساتھ رہتا تھا اور یہ آنھوں افراد بھی پوری طرح تربیت یافتے تھے۔
برا کس نے بتایا کہ پی ایس پی میں اگر رائیڈ کی مرہنی کے خلاف کوئی
کام کیا جاتا تو رائیڈ کی عجیب عادت تھی کہ وہ قصور وار کو فوری سزا
وینے کی بجائے اسے خصوصی چب دے کر پی ایس پی سے باہر جانے کا
حکم دے دیتا تھا اور ساتھ یہ سانگر مافیا کے تمام افراد بک اس کی
ہدایات پہنچ جاتی کہ جو جیسے ٹھنڈوں کے اندر اندر قصور وار کو وہ چاہے
جہاں بھی ہوئیں کر کے بلاؤ کر دیا جائے۔ برا کس کے جتوں والے

جگہ پر رکھ کر ٹریکر دبادیا۔ برا کس براہ راست دل میں گولی اتر جانے کی وجہ سے بحمدِ الہوں میں ہی ہلاک ہو گیا۔

آؤ اب ہمیں واپس جانا ہے لیکن یہ نو ڈسٹرینس کا سلوگن روشن ہی رہنے والے اس طرح اس کی لاش فوری سامنے ڈ آسکے گی اور ہمیں وقت مل جائے گا۔ میران نے کہا اور پھر تھوڑی در بعد وہ ہوٹل سے باہر آگر اس پارکنگ کی طرف بڑھتے چلے گئے جہاں ان کی کار موجود تھی۔

را نہیں لبے تو اور بخاری جسم کا مالک تھا۔ اس کا بھرہ بھی بیٹے نہ تھا
اور اسے دیکھ کر فوری طور پر بھی احساس ہوا تھا کہ کوئی بھی انسان
جسم میں متخل، ہو گیا ہے۔ اس کی آنکھوں میں سرفی اور بھرے پر سختی
کا عنصر تقریباً ہر وقت موجود رہتا تھا۔ سائنسگر باقیا میں شامل ہونے سے
پہلے وہ پیشہ در قاتل تھا اور انسانوں کو اہمیتی بے رحمی سے ہلاک
کرنے میں پورے لوپاک میں مشہور تھا۔ اس کے ساتھ ساتھ وہ
اہمیتی بعد یہ تین آلات کے استعمال کا بھی بے خوشاب تھا۔ اس نے
بخاری رقومات کے عوامی ایکٹر بھی سے اہمیتی بعد یہ آلات منکوا کر
لے لیا۔ ایک پی میں نصب کر دیتا تھا۔ اس طرح اس نے پی ایک پی
کی طرح کافی غیر مستحکم ادھی اس کی طرف بخوبی دیا تھا اور پی ایک پی میں کسی
حلتا تھا۔ اگر کوئی کوشش کرتا تو ہلاکت خیز رہنے پلک جمیکنے میں اسے

راکھ کا ذمیر بنا دیتی تھیں۔ رائیخ اپنے ساتھیوں کو بھاں ہر طرح کی آسائش مہیا کرتا تھا لیکن اس کی نفثت میں معافی کا کوئی لفظ نہ تھا۔ اگر اس کا کوئی ساتھی اس کی مردی کے مطابق تعیل کر دی گئی ہے۔ کوئی اہمی معمولی سادقہ بھی کرتا تو وہ اسے فوری طور پر صوت کی سزا دے دیتا۔ یعنی صوت کی سزا دینے کا بھی اس کا اپنا طریقہ کار تھا۔ وہ اس آدمی کو پی ایس پی سے باہر بھجوادتا اور پھر پورے لوپاک میں موجود اپنے آدمیوں کو حکم دے دیتا کہ وہ قصوردار کو ٹریس کر کے ہلاک کر دیں۔ اس طرح ایک لحاظ سے وہ پیشہ در قاتلوں والی اپنی شخصیتے رحم جس کی تکمیل بھی کریتا تھا۔ اس وقت بھی وہ اپنے آفس میں بیٹھا ہوا تھا۔ میز پر دو مختلف رنجوں کے فون ٹیکس کے ساتھ ساتھ ایک مشین موجود تھی جس کی بڑی سی سکر بن اس وقت کاریکٹر کے ایک آدمی برائکس نے اس کی اجازت کے بغیر شوگرانی محفوظی کی بیان کچھ رکے لئے کھول دی تھیں۔ اس نے اس کے ساتھ بی اس نے پورے لوپاک میں موجود اپنے آدمیوں کو اس حکم کے بارے میں اطلاع کر دی تھی لیکن کسی کو یہ اجازت نہ تھی کہ وہ اس قصوردار کو ہلاک کر کے اسے فون پر اطلاع دیتا۔ بلکہ یہ ان کا غرض تھا کہ جسے ہی قصوردار کو ٹریس کیا جاتا۔ وہ اسے اطلاع کرتے اور پھر اپنے ساتھ ایک شخصی آرڈر لے کر قصوردار کے پاس جاتے اور آئے کی مدد سے ساری کارروائی کی تصاویر وہ میز پر کھی ہوئی مشین

کی سکر میں پہنچا رہا راست دیکھ سکتا تھا۔ اس طرح وہ کفرم، ہو جاتا کہ اس کے حکم کی اس کی مردی کے مطابق تعیل کر دی گئی ہے۔ برائکس کے بارے وہ اطلاع دے چکا تھا اور اب آفس میں بیٹھا دے اس کے ٹریس ہونے کے بارے میں میں کسی اطلاع کا منتظر تھا۔ اس کی صوت کا صھر سکر میں پر اپنی آنکھوں سے دیکھ سکے۔ لیکن ابھی ہجے اسے برائکس کے ٹریس ہونے کی اطلاع نہ ملی تھی۔ کوئی احتیاط در ہلاک کر دیں۔ اس طرح ایک لحاظ سے وہ پیشہ در قاتلوں والی اپنی شخصیتے رحم جس کی تکمیل بھی کریتا تھا۔ اس وقت بھی وہ اپنے آفس میں بیٹھا ہوا تھا۔ میز پر دو مختلف رنجوں کے فون ٹیکس کے ساتھ ساتھ ایک مشین موجود تھی جس کی بڑی سی سکر بن اس وقت کاریکٹر کے ایک آدمی برائکس نے اس کی اجازت کے بغیر شوگرانی محفوظی کی بیان کچھ رکے لئے کھول دی تھیں۔ اس نے اس کے ساتھ بی اس نے پورے لوپاک میں موجود اپنے آدمیوں کو اس حکم کے بارے میں اطلاع کر دی تھی لیکن کسی کو یہ اجازت نہ تھی کہ وہ اس قصوردار کو ہلاک کر کے اسے فون پر اطلاع دیتا۔ بلکہ یہ ان کا غرض تھا کہ جسے ہی قصوردار کو ٹریس کیا جاتا۔ وہ اسے اطلاع کرتے اور پھر اپنے ساتھ ایک شخصی آرڈر لے کر قصوردار کے پاس جاتے اور آئے کی مدد سے ساری کارروائی کی تصاویر وہ میز پر کھی ہوئی مشین

ہلکا اس اگر کہ برائکس ٹریس ہو گیا ہے اس کا غصہ ختم ہو گیا تھا۔ ہال، تمام ہوٹل چھان مارے گئے لیکن پارک دے ہوٹل کا

کسی کو خیال ہی نہ آیا کیونکہ وہ بے حد ہنگامہ اور لگزوری ہو مل ہے لیکن پھر مجھے خیال آیا کہ برا کس پہلے اس ہو مل کے ہم خبر کا سکھرٹی گارڈ رہا ہے۔ اس نے اسے وہاں سب جانتے ہیں اور وہ اسے اہمیتی دوسری قیمت پر کرہ مہیا کر سکتے ہیں۔ بھائیج پہاڑ جانچہ وہاں جا کر معلوم ہوا کہ وہ واقعی اس ہو مل کے کمرہ نمبر دو سو پارہ میں موجود ہے لیکن اس نے ذہانی تین گھستوں سے چونکہ نوؤسٹر بنس ہماں لوگوں روشن کیا ہوا ہے اس نے اس کے کرے میں کوئی نہیں ہیا۔ ویسے وہ ہے اندر۔۔۔۔۔ پر اگ نے جواب دیتے ہوئے کہا۔

”پیش کیرہ اپنے کام میں لگا کر اسے آن کر دو اور سمجھیک ہے۔ پیش کیرہ اپنے کام میں لگا کر اسے آن کر دو اور وہ اندر سے لاک نہ تھا اور اس کے ساتھ ہی رائیڈ سیدھا ہو کر بیٹھ گیا۔ اس کی آنکھوں میں تیز چمک ابھر آئی تھی کیونکہ اب اس نے برا کس کی صوت کا منظر دیکھنا تھا لیکن پر اگ جسے ہی اندر واصل ہوا اور سکرین پر کرے کا اندر رونی منظر نظر آیا تو رائیڈ نے اختیار اچھل پڑا کہہ رہا ہو۔

”سیس باس۔۔۔۔۔ دوسری طرف سے کہا گیا اور اس کے ساتھ ہی رائیڈ نے رسیور رکھ دیا اور پھر باتحہ بڑھا کر سامنے رکھی ہوئی مشین کا بنن پر میں کر دیا۔۔۔۔۔ بعد مشین کی کرین ایک بھاکے سے روشن ہوئی اور اس کے ساتھ ہی سکرین پر ایک ہو مل کے بڑے بال کا منظر ابھر آیا۔ اس کی لفت کے باہر ایک درمیانے تو نیکن بھاری جسم کا آدمی موجود تھا۔ اس نے صوت بہتا ہوا تھا۔۔۔۔۔ پر اگ تھا۔ اس کے کام میں موجود پیش کیرہ اور گرد کا تمام منظر سکرین پر نشر کر رہا

”تحا۔۔۔ اس کے ساتھ ساتھ بکلی آوازیں بھی سنائی دے رہی تھیں۔ بحمد گوی بالہ افٹ نیچے آئی۔۔۔ اس کا دروازہ کھلا اور چار آدمی اور ایک گھوڑت لفت میں سوار ہو گئیں اور پھر لفت اپر چڑھنے لگی۔۔۔ دوسری منزل پر پر اگ لفت سے باہر آگئی اور پھر راہداری میں چلتا ہوا آجے بڑھا چلا گیا۔۔۔ پھر وہ ایک بند دروازے کے سامنے رک گیا۔ دروازے پر ابھر، ہونے دو سو بارہ کے نمبر ۲ صاف نظر آ رہے تھے اور دروازے کے اوپر نوؤسٹر بنس کا سلوگن بھی جلتا ہوا صاف دکھائی دے رہا تھا۔ پر اگ نے کال بیل کا بلن پر میں کیا لیکن جب کچھ درمیک کوئی جواب نہ آیا تو پر اگ نے بیتل کو سمجھایا تو دوسرے لمحے دروازہ کھل جلا گی۔ وہ اندر سے لاک نہ تھا اور اس کے ساتھ ہی رائیڈ سیدھا ہو کر بیٹھ گیا۔ اس کی آنکھوں میں تیز چمک ابھر آئی تھی کیونکہ اب اس نے برا کس کی صوت کا منظر دیکھنا تھا لیکن پر اگ جسے ہی اندر واصل ہوا اور سکرین پر کرے کا اندر رونی منظر نظر آیا تو رائیڈ نے اختیار اچھل پڑا اور جسی حالت پر اگ کی ہوئی کیونکہ سامنے ہی برا کس ایک کرسی پر موجود تھا۔ اس کی گردن لٹکی ہوئی تھی اور جسم دھیل پڑا ہوا تھا۔ اس کے سینے پر موجود خون کا پھیلنا ہوا وہ سب دکھائی دے رہا تھا۔

”یہ تو مر چکا ہے باس۔۔۔۔۔ پر اگ کی آواز سنائی دی اور پھر وہ تیزی سے آگئے بڑھا اور اس نے ایک باہق سے برا کس کا سر پکڑ کر اوپر کیا تو برا کس کی بے نور آنکھیں سامنے آگئیں۔۔۔ اس کے ساتھ ساتھ اس کے دلوں لختے بھی آدمی سے زیادہ کئئے ہونے تھے اور اس کا جسم کری

کے ساتھ رہی سے بندھا ہوا دکھائی دے رہا تھا۔

یہ کیا ہو گیا۔ یہ کس نے کیا ہے۔ ... رائیڈ نے فحصے سے پچھتے ہوئے کہا یہکن ظاہر ہے اس کی آواز تو پرائگ تک نہ پہنچ سکتی تھی۔ صرف پرائگ کی آواز اس پیغام کی وجہ سے اس تک پہنچ سکتی تھی۔ اسی لمحے پرائگ نے مزکر سائیڈ پر بڑے ہوئے فون کار سیور انجھایا۔ فون پیس کے نیچے موجود بٹن پر لس کر کے اس نے فون کو ڈائرکٹ کیا اور پھر تیزی سے نیپر لس کرنے شروع کر دیتے۔ ہجھوں بعد گھنٹی بھتے کی آواز سنائی دی تو رائیڈ نے رسیور انٹھایا۔

پرائگ بول رہا ہوں باس سرما کس کو کسی نے بھٹے ہی ہلاک کر دیا ہے۔ ... پرائگ کی آواز سنائی دی۔

ہاں، میں دیکھ رہا ہوں یہکن یہ سب کس نے کیا ہے۔ ہمارے آدمیوں نے تو نہیں کیا۔ پھر اس کے نقطے بھی کٹھے ہوئے ہیں اور اس کا جسم بھی کرسی کے ساتھ رہی سے بندھا ہوا ہے۔ یہ سب کس نے کیا ہے۔ ... رائیڈ نے حیرت بھرتے لٹھے ہیں کہا۔

کیا کہا جا سکتا ہے باس۔ اس کے کسی پرانے دشمن نے دشمنی کا نکالی ہو۔ اسے کرسی سے باندھ کر اس پر تشدد کیا ہوا اور پھر اسے ہلاک کر دیا۔ ... پرائگ نے کہا۔

ہاں، ایسا ہی ہو گا۔ بہر حال یہ ہلاک ہو گیا ہے۔ ہم نے کیا ہے یا کسی اور نے۔ اس سے کوئی فرق نہیں پڑتا۔ اوسکے، تم واپس آ جاؤ۔ ... رائیڈ نے کہا اور رسیور کو کہ کر اس نے مشین کا جنپ کر

دیا۔ اس کے پھرے پر سکون کے تاثرات نمایاں تھے۔ اس نے میز کی دراز کھوپی اور اس میں موجود شراب کی چھوٹی بوتل نکال کر اس نے اس کا دھکن ہٹایا اور پھر بوتل کو منہ سے لگا کر غناہٹ شراب پینے میں صرفوف ہو گیا۔ جب بوتل خالی ہو گئی تو اس نے اسے ایک طرف پڑھی ہوئی بڑی سی باسکٹ میں اچھا کر ٹھوٹے منہ صاف کیا ہی تھا کہ اس کے کانوں میں دور سے فائزنگ اور انسانی چھوٹوں کی آوازیں پڑھیں تو وہ بے اختیار اچھوڑا۔

یہ، یہ آوازیں کہاں سے آ رہی ہیں۔ کیا مطلب۔ ... اس نے چھوٹک کر بڑھاتے ہوئے کہا یہکن دوسرے لمحے دوڑنے کی آوازیں سنائی دیں۔ کوئی بھاری قدموں سے دوڑتا ہوا اس کے آفس کے دروازے کی طرف آ رہا تھا۔ ابھی وہ حیرت سے بت بنا یہٹھا ہی تھا کہ یہکن دروازہ ایک دھماکے سے کھلا اور اس کے ساتھ ہی رائیڈ بے اختیار اچھل کر کھوا ہو گیا یہکن دوسرے لمحے اسے یوں ہوس ہوا ہے کہ کوئی اس پر جھپٹا ہوا اور پھر اس کی گردن کسی آہنی لمحے میں جکڑا ہی کری ہوا اور اس کے ساتھ ہی اس کے ذہن پر یہکن تاریکی پھیلی چلی گئی۔

پی ایک پی ایک وسیع حویلی تھی جس کی دیواریں کسی قلعے کی
فصیل کی طرح اونچی تھیں اور ان دیواروں کے اوپر باقاعدہ آہنی جالی¹
تھی ہوئی تھی جس میں الکٹریک کرنٹ کے ساتھ ساتھ جگہ جگہ بیگنیں
ساخت کے پاکرو گئے ہوئے تھے۔ اس کا جہاں کی سائز کا پھانک پند تھا
اور پھانک کے اوپر بھی آہنی جالی اور پاکرو موجود تھے۔ یہ عام انداز کا
پھانک نہ تھا ہو باہر یا اندر کھلتا ہے بلکہ یہ ریو الوتگ پھانک تھا جو
ایک طرف دیوار کی طرف بڑھا چلا جا رہا تھا جسے دو اڑیا ہوا دیوار کی
حویلی کے عقب میں کچھ فاصلے پر موجود تھے۔

جو اتنا
ماں سر۔ عقی طرف سے ٹو جانے کا کوئی راستہ نہیں ہے۔ جوانا
نے کہا۔

فرمٹ سائیڈ پر بھی کوئی راستہ نہیں ہے۔ تم نے براکس 2

اس کی حفاظتی تفصیل نہیں سنی تھی۔ ... عمران نے سکراتے

ہونے کیا۔

” سنی تو تھی۔ اس لحاظ سے تو اس کے اندر داخل ہی نہیں ہوا جا سکتا۔ اس نے میرا خیال ہے کہ اس دیوار کو بھول سے ازا دیا جائے اور پھر اندر داخل ہو جائے۔ ... جوانا نے کہا۔

” بھم کے خوفناک دھماکوں سے پولیس فور آجہاں بچنے جائے گی۔ جہاں کی پولیس انتہائی مستعد ہے۔ پاکیشی کی پولیس کی طرح نہیں ہے کہ جب تک معاملات ختم نہیں ہو جاتے پولیس اور کارخانے نہیں کرتی۔ ... عمران نے جواب دیتے ہوئے کہا۔

” تو پھر آپ نے کیا سوچا ہے۔ اندر کیسے ہوں گا جائے گا۔ ... جوانا نے کہا۔

” ہاں، یہ بات واقعی سوچنے کی ہے آؤ۔ ... عمران نے سکراتے ہوئے کہا اور آگے بڑھنے لگا۔ جو ادا اس کے یتھے تھا اور اس کے پھرے پر بڑھن کے تاثرات نمایاں تھے کیونکہ عمران اس طرح اطمینان سے حوصلی کی عقی دیوار کی طرف بڑھا چلا جا رہا تھا جسے دو اڑیا ہوا دیوار کی دوسری طرف بچنے جائے گا۔ اس کی سمجھی میں عمران کا رو یہ نہ آ رہا تھا۔ اس نے اس کا ذہن لٹھ گیا تھا لیکن ظاہر ہے وہ عمران سے سوالات تو پہنچ کر سکتا تھا۔ اس نے وہ تھاموٹی سے اس کے یتھے پھٹا ہوا آجے آجا چلا جا رہا تھا۔ عمران دیوار سے کچھ فاصلے پر رک گیا۔

” گز کا لامکن ہتا وہ۔ ... عمران نے سلے میں موجود گز کے بڑے دھمک کی طرف اشارہ کرتے ہوئے کہا اور جوانا بے اختہار اپنی

پڑا۔ اور تو آپ گزر کے ذریعے اندر جائیں گے۔ آپ واقعی بہت
گہرائی میں سوچتے ہیں۔ ... جوانانے ایک طویل سانس لیتے ہوئے

اتھا بسا نس نہ لو۔ بند گزر کے اندر زہر لی گئیں کافی مقدار
سی ہوتی ہے۔ ... عمران نے سکراتے ہوئے جواب دیا تو جوانا
بے اختیار ہنس پڑا۔ پھر اس نے آگے بڑھ کر دونوں ہاتھوں کی ہدے
ایک زوردار جھکے سے گزر کا بڑا سا اور وزنی دھکن المحاکر ایک طرف
اس طرف خالی میں ان تھا اور کوئی سرک نہ تھی اس نے اس
طرف کوئی آدمی بھی دکھائی نہ دے رہا تھا۔

آؤ، اب حقیقی گہرائی میں جا کر دیکھیں۔ اگر تو ان لوگوں نے
جہاں بھی کوئی بلاکت خیز نصب کر رکھی ہیں تو پھر گزر ہی ہماری قبر
بنے گا۔ ... عمران نے کہا اور آگے بڑھ کر وہ نیچے جاتی ہوتی ہوئے کی
گزر میں اترتا چلا گیا۔ گزر کافی چوڑا تھا اور گھردہ پانی اس کے
بیرونی سے گزر میں اترتا چلا گیا۔

در میان میں بہرہ رہا تھا۔ سائیں یہی خشک تھیں۔ عمران نے جیب سے
ایک پنسل نارجی نکالی اور اس کا بلن آن کر دیا تو تاریک گزر میں تھا
روشنی پھیل گئی۔ عمران نے ایک جنسی کے لئے یہ نارجی میک اپ
کے سامان کے ساتھ پری ایک سٹور سے فریڈ کر جیب میں رکھ لی تھی۔

اس وقت واقعی کام آرہی تھی کیونکہ گزر میں غاصی تاریکی تھی جواب
نارجی کی وجہ سے تجز روشنی میں تبدیل ہو گئی تھی۔ عمران نے نارجی کی

روشنی کی ہدے سے گزر کوہ طرف سے اپنی طرح جیک کیا کہ کہیں اس
کے اندر تو کوئی دیواریں نصب نہیں ہے میں جب ایسا کوئی الہ اے
گزر میں نظر نہ آیا تو وہ سطمن ہو کر آگے بڑھنے لگا۔ گزر کا دہانہ کھلے
کھلا۔
تھی البتہ تیز بوجہاں موجود تھی ہے بہر حال انہوں نے برداشت کرنا
تھا۔ تھوڑا فاصلہ ٹے کرنے کے بعد وہ سرا دہانہ انہیں نظر آیا جس کے
ساتھ لوہے کی سیڑھی موجود تھی۔ عمران کو اندازہ ہو گیا تھا کہ یہ دہانہ
جو یہی کے اندر عقبی طرف ہو گا۔ اس نے جوانا کو اشارہ کیا کہ وہ اپر جا
کر دھکن ہٹا دے اور جوانا سر طامہ ہوا آگے بڑھا اور سیڑھیاں چڑھ کر
اور تھیک گیا۔ بعد میں بوجہاں بعد دو دو نوں ہاتھوں پر دھکن اندازہ کر
سے ایک طرف رکھ چکا تھا۔ اس کے ساتھ ہی اس نے ایک سیڑھی اور
چڑھ کر سر باہر نکلا اور پھر سر اندر کر کے اس نے عمران کو اشارہ کیا کہ
باہر کوئی موجود نہیں ہے اور اس کے ساتھ ہی وہ مزید سیڑھیاں چڑھ کر
کر گزر سے باہر چلا گیا تو عمران بھی سیڑھیاں چھٹا، ہوا اور پھر ہمچا اور پھر
لہوں بعد ہی وہ بھی گزر سے باہر نکل آیا تھا۔ یہ جو یہی کا عقبی بارگ تھا جو
انہیں ابھرنا ہوا تھا۔ اس کی شایعہ سرے سے دیکھو بھال ہی نہ کی جاتی
تھی۔

ام لے بھلے اس رائیت کو پکڑنا ہے اور اسے بھی صرف بے ہوش
کرنا ہے تاکہ اگر اس نے شوکاٹی کو جہاں سے کہیں اور شفت کر دیا جو
تو اس سے احمد میں معلوم کیا جائے۔ یہ کام میں کروں گا اللہ تم نے

یہی ماسٹر آپ بے قکر رہیں یعنی فائزگاں تو کرنا پڑے گی۔ جو اتنا
نے بھی اہمیت سے کیا۔

سیزھیوں کے ڈھنکتے ہوئے مجھے صحن میں جا گئے جنکے جواناں اپنے
پھلانگتھا ہوا بھلی کی تیزی سے براہمے کے لئے میں موجود
دروازے کی طرف بڑھ گیا جہاں سے مشین روم کو راستہ جاتا تھا جبکہ
عمران براہمے میں چڑھ کر درمیانی راہداری میں دوڑتا ہوا آگے بڑھتا
چلا گیا۔ براکس سے اس نے پی ایس پی کا پورا نقشہ معلوم کر لیا تھا
اس نے اسے معلوم تھا کہ رائیڈ کا آفس کہاں ہے سداہداری مرتے ہی
ایک بند دروازہ اگیا اور بھی رائیڈ کا آفس تھا۔ عمران نے دروازے پر
لات ماری تو دروازہ ایک دھماکے سے کھلتا چلا گیا اور سمعتی میں
کے یتھے ایک آدمی کر کی پر یہ تھا ہوا تھا۔ اس کی دروازے کی طرف
سائیڈ ٹھی۔

غمران کسی بھوکے عقاب کی طرح اس پر جھپٹا اور دوسرا نئے
اس کا ہاتھ اس کی گردن پرلا چکا تھا۔ اس کے ساتھ یہی دو آدمی ہواں یہ
قتابازی کھاتا ہوا ایک دھماکے سے بیچھے فرش پر بیٹھا۔ سب کو
اس قدر تیزی سے وقوع پذیر ہوا کہ اس آدمی کو جو یقیناً رائیتھا گئے کا
بھی موقع نہ مل سکا تھا۔ غمran اس کے فرش پر رکتے ہی تیزی سے
آگے بڑھا اور اس نے جنگ کر ایک ہاتھ اس کے سر پر دو دوسرا ہاتھ
اس کے کانوں پر رکھ کر سر کر مخصوص انداز میں جھٹکا دیا تو اس کا
سکاہ، ہوتا، ہوا پھر تیزی سے نارمل ہونا شروع ہو گیا۔ غمran تیزی سے
سیدھا ہوا اور بھروالیں مزکر کمرے سے باہر نکل گیا۔ اب وہ جلد از جملہ
ٹوکانی نکل چکنا پاہتا تھا جو اس کا اصل مرش تھا اور تھوڑی در بعد وہ

بھے ہی تہ بخانے کے قریب ہنچا سے جوانا کی آواز سنائی دی۔

”آج امیں ماسٹر۔ سب کچے اونکے ہے۔۔۔ جوانا کہہ رہا تھا اور عمران دوڑتا ہوا آجے بڑھ گیا۔ تہ بخانے میں دو آدمیوں کی لاٹھیں پڑی ہوئی تھیں جسکے ایک شوگرانی نوجوان کر سی پر بیٹھا کا اپ رہا تھا۔ اس کے پھرے پر شدید خوف کے تاثرات نمایاں تھے۔ اس کے دونوں ہی دل میں جیسا ہے۔

”تم اپر دیکھو اور خیال رکھو۔ میں اسے لے کر آتا ہوں اور ہاں۔ رائیڈ پتے آفس میں بے ہوش ہڑا ہے۔ اسے انھا کر بڑے پال میں ہنچا دو۔۔۔ عمران نے کہا تو جوانا سر ٹلاتا ہوا مردا اور تیزی سے تہ بخانے سے باہر چلا گیا۔

”تمہارا نام شوکانی ہے۔۔۔ عمران نے نوجوان کی طرف ہڑتے ہوئے کہا۔

”ہاں ہاں۔ مم۔ مگر تم کون ہو۔۔۔ نوجوان نے کہنے لگے ہوئے لمحے میں کہا۔

”میرے ساتھ۔۔۔ میرے ساتھ۔۔۔ عمران نے کہا اور دروازے کی طرف ہڑ گیا۔ پاکیشیا سے ہے اور شوگران نہ صرف ہمارا دوست ملک ہے بلکہ تمہارے والد ڈاکٹر چیانگ سے پاکیشیا کے ایک بڑے ساتھیں سرداور کے بڑے بھرے دوستہ تعلقات ہیں اور سرداور نے تھیں بازیاب کرنے کے لئے ہمیں حکم دیا ہے۔ میرا نام علی عمران ہے اور میرے ساتھی کا نام جوانا ہے۔۔۔ عمران نے کہا تو جوانا سر ٹلاتا ہوا

ہاں تاوارہ اب میں جہار کی چیزوں تو نہ کے لئے مشین پہنچ کھا رہا ہوں۔ تم غمرو ہیں۔۔۔ عمران نے مسکراتے ہوئے کہا۔

”اس گی چایاں اس لئے قدر والے آدمی کی جیب میں ہوتی ہیں۔۔۔ شوکانی نے فرش پہنچ دے ہوئے ایک ہلاک ہڈہ آدمی کی طرف اشارہ کرتے ہوئے کہا تو عمران نے اثبات میں سرطا یا اور جھک کر اس آدمی کی تکاشی لی اور بعدہ لمحوں بعد وہ چابی حاصل کر چکا تھا۔ پھر چابی کی حد سے اس نے شوکانی کی چیزاں کھول دیں۔

”مشق ٹکریا۔۔۔ تم تو سیرے نے رحمت کافر شدہ بن کر آئے ہو۔۔۔ ورد یہ لوگ تو مجھے مارنے والے تھے۔۔۔ شوکانی نے اٹھتے ہوئے تکرار نہیں میں کہا۔

”حباب ملک اللہ تعالیٰ کا حکم ہے ہو کسی کی موت نہیں آسکتی۔۔۔ تو میرے ساتھ۔۔۔ عمران نے کہا اور دروازے کی طرف ہڑ گیا۔

”تمہاری دو بعدوں تہ بخانے سے بچ ل کر اپر ہمال میں ہٹا چکے تھے۔۔۔ جہاں

”اہا۔۔۔ ہاں اٹھ کے کا ایک بڑا سور ہے۔۔۔ اس میں جا کر ہم کو بارا کروادو، ای پار بھر لے آؤ۔۔۔ عمران نے کہا تو جوانا سر ٹلاتا ہوا ایک دروازے کی طرف ہڑ گیا۔۔۔

پر روزا شاہ اکر مجھے محبت کی دھنکیاں دیتا تھا۔ شوکانی
فرش پر بے ہوش پڑے ہوئے رائینے کی طرف اشارہ کرتے ہوئے
نفرت بھرے لجھے سی کہا۔
ہاں۔ یہ جہاں کا انچارج رائینے ہے۔ عمران نے جواب دیا۔
پھر تھوڑی درج بعد جوانا والیں آگیا۔ اس کے پاس تھیں ایک ذی چار بھر تھا
جو اس نے عمران کی طرف بڑھا دیا۔

اسے اپنے پاس رکھو۔ ہم نے اس گزر کے ذریعے ہی واپس جانا
ہے۔ عمران نے کہا اور جوانا نے اخبارات میں سر بلاؤ دیا۔ تھوڑی در
بعد وہ دونوں شوکانی سمیت بیرونی گزرے باہر آگئے اور عمران کے کہنے
پر جوانا نے گزر کا دھنکن والیں رکھ دیا۔
جو انہاں اب تم نے شوکانی کو ساتھ لے کر واپس جانا ہے۔
عمران نے کار کی طرف بڑھتے ہوئے کہا۔
”اوہ، شوکیک ہے ماسٹر۔ جو انہاں نے پونک کر کہا۔

”میں اس کلگ سلوان کی خیریت پوچھ کر ہی آؤں گا۔“ عمران
نے سکراتے ہوئے کہا۔
”ماسٹر۔ انہیں کسی ہو مل میں نہ رہا دیتے ہیں۔ والیں پر ساتھ لیتے
جائیں گے۔“ جوانا نے رک رک کر کہا۔ وہ شاید عمران کے ساتھ
رہنا چاہتا تھا۔

”میں نے سمجھا تھا میں بھی اس لئے نصب کروایا ہے کہ میں اس
پورے اذے کو جباہ کر دوں۔ اس طرح طب پڑھانے اور لاشیں نکالنے

کل پکھ دقت لگ جائے گا اور اس دوران شوکانی کو بخداختہ جہاں سے
ٹکاں یا جائے گا۔ درست کلگ سلوان تک شوکانی کے غائب ہو جائے
کی خوبی پہنچ گئی تو وہ پورے لوپاک پر قیامت برپا کر دے گا۔“ عمران
نے کہا۔

”شوکیک ہے ماسٹر۔ جسے آپ کی مرضی“ جوانا نے جواب
دیتے ہوئے کہا۔

جہاں سے واشنگٹن کے نئے چارڑا فلائنٹ مل جاتی ہے۔ تم
شوکانی کو لے کر جب تک واشنگٹن پہنچنے میں بھاں سے فون کر کے
بڑا اور کو ساری سورجخال ہتھ دوں گا۔ واشنگٹن میں پاکیشیا
سخا دھنائے کے افراد تھیں پک کر لیتے گے اور پھر باقی کام ان کا دیگا۔
لیکن تم نے بہر حال شوکانی کی بھقافت دیسی تک ہر لمحہ جو کہا رہتا
ہے۔“ عمران نے کہا۔

”اوہ، شوکیک ہے ماسٹر۔ میں بھی گیا ہوں کہ آپ مجھے کیوں ساتھ
بیٹھ رہے ہیں۔ آپ بے گھر رہیں میں اپنی کام بخوبی کھتلتا ہوں۔“ جوانا
نے کہا اور عمران نے انھیں سکرا دیا۔

بھی نسل کیا جائے جن میں ایک مقامی ہے اور ایک عیشی۔ ان دونوں کی تصویریں بھی ان سکے پہنچ گئیں اور پھر جب اس نے تمام کھونج لگایا تو اسے معلوم ہوا کہ شوگرانی نوجوان اور حصی دو نوں چار فرڈ فلاست کی ذریعے واٹھن گئے ہیں اور جب ڈان کو اس کا علم ہوا تو اسی وقت گزر چکا تھا کہ چار فرڈ فلاست کو واٹھن پہنچ ہوتے ہیں ایک گھنٹہ گزر چکا تھا جبکہ دوسرا مقامی آدمی غائب ہوا گیا تھا اس کا کہیں سے کوئی آتا چاہیے نہ مل رہا تھا۔ ڈان نے جب یہ اطلاع دینے کے لئے کنگ سلوان کو خون کیا تو دوسری طرف گھنٹی بھی رہی تھیں کسی نے رسیور خالی یا اس کے بعد اس نے کنگ سلوان کے ہمیں کوارٹر انجارج تھامس کو فون کیا تھاں وہاں بھی فون اخواز کیا گیا تو ڈان سے بے حد پریشان ہو گیا اور اسی پریشانی کو دوڑ کرنے کے لئے اس نے مارشل آرت ستریٹ کر رہیس براؤن کے ذریعے کنگ سلوان سے رابطہ کرنے کا سوچا کیوں کہ اسے معلوم تھا کہ کنگ سلوان کا ہیڈ کو اڑنے مارشل آرت ستریٹ کے نیچے موجود ہے اور وہاں کا راستہ بھی رہیس براؤن کے آفس سے ہی جاتا ہے اور رہیس براؤن سے کنگ سلوان کا سلسل رابطہ بھی رہتا ہے۔ تھوڑی درج بخوبی رہیس براؤن کے آفس میں داخل ہو رہا تھا۔ رہیس براؤن کو شاید اس کی آمد کی سختیں لگی تھیں اس لئے اس نے اس کا استقبال دروازے پر اگر کیا جائے تو صرف اس شوگرانی نوجوان کو کاش کرے بلکہ ان دونوں افراد کو ذریعے کے حفظ کو اگر بلطفاً بخوبی ہو گیا ہو تو میں انتظام کر

بلڈ ھاؤنڈز کے چیف ڈان نے مارشل آرت ستریٹ کی پارکنگ میں کار روکی اور پھر نیچے اتر کر وہ تیز تیز قوم انجام آگئے ہو چکا چلا گیا۔ وہ بے شمار بارہجاں آچکا تھا کیونکہ بھاگ کا مشینگ ڈاکٹر کھڑ رہیس براؤن اس کا آگہرا اوسست تھا اور ان دونوں نے ایک ہی استاد سے مارشل آرت سیکھا تھا۔ لیکن اب وہ صرف رہیس براؤن سے ٹھنکے کے نہیں آیا تھا بلکہ وہ رہیس براؤن کے ذریعے کنگ سلوان سے رابطہ کرنا چاہتا تھا کیونکہ اس نے جب کنگ سلوان کو پی ایس پی کی جاہی کی خبر دی تھی تو کنگ نے اسے پدایت کی تھی کہ پی ایس پی میں موجود شوگرانی نوجوان کی لاش دیکھ کر اسے اطلاع دے اور جب طبیعت کے باوجود شوگرانی نوجوان کی لاش دستیاب نہ ہوتی تھی تو اس نے کنگ کو رپورٹ دی تھی اور کنگ نے اسے حکم دیا تھا کہ وہ بلڈ ھاؤنڈز کے ذریعے اس شوگرانی نوجوان کو کاش کرے بلکہ ان دونوں افراد کو

راہرست براون نے ڈان سے باقاعدے ہوئے مسکرا کر
دوں دن بھر کی تھی نہیں کیا گیا۔ بھر جی نے تھامس کو کال کیا یعنی
کھا۔ ڈان سنا ہے کہ تمہارے اندر خسروت سے زیادہ بلڈ بھر گیا ہے۔
ڈان نے جواب دیا اور وہ دونوں دوست سے اختیار قبضہ سار گزہس
پڑے۔ پھر راہرست براون نے پڑھا۔

جو سرخی آئے چلا دو۔ مجھے معلوم ہے کہ پینے پلانے کے معاملے
میں تمہارا لائق بہت اچھا ہے۔ ڈان نے جواب دیا تو راہرست
براؤن مسکرا دیا اور بھر اس نے الماری کھولی اور اس میں سے ایک
بوتل نکالی اور پھر دو گلاس تکل کر اس نے سیپر لگھے اور پھر بوتل کا
پھنن ہٹا کر اس نے دونوں گلاس آدھے سے زیادہ بھر دیتے۔
لیکن سو سالہ پرانی شراب ہے۔ پی کر دیکھنے لائق آجائے
راہرست براون نے کہا۔

اچھا۔ ویری گلتے۔ ڈان نے کھا اور گلاس انداخت کر ایک چمکی میں
تو اس کے پھرے پر تھیں کے تاثرات ابراہیم۔

”ارے، واقعی یہ تو لا جواب ہے۔“ ڈان نے کہا تو راہرست
براؤن کے پھرے پر صرت کے تاثرات ابراہیم۔

کے اور آتا ہوا اور وہ بھی اس وقت جبکے تو تمہارا کوہی آتے
رہے۔ راہرست براون نے شراب پیتے ہوئے کہا۔
”میں سلوان سے رابطہ نہیں ہو رہا تھا۔ میں نہیں ہو سکو شفیع۔“

ڈان سے بھی فون اسٹر نہیں کیا گیا۔ بھر جی نے تھامس کو کال کیا یعنی
کھا۔ ڈان سنا ہے کہ کٹک کو دیتی ہے۔ اس لئے میں تمہارے پاس آیا ہوں کہ تم
کٹک سے میز ارایط کر دو۔ ڈان نے کہا۔
”یہ کیسے ممکن ہے کہ کال اسٹر کی جا رہی ہو۔“ راہرست
براؤن نے احتیاط حیرت بھرے ہجے میں کہا۔
”مجھے جھوٹ بونے کی کیا ضرورت ہے۔“ ڈان نے قدرے
ناراٹس سے ہجے میں کہا۔
”میں حیرت کا اخبار کر رہا ہوں۔“ تھیں جھونا نہیں کہہ رہا۔
راہرست براون نے اس کے ہجے سے ناراٹس کو محوس کرتے ہوئے
کہا اور اس کے ساتھ ہی اس نے میز پر ہوئے ہونے نیلے رنگ کے فون
کا رسیور انداختا۔ فون سیٹ کے نیچے گئے ہوئے ایک بٹن کو پرنس
کر کے اس نے شبریک کرنے شروع کر دیئے۔ آخر میں اس نے لاڈو
کا بٹن خود ہی پر لیکر کر دیا اور اس کے ساتھ ہی دوسری طرف سے گھنٹی^۱
بجتے کی آواز ستائی بینے گئی۔ جب کافی نہیں گھنٹی بجتی رہی اور کسی
ستے رسیور نہ انداختا تو راہرست براون کے پھرے پر بے یقینی کے تاثرات
بھر گئے۔ اس نے گریٹل دبایا اور پھر نون آنے پر اس نے ایک بار
رسیئری کرنے شروع کر دیئے۔ آخر میں اس نے لاڈو کا بٹن ایک
بار پھر لیکر دیا۔ لیکن اس بار بھی تیجہ دی کلابو ہمیں بار نکلا تھا۔
”میں سلوان سے رابطہ نہیں ہو رہا تھا۔ میں نہیں ہو سکو شفیع۔“

تم درست کہہ دے ہے، ہو۔ معاملات میں کوئی خاص گورڈ ہے۔
راہرٹ براؤن نے ہونٹ چلاتے ہوئے کہا۔
سی گورڈ ہو سکتی ہے۔..... ڈان نے کہا۔

ہمیں ہیڈ کوارٹر جانا ہو گا۔..... راہرٹ براؤن نے کہا اور اس کے ساتھ ہی اس نے میرکی دراز کھوئی اور ایک چھوٹا ساری بیوٹ کنٹرول ناٹکار اور دراز بند کر کے اس نے اس بیوٹ کنٹرول ناٹکار میں موجود ایک الماری کی طرف کر کے آئے کا رخ اندر ورنی دیوار میں موجود ایک ساتھ ہی دیوار میں ایک بین پریس کر دیا تو الماری سر کی آواز کے ساتھ ہی دیوار میں غائب ہو گئی اور اب وہاں ایک آدمی کے گزرنے کا راستہ موجود تھا۔
آدمیرے ساتھ۔..... راہرٹ براؤن نے اٹھتے ہوئے کہا تو ڈان اور اس کے ساتھ ہی اچانک ایک خیال اس کے ذہن میں آیا تو وہ بے اختیار اچھل پڑا۔ اسے خیال آیا تھا کہ لنگ سلوان کی موت کے بعد سانگر ما فیا کا چیف وہ خود بن چکا ہے۔
راہرٹ براؤن سنو۔ اب لنگ سلوان کی موت کے بعد میں ڈان چیف آف بلڈ جاؤنڈ سانگر ما فیا کا چیف بن چکا ہوں اور سنو تم میرے دوست ہو۔ اس لئے میں تمہیں تھامس کی جگہ اپنا نمبر نو بنانے کیا ہوں۔ بولو تیار ہو یا۔..... ڈان نے دانتے یا کہہ کر فقرہ نکل نہیں کیا تھا۔
اوہ، واقعی ڈان۔ تم اب چیف ہو۔ میں تسلیم کرتا ہوں اور تمہاری مہربانی کے تم مجھے یہ عہدہ دے رہے ہو۔ میں حلقا کہتا ہوں کہ

چھ کر کہا تو ڈان کو بھی جسے ہوش آگیا۔
” ہمیں لنگ کا مظلوم کرنا ہو گا سہیاں تو میرے خیال میں قتل عام کیا گیا ہے۔..... ڈان نے کہا تو راہرٹ براؤن تیری سے مڑا اور بچ ایک راہداری میں بھاگتا ہوا آنگے بڑھتا چلا گیا۔ ڈان بھی اس کے پیچے تھا۔ پھر وہ ایک بڑے آفس ناکرے میں پہنچ گئے تو ایک بار پھر حیرت و شدت سے بت بن کر رہ گئے کیونکہ آفس کے قالمین پر کنک سلوان کی لاش پڑی تھی۔ اس کا سینہ بھی گولیوں سے چلنی کر دیا گیا تھا۔
” اوہ، اوہ۔ یہ کیسے ممکن ہے سہیاں کوئی اندر آئی نہیں سکتا۔ یہ کیسے ہوا۔..... راہرٹ براؤن نے جسے کانپتے ہوئے لجھے میں کہا۔
” کوئی دوسرا یا کوئی خفیہ راستہ تو نہیں ہے۔..... ڈان نے کہا اور اس کے ساتھ ہی اچانک ایک خیال اس کے ذہن میں آیا تو وہ بے اختیار اچھل پڑا۔ اسے خیال آیا تھا کہ لنگ سلوان کی موت کے بعد سانگر ما فیا کا چیف وہ خود بن چکا ہے۔

” راہرٹ براؤن سنو۔ اب لنگ سلوان کی موت کے بعد میں ڈان چیف آف بلڈ جاؤنڈ سانگر ما فیا کا چیف بن چکا ہوں اور سنو تم میرے دوست ہو۔ اس لئے میں تمہیں تھامس کی جگہ اپنا نمبر نو بنانے کیا ہوں۔ بولو تیار ہو یا۔..... ڈان نے دانتے یا کہہ کر فقرہ نکل نہیں کیا تھا۔

” اوہ، واقعی ڈان۔ تم اب چیف ہو۔ میں تسلیم کرتا ہوں اور تمہاری مہربانی کے تم مجھے یہ عہدہ دے رہے ہو۔ میں حلقا کہتا ہوں کہ

ہمیشہ تمہاری تابعداری کروں گا۔ رابرٹ براؤن نے فوراً جواب دیتے ہوئے کہا تو ڈان کے پھرے پریلٹ سرت کے تاثرات ابھر آئے۔ تو ایسا کرو کہ فوراً تمہارے سامان کو چیک کرو۔ اس میں یقیناً کوئی فائل ہو گی جس میں سانگر ما فیا کے تمام چھٹے بڑے اذون اور سیشنوں کی تفصیل موجود ہو گی۔ ان سب کو فون پر اطلاع دے دو کہ سنگر سوان اور تمہارے بلاک ہو چکے ہیں اور اب سنگر سوان کی جگہ سانگر کا ڈان چیف بن چکا ہے اور تمہارے سامان کی جگہ سانگر کے نمبر نہ ہو۔ ڈان نے تیز تیز لمحے میں کہا۔

ہاں۔ ایسا ہی ہو گا لیکن ہمیں یہ تو چیک کر لیں کہ یہ سب کچھ کیا کس نے ہے اور وہ کہاں سے آیا ہے۔ وہ کون تمہارے ورثہ وہ ان کی طرح اچانک ہمار۔۔۔ سروں پر بھی تو پہنچ سکتا ہے۔۔۔ رابرٹ براؤن نے کہا اور ڈان نے اشتات میں سرہادیا اور پھر تمہاری دریحد اہوں نے وہ راست تلاش کریا جہاں سے کوئی اندر آیا تھا اور وہاں موجود سب افراد کو ہلاک کر کے واپس اسی راستے سے چلا گیا تھا اور یہ راستہ گزر کا تھا کیونکہ گزر کا ذہن ان ایک طرف ہتا ہوا پہنچا اور خفیہ راستہ جواندہ سے لنکرست کی دیوار سے بلا کذ تھا ویسے ہی بند تھا۔

یہ یقیناً وہی پا کیشیائی ہمیشہ ہی ہو گا۔ وہ ایک آدمی جو اس شوگرانی نوجوان اور حصی کے ساتھ واپس نہیں گیا بلکہ سہیں کہیں غائب ہو گیا تھا۔ وہی لوگ جنہوں نے پی ایس پی کو سنبھال کر دیا اور اس شوگرانی کو لے لے اڑے۔ ڈان نے کہا تو رابرٹ براؤن حیرت بھری

نظرؤں سے اسے دیکھنے لگا کیونکہ اسے تو اس بارے میں کچھ معلوم ہی نہیں تھا اور پھر بھر ڈان نے اسے تفصیل بتائی تو اس کی آنکھیں پھیلی چلی گئیں۔ پھر تو یہ اہتمامی خطرناک لوگ ہیں۔۔۔ رابرٹ براؤن نے کہا۔

” یہ لمجنت لوگ واقعی خطرناک ہوتے ہیں۔ اصل میں چیف نے اس چکر میں پڑا کہ بڑی غلطی کی تھی۔۔۔ ہمارا کام منشیات کی سملگلنگ ہے جو کسی مسائل میں پڑتا نہیں ہے اور چیف طاقت کے زخم میں ایکری میں حکومت کے ہنس پر اس چکر میں پڑا گیا جس کا نتیجہ یہ نکلا ہے۔۔۔ ہم اس چکر میں نہیں پڑیں گے۔۔۔ ڈان نے کہا تو رابرٹ براؤن نے اشتات میں سرہادیا۔۔۔

” یہ کام چیف کو کس نے دیا تھا۔۔۔ واپس چیف کے آفس کی طرف آتے ہوئے رابرٹ براؤن نے کہا۔۔۔

” بلیک شیڈ کے چیف جان دکڑ نے۔۔۔ پھر چیف گرسٹ میں کا دوست ہے۔۔۔ ڈان نے جواب دیا۔۔۔

” تمہیں یہ سب کچھ کیسے معلوم ہوا ہے۔۔۔ رابرٹ براؤن نے پوچھا تو ڈان بے اختیار ہنس پڑا۔۔۔

” تمہارے سامان میں اس دوست تھا۔۔۔ اس نے مجھے یہ ساری تفصیل بتائی کیونکہ وہ بھی ان کی دوستی سے واقع تھا اور پھر وہ دونوں ابھی اُفر

مکہ جنچے ہی تھے کہ فون کی گھنٹی بجھنے کی آواز سنائی دی اور ڈان نے تیری سے آگے بڑھ کر رسیور انٹھایا اور ساتھ ہی لاڈر کا بہن بھی پرسیں کر دیا۔

"میں..... ڈان نے بڑے بار عرب لجئے میں کہا۔

"کنگ سلوان سے بات کراؤ۔ میں بلیک شیدو کا چیف جان و کفر بول رہا ہوں"..... دوسری طرف سے تیر لجئے میں کہا گیا تو ڈان نے صعنی خیز نظرؤں سے رابرٹ براؤن کی طرف دیکھا۔ جیسے کہہ رہا ہو کہ میں نے درست بتایا تھا ناں اور رابرٹ نے اخبارات میں سر ٹلا دیا۔

بلیک شیدو کا چیف جان و کفر پسے آفس میں یعنی اپنے کام میں صروف تھا کہ پاس پڑے ہوئے فون کی گھنٹی نج اٹھی تو جان و کفر نے ہاتھ بڑھا کر رسیور انٹھایا۔

"میں..... جان و کفر نے کہا۔

"شوگران سے رائف کی کال ہے چیف"..... دوسری طرف سے مودبادت آواز سنائی دی تو جان و کفر چونک پڑا۔
"شوگران سے۔ ادا، کراو بات"..... جان و کفر نے چونک کر کہا۔

"ہیلے چیف۔ میں رائف بول رہا ہوں"..... چند لمحوں بعد ایک اور مردات آواز سنائی دی۔ لبجے بے حد مودبادت تھا۔

"تم۔ کیوں کال کی ہے۔ کوئی ناس بات۔ جان، کفر سے کہا۔

چیف۔ شوکانی واپس شوگران پہنچ چکا ہے۔ دوسری طرف کہا گیا تو جان و کثر کو یوں محسوس ہوا جیسے کسی نے اس کے انوں میں پچھلا ہوا سیئے انڈیل دیا ہو۔ کیا کہ رہے ہو۔ یہ کیے ممکن ہے۔ جان و کثر نے خود اپنے آنکھوں سے اسے دیکھا ہے چیف۔ دوسری طرف سے کہا گیا۔

کیے۔ تھہار اس سے ایسا کیا تعلق ہے کہ تم اسے وہاں پہنچتے ہی اس کے ساتھ ہی اس نے کریڈل دبایا اور پھر اس نے فون سیٹ کے نیچے موجود بٹن کو پریس کر کے اسے ڈائریکٹ کیا اور پھر تیزی سے نمبر میں بات کرتے ہوئے کہا۔

چیف، میں اپنے ایک ذاتی کام سے ایئرپورٹ پر موجود تھا کہ میں نے وہاں سائنسدان ڈاکٹر چیانگ کو دیکھا اور میں اسے ایئرپورٹ پر دیکھ کر یہی سمجھا کہ وہ ملک سے فرار ہو رہا ہے لیکن جو فلاتٹ جانے والی تھی۔ میں نے اس کی لست چیک کی تو اس میں ان کا نام نہیں تھا۔ اس لئے میں سمجھ گیا کہ وہ کسی کے استقبال کے لئے وہاں موجود ہے۔ پھر پاکیشیا سے آنے والی فلاتٹ جب ایئرپورٹ پر پہنچی تو اس میں سے شوکانی باہر آیا۔ اس کے ساتھ دو پاکیشیائی بھی موجود تھے۔

شوکانی اپنے باپ سے بڑے گر مجوسانہ انداز میں ملا۔ میں ان کے قریب آگیا۔ ان کے درمیان جو سرسری سی گفتگو ہوئی اس سے صرف دونام سامنے آئے ہیں ایک علی عمران اور دوسرا سرد اور کا۔ پھر وہ سب

کاروں میں بیٹھ کر چلے گئے اور میں آپ کو رپورٹ دے رہا ہوں۔ رالف نے تفصیل بتاتے ہوئے کہا۔

"اوہ، کہیں یہ ڈانج نہ ہو۔ کسی کو شوکانی کے میک اپ میں وہاں پہنچایا گیا ہو۔" جان و کثر نے الجھے ہوئے بجھے میں کہا۔

"نہیں چیف۔ جس گر مجوسانہ انداز میں دونوں باپ بیٹھا ملے ہیں حلق کے بل پہنچتے ہوئے کہا۔" ایسی گر مجوسی کوئی نقلی آدمی نہیں دکھا سکتا۔ وہ اصل شوکانی تھا۔ رالف اپنی بات پر بخشد تھا۔

"ٹھیک ہے۔ میں چیک کرتا ہوں۔" جان و کثر نے کہا اور اس کے ساتھ ہی اس نے کریڈل دبایا اور پھر اس نے فون سیٹ کے نیچے موجود بٹن کو پریس کر کے اسے ڈائریکٹ کیا اور پھر تیزی سے نمبر پریس کرنے شروع کر دیئے۔ وہ کنگ سلوان سے بات کرنا چاہتا تھا کیونکہ اب سانگر کا چیف کنگ سلوان تھا۔ دوسری طرف کافی درست گھنٹی بجتی رہی پھر رسیور انٹھایا گیا۔

"یہ۔" ایک مردانہ آواز سنائی دی۔

"کنگ سلوان سے بات کراؤ۔" میں بلیک شیڈ و کا چیف جان و کثر تھا۔ اس لئے میں سمجھ گیا کہ وہ کسی کے استقبال کے لئے وہاں موجود ہے۔ پھر پاکیشیا سے آنے والی فلاتٹ جب ایئرپورٹ پر پہنچی تو اس

"کنگ سلوان کو ہلاک کر دیا گیا ہے اور میں ڈان جو پہلے سانگر کے بلڈھاؤندز سیکشن کا چیف تھا اب سانگر کا چیف ہوں۔" دوسری شوکانی اپنے باپ سے بڑے گر مجوسانہ انداز میں ملا۔ میں ان کے طرف سے کہا گیا تو جان و کثر ایک بار پھر اچھل پڑا۔

"کیا، کیا کہ رہے ہو۔ کنگ سلوان کو ہلاک کر دیا گیا ہے۔"

کیے۔ کیوں، کب اور کس نے ہلاک کیا ہے۔..... جان و کثر نے ایک بڑی سرکاری سنجی چیف ہونے کے باوجود بوجھلاتے ہوئے لجھ میں کہا۔ دراصل سنگ سلوان کی ہلاکت کا سن کروہ واقعی بوجھلاتے گیا تھا۔

”سنگ سلوان کو ان کے آفس میں کسی نے پراسرار انداز میں داخل ہو کر ہلاک کیا ہے اور ہماب ہیڈ کو اور ٹرین میں موجود تمام افراد کو بھی ہلاک کر دیا گیا ہے۔ ابھی اس بات کا علم ہوا ہے۔ اب اس بارے میں انکو اسری کی جائے گی۔..... ڈان نے جواب دیا۔

”سنگ سلوان کے پاس ایک شوگرانی مخصوص موجود تھا۔ اس کا کیا ہوا۔..... جان و کثر نے دھڑکتے ہوئے دل کے ساقچہ پوچھا۔

”وہ بھی پراسرار طور پر غائب ہو چکا ہے۔ اسے سانگر کے انتہائی خفیہ سترپی ایس پی میں رکھا گیا تھا یعنی پھر اچانک فی اس فی ستر بھوں سے تباہ ہو گیا۔ وہاں سے جولاشیں ہلیں ہیں ان میں کسی شوگرانی کی لاش نہیں ہے۔ ہم نے لوپاک میں چینگنگ کی تو ہمیں صرف اتنی اطلاع مل سکی کہ ایک شوگرانی نوجوان ایک حصہ کے ساقچہ چارڑہ فلاں کے ذریعے واٹھٹن گیا ہے اور جب ہمیں پڑھتا تو انہیں وہاں پہنچ کافی وقت گزر چکا تھا۔ اس لئے اب ہم انہیں وہاں ٹریس بھی نہ کر سکتے تھے۔ اس کے بعد سنگ سلوان کی ہلاکت سامنے آئی۔ اس کے علاوہ ان کا ایک ستر بھی تباہ ہو گیا ہے۔ وہاں سے ان کے خاص اودی راڑل کی لاش ہلی ہے۔ اس سے پہلے راتھ آئی یمنڈ پر سپر چیف گریٹ

میں کو ہلاک کر دیا گیا تھا اور راتھ آئی یمنڈ پر موجود سانگر کا میں ہیڈ کو اور ٹرکمل طور پر تباہ ہو چکا ہے اور تمام بڑے بڑے سر برہا مارے جا چکے ہیں۔ اس طرح صرف ایک مخصوصی کے چکر میں پھنسنے کی وجہ سے سانگر مافیا ایک لحاظ سے تکمیل طور پر تباہ ہو چکی ہے۔ جو اطلاعات اب تک مجھے ملی ہیں ان کے مطابق یہ ساری کارروائی پاکیشیا کے ادویہوں کی ہے۔ چار آدمیوں نے راتھ آئی یمنڈ تباہ کیا۔ پھر دو اپس چلے گئے اور دوہماں لوپاک میں رہ گئے۔ پھر راڑل ہلاک ہوا۔ اس کا تھری ایکس پیشیل ستر تباہ کر دیا گیا۔ اس کے بعد پی ایس پی ستر جو ہر لحاظ سے ناقابل تغیر تھا وہ تباہ کر دیا گیا اور ان دو ادویہوں میں سے ایک آدمی اس شوگرانی نوجوان کے ساقچہ واپس چلا گیا اور ایک ہماب رہ گیا۔ اس ایک نے ہی یقیناً سنگ سلوان اور اس کے بعد ہیڈ کو اور ٹرکمل تباہ کر دیا۔..... دوسری طرف سے بڑے جو شیل انداز میں کہا گیا۔ ”ادہ، ادہ ویری ہیڈ۔ میں نے حکومت ایکریمیا کے اعلیٰ حکام کی منت کر کے گریٹ میں کو یہ معمولی سامنہ دلایا تھا تاکہ آئندہ بھی سانگر مافیا کو حکومت کے بڑے بڑے مشتعل رہیں۔ حکومت ایکریمیا سانگر مافیا کی منشیات سنگنگ کو نظر انداز کے رکھتی یہیں ہے معلوم نہ تھا کہ سانگر مافیا کا یہ دوک اسحاک زور ہے کہ دوچار آدمی سارے یہیں دوک کو تباہ و برباد کر کے مخصوصی کو واپس لے جائیں گے۔..... جان و کثر نے پہنچا دیا ہے۔ یہیں کہا اور اس کے ساتھ ہی اس نے دسیوں کر پال پڑا دیا۔

غصہ در مشور تھے۔ محمولی سی بات کا بھی بتکنگا بنا دیا کرتے تھے۔ اس لئے جان و کڑاں سے بات کرنے میں خوف محوس کر رہا تھا لیکن وہ یہ بھی جانتا تھا کہ جلد یا بدیر بہر حال انہیں بتانا تو پڑے گا۔ اس لئے کیوں نہ خود ہی انہیں بتاویا جائے۔ پھر جو ہو گا دیکھا جائے گا۔ وہ یہ بھی سبی باتیں سوچ رہا تھا کہ فون کی گھنٹی نجاحی اور اس نے ہاتھ بڑھا کر رسیور اٹھایا۔

”لیں۔۔۔۔۔ جان و کڑنے کہا۔

”سر جو حسن سے بات کریں جتاب۔ ان کی سیکرٹری لائن پر ہے جتاب۔۔۔۔۔ دوسری طرف سے کہا گیا۔

”ہیلو۔ میں بلیک شیڈ و کاچیف جان و کڑ بول رہا ہوں۔ سر جو حسن سے بات کرائیں۔۔۔۔۔ جان و کڑنے کہا۔

”ہولا کریں۔۔۔۔۔ دوسری طرف سے کہا گیا اور پھر لائن پر خاموشی طاری ہو گئی۔

”ہیلو۔۔۔۔۔ تھوڑی دیر بعد سر جو حسن کی پرستی سیکرٹری کی آواز سنائی دی۔

”لیں۔۔۔۔۔ جان و کڑنے کہا۔

”بات کریں۔۔۔۔۔ سیکرٹری نے کہا اور اس کے ساتھ ہی ہلکی سی گلک کی آواز سنائی دی اور یہ آواز سن کر جان و کڑ بھی گیا کہ سیکرٹری ڈیلفنس سے رابطہ ہو گیا ہے۔

”سر، میں جان و کڑ بول رہا ہوں۔۔۔۔۔ جان و کڑ نے موذ باش لے چکا۔

”اس کا مطلب ہے کہ رالف کی رپورٹ درست ہے۔ اصل شوکانی واپس شوگران پہنچ چکا ہے۔ اب فوری طور پر کیا کیا جا سکتا ہے۔۔۔۔۔ جان و کڑ نے کچھ سوچتے ہوئے کہا اور پھر وہ بے اختیار اچھل پڑا۔ اس کے ذہن میں ایک خیال آیا کہ فوری طور پر ڈاکٹر چیانگ کو یا اس کی نوجوان بیٹی کو اعزاز کریا جائے اور فارمولہ اس سے حاصل کر لیا جائے لیکن ظاہر ہے وہ اکیلا یہ فیصلہ نہیں کر سکتا تھا۔ اس کے لئے ڈیلفنس سیکرٹری کی منظوری ضروری تھی اور جان و کڑ یہ بھی جانتا تھا کہ ڈیلفنس سیکرٹری کو بہر حال رپورٹ دینا پڑے گی اور جسے ہی ڈیلفنس سیکرٹری کو اس واضح مشکلت کا عالم ہو گا وہ غصے سے پاگل ہو جائے گا۔ اس لئے وہ یہ بخا سوچ رہا تھا کہ کس انداز میں بات کی جائے لیکن جب کوئی بات اس کی بحث میں نہ آئی تو اس نے ڈیلفنس سیکرٹری کو سب کچھ صاف صاف بتانے کا فیصلہ کر دیا۔ اس نے رسیور اٹھایا اور یکے بعد دیگرے دو نمبر پر میں کر دیئے۔

”میں باس۔۔۔۔۔ دوسری طرف سے اس کی پرستی سیکرٹری کی موذ باش آواز سنائی دی۔

”ڈیلفنس سیکرٹری سر جو حسن سے میری بات کراؤ۔۔۔۔۔ جان و کڑ نے کہا۔

”میں سر۔۔۔۔۔ دوسری طرف سے کہا گیا اور جان و کڑ نے رسیور رکھ دیا۔ سر جو حسن کافی عرصہ گریٹ یونیٹ میں ایکریمیا کے سفیر رہے ہیں۔ پھر انہیں ایکریمیا میا بیا کر ڈیلفنس سیکرٹری بنا دیا گیا اور وہ یہے حد

میں کہا۔

"میں۔ کیوں کال کی ہے۔..... دوسری طرف سے سپٹ اور
تمکا شے بچے میں کہا گیا۔

"سر ہمارا شوگران مشن ناکام ہو گیا ہے۔..... جان و کثرتے دل
کڑا کر کے صاف لفظوں میں کہہ دیا۔

"کیا۔ کیا ناکام ہو گیا ہے۔ دوبارہ کہو۔..... سرجو من نے حیرت
بھرے بچے میں کہا۔ شاید انہیں بات ہی بچھ د آئی تھی۔

"شوگران سے لایا جانے والا معموی شوکائی رہا، ہو کر واپس شوگران
بچھ گیا ہے اور سانگر ما قیا کا مکمل طور پر خاتمه کر دیا گیا ہے۔ اس طرح
ہمارا یہ مشن ناکام ہو گیا ہے۔..... جان و کثرتے کہا۔

"کیا مطلب۔ یہ کیے ہوا ہے۔ کس نے کیا ہے اور تم اب بتا
رہے ہو۔ جب سب کچھ ختم ہو گیا ہے۔..... اس بار سرجو من نے
خھے کی شدت سے چھکتے ہوئے بچے میں کہا۔

"سر، بچے بھی ابھی اطلاع ملی ہے۔ شوگران میں ہمارا ایک مجنت
کام کرتا ہے رالف۔ اس شوکائی کو وہاں سے اغوا کرنے میں سانگر کی
مدد اس رالف نے کی تھی۔ ابھی تموزی ویرہ بھلے رالف کی کال آئی اور
اس نے بتایا کہ شوکائی واپس شوگران بچھ گیا ہے اور اس نے اپنی
آنکھوں سے اسے دیکھا ہے۔ میں نے اس کا اعتبار دیا تو اس نے بچے
تفصیل بتائی کہ ایمپروٹ پر شوکائی کا باپ سائنسدان ڈاکٹر چیانگ
 موجود تھا۔ بھلے وہ بھکا کہ ڈاکٹر چیانگ شاید کہیں باہر جا رہا ہے۔ اس

نے باہر جانے والی فلاست کی سٹ چیک کی تو ڈاکٹر چیانگ کا نام
لست میں نہیں تھا۔ سچا نہ ہو۔ بھج گیا کہ ڈاکٹر چیانگ کسی کو لیتے کے
لئے آیا ہے۔ پھر پاکیشی سے آنے والی فلاست سے شوکائی اترتا۔ اس کے
ساتھ دو آدمی تھے۔ بھر دونوں باپ بینا بڑی گرموموشی سے۔ ان کے
دور میان، ہونے والی لٹکنگو بھی رالف نے سنی۔ اس میں دونام سامنے
آئے۔ ایک علی عمران کا اور دوسرا سرداور کا۔ پھر وہ واپس چلے گئے تو
رالف نے بچے کاں کر کے یہ تفصیل بتائی۔..... جان و کثرتے پوری
تفصیل بتاتے ہوئے کہا۔

"یہ سب ہوا کیے۔..... سرجو من نے تیز بچے میں پوچھا۔

"سر، میں نے رالف کی اطلاع کے بعد جو معلومات حاصل کی ہیں
ان کے مطابق چار افراد را تھے آئی یمنڈ بچے۔ جہاں سانگر کا ہیڈ کو اور ٹر تھا
اور جہاں اس کا پرچیف گھست میں رہتا تھا اور جسے ہر لحاظ سے
ناقابل تحریر بنادیا گیا تھا۔ لیکن یہ جزیرہ مکمل طور پر جہاہ کر دیا گیا اور
گھست میں بھی ہلاک ہو گیا۔ لیکن معموی شوکائی لوپاک میں تھا اس لئے
وہ بچ گیا۔ پھر لوپاک میں سانگر کا ہیڈ لگنگ سلوان تھا۔ شوکائی ایک
اہمیتی خفیہ سترپی ایس پی میں تھا۔ اس کے ساتھ ایک اور ہیڈ کو اور
تحا جسے تھری ایسکس پیشل پوانتس بنایا گیا تھا۔ جہاں ایک طاقتور
ترین آدمی را ذل رہتا تھا۔ سچا نہ ہو۔ بچھ گھست میں کی ہلاکت کے بعد لگنگ
سلوان چیف بن گیا اور اس نے را ذل کو را تھے آئی یمنڈ جہاہ کرنے
والوں کو کھڑیں کرنے کا مشن سونپ دیا۔ لیکن ان چاروں میں سے دو

افراد والپس چلے گئے اور دلوپاک میں ہی رہ گئے۔ پھر راذل ہلاک ہو گیا اور اس کا سائز بموں سے تباہ کر دیا گیا۔ پھر ہی شرپی ایس پی سائز کا ہوا اور شوکانی کو صاف نکال دیا گیا۔ شوکانی ایک آدمی کے ساتھ چارڑی فلاںٹ سے داشکنٹ اور وہاں سے پاکیشیا چینگ گیا جبکہ کنگ سلوان کا ہیڈ کوارٹر بھی تباہ کر دیا گیا اور کنگ سلوان اور اس کے تمام ساتھیوں کو ہلاک کر دیا گیا اور یہ کام ایک آدمی کا تھا اور یقیناً یہ آدمی علی عمران تھا۔ جس کا نام رالف کی رپورٹ میں موجود ہے۔ اس علی عمران کے بارے میں کہا جاتا ہے کہ وہ دنیا کا خطرناک ترین سمجھنے ہے اور پاکیشیا سیکرٹ سروس کے لئے کام کرتا ہے۔ اس طرح یہ مشتمل طور پر ناکام ہو گیا۔ اب میرا خیال ہے کہ اس ڈاکٹر چیانگ کے بیٹے کی بجائے اس کی نوجوان بیٹی کو اندازی کیا جائے کیونکہ بہر حال ہم نے وہ فارمولہ تو اس سے حاصل کرنا ہے۔ جان وکٹر نے مزید پوری تفصیل بتاتے ہوئے کہا۔

"لیکن یہ کام تو شوگرانی سمجھنے کا تھا۔ پاکیشیا یوں کا اس سے کیا تعلق۔ سرجومن نے کہا۔

"ہو سکتا ہے جتاب کہ شوگران حکومت نے اس کے لئے خصوصی طور پر پاکیشیا حکومت سے درخواست کی ہو۔ کیونکہ دونوں ممالک کے درمیان گہرے دوستانہ تعلقات ہیں۔ جان وکٹر نے جواب دیا۔

"ہونہ، تمہاری بات درست لگتی ہے۔ تم اس عمران کو جانتے

ہو۔ سرجومن نے کہا۔

"یہ سر۔ میں نے اس کے بارے میں بہت کچھ سن رکھا ہے۔
جان وکٹر نے جواب دیا۔

"کیا تمہارا اس سے براہ راست کبھی نکراوے ہوا ہے۔ سرجومن نے پوچھا۔

"نو سر۔ براہ راست کبھی نکراوے نہیں ہوا۔ جان وکٹر نے کہا۔
تمہیں پہلی بار کب تپہ چلا کہ عمران اس سارے کھیل کے یتھے ہے۔ سرجومن نے پوچھا۔

"ابھی ابھی سر۔ جب رالف نے اپنی رپورٹ میں علی عمران کا نام لیا ہے۔ جان وکٹر نے اس بار جان بو جھ کر پہلی باتیں چھپاتے ہوئے کہا۔ حالانکہ اسے گریٹ مین کی ہلاکت سے پہلے ہی معلوم ہو گیا تھا کہ عمران اور اس کے ساتھی شوکانی کی رہائی کے لئے لوپاک چینگ چکے ہیں۔ لیکن اس وقت اسے سو فیصد یقین تھا کہ وہ کسی صورت بھی کامیاب نہ ہو سکیں گے لیکن اب یہ بات اگر وہ سرجومن کو بتا دیتا تو سرجومن یقیناً اسے گولی مار دینے سے بھی دریغ نہ کرتے۔ اس لئے وہ ساری بات صاف چھپا گیا تھا۔

"ہونہ، پھر تمہارا اس میں کوئی قصور نہیں ہے ورد میں۔ تمہیں اہمیت سخت ترین سزا دینے کا فیصلہ کر چکا تھا۔ بہر حال ہماری بنیادی فلسفی تھی کہ ہم لے ایک ہمدرم گروپ پر اس قدر الحصار کیا جبکہ پاکیشیا ہمتوں کے ساتھ ہی ہی تربیت یافتہ اور ہبہت

یافتہ ہجنسیاں بھی نہیں ٹھہر سکتیں۔ اس لئے میں تمہیں کوئی سزا
نہیں دے رہا ہستہ اب ہم نے بہر حال یہ فارمولہ حاصل کرنا ہے ہر
صورت میں۔ کیونکہ ہم یہ برداشت نہیں کر سکتے کہ شوگران کے پاس
خلاء میں موجود خلائی سیاروں کو تباہ کرنے کا میراں موجود ہو۔ اس
لئے اب ہی ہو سکتا ہے کہ فوری طور پر اس ڈاکٹر چیانگ کو ہلاک کر
دیا جائے اور اس کی لیبارٹری سے فارمولہ حاصل کر کے اس لیبارٹری
کو بھی مکمل طور پر تباہ کر دیا جائے۔ سرجو من نے کہا۔

"ٹھیک ہے سر۔ ہم یہ کام آسانی سے کر لیں گے۔ جان و کثر
نے کہا۔

"تم نے پہلے جو کام کیا ہے وہی کافی ہے۔ یہ کام تمہارے بس کا
نہیں ہے۔ یہ کام ریڈ ہجنسی کرے گی۔ اس کا نیٹ ورک شوگران
میں بھی ہے۔ تم اس کیس کو کلوز کر دو۔ دوسری طرف سے
اہمیتی سخت لمحے میں کہا گیا اور اس کے ساتھ ہی رابطہ ختم ہو گیا تو
جان و کثر نے ایک طویل سانس لیتے ہوئے رسیور رکھ دیا۔ گو آئندہ کا
مشن اسے نہیں دیا گیا تھا لیکن اس کی جان بھی نج گئی تھی اور اس کی
ہجنسی بھی نج گئی تھی۔ اس بات پر اسے بے حد اطمینان محسوس ہو رہا
تھا۔

عمران دانش منزل کے آپریشن روم میں داخل ہوا تو بلیک زردو
حسب روایت انہ کر کھڑا ہو گیا۔

"پسخو۔ رسمی سلام دعا کے بعد عمران نے کہا اور خود بھی اپنی
خصوص کرسی پر بیٹھ گیا۔

"میری عدم موجودگی میں کوئی خاص بات۔ عمران نے
پوچھا۔

"نہیں عمران صاحب۔ امن ہی رہا ہے۔ بلیک زردو نے
مسکراتے ہوئے کہا۔

"تمہارا مطلب ہے کہ میری عدم موجودگی کی وجہ سے امن رہا
ہے۔ عمران نے کہا تو بلیک زردو بے اختیار بہنس پڑا۔

"آپ کی عدم موجودگی میں سکوت رہتا ہے۔ بلیک زردو نے
کہا۔

مطلب ہے کہ میرے جیسی اعلیٰ گفتگو کوئی نہیں کرتا۔ اس کنٹ کا بے حد شکر یہ..... عمران نے سکراتے ہوئے جواب دیا۔

”عمران صاحب۔ یہ تو مجھے معلوم ہے کہ شوکانی واپس شوگران پہنچ چکا ہے لیکن یہ سب ہوا کیے۔..... بلیک زررو نے کہا۔

”تمہیں کیسے پہنچ چلا کہ شوکانی واپس پہنچ گیا ہے۔..... عمران نے چونک کر اور قدرے حیرت بھرے لجھ میں کہا۔

”جوانا نے مجھے کال کر کے بتایا تھا کہ وہ شوکانی کو سرد اور کے حوالے کرنا چاہتا ہے۔ جس پر میں نے اسے سرد اور کی رہائش گاہ کی تفصیل بتا دی اور ساتھ ہی سرد اور کو بھی فون کر کے کہہ دیا۔ بلیک زررو نے جواب دیتے ہوئے کہا۔

”تو تمہیں کیس کی تفصیلی رپورٹ نہیں ملی۔..... عمران نے مسکراتے ہوئے کہا۔

”رپورٹ کون دیتا جو یا تو ساتھ نہیں گئی تھی۔..... بلیک زررو نے منہ بناتے ہوئے کہا۔

”تم جوانا سے رپورٹ لے سکتے ہو اور ہاں نائیگر کیا پوزیشن ہے۔..... عمران نے پوچھا۔

”جوانا سے میں کیا رپورٹ دیتا۔ مجھے تو آپ کا انتظار تھا اور نائیگر اب بالکل ٹھیک ہے۔ کل ہی اسے ہسپتال سے رخصت ملی ہے۔“

بلیک زررو نے جواب دیا تو عمران نے اطمینان بھرے انداز میں سرہلا دیا۔

”یہ ہمارے لئے بلاستڈ مشن ثابت ہوا ہے بلیک زررو۔ ایک وقت ایسا آیا کہ ہمارے سامنے کوئی راستہ نہ تھا۔ ہم یقیناً مشن کے معاملے میں مکمل طور پر بلاستڈ ہو گئے۔ مجھے اماں بی کا قول یاد آیا کہ جب انسان اپنی بھروسہ کو شش کے باوجود ناکام ہو جائے تو اسے اللہ تعالیٰ کے حضور گوگڑا کر مدد کی دعا کرنی چاہئے۔ اللہ تعالیٰ بند راستے کھول دینے پر قادر ہے اور وہی ہے جو بلاستڈ کو بینائی عطا کرتا ہے۔ چنانچہ میں نے اماں بی کے اس قول پر عمل کیا اور واقعی اللہ تعالیٰ کی رحمت جوش میں آگئی اور ہماری آنکھوں میں روشنی آگئی اور بلاستڈ مشن روشن مشن بن گیا۔..... عمران نے سکراتے ہوئے کہا۔

”کیا ہوا۔ پلیز تفصیل بتا دیں۔..... بلیک زررو نے منت بھرے لجھ میں کہا تو عمران نے اسے شروع سے آخر تک خاص خاص واقعات کی تفصیل بتا دی۔

”اوہ، واقعی یہ بلاستڈ مشن تھا۔ آپ کی بات درست ہے اگر وہ برا کس اتفاق سے آپ کو راذل بھج کر کار کے یمنڈل میں پرچہ نہ پھنساتا اور آپ کی اس سے ملاقات نہ ہوتی تو واقعی آپ کے آگے بڑھنے کا کوئی راستہ نہ تھا۔..... بلیک زررو نے کہا۔

”ہاں۔ یہ اللہ تعالیٰ کا خصوصی کرم ہو گیا تھا۔ اب تم نے تفصیل سن لی۔ اب جلدی سے ایک بڑی مایست کا چیک دو تاکہ میری تھکاوٹ بھی دور ہو سکے۔..... عمران نے کہا تو بلیک زررو بے اختیار سکرا

"چیک۔ یہ آپ کیا کہہ رہے ہیں۔ سیکرٹ سروس کا اس مشن سے کیا تعلق ہے تو آپ کا ذاتی مشن تھا۔" بلیک زیر و نے مسکراتے ہوئے کہا۔

"اگر سیکرٹ سروس کا مشن نہیں تھا تو پھر تم نے تفصیلی رپورٹ کیوں لی ہے۔ چبوڑی مالیت کا شہی چھوٹی مالیت کا ہی چیک دے دو۔" عمران نے تیز لمحے میں کہا۔

"اس کا چیک آپ سرداور سے لے سکتے ہیں مجھ سے نہیں۔ البتہ اس تفصیل کے بعد میں آپ کو چائے کا ایک کپ پلوٹ سکتا ہوں۔" بلیک زیر و نے مسکراتے ہوئے کہا۔

"ارے ہاں۔ دیری گذ۔ سرداور سے چیک وصول کیا جاسکتا ہے۔ لیکن ایک درخواست ہے کہ تم انہیں وہ مالیت خود بتائیں جس مالیت کا چیک تم مجھے دیتے ہو۔" عمران نے کہا تو بلیک زیور بے اختیار ہنس پڑا۔

"تو آپ کا ارادہ ہے کہ سرداور کو جو پرواہ نہ فتنڈ ملتا ہے اس سمیت دس بارہ سالوں کی اکٹھی تھیں ایں آپ ان سے وصول کر لیں۔" بلیک زیر و نے کہا اور پھر اس سے پہلے کہ عمران، بلیک زیر و کی بات کا جواب دیتا۔ فون کی گھنٹی نج اٹھی تو عمران نے رسیور انٹھایا۔

"ایکسٹو۔" عمران نے مخصوص لمحے میں کہا۔

"سلیمان بول رہا ہوں۔ صاحب ہیں مہماں۔" دوسری طرف

سے سلیمان کی آواز سنائی دی۔

"کیا بات ہے سلیمان۔ کیوں کال کی ہے۔" عمران نے اس بار اپنے اصل لمحے میں بات کرتے ہوئے کہا۔ کیونکہ اسے معلوم تھا کہ سلیمان بغیر کسی ایم جنپی کے ہمہ فون نہیں کر سکتا تھا۔

"صاحب۔ سرداور کا فون آیا ہے۔ وہ آپ سے فوری بات کرنا چاہتے ہیں۔ میں نے انہیں کہا ہے کہ میں آپ کو ملاش کرنے کی کوشش کرتا ہوں جس پر انہوں نے تاکید کی ہے کہ میں آپ کو ہر صورت میں ملاش کر کے ان سے بات کراؤں۔ اس لئے میں نے ہمہ فون کیا ہے۔" سلیمان نے موبدانہ لمحے میں جواب دیتے ہوئے کہا۔

"اوہ اچھا۔ میں بات کرتا ہوں ان سے۔" عمران نے کہا اور کریڈل دبادیا اور پھر ٹون آنے پر اس نے تیزی سے نمبر پریس کرنے شروع کر دیتے۔ اس کے چہرے پر سنجیدگی کے تاثرات ابھر آئے کیونکہ اسے معلوم تھا کہ سرداور بغیر کسی خاص وجہ کے اس انداز میں بات نہیں کر سکتے۔ بلیک زیر و بھی یہ بات محسوس کر کے خاموش یعنی ہوا تھا۔ اس کی فراخ پیشانی پر بھی تشویش کی لکیریں ابھر آئی تھیں۔

"داور بول رہا ہوں۔" رابطہ ہوتے ہی سرداور کی آواز سنائی دی۔

"علی عمران ایم ایس سی۔ ذی ایس سی (آکن) بول رہا ہوں۔" عمران نے اپنے مخصوص موڈیں بات کرتے ہوئے کہا۔

وہ شاید سرداور پر اپنی پریشانی ظاہر نہ کرنا چاہتا تھا۔
 ” عمران بیٹے غصب ہو گیا۔ ابھی ابھی مجھے اطلاع ملی ہے کہ
 شوگران میں ڈاکٹر چیائگ کو ہلاک کر دیا گیا ہے اور ان کی لیبارٹری
 کو مکمل طور پر عجائب گردی کر دیا گیا ہے۔۔۔۔۔ دوسری طرف سے سرداور کی
 متوجہ سی آواز سنائی وی۔
 ” اوه، ویری بیٹے۔ اس فارمولے کا کیا ہوا۔۔۔۔۔ عمران نے تیز لمحے
 میں کہا۔

” وہ تو محظوظ ہے۔ جس روز شوکامی کو ان تک ہبھایا گیا تھا۔ اس
 روز میری ان سے تفصیلی بات ہوئی تھی۔ انہوں نے بتایا تھا کہ وہ اسی
 روز فارمولہ مکمل کر کے حکومت شوگران کے حوالے کر چکا ہے اور
 انہوں نے شوکامی کی زندہ سلامت بازیابی پر میرا اور جہارا دونوں کا
 بے حد شکریہ ادا کیا تھا۔۔۔۔۔ سرداور نے جواب دیتے ہوئے کہا۔
 ” اس کا مطلب ہے کہ ایکریہیانے یہ کارروائی انتقامی طور پر کی
 ہے۔ بہر حال فارمولہ تو نجیگیا ہے۔ ہمیں بات اس سارے محاطے میں
 قابلِ اطمینان ہے اور اب اس فارمولے کی حفاظت حکومت شوگران
 کی ذیوقی ہے۔ بہر حال مجھے ڈاکٹر چیائگ کی موت کا بے حد افسوس
 ہے۔۔۔ عمران نے کہا۔

” مجھے اس کی اس طرح اچانک موت سے بے حد شاک ہبھا ہے۔
 وہ میرے گھرے دوست بھی تھے اور اہتمائی قابل سانتسان بھی۔
 بہر حال اب کیا کیا جا سکتا ہے۔۔۔۔۔ سرداور نے کہا۔

” ایکریہیانے بھنست اس فارمولے کے یہچے لازماً کام کریں گے۔۔۔۔۔ آپ
 حکومت شوگران سے کہہ دیں کہ وہ اس فارمولے کی حفاظت
 کریں۔۔۔۔۔ عمران نے کہا۔
 ” وہ میں نے ہبھلے ہی کہہ دیا ہے۔۔۔۔۔ میں تمہارا بھی مشکور ہوں عمران
 کہ تم نے صرف میری بات کی عرت رکھتے ہوئے استا برا اشن مکمل کیا
 ہے۔۔۔۔۔ اللہ تعالیٰ تمہیں اس کی جزا دے گا۔۔۔۔۔ اللہ حافظ۔۔۔۔۔ سرداور نے
 کہا اور اس کے ساتھ ہی رابطہ ختم ہو گیا۔

” لو مانگ لو بڑی مایست کا چیلک۔۔۔۔۔ سرداور کا خیال تھا کہ ڈاکٹر
 چیائگ کے قتل کا بدل لینے میں پھر دو ڈردوں گا۔۔۔۔۔ عمران نے من
 بناتے ہوئے کہا۔

” سرداور کا لہجہ بتا رہا تھا کہ انہیں حقیقتاً ڈاکٹر چیائگ کی موت پر
 بے حد شاک ہبھا ہے۔۔۔۔۔ بلیک زر دنے کہا۔
 ” اب بولو۔۔۔۔۔ اب میں آغا سلیمان پاشا کو کیا جواب دوں گا۔۔۔۔۔ عمران
 نے منہ بناتے ہوئے کہا۔

” اماں بی کے قول پر دوبارہ عمل کریں۔۔۔۔۔ اللہ تعالیٰ چاہے تو آپ کو
 خداونوں کا مالک ہنادے۔۔۔۔۔ بلیک زر دنے مسکراتے ہوئے کہا
 اور عمران اس کی بات سن کر ہے اختیار کھلکھلا کر اس پر ادا۔